محدثِ جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳؍رجب ۲۷۹ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

فہرست مضامین جامع ترمذی مترجم جلد دوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَبْوَابُ الْقَدَرِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ۔

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ لَهُ غَرَائِبُ يَتَفَرَّدُ بِهَا۔

بَابٌ۔

۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ

ابواب تقدیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

تقدیر میں مباحثہ کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم تقدیر کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے یہ دیکھ کر آپ غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ چہرۂ انور سرخ ہو گیا گویا کہ آپ کے مبارک رخساروں پر انار نچوڑ دیا گیا ہو آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے یا اسی بات کے لیے میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے لوگوں نے جب اس معاملہ تقدیر کے بارے میں اختلاف کیا تو ہلاک ہو گئے میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اس بارے میں مت جھگڑو۔ اس باب میں حضرت عمر، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی صالح مری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ صالح مری سے کئی غریب روایات مروی ہیں جن میں وہ منفرد ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں عالم ارواح میں حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے آدم! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور تم میں اپنی خاص روح پھونکی پھر تیری لغزش کے باعث لوگوں کو جنت سے نکالا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام نے جواباً کہا اے موسیٰ! آپ وہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے شرف ہمکلامی کے لیے برگزیدہ کیا کیا تو مجھے

مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلاَمِهِ أَتَلُومُنِي
عَلَى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ
السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ قَالَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى وَ
فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجُنْدُبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ
التَّيْمِيِّ عَنِ الأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِ الأَعْمَشِ
عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا
الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۳ مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ.

۳- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ
نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيهِ أَمْرٌ
مُبْتَدَعٌ أَوْ مُبْتَدَأٌ أَوْ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ
فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا
مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ
وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ
لِلشَّقَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَ
أَنَسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
۴- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ
عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ
ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ قَدْ عُلِمَ وَقَالَ

اپنے عمل پر ملامت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی
پیدائش سے قبل میرے سبب لکھ دیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں اس طرح حضرت آدم علیہ السلام گفتگو میں حضرت موسیٰ
علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ اس باب میں حضرت عمر اور جندب رضی اللہ عنہما
سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی سلیمان تیمی کے
واسطے سے اعمش سے حسن غریب ہے۔ بعض راویوں نے اس روایت
کو اعمش سے ابو صالح اور انہوں نے ابو ہریرہ کے واسطہ
سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا
ہے۔ اور بعض نے اعمش سے اس طرح روایت کیا کہ
انہوں نے ابو صالح اور انہوں نے ابو سعید کے واسطہ
سے رسول کریم سے روایت کیا یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

بدبختی اور خوش بختی

حضرت سالم نے اپنے والد حضرت عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا
"یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ نیا پیدا ہوتا ہے یعنی پہلے سے
اس کا آغاز ہوتا ہے یا اس واقعہ سے ہے جس سے فراغت ہو چکی
ہے۔ آپ نے فرمایا "اے خطاب کے بیٹے! ایسی بات سے ہے
جس سے فراغت ہو چکی اور ہر شخص کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے
جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے۔ جو شخص خوش بخت لوگوں سے ہے وہ اعمال
سعادت کرتا ہے اور جو بدبختوں سے ہے وہ اعمال شقاوت کا مرتکب ہوتا
ہے۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ بن اسید، انس اور عمران بن
حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس
دوران کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور زمین کرید
رہے تھے اچانک آپ نے سر انور آسمان کی طرف اٹھایا پھر
فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ جہنم یا جنت میں معلوم ہو چکا
(اور وکیع کے الفاظ ہیں) لکھ دیا گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا
یا رسول اللہ! کیا ہم توکل نہ کر لیں یعنی عمل سے چھٹکارا ہو جائے گا

مِنْكُمْ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْأَعْمَشُ نَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ نَحْوَهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ عمل کرو ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور حالانکہ آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کی جاتی ہے چالیس دن بعد گاڑھا خون بن جاتا ہے اور پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے کہ رزق، عمر، عمل اور سعادت و شقاوت کے لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تم میں سے کوئی جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اس کی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ جہنم کے عمل پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک آدمی جہنمیوں کے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اس کی طرف سبقت لے جاتی ہے اور وہ جنتیوں کے عمل پر مرتا ہے پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی اور اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی دوسرا نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اعمش سے اسی کی مثل روایت کی محمد بن علاء نے وکیع کے واسطے سے انھوں نے بواسطہ اعمش حضرت زید سے اسی کی مثل حدیث روایت کی۔

ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں،

ابْنِ رَبِيعَةَ الْبُنَانِيُّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ بِهِ۔

۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ

۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ وَأَبُو مَوْدُودٍ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ فِضَّةُ وَالْآخَرُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَحَدُهُمَا بَصْرِيٌّ وَالْآخَرُ مَدَنِيٌّ وَكَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَأَبُو مَوْدُودٍ الَّذِي رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ اسْمُهُ فِضَّةُ بَصْرِيٌّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ ملت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی اور مشرک بنا دیتے ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جو بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں ان کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ انہوں نے کیا کرنا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں لیکن وہاں "یولد علی الملۃ" کی جگہ "یولد علی الفطرۃ" کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ وغیرہ نے اعمش سے یہ حدیث بیان کی انہوں نے ابوصالح کے واسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک نقل کیا اور اس میں "یولد علی الفطرۃ" کے الفاظ ہیں۔

صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے

حضرت سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے اس باب میں ابو اسید سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اس کو صرف یحییٰ بن ضریس کے حوالہ سے جانتے ہیں۔ ابو مودود دو ہیں ایک کا نام فضہ ہے اور دوسرے عبدالعزیز بن ابی سلیمان ہیں۔ اول الذکر بصری ہیں جبکہ دوسرے مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ دونوں ہم عصر ہیں اور اس حدیث کے راوی ابو مودود فضہ بصری ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيِ الرَّحْمٰنِ

لوگوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں

١٠- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ أَصَحُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

١١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنَى هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ" میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا پھر ہمارا دین سے پھر جانے کا خوف ہے آپ نے فرمایا ہاں انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہے پھیر دے یعنی اس کے قبضہ میں ہیں۔ اس باب میں نواس بن سمعان، ام سلمہ، عائشہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے حدیث پاک مروی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح متعدد راویوں نے اعمش سے بواسطہ ابو سفیان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے اعمش سے بواسطہ ابو سفیان و جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ابو سفیان کے واسطے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت زیادہ صحیح ہے۔

جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ نے فرمایا کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔ آپ نے داہنے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا یہ تمام جہانوں کے پالنے والے کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں جنتیوں، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کی میزان ہے اب ان میں کبھی بھی کمی یا زیادتی نہ ہوگی پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا اس میں اہل جہنم ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں، آخر میں ٹوٹل ہے اور اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر انجام کار کے لکھنے سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ أَنِّي لَمْ أَرَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ۔

ابن عباس اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو صفوان ثقفی بصری کو کہتے ہوئے سنا کہ علی بن مدینی کہتے ہیں اگر مجھے مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان کھڑا کر کے قسم دی جائے تو میں قسم کھاؤں گا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔

ف: ہامہ رات کو ایک اڑنے والا ایک پرندہ ہے بعض نے کہا اُلّو ہے اس سے بعض لوگ بدفالی لیتے تھے (صفر) عربوں کا عقیدہ تھا کہ انسان کے پیٹ میں ایک جانور ہے جو بھوک کے وقت تڑپتا ہے اور بعض اوقات انسان کی جان لے لیتا ہے علاوہ ازیں عرب صفر کے مہینے کو بعض اوقات حرام سمجھتے اور بعض اوقات حلال۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ بات صحیح نہیں۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان

۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَحَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُونٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائے مومن نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ اس سے خطا کرنے والی نہیں اور جو مصیبت اس سے خطا کر گئی وہ نہیں پہنچی، وہ اسے پہنچنے والی نہیں تھی۔ اس باب میں حضرت عبادہ، جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث، جابر کی حدیث سے غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن میمون کی حدیث سے پہچانتے ہیں اور عبداللہ بن میمون منکر حدیث تھا۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا بندہ جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے، مومن نہیں ہو سکتا اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مجھے اس نے حق کے ساتھ بھیجا۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ

محمد بن غیلان نے نضر بن شمیل کے واسطے سے

نا سفیان عن الزهري عن أبي خزامة عن أبيه أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال أرأيت رقى نسترقيها ودواء نتداوى به وتقاة نتقيها هل ترد من قدر الله شيئا قال هي من قدر الله هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث الزهري وقد روى غير واحد هذا عن سفيان عن الزهري عن أبي خزامة عن أبيه وهذا أصح هكذا قال غير واحد عن الزهري عن أبي خزامة عن أبيه۔

ہیں ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے ہم جو دم جھاڑ اور بالکل حفاظتی تدابیر اختیار کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ (علاج وغیرہ) بھی تقدیر الٰہی میں سے ہے۔

یہ حدیث ہم صرف زہری کے حوالے سے جانتے ہیں کئی لوگوں نے اس کو سفیان زہری اور ابوخزامہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اسی طرح کئی راویوں نے اس کو زہری ابوخزامہ کے واسطے سے ان کے باپ سے روایت کیا ہے

نوٹ: جھاڑ پھونک یا دوائی وغیرہ کو بطور اسباب استعمال کرنا جائز ہے مؤثر حقیقی ذات باری تعالیٰ ہے (مترجم)

باب ما جاء في القدرية

فرقہ قدریہ

٢٢۔ حدثنا واصل بن عبد الأعلى نا محمد بن فضيل عن القاسم بن حبيب وعلي بن نزار عن نزار عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من أمتي ليس لهما في الإسلام نصيب المرجئة والقدرية وفي الباب عن عمر وابن عمر ورافع بن خديج هذا حديث حسن غريب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو فرقے ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ ایک فرقہ مرجیہ[1] اور دوسرا فرقہ قدریہ[2]۔

اس باب میں حضرت عمر، ابن عمر اور رافع بن خدیج سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٣۔ حدثنا محمد بن رافع نا محمد بن بشر نا سلام بن أبي عمرة عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال محمد بن رافع ونا محمد بن بشر نا علي بن نزار عن نزار عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

محمد بن رافع نے دو مختلف طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

باب

انسانی خواہشات

٢٤۔ حدثنا أبو هريرة محمد بن فراس البصري

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول

---

[1] فرقہ مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور جو کچھ کرتا ہے تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے۔ [2] فرقہ قدریہ کا نظریہ یہ ہے کہ بندوں کے افعال خود ان کی اپنی قدرت سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ارادے کا اس میں کوئی دخل نہیں ۱۲

نا أبو قتيبة سلم بن قتيبة نا أبو العوام عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخير عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مُثِّلَ ابن آدم وإلى جنبه تسعة وتسعون منية إن أخطأته المنايا وقع في الهرم حتى يموت. هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وأبو العوام هو عمران القطان۔

باب ما جاء في الرضاء بالقضاء

٢٥- حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر عن محمد بن أبي حميد عن إسماعيل بن محمد بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سعادة ابن آدم رضاه بما قضى الله له ومن شقاوة ابن آدم تركه استخارة الله ومن شقاوة ابن آدم سخطه بما قضى الله له. هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث محمد بن أبي حميد ويقال له أيضا حماد بن أبي حميد وهو أبو إبراهيم المدني وليس هو بالقوي عند أهل الحديث۔

باب

٢٦- حدثنا محمد بن بشار نا أبو عاصم نا حيوة بن شريح أخبرني أبو صخر حدثني نافع أن ابن عمر جاءه رجل فقال إن فلانا يقرأ عليك السلام فقال له إنه بلغني أنه قد أحدث فإن كان قد أحدث فلا تقرئه مني السلام فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في هذه الأمة أو في أمتي الشك منه خسف أو مسخ أو قذف في أهل القدر. هذا حديث حسن صحيح غريب وأبو صخر اسمه حميد

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حالت میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں ننانوے خواہشات ہیں اگر وہ زندگی بھر ان تمام منازل سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گر پڑتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ اور ابو العوام سے مراد عمران القطان ہیں۔

قضائے الٰہی پر راضی ہونا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر رضامندی انسان کی خوش بختی ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کو ترک کرنا انسان کی بد بختی ہے۔ نیز قضائے الٰہی پر ناراض ہونا بھی بد بختی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے محمد بن ابی حمید کے طریق سے پہچانتے ہیں انہیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور یہ ابراہیم مدنی ہے جو کہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

بدعت مذمومہ

نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں ایک نئی بات پیدا کی ہے۔ جس کی کوئی اصل نہیں۔ اگر ایسا ہے تو اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس امت میں یا فرمایا میری امت میں (راوی کو شک ہے) زمین میں دھنسا دینا یا چہروں کا مسخ کر دینا اہل قدر میں ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید

بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي أَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کو پیدا فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوْ قُرَيْشٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مشرکین (قریش) رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی "یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر" جس دن وہ دوزخ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے اور کہا جائے گا، دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَبْوَابُ الْفِتَنِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ابواب فتن

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلٰثٍ

مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے حلال ہوتا ہے

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ

ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن گھر میں محصور تھے، چھت پر سے جھانک کر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خون صرف ان تین باتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے

مقتول إلا بإحدى ثلاث زنى بعد إحصان أو ارتداد بعد إسلام أو قتل نفس بغير حق فقتل به فوالله ما زنيت في جاهلية ولا في إسلام ولا ارتددت منذ بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا قتلت النفس التي حرم الله فبم تقتلوني وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وابن عباس هذا حديث حسن ورواه حماد بن سلمة عن يحيى بن سعيد هذا الحديث ورفعه وروى يحيى بن سعيد القطان وغير واحد عن يحيى بن سعيد هذا الحديث فأوقفوه ولم يرفعوه وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

حلال ہوتا ہے۔ نکاح کے بعد زنا کا ارتکاب، اسلام کے بعد مرتد ہونا اور ناحق قتل، اس کے بدلے میں قتل کیا جائے۔ اللہ کی قسم میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں زنا کا ارتکاب کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کے بعد دین اسلام سے پھرا اور نہ ہی کسی بے نفس کو قتل کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو۔ اور ایک روایت کے مطابق سب نے کہا، ہاں آپ سچ فرماتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعود، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور یحیی بن سعید قطان اور کئی دوسرے راویوں نے یحیی بن سعید سے موقوف روایت کیا ہے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ یہ حدیث متعدد طریقوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

باب ما جاء في تحريم الدماء والأموال

جان و مال کا حرام ہونا۔

۲۱ - حدثنا هناد ثنا أبو الأحوص عن شبيب بن غرقدة عن سليمان بن عمرو بن الأحوص عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في حجة الوداع للناس أي يوم هذا قالوا يوم الحج الأكبر قال فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم بينكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا ألا لا يجني جان إلا على نفسه ألا لا يجني جان على ولده ولا مولود على والده ألا وإن الشيطان قد أيس أن يعبد في بلادكم هذه أبدا ولكن ستكون له طاعة فيما تحتقرون من أعمالكم فسيرضى به وفي الباب عن أبي بكرة وابن عباس وجابر وحذيم بن عمرو السعدي هذا حديث حسن صحيح ورواه زائدة عن شبيب بن غرقدة نحوه ولا نعرفه إلا من حديث

حضرت سلیمان اپنے والد عمرو بن احوص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے فرماتے ہوئے سنا اے لوگو، آج کونسا دن ہے؟ انہوں نے کہا حج اکبر کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں، تم میں اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں حرام ہے۔ سن لو، انسان کے جرم کا وبال اسی پر ہے۔ سن لو! انسان کے جرم کا وبال نہ اس کی اولاد پر ہے اور نہ باپ پر ہے۔ سن لو! شیطان اس بات سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے اور وہ اس پر راضی ہو گا۔

اس باب میں ابوبکرہ، ابن عباس، جابر اور حذیم بن عمرو سعدی سے بھی روایات مروی ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور زائدہ نے شبیب بن غرقدہ سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اور ہم اسے صرف شبیب بن

شبیب بن غرقدة۔

باب ۱۹ ما جاء لا يحل لمسلم أن يروع مسلما

۲۲۔ حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد نا ابن أبي ذئب نا عبد الله بن السائب بن يزيد عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يأخذ أحدكم عصا أخيه لاعبا جادا فمن أخذ عصا أخيه فليردها إليه وفي الباب عن ابن عمر وسليمان بن صرد وجعدة وأبي هريرة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن أبي ذئب والسائب بن يزيد له صحبة قد سمع من النبي صلى الله عليه وسلم وهو غلام وقبض النبي صلى الله عليه وسلم والسائب ابن سبع سنين ووالده يزيد بن السائب هو من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أحاديث۔

باب ۲۰ ما جاء في إشارة الرجل على أخيه بالسلاح۔

۲۳۔ حدثنا عبد الله بن الصباح الهاشمي نا محبوب بن الحسن نا خالد الحذاء عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أشار على أخيه بحديدة لعنته الملائكة وفي الباب عن أبي بكرة وعائشة وجابر هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه يستغرب من حديث خالد الحذاء وروى أيوب عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة نحوه ولم يرفعه وزاد فيه وإن كان أخاه لأبيه وأمه۔

غرقدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں

عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی کھیلتے ہوئے حقیقتاً نہ لے پس جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لے تو اسے چاہیے کہ واپس کر دے اس باب میں ابن عمر، سلیمان بن صرد، جعدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی حدیث سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید کے لیے صحبت رسول ثابت ہے۔ انہوں نے بچپن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور آنحضور کے وصال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ ابو یزید بن سائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ہیں اور انہوں نے حضور سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو شخص ہتھیار سے اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اشارہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اس باب میں ابوبکرہ، عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے خالد حذاء کی حدیث سے غریب سمجھی گئی ہے۔ ایوب نے محمد بن سیرین کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث موقوف روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں (وان کان اخاہ لابیہ وامہ اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی بھی ہو)۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا۔

بَابٌ النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُولًا

۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى ابْنُ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بَنَّةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدِي أَصَحُّ۔

بَابٌ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُتْبِعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدُبٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابٌ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ

۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا

ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بیان کی اور ان سے حماد بن زید نے ایوب سے نقل کی۔

ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے دینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن لہیعہ نے اس حدیث کو بواسطہ ابو الزبیر جابر اور بنہ الجہنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ میرے نزدیک حماد بن سلمہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ کی پناہ میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالی کی پناہ میں ہے پس ایسا نہ ہو کہ کسی عمل کی وجہ سے اللہ تعالے تم پر سے اپنی ذمہ داری اٹھا لے۔

جماعت سے وابستگی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام جابیہ میں کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں تمہارے درمیان اسی طرح کھڑا ہوں جس طرح ہمارے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اور آپ نے فرمایا میں تمہیں اپنے صحابہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں پھر ان لوگوں کے بارے میں جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین) پھر جھوٹ

يَسْتَشْهِدَ أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكُمُ الْمُؤْمِنُ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ هُوَ عِنْدِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۳۹ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ۔

۴۰ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

عام ہو جائے گا یہاں تک کہ قسم سے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور بغیر طلب شہادت، شہادت دیں گے۔ آگاہ رہو کوئی شخص جب کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے، جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ دو آدمیوں سے دور رہتا ہے جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے۔ جس کو نیکی سے مسرت ہو اور برائی کا ارتکاب برا محسوس ہو وہی مومن ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح حسن غریب ہے ابن مبارک نے اسے محمد بن سوقہ سے روایت کیا ہے اور متعدد طریقوں سے یہ حدیث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو یا (فرمایا) امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست حفاظت ہے جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں داخل ہوا۔ اس طریق سے یہ روایت غریب ہے اور میرے نزدیک سلیمان مدنی سے مراد سلیمان بن سفیان ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (مدد) جماعت کے ساتھ ہے یہ حدیث غریب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّہٗ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ مِّنْہُ۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ نَحْوَہٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ وَاُمِّ سَلَمَۃَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَحُذَیْفَۃَ ھٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ نَحْوَ حَدِیْثِ یَزِیْدَ وَرَفَعَہٗ بَعْضُھُمْ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ وَوَقَفَہٗ بَعْضُھُمْ۔

"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ الآیہ" (اے ایمان والو! اپنی حفاظت کرو کوئی گمراہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم ہدایت پر ہو) اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں اور اسے ظلم سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کردے۔

اسماعیل بن خالد نے بھی اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

اس باب میں حضرت عائشہ، ام سلمہ، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ اسی طرح اسماعیل سے متعدد راویوں نے مرفوعاً اور موقوفاً حدیث نقل کی۔

بَابُ ۲۵ مَا جَآءَ فِی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عِقَابًا مِّنْہُ ثُمَّ تَدْعُوْنَہٗ فَلَا یُسْتَجَابُ لَکُمْ۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْھَلِیِّ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَقْتُلُوْا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیجے پھر تم دعا مانگتے رہو گے مگر قبول نہ ہوگی۔

عمرو بن ابی عمرو نے سند مذکورہ کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو اپنی تلواروں

إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ

۴۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابٌ مِنْهُ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْمُدْهِنِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ

سے لڑائی کرو اور تمہارے دنیاوی امور شریر لوگوں کے ہاتھ میں آجائیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا شاید ان میں زبردستی لائے ہوئے لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے یہ حدیث اس طریق روایت کے ساتھ حسن غریب ہے۔ حضرت نافع بن جبیر سے بھی یہ حدیث حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ہاتھ زبان یا دل سے برائی کو روکنا

طارق بن شہاب کہتے ہیں جس شخص نے (عید کی) نماز سے پہلے خطبے کو رواج دیا وہ مروان تھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر مروان سے کہا تم نے سنت کی مخالفت کی ہے۔ مروان نے کہا اے فلاں! یہ بات اب چھوڑ دی گئی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل سے روکے (یعنی برا سمجھے) اور یہ نہایت ہی کمزور ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حدود الٰہی کو قائم کرنے والے اور ان میں سستی برتنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصے کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو

أَعْلَاهَا وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا يَصْعَدُونَ فَيَسْتَقُونَ الْمَاءَ فَيَصُبُّونَ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُونَ فَتُؤْذُونَنَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا فَإِنَّا نَنْقُبُهَا مِنْ أَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِي فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ فَمَنَعُوهُمْ نَجَوْا جَمِيعًا وَإِنْ تَرَكُوهُمْ غَرِقُوا جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اوپر والا حصہ ملا اور بعض کو نیچے والا۔ نچلے حصے سے اوپر والے حصے میں جا کر پانی لاتے تھے تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ چنانچہ اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں ایذا پہنچاتے ہو اس پر نچلے حصے والے کہنے لگے کہ اچھا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں تو سب نجات پائیں گے اور اگر نہ روکیں تو تمام غرق ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۵ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

۴۸۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ أَبُو يَزِيدَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنا ہے۔

اس باب میں ابو امامہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بَابُ ۲۶ سُؤَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِي أُمَّتِهِ

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَطَالَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا

اُمت کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سوال

حضرت عبد اللہ اپنے والد خباب بن ارت سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نہایت طویل نماز پڑھی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے قبل آپ نے کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی جیسے آج پڑھی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ رغبت اور خوف کی نماز تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے اس نماز میں تین چیزوں کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے دو عطا فرما دیں اور ایک چیز روک دی۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔ میں نے سوال کیا ان پر کسی غیر قوم سے دشمن مسلط نہ کرے یہ بھی قبول فرمائی میں نے سوال کیا کہ انہیں ایک دوسرے کا

الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث مذکورہ طریق سے غریب ہے اور اس کو لیث بن ابی سلیم نے طاؤس اور انہوں نے ام مالک بہزیہ کے واسطے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سِيمِينَ كُوشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِزِيَادِ بْنِ سِيمِينَ كُوشَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ فَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَوَقَفَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اس میں قتل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اور اس میں زبان تلوار سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم زیاد بن سیمین کوش سے اس روایت کے سوا کوئی دوسری حدیث نہیں جانتے حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو لیث سے مرفوع اور حماد بن زید نے لیث سے موقوف روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

امانت کا اٹھ جانا

۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَحَتَّى يُقَالَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بیان فرمائیں ایک کا تو میں نے مشاہدہ کرلیا اور دوسری بات کا انتظار ہے۔ آپ نے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں میں اتاری گئی پھر قرآن اترا تو لوگوں نے اسے قرآن سے سیکھا اور حدیث سے بھی سیکھا پھر ہمیں آپ نے امانت اٹھ جانے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ایک آدمی سویا ہوگا اور اس کے دل سے امانت نکال لی جائے گی تو اس کا ہلکا سا نشان رہ جائیگا پھر وہ حالت نیند میں ہوگا اور اس کے دل سے امانت قبض کرلی جائے گی تو اس کا نشان آبلے کی طرح رہ جائیگا جس طرح ایک انگارے سے پاؤں پر نشان پڑ جاتا ہے پھر وہ پھٹ جاتا ہے اور پھول جاتا ہے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا اس کے بعد آپ نے ایک کنکری لیکر اپنے قدم پر لڑھکائی اور فرمایا ان حالات کی وجہ سے لوگوں کا حال یہ ہوگا کہ لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی بھی امانت ادا نہیں کیا کرے گا یہاں تک کہ کہا جائیگا کہ فلاں قبیلے میں ایک شخص بہت امانتدار ہے

لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَأَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کسی کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ کس قدر چالاک، عقلمند اور خوش طبع ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے ایک دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا یعنی دنیوی معاملات میں ہوشیاری، عقلمندی اور خوش طبعی ہوگی اور بہت کم لوگ امانت دار ہوں گے (ترجمہ)۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک وقت مجھ پر ایسا زمانہ بھی گزرا کہ میں پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کر رہا ہوں۔ اگر مسلمان ہوتا تو وہ اپنے دین کی وجہ سے دھوکہ سے باز رہتا اور میری چیز واپس کر دیتا اور اگر یہودی یا عیسائی ہوتا تو اس کا حاکم واپس کر دیتا لیکن آج کل ایسا نہیں، میں صرف فلاں فلاں سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔

بَابُ ٣٢ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

٥٤۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔

تم ضرور پہلے لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے غزوہ حنین کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حنین کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کو ذات انواط کہا جاتا تھا وہ اس کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے بھی ان کی طرح کا ذات انواط مقرر فرما دیں۔ آپ نے تعجب کرتے ہوئے سبحان اللہ کہا اور فرمایا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہا تھا کہ ہمارے لیے بھی ایسا خدا بنا دیں جیسا ان کے لیے ہے پھر حضور نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم ضرور پہلے لوگوں کا راستہ اختیار کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ ٣٣ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ

٥٥۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ نَا أَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ

درندوں کا کلام کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے کلام کریں گے حتی کہ انسان سے اس کی چابک کی رسی اور جوتے کا تسمہ بھی گفتگو کرے گا اور اس کی ران اسے بتا دے گی کہ اس کے گھر سے باہر جانے کے بعد اس کے گھر والوں نے کیا کام کیا۔ اس باب میں

أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ وَالْقَاسِمُ ابْنُ الْفَضْلِ ثِقَةٌ مَأْمُوْنٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ۔

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

۵۶ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَنَسٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِي الْخَسْفِ

۵۷ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَالدَّابَّةُ وَثَلَاثَةُ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ أَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا۔

۵۸ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَالدُّخَانَ۔

۵۹ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اسے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں، قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ اور دیانتدار ہے۔ یحییٰ بن سعید و عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کی توثیق کی ہے۔

چاند کا دو ٹکڑے ہونا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس معجزہ پر) گواہ رہو۔ اس باب میں ابن مسعود، انس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زمین کا دھنس جانا

حضرت حذیفہ بن اسید (فرماتے ہیں۔) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بالا خانہ سے ہماری طرف متوجہ ہوئے دوراں حالیکہ ہم قیامت کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا قیام قیامت سے قبل دس نشانیاں ظاہر ہوں گی، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یاجوج ماجوج کا ظہور، دابۃ الارض کا ظاہر ہونا، تین خسف ایک خسف مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں آگ جو عدن کے گڑھے سے نکل کر لوگوں کو ہانکے گی یا (راوی) جمع کرے گی جہاں وہ رات گزاریں گے وہ بھی گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ دوپہر کا آرام کریں گے وہ بھی کرے گی۔

محمود بن غیلان نے وکیع کے واسطہ سے سفیان سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں والدخان (دھواں) کے الفاظ زیادہ ہیں۔
ہناد نے بواسطہ ابوالاحوص فرات قزاز سے وکیع کی روایت کے ہم معنی نقل کی محمود بن غیلان نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی شعبہ اور مسعودی سے روایت کیا کہ ان دونوں نے

بَابُ مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

۲۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا قَالَ وَذَلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

سورج کا مغرب سے نکلنا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ (سورج) کہاں جاتا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اپنے رب کے سجدہ کی اجازت لینے جاتا ہے پس اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ ایک وقت اسے کہا جائے گا وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس مغرب سے طلوع ہوگا پھر آپ نے آیت پڑھی "وذلک مستقر لہا" اور یہ اس کا ٹھکانہ ہے۔ راوی کہتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ اس باب میں صفوان بن عسال، حذیفہ بن اسید، انس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

۲۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ جَوَّدَ سُفْيَانُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

یاجوج اور ماجوج کا نکلنا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (ایک مرتبہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ انور سرخ تھا آپ نے تین مرتبہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) پڑھا اور پھر فرمایا اہل عرب کے لیے اس شر سے خرابی ہے جو قریب آگئی ہے آج کے دن یاجوج اور ماجوج کا سوراخ اتنا کھل گیا ہے۔ آپ نے انگشت شہادت اور انگوٹھے سے دس کا عقد بنا کر اشارہ فرمایا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہوں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب خباثت زیادہ ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان نے اس میں عمدگی پیدا کی۔ حمیدی، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس اسناد میں چار عورتوں کو یاد رکھا

مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا ہے۔ محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی میں نجد سے ظاہر ہوا چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا (الشہاب الثاقب ص۴۲)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَثَرَةِ

کسی کو ناجائز ترجیح دینا

٦٦۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسٌ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ایک انصاری نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے فلاں شخص کو حاکم بنایا اور مجھے نہیں بنایا آپ نے فرمایا تم میرے بعد ناجائز ترجیح دیکھو گے پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض (کوثر) پہ مجھ سے ملاقات کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم ناجائز ترجیحات اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ہمیں ان حالات میں کیا کرنے کا حکم (دیتے) ہیں آپ نے فرمایا ان (حکام) کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

٦٨۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللَّهِ رَأَيْنَا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کھڑے ہوگئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں سے یہ بات بھی ہے بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا خلیفہ بنایا پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا اور عورتوں سے بچو یہ بھی ارشاد فرمایا۔ خبردار! کسی شخص کو لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو۔ یہ کہہ کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا واللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ۔

سے بھی روایات مذکور ہیں ان سب نے ذکر کیا کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے۔

ف: حدیث مذکورہ بالا سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ما کان وما یکون، جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہوگا سب کا علم عطا فرمایا اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات حتی کہ قیامت تک کے واقعات بالتفصیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تھے (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

۶۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اہل شام کا ذکر

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل شام میں خرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی بہتری نہ ہوگی میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا تا قیامت تک کوئی ذلیل کرنے والا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

محمد بن اسماعیل کہتے ہیں، علی بن مدینی نے فرمایا وہ محدثین کا گروہ ہوگا اس باب میں، عبداللہ بن حوالہ، ابن عمر، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي قَالَ هَهُنَا وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کس جگہ کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اس طرف کا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ نَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَرِيرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَكُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَالصُّنَابِحِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

امت کو تنبیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کفار نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جریر، ابن عمر، کرز بن علقمہ، واثلہ بن اسقع اور صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

۲۱ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي قَالَ كُنْ كَابْنِ آدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي وَاقِدٍ وَأَبِي مُوسَى وَخَرَشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَزَادَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ رَجُلًا وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

بَابُ مَا جَاءَ سَتَكُونُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

۲۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳ ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

ایک فتنہ کا ذکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ کے موقع پر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ بپا ہوگا جس میں بیٹھنے والے کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا، چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ کسی نے پوچھا بتائیے اگر کوئی میرے گھر داخل ہو اور میری طرف قتل کی نیت سے ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ فرمایا تو آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا۔ اس باب میں، حضرت ابوہریرہ، خباب بن ارت، ابوبکرہ، ابن مسعود، ابو واقد، ابو موسیٰ اور خرشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے بعض رواۃ نے یہ حدیث لیث بن سعد سے روایت کی اور اس اسناد میں ایک راوی کا اضافہ کیا۔ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح کا فتنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی مثل فتنہ بپا ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو، (اس فتنہ میں) ایک شخص صبح کو مسلمان ہوگا شام کو کافر شام کو مومن ہوگا صبح کافر ہوگا۔ لوگ دنیاوی عزو جاہ کی خاطر دین کا سودا کریں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے

الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

ایک رات رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! آج رات کتنے ہی فتنے اترے اور کس قدر خزانے اتارے گئے۔ کون ہے جو حجروں والیوں کو جگائے بہت سی عورتیں دنیا میں لباس پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدُبٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي مُوسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو اندھیری رات کے ایک حصے کی طرح کا ہوگا اس میں صبح کے وقت ایک آدمی مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور کوئی شام کو مومن ہوگا صبح کفر اختیار کرے گا۔ کئی لوگ دنیاوی عزت کی خاطر دین کو بیچ ڈالیں گے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جندب، نعمان بن بشیر اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ وَيُمْسِي مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ۔

حضرت حسن اس حدیث کے ضمن میں فرمایا کرتے تھے۔ صبح کو ایک شخص مومن ہوگا شام کو کفر اختیار کرے گا اور شام کو مومن ہوگا جبکہ صبح کافر ہو جائے گا فرمایا صبح اپنے بھائی کے خون عزت اور مال کو حرام سمجھنے والا ہوگا اور شام کو حلال سمجھے گا۔ شام کو اپنے بھائی کے خون، عزت اور مال کو حرام سمجھتا ہوگا اور صبح حلال سمجھے گا۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت علقمہ اپنے والد وائل بن حجر سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے سنا ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! بتلائیے اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو ہم سے ہمارے حقوق روک کر رکھیں اور اپنے حقوق کا مطالبہ کریں تو ہم کیا کریں آپ نے جواباً فرمایا تم ان کی بات سنو اور ان کا حکم

وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِي الْهَرْجِ

۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ

۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي فَدَعَاهُ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ أَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ

تو ان کی ذمہ داری ان پر اور تمہارے فرائض تمہارے ذمہ ہیں۔

قتل

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آنے کا جس میں علم اٹھ جائے گا اور ہرج زیادہ ہو گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا قتل۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور خون ریزی میں عبادت کرنا ایسا (مقبول و محبوب) ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے معلی بن زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو تا قیامت اس سے نہیں اٹھائی جائے گی (یعنی جب ایک مرتبہ خونریزی شروع ہو گی تو پھر کبھی بھی ختم نہیں ہو گی) یہ حدیث صحیح ہے۔

لکڑی کی تلوار بنانا

عدیسہ بنت اہبان بن صیفی غفاری فرماتی ہیں، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم، میرے والد کے پاس تشریف لائے اور انہیں اپنے ساتھ جنگ کی طرف نکلنے کا کہا فرمایا میرے والد نے جواب دیا بے شک میرے خلیل اور آپ کے چچا زاد بھائی نے مجھ سے وعدہ لیا کہ جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنا لوں (یعنی جنگ

إِنْ شِئْتَ خَرَجْتَ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ هُوَ أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ۔

دکھوں ایسی میں سختی بتائی ہے لہذا اگر آپ چاہیں تو آپکے ساتھ جانے کو تیار ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن عبید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ آپ نے فرمایا دور فتنہ میں تم اپنی کمانوں کو توڑ دینا، چلوں کو کاٹ دینا۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھ جانا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جانا (یعنی اس فتنہ میں حصہ نہ لینا) یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبدالرحمن بن ثروان سے مراد ابو قیس اودی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۸۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

علامات قیامت

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں سے ہے علم اٹھ جائیگا۔ علماء ختم ہو جائیں گے اور جہالت ظاہر ہو جائے گی۔ زنا عام ہو گا شراب پی جائے گی، عورتیں زیادہ ہوں گی اور مرد کم ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد کی نگرانی میں پچاس عورتیں ہوں گی اس باب میں ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا

حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی آپ نے فرمایا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال سے

وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي وَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

مقابلے میں برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک زمین میں "اللہ اللہ" کہا جاتا ہے قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

خالد بن حارث نے بواسطہ حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف روایت بیان کی اور یہ پہلی حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سے زیادہ سعادت مند شخص کمینہ ابن کمینہ ہوگا۔

یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اپنے جگر کے ٹکڑے، سونے اور چاندی کے ستونوں کی طرح اگلے گی آپ نے فرمایا چور آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا، قاتل آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا، قاطع رحم آئے گا اور کہے گا اس کے باعث میں نے رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا پھر وہ سب اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

باب ۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا الْفَرَجُ
بْنُ فُضَالَةَ أَبُو فُضَالَةَ الشَّامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ
فَقِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ
دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَوٰةُ مَغْرَمًا وَأَطَاعَ
الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا
أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ
زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ
شَرِّهِ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ وَلُبِسَ الْحَرِيرُ وَاتُّخِذَتِ
الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا
فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا
هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ
إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هٰذَا
الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ غَيْرَ الْفَرَجِ
ابْنِ فُضَالَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ
وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ
وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ
الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رُمَيْحٍ الْجُذَامِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَوٰةُ
مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ
وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ
الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ
وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ

سامان ہلاکت

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کریم سے
مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
میری امت پندرہ (بری) باتوں کو اپنالے گی تو وہ مصائب
میں گھر جائے گی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟
آپ نے فرمایا جب مال غنیمت ذاتی دولت بن جائے گی
امانت مال غنیمت شمار ہونے لگے گی۔ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت
کرنے لگے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا اور دوستوں سے بھلائی اور
باپ سے برا سلوک کرے گا۔ مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی ذلیل
قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے انسان کی شرارت کے خوف سے
اس کی عزت کی جائے گی شراب پی جائے گی ریشم پہنا جائے گا۔
گانے بجانے والیاں لڑکیاں اور گانے کا سامان گھروں
میں رکھا جائے گا بعد والے اس امت کے پہلوں پر لعن طعن
کریں گے۔ اس وقت لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں
دھنسنے یا چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔
یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف
اسی سند کے ساتھ جانتے ہیں۔ نیز یحییٰ بن سعید انصاری سے فرج
بن فضالہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں فرج بن فضالہ
کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا اور ان کے حفظ کے اعتبار سے
ضعیف قرار دیا ہاں حضرت وکیع اور کئی دوسرے ائمہ نے ان سے حدیث نقل کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائے گا امانت
مال غنیمت بن جائے گی زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے گا، علم کا
حصول غیر دین کے لیے ہوگا انسان اپنی بیوی کا مطیع اور ماں کا
نافرمان ہو جائے گا دوست کو قریب اور باپ کو دور رکھے گا،
مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی قبیلے کی سرداری فاسق
کے ہاتھ میں آ جائے گی ذلیل شخص قوم کا رہبر بن جائے گا۔
اور کسی شخص کو اس کی شر سے ڈرتے ہوئے قابل تعظیم سمجھا

مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

٩١۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَتَى ذَاكَ قَالَ إِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

جائے گا گانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہوگا شراب پی جائے گی اور پچھلے پہلوں پر لعن طعن کریں گے اس وقت سرخ ہوا، زلزلہ زمین میں دھنسنے چہروں کے بدلنے، پتھروں کی بارش ہونے اور دوسری نشانیوں کا انتظار کریں جس طرح ہار کا پرانا دھاگہ ٹوٹنے کی وجہ سے موتی، مسلسل گرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت علی سے بھی حدیث مروی ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں،

عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں خسف، مسخ اور قذف ہوگا ایک مسلمان شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کب ہوگا آپ نے فرمایا جب گانے والی عورتیں اور گانے کا سامان ظاہر ہوگا اور شراب پی جائے گی یہ حدیث غریب ہے اور اسے اعمش نے بواسطہ عبدالرحمن بن سابط، حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

قرب قیامت

٩٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَرْحَبِيُّ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هَذِهِ هَذِهِ لِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ شَدَّادٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

مستورد بن شداد فہری سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے بالکل قریب بھیجا گیا ہوں مجھے قیامت سے صرف اس قدر سبقت حاصل ہے جس قدر اس انگلی یعنی درمیانی انگلی کو انگشت شہادت پر حاصل ہے۔

یہ حدیث مستورد بن شداد کی روایت سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

٩٣ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ أَبُو دَاوُدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَمَا فَضْلُ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِتَالِ التُّرْكِ

٩٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَمُعَاوِيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

٩٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

٩٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح مسلسل بھیجے گئے ہیں ابو داؤد طیالسی نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ان میں سے ایک کی دوسری پر کیا فضیلت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترک قوم سے جنگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس قوم سے لڑو جن کی جوتیاں بالوں کی بنی ہوں گی اور اسی طرح قیامت قائم نہ ہوگی تاآنکہ تم ایسی قوم سے لڑو جن کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، بریدہ، ابو سعید، عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قیامت سے قبل حجاز کی جانب سے آگ نکلے گی

سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ

۹۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبَعِثَ كَذَّابُونَ دَجَّالُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب قیامت سے پہلے حضر موت یا حضر موت کے دریا سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم ملک شام کو لازم پکڑنا (وہاں چلے جانا)۔ اس باب میں حضرت حذیفہ بن اسید، انس، ابوہریرہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تک تیس کذاب دجال (پیدا) نہ ہولیں قیامت قائم نہ ہوگی۔ ہر ایک کا دعوےٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے، بت پرستی ہوگی اور امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے سن لو! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور خون بہانے والا شخص ہوگا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ

نا عبد الرحمٰن بن واقد نا شريك نحوه هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عمر لا نعرفه إلا من حديث شريك وشريك يقول عبد الله بن عصم وإسرائيل يقول عبد الله بن عصمة ويقال الكذاب المختار بن أبي عبيد والمبير الحجاج بن يوسف نا أبو داود سليمان بن سلم البلخي نا النضر بن شميل عن هشام بن حسان قال أحصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائة ألف وعشرين ألف قتيل.

عنہما سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمٰن بن واقد نے شریک سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے یہ حدیث حضرت ابن عمر کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے عبداللہ بن عصم کہا اور اسرائیل نے عبداللہ بن عصمہ کہا۔ کہا جاتا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابو عبید ہے۔ اور قاتل سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔ ہشام بن حسان نے کہا شمار کرو حجاج نے کتنے انسانوں کو قتل کیا تو یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی۔

باب ما جاء في القرن الثالث

تیسری صدی

١٠٠ - حدثنا واصل بن عبد الأعلى نا محمد بن الفضيل عن الأعمش عن علي بن مدرك عن هلال بن يساف عن عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يأتي من بعدهم قوم يتسمنون ويحبون السمن يعطون الشهادة قبل أن يسألوها هكذا روى محمد بن فضيل هذا الحديث عن الأعمش عن علي بن مدرك عن هلال بن يساف وروى غير واحد من الحفاظ عن الأعمش عن هلال بن يساف ولم يذكروا فيه علي بن مدرك.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل پھر وہ جو ان سے متصل ہیں۔ پھر ان کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو موٹا ہونا پسند کریں گے بن بلائے گواہی دیں گے۔ اسی طرح یہ حدیث محمد بن فضیل نے اعمش اور علی بن مدرک کے واسطہ سے ہلال بن یساف سے روایت کی ہے۔ کئی حفاظ نے اس حدیث کو اعمش کے واسطہ سے ہلال بن یساف سے روایت کیا اور اس میں علی بن مدرک کا ذکر نہیں ہے۔

١٠١ - حدثنا الحسين بن حريث نا وكيع عن الأعمش نا هلال بن يساف عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا أصح عندي من حديث محمد بن فضيل وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن عمران بن حصين عن النبي صلى

عمران بن حصین نے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی اور یہ میرے (امام ترمذی کے) نزدیک محمد بن فضیل کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ عمران بن حصین کے واسطے سے یہ حدیث کئی طریقوں کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَنْشَأُ اَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ السِّمَنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِي الْخُلَفَاءِ۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

گئی ہے۔

عمران بن حصین سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں میرے زمانہ بعثت کے لوگ بہتر ہیں۔ پھر ان سے متصل زمانے کے لوگ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کیا تیسرے زمانے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں (آپ نے فرمایا) پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دیں گے امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلفاء کا بیان۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میری سمجھ میں نہ آسکا میں نے اپنے ہم نشین سے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے فرمایا ہے تمام کے تمام قریش سے ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جابر بن سمرہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ اسی حدیث کے مثل حدیث مروی ہے اور یہ حدیث ابوبکر بن موسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

زیاد بن کسیب عدوی کہتے ہیں میں ابوبکرہ کے ہمراہ ابن عامر کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ خطبہ دے رہا اس نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ابو بلال نے کہا ہمارے امیر کی طرف دیکھو اس نے فاسقوں جیسے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ ابوبکرہ نے کہا خاموش رہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من أهان سلطان الله في الأرض أهانه الله هذا حديث حسن غريب۔

باب ما جاء في الخلافة

۱۰۶۔ حدثنا أحمد بن منيع نا سريج بن النعمان نا حشرج بن نباتة عن سعيد بن جمهان قال ثني سفينة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة في أمتي ثلاثون سنة ثم ملك بعد ذلك ثم قال لي سفينة أمسك خلافة أبي بكر ثم قال وخلافة عمر وخلافة عثمان ثم قال أمسك خلافة علي فوجدناها ثلاثين سنة قال سعيد فقلت له إن بني أمية يزعمون أن الخلافة فيهم قال كذبوا بنو الزرقاء بل هم ملوك من شر الملوك وفي الباب عن عمر وعلي قالا لم يعهد النبي صلى الله عليه وسلم في الخلافة شيئا هذا حديث حسن قد رواه غير واحد عن سعيد بن جمهان ولا نعرفه إلا من حديثه۔

۱۰۷۔ حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه قال قيل لعمر بن الخطاب لو استخلفت قال إن أستخلف فقد استخلف أبو بكر وإن لم أستخلف لم يستخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الحديث قصة طويلة هذا حديث صحيح وقد روي من غير وجه عن ابن عمر۔

باب ما جاء أن الخلفاء من قريش إلى أن تقوم الساعة

سے سنا جو شخص زمین میں اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی توہین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو توہین کا بدلہ دیتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلافت کا بیان

سعید بن جمہان حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں، خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ پھر مجھے حضرت سفینہ نے کہا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ کی خلافت کو شمار کرو پھر کہا حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی خلافت پھر کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کرو پس ہم نے اس مدت کو تیس سال پایا سعید کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ بنی امیہ کا خیال ہے کہ ان میں خلافت ہے تو حضرت سفینہ نے کہا زرقاء کی اولاد جھوٹ کہتی ہے بلکہ وہ برے قسم کے بادشاہ ہیں۔

اس باب میں حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ان دونوں نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت کے بارے میں کوئی تصریح نہیں فرمائی یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید بن جمہان سے کئی راویوں نے بیان کیا اور ہم اسے صرف سعید بن جمہان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اگر آپ کسی کو خلیفہ نامزد فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہے آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ بناؤں تو ٹھیک ہے کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ نامزد فرمایا اور اگر خلیفہ نہ بناؤں تو یہ بھی صحیح ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو جانشین نامزد نہیں کیا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت ابن عمر سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔

تاقیامت خلفاء قریش سے ہوں گے

١٠٨ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يَقُولُ كَانَ نَاسٌ مِنْ رَبِيعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ فِي جُمْهُورٍ مِنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حبیب بن زبیر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی ہذیل کو کہتے ہوئے سنا، قبیلہ ربیعہ کے کچھ لوگ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے کہا یا تو قریش (فسق و فجور سے) باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ حکومت ان کے غیر جمہور عرب کے سپرد کر دے، حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت تک خیر و شر میں قریش ہی لوگوں کے حکمران ہوں گے۔
اس باب میں حضرت عمر، ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

١٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہیں ہوں گے یعنی قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک آدمی برسر اقتدار آئے گا جس کو جہجاہ کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نوٹ: خلافت قریش کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے امام محمد رضا [illegible] کی تصنیف [illegible] مطبوعہ [illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ

گمراہ کن ائمہ

١١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا ڈر ہے حضرت ثوبان فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر اور غالب رہے گی ان کو چھوڑنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ

امام مہدی کا ذکر

١١١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ثنا أبي ثنا سفيان الثوري عن عاصم بن بهدلة عن زر عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي وفي الباب عن علي وأبي سعيد وأم سلمة وأبي هريرة هذا حديث حسن صحيح۔

۱۱۲۔ حدثنا عبد الجبار بن العلاء العطار ثنا سفيان بن عيينة عن عاصم عن زر عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلي رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي قال عاصم وثنا أبو صالح عن أبي هريرة قال لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يلي هذا حديث حسن صحيح۔

۱۱۳۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة قال سمعت زيدا العمي قال سمعت أبا الصديق الناجي يحدث عن أبي سعيد الخدري قال خشينا أن يكون بعد نبينا حدث فسألنا نبي الله صلى الله عليه وسلم قال إن في أمتي المهدي يخرج يعيش خمسا أو سبعا أو تسعا زيد الشاك قال قلنا وما ذاك قال سنين قال فيجيء إليه الرجل فيقول يا مهدي أعطني أعطني قال فيحثي له في ثوبه ما استطاع أن يحمله وهذا حديث حسن وقد روي من غير وجه عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم وأبو الصديق الناجي اسمه بكر بن عمرو ويقال بكر بن قيس۔

باب ما جاء في نزول عيسى بن مريم

۱۱۴۔ حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أن النبي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہلبیت سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہوگا، بادشاہ نہ بن جائے۔

اس باب میں حضرت علی، ابو سعید، ام سلمہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت سے ایک شخص جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا حکمران ہوگا۔ عاصم، ابو صالح کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر دنیا سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دیگا یہاں تک کہ امام مہدی حکمران ہو جائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں حضور علیہ السلام کے بعد نئی باتیں نہ پیدا ہو جائیں اس لیے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا راوی کہتے ہیں آپ نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ظاہر ہوگا جو پانچ یا سات یا نو (زید کو شک ہے) زندہ رہے گا۔ راوی کہتے ہیں ہم نے پوچھا اس تعداد سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا سال مراد ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ان کی طرف ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے عطا کیجئے مجھے عطا کیجئے آپ نے فرمایا پس امام مہدی اس کے دامن کو اتنا بھر دیں گے جتنا وہ اٹھا سکتا ہوگا۔

یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ ابو سعید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی کہا گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت

صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله أحد هذا حديث حسن صحيح

باب ۲۲ ما جاء في الدجال

۱۱۵ - حدثنا عبد الله بن معاوية الجمحي نا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عبد الله بن سراقة عن أبي عبيدة بن الجراح قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا قد أنذر قومه الدجال وإني أنذركموه فوصفه لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لعله سيدركه بعض من رآني أو سمع كلامي قالوا يا رسول الله فكيف قلوبنا يومئذ فقال مثلها يعني اليوم أو خير وفي الباب عن عبد الله بن بسر وعبد الله بن مغفل وأبي هريرة هذا حديث حسن غريب من حديث أبي عبيدة بن الجراح لا نعرفه إلا من حديث خالد الحذاء وأبو عبيدة بن الجراح اسمه عامر بن عبد الله بن الجراح

۱۱۶ - حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فأثنى على الله بما هو أهله ثم ذكر الدجال فقال إني لأنذركموه وما من نبي إلا وقد أنذر قومه ولقد أنذره نوح قومه ولكن سأقول فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس

کہ میری جان ہے عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کردیں گے اور اس وقت مال زیادہ ہوجائے گا یہاں تک کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دجال

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر آپ نے اس کی بابت بیان کرتے ہوئے فرمایا شاید اسے میرے دیکھنے والوں اور میری کلام سننے والوں میں سے بعض لوگ دیکھ لیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے آپ نے فرمایا اس کی مثل یعنی آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مغفل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اس کو خالد حذاء کی حدیث سے جانتے ہیں ابوعبیدہ بن جراح کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہوکر اللہ کی تعریف کی جس کے وہ لائق ہے، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں ہر نبی نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہارے سامنے اس کے بارے میں ایک ایسی بات کہوں گا جو اس سے پہلے کسی نبی نے

يا عمر قال الزهري فأخبرني عمر بن ثابت الأنصاري أنه أخبره بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يومئذ للناس وهو يحذرهم فتنته تعلمون أنه لن يرى أحد منكم ربه حتى يموت وإنه مكتوب بين عينيه ك ف ر يقرؤه من كره عمله هذا حديث حسن صحيح۔

۱۱۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تقاتلكم اليهود فتسلطون عليهم حتى يقول الحجر يا مسلم هذا اليهودي ورائي فاقتله هذا حديث صحيح۔

باب ما جاء من أين يخرج الدجال

۱۱۸۔ حدثنا بندار وأحمد بن منيع قالا نا روح بن عبادة نا سعيد بن أبي عروبة عن أبي التياح عن المغيرة بن سبيع عن عمرو بن حريث عن أبي بكر الصديق قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدجال يخرج من أرض بالمشرق يقال لها خراسان يتبعه أقوام كأن وجوههم المجان المطرقة وفي الباب عن أبي هريرة وعائشة هذا حديث حسن غريب وقد رواه عبد الله بن شوذب عن أبي التياح ولا نعرفه إلا من حديث أبي التياح

باب ما جاء في علامات خروج الدجال

۱۱۹۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا الحكم بن المبارك نا الوليد بن مسلم عن أبي بكر بن أبي مريم عن الوليد بن سفيان عن يزيد

اپنی قوم سے نہیں فرمائی۔ جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔ عمر بن ثابت انصاری کہتے ہیں مجھے بعض صحابہ کرام نے یہ خبر دی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دن لوگوں کو ڈراتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا اسے وہی پڑھے گا جو اس کے عمل کو اچھا نہیں سمجھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے یہودی لڑیں گے پس تم ان پر مسلط ہو جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر پکاریں گے اے مسلمان یہ ہے یہودی جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

دجال کہاں سے نکلے گا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ہم سے بیان فرمایا کہ دجال سرزمین مشرق سے نکلے گا جسے خراسان کہا جائے گا۔ اس کے پیچھے ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس کو عبد اللہ بن شوذب نے بھی ابو التیاح سے روایت کیا اور یہ ابو التیاح کی حدیث سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

خروج دجال کی علامات

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج

بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ صَاحِبِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

دجال سات مہینوں میں ہوگا۔
اس باب میں صعب بن جثامہ، عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

---

١٢٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ قَالَ مَحْمُودٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةُ هِيَ مَدِينَةُ الرُّومِ تُفْتَحُ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةُ قَدْ فُتِحَتْ فِي زَمَانِ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قسطنطنیہ قیام قیامت کے ساتھ فتح ہوگا۔ محمود نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو خروج دجال کے وقت فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ بعض صحابہ کرام کے زمانے میں بھی فتح ہوا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

دجال کا فتنہ

١٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا إِلَيْهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ لِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا

نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک صبح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دجال کا ذکر کیا (اس کا ہلکا پن اور امور عظیمہ عادیہ کے اظہار کی وجہ سے) حقیری اور بلندی کو بیان فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ کے پاس ہے۔ اس کے بعد ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے واپس لوٹے اور پھر دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں سے اثر خوف جان کر فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ راوی فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر کیا اس کی پستی و بلندی دونوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا۔ آپ نے فرمایا دجال کے علاوہ مجھے تم پر ایک اور بات کا ڈر ہے اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں تم سے پہلے اس پر دلیل قائم کروں گا اور اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ایک شخص اس پر حجت پیش کر کے اسے

مُنْتَهٰى بَصَرِهِ قَالَ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ
لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ قَالَ فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ
قَالَ ثُمَّ يُوحِي اللهُ إِلَيْهِ أَنْ حَرِّزْ عِبَادِي إِلَى
الطُّورِ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ
بِقِتَالِهِمْ قَالَ وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَ
هُمْ كَمَا قَالَ اللهُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
قَالَ فَيَمُرُّ أَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ
مَا فِيهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ
بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلَى
جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ
فِي الْأَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ
بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ
مُحْمَرًّا دَمًا وَيُحَاصَرُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَأَصْحَابُهُ
حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لَهُمْ
مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ
فَيَرْغَبُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللهِ وَأَصْحَابُهُ
قَالَ فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ
فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى مَوْتَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
قَالَ وَيَهْبِطُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ
شِبْرٍ إِلَّا وَقَدْ مَلَأَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتَنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ
قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسَى إِلَى اللهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ
اللهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ
فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ
قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ وَيُرْسِلُ
اللهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ
وَلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ
قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَخْرِجِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي
بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَّانَةَ
وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ

ہوں گے آپ نے فرمایا جس کافر تک آپ کے سانس کی بو پہنچے گی
مر جائے گا اور آپ کے سانس کی بو حد نگاہ تک پہنچتی ہوگی۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ لُد کے دروازے پر پا لیں گے
اور قتل کر دیں گے (لُد، شام کا ایک گاؤں یا پہاڑ ہے) اسی حالت
میں آپ جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا ٹھہریں گے۔ فرمایا، پھر
اللہ تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی حکم دے گا کہ میرے بندوں
کو کوہ طور پہ جا کر جمع کر دیں کیونکہ میں ایسی مخلوق کو اتارنے
والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا وہ ارشاد خداوندی
کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ فرمایا
ان کے پہلے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی
پی جائیں گے پھر جب آخری لوگ گزریں گے کہیں گے شاید یہاں کبھی
پانی ہوا ہوگا پھر وہ چل پڑیں گے یہاں تک کہ وہ بیت المقدس کے
پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو
قتل کر دیا اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ چنانچہ وہ آسمان کی طرف
تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود کر کے واپس بھیجے گا۔
عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کے
نزدیک بھوک کی وجہ سے گائے کا سر تمہارے آج کے سو
دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے
رفقاء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان
یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا یہاں تک کہ وہ سب
یکدم مر جائیں گے جب عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے اتریں گے
تو ان کی بدبو اور خون کی وجہ سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں
پائیں گے پھر آپ اور آپ کے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ
لمبی گردنوں والے اونٹوں کی مثل پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا
کر پہاڑ کے غار میں پھینک دیں گے مسلمان ان کے تیر و ترکش
سات سال تک جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو
ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو کر شیشے کی طرح صاف

الفئام من الناس ليكتفون باللقحة من الإبل وإن القبيلة ليكتفون باللقحة من البقر وإن الفخذ ليكتفون باللقحة من الغنم فبيناهم كذلك إذ بعث الله ريحا فقبضت روح كل مؤمن ويبقى سائر الناس يتهارجون كما يتهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة. هذا حديث غريب حسن صحيح لا نعرفه إلا من حديث عبد الرحمن بن يزيد بن جابر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ

١٢٢ - حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني نا المعتمر بن سليمان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه سئل عن الدجال فقال ألا إن ربكم ليس بأعور ألا إنه أعور عينه اليمنى كأنها عنبة طافية. وفي الباب عن سعد وحذيفة وأبي هريرة وأسماء وجابر بن عبد الله وأبي بكرة وعائشة وأنس وابن عباس والفلتان بن عاصم. هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث عبد الله بن عمر.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

١٢٣ - حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي نا يزيد بن هارون نا شعبة عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي الدجال المدينة فيجد الملائكة يحرسونها فلا يدخلها الطاعون ولا الدجال إن شاء الله. وفي الباب عن أبي هريرة وفاطمة بنت قيس ومحجن وأسامة بن زيد وسمرة بن

کردے گی پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں لوٹا دے چنانچہ اس دن ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھے گی۔ دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت عظیم کو کفایت کرے گا ایک قبیلہ ایک گائے کے دودھ سے سیر ہو جائے گا اور ایک بکری کا دودھ ایک پورے قبیلے کیلئے کافی ہوگا ابھی اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کرے گی باقی بچنے والے عورتوں سے گدھوں کی طرح بے پردہ ہم بستر ہوں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن یزید بن جابر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

دجال کا حلیہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا سن لو! تمہارا رب کانا ہونے کے عیب سے پاک ہے اور سن لو! وہ دجال، کانا ہوگا اس کی دائیں آنکھ پانی میں تیرتے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

اس باب میں حضرت سعد، حذیفہ، ابوہریرہ، اسماء، جابر بن عبداللہ، ابوبکرہ، عائشہ، انس، ابن عباس اور فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا پس نہ تو طاعون، مدینہ طیبہ میں آسکتا ہے اور نہ ہی دجال۔ انشاء اللہ۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، فاطمہ بنت قیس، محجن، اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے

جندب هذا حديث صحيح۔

١٢٤ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الإيمان يمان والكفر من قبل المشرق والسكينة لأهل الغنم والفخر والرياء في الفدادين أهل الخيل وأهل الوبر يأتي المسيح إذا جاء دبر أحد صرفت الملائكة وجهه قبل الشام وهنالك يهلك هذا حديث صحيح

بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمنی ہے اور کفر مشرقی ہے۔ بکریوں والوں کے لیے سکون و اطمینان ہے فخر اور ریا ان جنگلی میں ہے جو کھیتوں میں زور زور سے بولتے اور گھوڑے رکھتے اور خیموں میں رہتے ہیں دجال مسیح آئے گا اور جب وہ احد پہاڑ کے پیچھے آئے گا (تو) فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہاں ہی ہلاک ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ٦٨ ما جاء في قتل عيسى بن مريم الدجال

١٢٥ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب أنه سمع عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة الأنصاري يحدث عن عبد الرحمن بن يزيد الأنصاري من بني عمرو بن عوف قال سمعت عمي مجمع بن جارية الأنصاري يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لد وفي الباب عن عمران بن حصين ونافع بن عتبة وأبي برزة وحذيفة بن أسيد وأبي هريرة وكيسان وعثمان بن أبي العاص وجابر وأبي أمامة وابن مسعود وعبد الله بن عمرو وسمرة بن جندب والنواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذيفة بن اليمان هذا حديث صحيح۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام، دجال کو قتل کریں گے

حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت عیسے علیہ السلام، دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔ اس باب میں عمران بن حصین، نافع بن عتبہ، ابو برزہ، حذیفہ بن اسید، ابوہریرہ، کیسان، عثمان بن ابی العاص، جابر، ابو امامہ، ابن مسعود، عبد اللہ بن عمرو، سمرہ بن جندب، نواس بن سمعان، عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ٦٩

١٢٦ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة قال سمعت أنسا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي إلا وقد أنذر أمته الأعور الكذاب ألا إنه أعور

کانا کذاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا سن رکھو بیشک وہ کانا ہے اور تمہارا رب اس عیب سے پاک ہے

ألا إنه أعور وإن ربكم ليس بأعور مكتوب بين عينيه كافر هذا حديث صحيح.

باب ما جاء في ذكر ابن صياد

١٢٤ - حدثنا سفيان بن وكيع نا عبد الأعلى عن الجريري عن أبي نضرة عن أبي سعيد قال صحبني ابن صياد إما حجاجا وإما معتمرين فانطلق الناس وتركت أنا وهو فلما خلصت به اقشعررت منه واستوحشت منه مما يقول الناس فيه فلما نزلت قلت له ضع متاعك حيث تلك الشجرة قال فأبصر غنما فأخذ القدح فانطلق فاستحلب ثم أتاني بلبن فقال لي يا أبا سعيد اشرب فكرهت أن أشرب من يده شيئا لما يقول الناس فيه فقلت له هذا اليوم يوم صائف وإني أكره فيه اللبن فقال لي يا أبا سعيد لقد هممت أن آخذ حبلا فأوثقه إلى الشجرة ثم أختنق لما يقول الناس لي أو في أرأيت من خفي عليه حديثي فلن يخفى عليكم ألستم أعلم الناس بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الأنصار ألم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه كافر وأنا مسلم ألم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه عقيم لا يولد له وقد خلفت ولدي بالمدينة ألم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل له مكة والمدينة ألست من أهل المدينة وهو ذا أنطلق معك إلى مكة قال فوالله ما زال يجيء بهذا حتى قلت فلعله مكذوب عليه ثم قال يا أبا سعيد والله لأخبرنك خبرا حقا والله إني لأعرفه وأعرف والده وأين هو الساعة من الأرض فقلت تبا لك

اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن صیاد کا ذکر

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حج یا عمرہ میں ابن صیاد میرا ہم مجلس تھا جب لوگ چلے گئے اور ہم دونوں رہ گئے تو میں اس کے ساتھ تنہا رہ کر ڈرا اور مجھے اس سے ان باتوں کے سبب وحشت ہوئی جو لوگ اس کے بارے میں کہتے تھے۔ جب میں اترا تو میں نے کہا اپنا سامان اس درخت کے پاس رکھ دے۔ ابوسعید کہتے ہیں اس نے ایک بکری دیکھی تو پیالہ لے کر اس کی طرف چل دیا اس کا دودھ دوہ کر میرے پاس لایا اور کہنے لگا اے ابوسعید اسے پیو۔ لیکن میں نے اس کے بارے میں مشہور باتوں کے سبب اس کے ہاتھ سے دودھ پینا پسند نہ کیا اور کہا آج گرم دن ہے اور میں دودھ پینا پسند نہیں کرتا وہ کہنے لگا اے ابوسعید میں چاہتا ہوں کہ ایک رسی لے کر اسے درخت سے باندھوں پھر اسے اپنے گلے میں پھانسی لگا کر مر جاؤں ان باتوں کے باعث جو میرے بارے میں لوگ کہتے ہیں۔ لوگوں پر تو میرا معاملہ پوشیدہ رہ گیا لیکن اے گروہ انصار تم پر تو پوشیدہ نہیں۔ کیوں کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زیادہ جانتے ہو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ وہ بے اولاد ہوگا جبکہ میں نے اپنے پیچھے مدینہ طیبہ میں ایک لڑکا چھوڑا ہے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا کیا میں اہل مدینہ میں سے نہیں ہوں اور اس وقت تمہارے ساتھ مکہ کو جا رہا ہوں۔ ابوسعید فرماتے ہیں اللہ کی قسم وہ ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا شاید اس کے بارے میں جھوٹی باتیں مشہور ہیں۔ پھر اس نے کہا اے ابوسعید اللہ کی قسم میں ضرور تمہیں سچی خبر بتاؤں گا واللہ میں اسے جانتا ہوں اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں اور یہ کہ اس وقت کہاں ہے میں نے کہا تمہارے لیے سارے دن کی

[illegible] وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْتِيكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَا يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدُّخَانَ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاحْتَبَسَهُ وَهُوَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ وَلَهُ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي

ہلاکت ہو (یعنی) تو نے اتنی بات کے بعد پھر ابن صیاد نے شبہ کر دیا یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چند صحابہ کرام (جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے) کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس سے گزرے، اس کا بچپن تھا اور وہ بنی مغالہ کی عمارتوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس اس کی پیٹھ پر مار کر فرمایا "کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے" اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟" آپ نے فرمایا "میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرے پاس کیا آتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا "ایک سچا اور ایک جھوٹا میرے پاس آتے ہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے اور آپ نے دل میں "یوم تاتی السماء بدخان مبین" الآیہ سوچ رکھی ابن صیاد نے کہا وہ بات دخ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پست ہو اپنی حد سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دوں۔ حضور نے فرمایا اگر یہ حق ہے تو تم اس پر قادر نہ ہو سکو گے اور اگر نہیں تو اس کے قتل میں تیرے لیے بھلائی نہیں۔ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ دخ سے مراد دھواں ہے (یعنی دخان)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مدینہ شریف کے ایک رستے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن صائد سے ہوئی آپ نے اسے روک لیا وہ یہودی لڑکا تھا اس کے سر کے بالوں کی چوٹی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اس سے آپ نے فرمایا کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟ اس نے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ لَا أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ
وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَالَ
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى قَالَ أَرَى
عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ فَمَا تَرَى قَالَ
أَرَى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ أَوْ صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ
وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحَفْصَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ أَبُو الدَّجَّالِ وَ
أُمُّهُ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا
غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ
وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوهُ طُوَالٌ ضَرْبُ
اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ
طَوِيلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودٍ
فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ
بْنُ الْعَوَّامِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا فَقُلْنَا
هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِينَ عَامًا
لَا يُولَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ
أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا
يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا
هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ وَلَهُ
هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا

کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ، اس کے
فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا
پھر آپ نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا میں پانی پر
تخت دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے
پھر پوچھا اور کیا دیکھتا ہے، کہنے لگا ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو سچے اور
ایک جھوٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر معاملہ خلط ملط
ہو گیا پھر آپ اس سے الگ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت عمر، حسین بن علی
ابن عمر، ابوذر، ابن مسعود، جابر اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے
بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دجال کے ماں باپ تیس سال رہیں گے اور ان کی کوئی اولاد
نہیں ہوگی پھر ان کے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہوگا جو سب سے
زیادہ نقصان دہ اور سب سے کم نفع بخش ہوگا۔ اس کی
آنکھیں سوئیں گی دل نہیں سوئے گا پھر حضور علیہ السلام
نے اس کے والدین کا حلیہ بتایا آپ نے فرمایا اس کا باپ
طویل القامت اور چھریرے بدن والا ہوگا ناک پرندے کی
چونچ کی طرح ہوگی۔ اور اس کی ماں موٹے جسم اور لمبے ہاتھوں
والی ہوگی ابوبکرہ کہتے ہیں ہم نے سنا کہ یہود مدینہ کے ہاں ایک بچہ
پیدا ہوا ہے چنانچہ میں اور حضرت زبیر بن عوام وہاں چلے گئے یہاں تک
کہ ہم اس کے والدین کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے بتائے ہوئے حلیے کے مطابق ہیں۔ ہم نے پوچھا
کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا تیس سال تک ہمارے
ہاں اولاد نہیں ہوئی پھر ہمارے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہوا جس
سے بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں اور وہ سب سے کم نفع بخش
ہے۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا راوی فرماتے ہیں پھر
ہم ان کے پاس سے چلے گئے تو دیکھا کہ وہ لڑکا ایک
چادر میں لپٹا ہوا دھوپ میں پڑا ہوا کچھ بڑبڑا رہا ہے اتنے میں اس نے

قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

بَابٌ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ يَعْنِي الْيَوْمَ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ نَحْوَ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا

اپنے سر سے چادر اٹھائی اور پوچھا تم نے کیا کہا ہم نے کہا تو نے ہماری بات کو سنا ہے آپ نے فرمایا ہاں سنا ہے میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے حماد بن سلمہ کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

پہلی صدی کے لوگ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی سانس لینے والا نفس اس وقت زمین پر نہیں جس پر سو سال گزریں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو سعید اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات طیبہ کے آخری ایام میں ایک رات عشاء کی نماز ہمیں پڑھائی جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس وقت جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سو سال ختم ہونے پر ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حدیث کے متعلق بات کرنے میں غلط فہمی کا شکار ہو گئے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ آج جو لوگ زمین پر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا یعنی صدی ختم ہو جائے گی۔

ہوا کو گالی دینے کی ممانعت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو اگر تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو کہو اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جس بات کا اسے حکم دیا گیا ہے، کی بھلائی چاہتے ہیں۔ اور اس کی شر اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی

اللهم إنا نسألك من خير هذه الريح وخير ما فيها وخير ما أمرت به ونعوذ بك من شر هذه الريح وشر ما فيها وشر ما أمرت به وفي الباب عن عائشة وأبي هريرة وعثمان بن أبي العاص وأنس وابن عباس وجابر هذا حديث حسن صحيح.

باب ۴۲

۱۳۴ - حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام نا أبي عن قتادة عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس أن نبي الله صلى الله عليه وسلم صعد المنبر فضحك فقال إن تميما الداري حدثني بحديث ففرحت فأحببت أن أحدثكم أن ناسا من أهل فلسطين ركبوا سفينة في البحر فجالت بهم حتى قذفتهم في جزيرة من جزائر البحر فإذا هم بدابة لباسة ناشرة شعرها فقالوا ما أنت قالت أنا الجساسة قالوا فأخبرينا قالت لا أخبركم ولا أستخبركم ولكن ائتوا أقصى القرية فإن ثم من يخبركم ويستخبركم فأتينا أقصى القرية فإذا رجل موثق بسلسلة فقال أخبروني عن عين زغر قلنا ملأى تدفق قال أخبروني عن البحيرة قلنا ملأى تدفق قال أخبروني عن نخل بيسان الذي بين الأردن وفلسطين هل أطعم قلنا نعم قال أخبروني عن النبي هل بعث قلنا نعم قال أخبروني كيف الناس إليه قلنا سراع قال فنزا نزوة حتى كاد قلنا فما أنت قال أنا الدجال وأنه يدخل الأمصار كلها إلا طيبة وطيبة المدينة هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث قتادة عن الشعبي وقد رواه غير واحد عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس.

اسے حکم دیا گیا ہے، کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، عثمان بن ابو عاص، انس، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دجال کا ایک واقعہ

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو مسکرائے اور فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جس سے مجھے مسرت ہوئی اور میں نے پسند کیا کہ وہ تم سے بیان کروں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ اہل فلسطین سے چند آدمی کشتی پر سوار ہوئے طوفان اور کشتی نے انہیں ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جو بالوں کا نہایت طویل لباس پہنے ہوئے تھا۔ انہوں نے پوچھا تو کیا ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں (یعنی جاسوس کا نام)۔ کہنے لگے ہمیں اپنی خبر بتا۔ اس نے کہا میں نہ تو تمہیں کچھ بتاؤں گی اور نہ ہی کچھ پوچھوں گی، لیکن بستی کے اس کنارے پر جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا جو تمہیں خبر دیگا اور کچھ پوچھے گا۔ وہ کہتے ہیں ہم بستی کے آخری کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھا وہاں ایک شخص زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ اس نے کہا مجھے زغر کے چشمے کے متعلق بتاؤ۔ ہم نے کہا بھرا ہوا ہے جوش مارتا ہے۔ کہا مجھے بحیرہ کے متعلق بتاؤ۔ وہ کہتے ہیں ہم نے کہا وہ بھی بھرا ہوا جوش مارتا ہے۔ پھر اس نے پوچھا بیسان کے نخلستان جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہے کا کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہنے لگا مجھے بتاؤ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوگئی؟ ہم نے کہا ہاں۔ پوچھا اس کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے؟ ہم نے کہا تیزی سے اس کی طرف جارہے ہیں یعنی اسلام قبول کررہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر اس نے چھلانگ لگائی یہاں تک کہ زنجیر سے نکل جانے کے قریب ہوگیا۔ ہم نے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگا میں دجال ہوں۔ دجال طیبہ کے سوا تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ طیبہ ہے۔ یہ حدیث شعبی سے قتادہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی طرق سے بواسطہ شعبی، فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔

باب

۱۳۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن جندب عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي للمؤمن أن يذل نفسه قالوا وكيف يذل نفسه قال يتعرض من البلاء لما لا يطيق هذا حديث حسن غريب۔

باب

۱۳۶۔ حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا محمد بن عبد الله الأنصاري نا حميد الطويل عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انصر أخاك ظالما أو مظلوما قلنا يا رسول الله نصرته مظلوما فكيف أنصره ظالما قال تكفه عن الظلم فذاك نصرك إياه وفي الباب عن عائشة هذا حديث حسن صحيح۔

باب

۱۳۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن أبي موسى عن وهب بن منبه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل ومن أتى أبواب السلطان افتتن وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عباس لا نعرفه إلا من حديث الثوري۔

۱۳۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود أنا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود يحدث عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنكم منصورون ومصيبون ومفتوح لكم فمن أدرك ذلك منكم فليتق الله وليأمر بالمعروف ولينه عن المنكر ومن

طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کے لیے اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کوئی شخص اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا، اپنی طاقت سے زیادہ مشقتیں اٹھانے سے۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مسلمان کی مدد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا اسے ظلم سے روک یہی تیری طرف سے اس کی مدد ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

غفلت اور فتنہ سے بچاؤ

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو جنگل میں رہا اس نے ظلم کیا۔ جو شکار کے پیچھے چلا غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازے پر گیا فتنہ میں مبتلا ہوا۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری مدد کی جائے گی، تمہیں مال غنیمت حاصل ہوگا اور تمہارے لیے ممالک فتح ہوں گے لہٰذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ اور جو

يَكْذِبُ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ وَ حَمَّادٍ سَمِعُوْا اَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ

شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کریگا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عظیم فتنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کون ہے جسے فتنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہو۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا مجھے یاد ہے۔ پھر وہ بتانے لگے جو مختلف آدمی کا فتنہ اس کے اہل، مال، اولاد اور پڑوسی میں ہے اور اس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تم کے بارے میں نہیں پوچھا بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوگا۔ حذیفہ نے عرض کیا اے امیر المومنین! آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کھولا جائیگا یا توڑا جائیگا حضرت حذیفہ نے عرض کیا بلکہ توڑا جائیگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو وہ قیامت تک بند نہیں کیا جائیگا۔ ابووائل حماد کی حدیث میں فرماتے ہیں میں نے مسروق سے کہا حذیفہ سے اس دروازے کے بارے میں پوچھو۔ انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا وہ دروازہ خود حضرت عمر کی ذات ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

دین پر استقامت

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم نو تھے، پانچ ایک اور چار ایک یعنی ایک گروہ عربوں کا اور دوسرے عجمی۔ آپ نے فرمایا سنو! کیا تم نے سنا ہے کہ میرے بعد امراء ہوں گے پس جو ان کے پاس گیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ظلم میں ان کی مدد کی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آئے گا۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ گیا ظلم میں ان کی مدد نہ کی اور جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کی وہ میرا اور میں اس کا اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مِسْعَرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ هَارُونُ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ هَارُونُ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مِسْعَرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے مسعر کی حدیث سے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ عاصم عدوی کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے ابراہیم کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسعر کی حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ الْكُوفِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ دین پر صبر کرنے والا آگ کی چنگاری پکڑنے والے کی مثل ہوگا۔

یہ حدیث اس روایت سے غریب ہے۔ شیخ بصری عمر بن شاکر سے کئی اہل نے روایت کیا ہے۔

باب

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

اچھا اور برا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے برے سے بہتر کی خبر دوں؟ راوی کہتے ہیں وہ خاموش ہو گئے آپ نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! ہمیں برے سے بھلے کی خبر دیجئے آپ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید اور اس کی شر سے امن ہو۔ اور تمہارے برے وہ ہیں جن سے نہ تو بھلائی کی امید ہو اور نہ ہی ان کی شر سے لوگ محفوظ ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ

شریر لوگوں کی حکومت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میری امت

نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلَى خِيَارِهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ۔

١٤٤۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَا يُعْرَفُ لِحَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَصْلٌ إِنَّمَا الْمَعْرُوفُ حَدِيثُ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

١٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوا قَالُوا ابْنَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

١٤٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ أُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ خِيَارُهُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتَدْعُونَ لَهُمْ وَ

متکبر کی چال اختیار کرے گی اور ایران وروم کے بادشاہوں کے بیٹے ان کی خدمت کریں گے، تو اس وقت امت کے شریر لوگ اچھے لوگوں پر مسلط کئے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے ابو معاویہ نے اسے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کیا ہے۔

محمد بن اسماعیل واسطی مختلف واسطوں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اسی کے ہم معنی ذکر کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید عبداللہ بن دینار اور عبداللہ بن عمر کے واسطے سے ابو معاویہ کی حدیث کی کوئی اصل معروف نہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ کی روایت معروف ہے اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے اور اس میں عبداللہ بن عمر سے عبداللہ بن دینار کے واسطہ کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث کی وجہ سے بچا لیا جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ جب کسریٰ مر گیا تو آپ نے پوچھا لوگوں نے کس کو اس کا جانشین بنایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اس کی بیٹی کو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے ہاتھ میں قیادت دینے والی قوم ہرگز کامیاب نہ ہوگی۔ ابوبکرہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ تشریف لائیں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد کی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے حاکموں کے بارے میں خبر دوں؟ اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو گے اور وہ تم سے محبت کریں گے، تم ان کے لیے دعا کرو گے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں گے اور تم سے

بشری من الله والرؤیا من تحزین الشیطان
فالرؤیا مما یحدث بها الرجل نفسه فاذا
رأی احدکم ما یکره فلیقم ولیتفل ولا یحدث
به الناس قال واحب القید فی النوم واکره
الغل القید ثبات فی الدین هذا حدیث صحیح

١٥٢ - حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن
شعبة عن قتادة سمع انسا یحدث عن
عبادة بن الصامت ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا
من النبوة وفی الباب عن ابی هریرة وابی رزین
العقیلی وانس وابی سعید وعبد الله بن عمرو و
عوف بن مالک وابن عمر حدیث عبادة حدیث صحیح

باب ذهبت النبوة وبقیت المبشرات

١٥٣ - حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا
عفان بن مسلم نا عبد الواحد نا المختار بن
فلفل نا انس بن مالک قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان الرسالة والنبوة قد
انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی قال فشق
ذلک علی الناس فقال لکن المبشرات فقالوا
یا رسول الله وما المبشرات قال رؤیا المسلم
وهی جزء من اجزاء النبوة وفی الباب عن ابی
هریرة وحذیفة بن اسید وابن عباس وام
کرز هذا حدیث صحیح غریب من هذا الوجه
من حدیث المختار بن فلفل.

١٥٥ - حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن
ابن المنکدر عن عطاء بن یسار عن رجل من
اهل مصر قال سألت ابا الدرداء عن قول
الله عز وجل لهم البشری فی الحیوة الدنیا

کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر بائیں طرف تھوک
دے اور لوگوں سے بیان نہ کرے (پھر آپ نے فرمایا)
میں خواب میں قید کو پسند کرتا ہوں لیکن طوق (یا ہتھکڑی
وغیرہ) کو ناپسند کرتا ہوں، کیونکہ قید دین پر ثابت قدمی
کی علامت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا:
مومن کی خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔
اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابورزین عقیلی،
انس، ابوسعید، عبداللہ بن عمرو، عوف بن مالک
اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور
ہیں۔ حضرت عبادہ کی حدیث صحیح ہے۔

نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسالت و نبوت
ختم ہو گئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی
کوئی نبی۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات لوگوں کے لیے
باعث رنج ہوئی تو آپ نے فرمایا: لیکن بشارتیں
باقی ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ بشارتیں
کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: مسلمان کا خواب اور یہ نبوت
کا ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، حذیفہ
بن اسید، ابن عباس اور ام کرز رضی اللہ عنہم سے بھی
روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور مختار بن فلفل
کی روایت سے غریب ہے۔

عطاء بن یسار نے ایک مصری سے روایت کیا کہ انہوں
نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے
ارشاد "لهم البشری فی الحیوة الدنیا" (ان کے لیے دنیا کی
زندگی میں خوشخبری ہے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے

فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرَى لَهُ قَالَ حَرْبٌ فِي حَدِيثِهِ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا رَأَى فِي الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

فرمایا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا ہے تیرے علاوہ ایک اور شخص نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ میں نے حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا جب سے یہ آیت اتری ہے صرف تو نے اس کے بارے میں سوال کیا ہے اس سے مراد مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کے وقت دیکھی جانے والی خوابیں زیادہ سچی ہوتی ہیں۔

حضرت ابوسلمہ کہتے ہیں مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ خبر ملی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد لھم البشریٰ الآیہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ حرب اپنی حدیث میں کہتے ہیں ہم سے یحییٰ نے بیان کیا ہے یہ یحییٰ بن ابی کثیر ہیں۔

خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوقتادہ، ابن عباس، ابوسعید، جابر، انس، ابومالک اشجعی بواسطہ اپنے والد، ابوبکرہ اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

البصری نا یزید بن زریع نا سعید عن قتادة عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا ثلاث فرؤیا حق ورؤیا یحدث بها الرجل نفسه ورؤیا تحزین من الشیطان فمن رای ما یکره فلیقم فلیصل وکان یقول یعجبنی القید واکره الغل القید ثبات فی الدین وکان یقول من رآنی فانی انا هو فانه لیس للشیطان ان یتمثل بی وکان یقول لا تقص الرؤیا الا علی عالم او ناصح وفی الباب عن انس وابی بکرة وام العلاء وابن عمر وعائشة وابی سعید وجابر وابی موسی وابن عباس وعبد الله بن عمرو حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب تین قسم کے ہیں، ایک سچا خواب ہوتا ہے، ایک خواب انسانی خیالات ہوتے ہیں اور ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ لہذا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں) قید پسند ہے اور طوق کو میں ناپسند کرتا ہوں کیونکہ قید دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے جس نے مجھے (خواب میں) دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنا خواب عالم یا خیر خواہ کے سوا کسی کے سامنے بیان نہ کرو۔ اس باب میں حضرت انس، ابوبکرہ، ام علاء، ابن عمر، عائشہ، ابوسعید، جابر، ابوموسیٰ، ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء فی الذی یکذب فی حلمه

جھوٹا خواب بیان کرنا

۱۶۳۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمن عن علی قال اراه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کذب فی حلمه کلف یوم القیامة عقد شعیرة۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اسے قیامت کے دن جو کے دانے میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔

۱۶۴۔ حدثنا قتیبة نا ابو عوانة عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وفی الباب عن ابن عباس وابی هریرة وابی شریح وواثلة بن الاسقع وهذا اصح من الحدیث الاول۔

عبدالرحمن سلمی، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایات کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابوشریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایات ہیں۔ اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب نا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من تحلم کاذبا کلف یوم القیامة ان یعقد بین شعیرتین ولن یعقد بینهما هذا حدیث صحیح۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اسے قیامت کے دن جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز ان میں گرہ نہیں لگا سکے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب

۱۶۶۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم اذ اتيت بقدح لبن فشربت منه ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما اولته يا رسول الله قال العلم وفي الباب عن ابي هريرة وابي بكرة وابن عباس وعبد الله بن سلام وخزيمة والطفيل بن سخبرة وسمرة وابي امامة وجابر حديث ابن عمر حديث صحيح۔

باب

۱۶۷۔ حدثنا الحسين بن محمد الجريري البلخي نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن ابي امامة بن سهل بن حنيف عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم رايت الناس يعرضون علي وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ اسفل من ذلك قال فعرض علي عمر وعليه قميص يجره قالوا فما اولته يا رسول الله قال الدين۔

۱۶۸۔ حدثنا عبد بن حميد حدثني يعقوب بن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن صالح بن كيسان عن الزهري عن ابي امامة بن سهل بن حنيف عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه وهذا اصح۔

باب ما جاء في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم في الميزان والدلو

۱۶۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا الانصاري نا اشعث عن الحسن عن ابي بكرة ان النبي صلى الله

دودھ کی تعبیر علم سے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس دوران کہ میں آرام فرما تھا، میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اسے پیا اور بچا ہوا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اس (خواب) کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: علم۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوبکرہ، ابن عباس، عبداللہ بن سلام، خزیمہ، طفیل بن سخبرہ، سمرہ، ابوامامہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے۔

کرتہ کی تعبیر دین سے

حضرت سہل بن حنیف بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حالت خواب میں دیکھا کہ لوگ مجھ پر پیش کئے جا رہے ہیں انہوں نے کرتے پہن رکھے ہیں۔ کسی کا کرتہ پستانوں تک ہے اور کسی کا اس سے نیچے تک۔ آپ نے فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے پیش کئے گئے (تو میں نے کیا دیکھا کہ) ان پر ایک قمیص ہے جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "دین"۔

حضرت سہل بن حنیف بواسطہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا

اخبرني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينة حتى قامت بمهيعة وهي الجحفة فأولتها وباء المدينة ينقل الى الجحفة هذا حديث صحيح غريب.

ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک سیاہ رنگ کی پراگندہ بالوں والی عورت کو دیکھا جو مدینہ طیبہ سے نکلی اور مقام مہیعہ یعنی جحفہ میں جاکر ٹھہر گئی تو میں نے اس کی تعبیر مدینہ کی بیماری سے کی جو مقام جحفہ کی طرف منتقل ہوئی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۶۳۔ اخبرنا الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن ايوب عن ابن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في آخر الزمان لا تكاد رؤيا المؤمن تكذب واصدقهم رؤيا اصدقهم حديثا والرؤيا ثلاث الحسنة بشرى من الله والرؤيا يحدث الرجل بها نفسه والرؤيا تحزين من الشيطان فاذا رأى احدكم رؤيا يكرهها فلا يحدث بها احدا وليقم فليصل قال ابو هريرة يعجبني القيد واكره الغل القيد ثبات في الدين قال وقال النبي صلى الله عليه وسلم رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة وقد روى عبد الوهاب الثقفي هذا الحديث عن ايوب مرفوعا وروى حماد بن زيد عن ايوب ووقفه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں مومن کی خوابیں عام طور پر سچی ہوں گی اور جو شخص زیادہ سچ بولے گا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا خواب کی تین قسمیں ہیں نیک خواب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے دوسری قسم انسان کے خیالات ہیں۔ تیسری قسم شیطانی خواب ہے جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خواب میں قید دیکھنا پسند ہے اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں کیونکہ قید دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ پھر فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ایوب سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور حماد بن زید نے ایوب سے موقوفاً روایت کی ہے

۱۶۴۔ حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري البغدادي نا ابو اليمان عن شعيب وهو ابن ابي حمزة عن ابن ابي حسين عن نافع بن جبير عن ابن عباس عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت في المنام كأن في يدي سوارين من ذهب فهمني شأنهما فأوحي الي ان انفخهما فنفختهما فطارا فأولتهما كاذبين يخرجان من بعدي يقال لاحدهما

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ میں اس سے پریشان ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انہیں پھونک مارو، میں نے پھونک ماری تو وہ اُڑ گئے۔ ان کی تعبیر میں نے دو جھوٹوں سے کی جو میرے بعد ظاہر ہوں گے ایک مسیلمہ صاحب یمامہ کہلائے گا جبکہ دوسرا

مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

١٧٥ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي أَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَأَخَذْتَ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بَعْدَكَ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بَعْدَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ أَقْسَمْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُخْبِرَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنسی صاحب صنعاء ہو گا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے آج رات ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ ہاتھوں سے لے کر پی رہے ہیں۔ کچھ زیادہ لیتے ہیں اور کچھ کم اور ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے یا رسول اللہ! پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی مگر وہ اس کے لیے جوڑ دی گئی اور وہ بھی چڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم مجھے اس کی تعبیر بتانے دیجئے آپ نے فرمایا بتاؤ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بادل سے مراد اسلام ہے اور اس سے برسنے والا گھی اور شہد قرآن پاک کی نرمی اور مٹھاس ہے زیادہ اور کم حاصل کرنے والوں سے قرآن پاک کے زیادہ اور کم نفع حاصل کرنے والے لوگ مراد ہیں۔ آسمان سے زمین تک متصل رسی دین حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے ذریعے عطا فرمائے گا پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اسے اختیار کرے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا تو وہ (رسی) ٹوٹ جائے گی پھر اس کے لیے ملا دی جائے گی اور وہ بھی بلند ہو جائے گا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے میں نے صحیح تعبیر بیان کی یا غلطی؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ میں غلطی ہوئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ کو قسم دیتا ہوں میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ مجھے ضرور بتائیں کہ مجھ سے تعبیر میں کہاں غلطی

لَا نَعْرِفُهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۷۶ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ عَوْفٍ وَجَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةٍ طَوِيلَةٍ وَهٰكَذَا رَوَى بُنْدَارٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ مُخْتَصَرًا.

واضح ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دو روایہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عوف اور جریر بن حازم نے ابو رجاء اور سمرہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل واقعہ میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ بندار نے بھی اس حدیث کو وھب بن جریر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۷ـ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَكْثَرُ النَّاسِ يَقُولُونَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ وَاخْتَلَفُوا عَلَى مَالِكٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى بَعْضُهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب شہادت

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہ نہ بتاؤں؟ جو طلب شہادت سے پہلے شہادت دے۔ عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک سے یہی حدیث روایت کی ہے۔ ابن ابی عمرہ جن کو اکثر لوگ عبد الرحمان بن ابی عمرہ کہتے ہیں فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ مالک سے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض نے ابی عمرہ سے روایت کی اور بعض نے ابن ابی عمرہ یعنی عبد الرحمان بن ابی عمرہ انصاری سے روایت کی۔ اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے کیونکہ مالک کے علاوہ بھی عبد الرحمان بن ابو عمرہ کی

إلا من حديثه وفي الباب عن عبد الله بن عمرو ولا نعرف معنى هذا الحديث ولا يصح عندنا من قبل إسناده والعمل عند أهل العلم في هذا أن شهادة القريب جائزة لقرابته واختلف أهل العلم في شهادة الوالد للولد والولد لوالده فلم يجز أكثر أهل العلم شهادة الولد للوالد ولا الوالد للولد وقال بعض أهل العلم إذا كان عدلا فشهادة الوالد للولد جائزة وكذلك شهادة الولد للوالد ولم يختلفوا في شهادة الأخ لأخيه أنها جائزة وكذلك شهادة كل قريب لقريبه وقال الشافعي لا تجوز شهادة لرجل على الآخر وإن كان عدلا إذا كان بينهما عداوة وذهب إلى حديث عبد الرحمن الأعرج عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا لا تجوز شهادة صاحب إحنة يعني صاحب عداوة وكذلك معنى هذا الحديث حيث قال لا تجوز شهادة صاحب غمر يعني صاحب عداوة.

١٨٠- حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا بشر بن المفضل عن الجريري عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا أخبركم بأكبر الكبائر قالوا بلى يا رسول الله قال الإشراك بالله وعقوق الوالدين وشهادة الزور أو قول الزور قال فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها حتى قلنا ليته سكت. هذا حديث صحيح.

١٨١- حدثنا أحمد بن منيع حدثنا مروان بن معاوية عن سفيان بن زياد الأسدي عن فاتك بن فضالة عن أيمن بن خريم أن النبي

حدیث صرف یزید کی حدیث سے معروف ہے اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ہم نہ تو اس حدیث کے مفہوم کو جانتے ہیں اور نہ ہی یہ اسناد کے اعتبار سے ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس بارے رشتہ دار کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل قرابت کی گواہی ایک دوسرے کے لیے جائز ہے البتہ اہل علم نے باپ اور بیٹے کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی میں اختلاف کیا ہے اور اکثر علماء کے نزدیک باپ بیٹے کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی جائز نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں اگر وہ عادل ہوں تو جائز ہے۔ بھائی کی بھائی کے حق میں گواہی میں اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ وہ جائز ہے۔ اسی طرح ہر رشتہ دار کی گواہی دوسرے رشتہ دار کے حق میں جائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب دو شخصوں کے درمیان عداوت ہو تو چاہے وہ عادل ہی کیوں نہ ہوں ایک دوسرے کے خلاف ان کی شہادت جائز نہیں اور انہوں نے عبدالرحمن بن اعرج کی مرسل روایت سے استدلال کیا ہے کہ صاحب عداوت کی گواہی جائز نہیں اور یہی اس حدیث کا مفہوم ہے کہ آپ نے فرمایا صاحب غمر یعنی عداوت رکھنے والے کی گواہی جائز نہیں۔

عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبائر میں سے بھی بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی، جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں آپ مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

ایمن بن خریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے لوگو! جھوٹی شہادت شرک کے برابر ہے پھر آپ نے

صلى الله عليه وسلم خطيبا فقال أيها الناس عدلت شهادة الزور إشراكا بالله ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتنبوا الرجس من الأوثان واجتنبوا قول الزور هذا حديث إنما نعرفه من حديث سفيان بن زياد وقد اختلفوا في رواية هذا الحديث عن سفيان بن زياد ولا نعرف لأيمن بن خريم سماعا من النبي صلى الله عليه وسلم.

١٨٢ - حدثنا واصل بن عبد الأعلى نا محمد بن فضيل عن الأعمش عن علي بن مدرك عن هلال بن يساف عن عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثلاثا ثم يجيئ قوم من بعدهم يتسمنون ويحبون السمن يعطون الشهادة قبل أن يسألوها هذا حديث غريب من حديث الأعمش عن علي بن مدرك وأصحاب الأعمش إنما رووا عن الأعمش عن هلال بن يساف عن عمران بن حصين.

١٨٣ - حدثنا أبو عمار الحسين بن حريث نا وكيع عن الأعمش عن هلال بن يساف عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا أصح من حديث محمد بن فضيل ومعنى هذا الحديث عند بعض أهل العلم يعطون الشهادة قبل أن يسألوها إنما يعني شهادة الزور يقول يشهد أحدهم من غير أن يستشهد وبيان هذا في حديث عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين

آیت کریمہ پڑھی فاجتنبوا الرجس الآیۃ (بتوں کی ناپاکی اور جھوٹی بات سے بچو)۔

اس حدیث کو ہم سفیان بن زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور سفیان بن زیاد سے اس حدیث روایت میں اختلاف ہے نیز ہمارے نزدیک ایمن بن خریم کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سماع بھی معروف نہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل لوگ پھر ان سے متصل زمانے والے پھر ان کے دور سے متصل زمانے کے لوگ (تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے) پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو اپنے اندر موٹے ہونے والی باتوں کی کثرت کا دعوے کریں گی اور موٹا ہونا پسند کریں گے اس سے پہلے کہ کوئی انہیں کہے گواہی دیں گے یہ حدیث اعمش کی روایت سے غریب ہے۔ علی بن مدرک اور اعمش کے کئی اصحاب نے اعمش سے روایت نقل کی جو ہلال بن یساف کے واسطہ عمران بن حصین سے مروی ہے۔

ہلال بن یساف نے عمران بن حصین کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ یہ حدیث، محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ وہ طلب کے بغیر شہادت دیں گے اس سے مراد جھوٹی شہادت ہے کہ ان سے کوئی طلب نہیں کرے گا اور وہ خود بخود گواہی دیں گے اور اس کا بیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل پھر ان سے

يَكُونُ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَمَعْنَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا هُوَ إِذَا اسْتُشْهِدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ أَنْ يُؤَدِّيَ شَهَادَتَهُ وَلَا يَمْتَنِعُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَهَكَذَا وَجْهُ الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

متصل اور پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی اور وہ از خود گواہی دے گا۔ اسی طرح قسم طلب کئے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور اس حدیث کا مطلب کہ بہتریں گواہ وہ ہیں جو بن بلائے گواہی دے یہ ہے کہ جب کسی انسان سے شہادت طلب کی جائے تو بلا تامل گواہی دے بعض اہل علم کے نزدیک حدیث کی توجیہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الزُّهْدِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول
ابواب زہد

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ صَالِحٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ سُوَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ دو نعمتوں صحت اور فراغت میں نقصان میں ہیں۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَرَفَعُوهُ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ۔

ابو ہند نے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔
اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے مرفوعاً اور بعض نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي طَارِقٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے

مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا هَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالُوا لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى أَبُو عُبَيْدَةَ النَّاجِيُّ عَنِ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ١٢ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

١٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ مُحْرِزِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ غِنًى مُطْغِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحْرِزِ بْنِ هَارُونَ وَرَوَى مَعْمَرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا۔

بَابُ ١٣ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

١٨٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سیکھتا ہوں چنانچہ حضور نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپ نے فرمایا حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ کی تقسیم پر راضی رہو امیر ترین بن جاؤ گے اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو مومن ہو جاؤ گے لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ حضرت حسن کو حضرت ابوہریرہ سے سماع نہیں۔ ابوعبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث روایت کی لیکن حضرت ابوہریرہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

نیک کام میں جلدی کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات چیزوں کے آنے سے پہلے اعمال صالحہ میں جلدی کرو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کرتے ہو یا سرکشی کرنے والی امیری کا یا صحت کو بگاڑنے والی بیماری، بڑھاپا جو اس کو بیکار کر دینے والا ہے یا جلد رخصت کرنے والی موت کے منتظر ہو یا دجال جو غائب شر ہے اور اس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت اور قیامت تو بہت ہی سخت اور کڑوی ہے ان ہی سے عمل کا انتظار کرتے ہو یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو اعرج کے واسطے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صرف محرز بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ معمر نے اس حدیث کو ایک ایسے شخص سے روایت کیا ہے جس نے سعید مقبری سے سنا انہوں نے حضرت ابوہریرہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

ذکر موت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو یہ حدیث غریب حسن ہے اور اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

باب ۹۴

قبر پہلی منزل ہے

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا الْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو روتے یہاں تک آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ سے پوچھا گیا آپ جنت اور دوزخ کے ذکر سے نہیں روتے اور اس سے رو پڑتے ہیں آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو بعد کا معاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو مابعد کا معاملہ اس سے سخت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میں نے قبر سے زیادہ وحشت ناک منظر نہیں دیکھا یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی روایت سے جانتے ہیں۔

بَابٌ ۹۵ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

اللہ تعالیٰ کی ملاقات

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَنَسٍ حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ سے ملاقات محبوب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات پسند نہیں۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عائشہ، ابو موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت عبادہ کی حدیث صحیح ہے

بابٌ ٦٦ مَا جَاءَ فِي إِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ

١٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب آیت کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اپنے قریب والے رشتہ داروں کو ڈرائیے نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صفیہ بنت عبد المطلب! اے فاطمہ بنت محمد! مجھے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں۔ میرے مال سے جو تم چاہو مانگو۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے بعض رواۃ نے ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث روایت کی ہے۔

ف: حدیث مذکورہ بالا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی نفی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مالک نہیں نیز آپ نے یہ اس کو ڈراتے ہوئے فرمایا ورنہ آیات و احادیث کثیرہ سے اختیارات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہے (مترجم)

بابٌ ٦٧ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالَى

١٩٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

خشیت الٰہی سے رونے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگی ہوئی غبار اور جہنم کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

اس باب میں ابوریحانہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور محمد بن عبد الرحمن، آل طلحہ کے غلام مدنی اور ثقہ ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری نے ان سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَيُرْوَى مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَوْقُوفًا۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا

تھوڑا ہنسنا اور زیادہ رونا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرایا اور اس کا چرچرانا حق ہے۔ اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتہ اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لیے سربسجود نہ ہو۔ اللہ کی قسم! جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جان لیتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرتے جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کٹ جاتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، حضرت ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس سند کے علاوہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کاٹا جاتا۔ حضرت ابوذر سے موقوف روایت بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جانتے ہوتے تو تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا حالانکہ اس کے سبب سے ستر سال جہنم میں گرتا رہے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے

بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ۔

بَابٌ

۱۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۔

۱۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكَهُ مَا لَا يَعْنِيهِ هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ مُرْسَلًا ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ

۲۰۰- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس شخص کے لئے خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کہے اس کے لیے خرابی ہے دو مرتبہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

فضول بات اور بخل کی برائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے دوستوں میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا۔ ایک شخص نے کہا تمہیں جنت کی خوشخبری ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا شاید اس نے کبھی بے فائدہ بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخل کیا ہو جس سے اسے کچھ نقصان نہ ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا انسان کے اسلام کی عمدگی ہے فضول باتوں کا ترک کر دینا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے ابوسلمہ اور ابوہریرہ کے واسطہ سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے اسلام کی عمدگی ہے لایعنی باتوں کا ترک کر دینا ہے اسی طرح اصحاب زہری نے بواسطہ زہری علی بن حسین سے مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

قلت کلام

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے

68

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ هَذَا قَالُوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَرَوَى مَالِكٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَدِّهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ

۲۰۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۰۲. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَوْهَا قَالُوا مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا

بیان میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی بات کرتا ہے اور وہ اس حد کو پہنچتی ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس بات کے سبب اس کے لیے اپنی رضا ملاقات کے دن تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔ اور کوئی شخص خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے وہ اس مقام تک پہنچتی ہے جس کا اس کو خیال بھی نہیں ہوتا پس اللہ تعالیٰ اس کلام کی وجہ سے اس پر اپنی ناراضگی یوم ملاقات تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔

اس باب میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عمرو سے کئی راویوں نے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور محمد بن عمرو سے بواسطہ ان کے والد اور دادا بلال بن حارث سے بیان کی ہے۔ البتہ مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے صرف ان کے والد کے واسطہ سے بلال بن حارث سے روایت کی ہے دادا کا ذکر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قیمت رکھتی تو وہ کفار کو اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے۔

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں اس جماعت کے ساتھ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بکری کے ایک مردار بچے کے پاس کھڑی تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے ہاں کس قدر حقیر ہے کہ انہوں نے پھینک دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے اس کے مالک نے

الانماري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلاث اقسم عليهن واحدثكم حديثا فاحفظوه قال ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر عليها الا زاده الله عزا ولا فتح عبد باب مسألة الا فتح الله عليه باب فقر او كلمة نحوها واحدثكم حديثا فاحفظوه فقال انما الدنيا لاربعة نفر عبد رزقه الله مالا وعلما فهو يتقي فيه ربه ويصل فيه رحمه ويعلم لله فيه حقا فهذا بافضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه مالا فهو صادق النية يقول لو ان لي مالا لعملت بعمل فلان فهو بنيته فاجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا ولم يرزقه علما يخبط في ماله بغير علم لا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله فيه حقا فهذا باخبث المنازل وعبد لم يرزقه الله مالا ولا علما فهو يقول لو ان لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته فوزرهما سواء هذا حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في هم الدنيا وحبها

٢٠٧ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن بشير ابي اسماعيل عن سيار عن طارق بن شهاب عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نزلت به فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن نزلت به فاقة فانزلها بالله فيوشك الله له برزق عاجل او آجل هذا حديث حسن صحيح غريب.

٢٠٨ - حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن منصور والاعمش عن ابي وائل

اور تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو آپ نے فرمایا صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے جب کوئی سوال کا دروازہ کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے یا اسی کی مثل کوئی دوسری بات آپ نے فرمائی پھر فرمایا اور میں تم سے ایک اور حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو آپ نے فرمایا دنیا چار آدمیوں کے لیے ہے ایک وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا پس وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کو جانتا ہے یہ شخص سب سے افضل درجہ میں ہے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور مال نہیں دیا یہ نیت سچی رکھتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح عمل کرتا پس وہ اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا اجر ایک جیسا ہے۔ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنا مال لاعلمی کی بنا پر ضائع کرتا ہے نہ تو رب سے ڈرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی جانتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے یہ بہت بڑی برائی ہے اور ایک شخص وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم اور وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح کا عمل کرتا یہ بھی اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان

دنیا کا غم اور اس کی محبت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فاقہ میں مبتلا ہو جائے اور اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اس کا فاقہ ختم نہیں ہوتا اور جو رزق تنگ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر رزق عطا فرمائے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ابو وائل سے روایت ہے حضرت معاویہ ابو ہاشم کی عیادت کے لیے آئے تو ان کو روتے دیکھ کر پوچھا

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَعْمَارِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى سَبْعِيْنَ.

٢١٢۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرُ أُمَّتِيْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً إِلَى سَبْعِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقِصَرِ الْأَمَلِ

٢١٣۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ أَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الْأَمَلِ

٢١٤۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ

اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی عمریں ساٹھ سال سے ستر سال تک ہوں گی۔ یہ حدیث ابو صالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے قبل زمانہ باہم قریب ہو جائے گا سال مہینے جیسا، مہینہ ہفتے جتنا، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی جتنا اور ایک گھڑی، آگ بھڑکنے جتنی ہو جائے گی۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کا بھائی ہے۔

امیدوں کا کم ہونا

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں، حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو اور اپنے آپ کو اہل قبور سے شمار کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابن عمر! صبح کے وقت شام کی باتیں نہ یاد کرو اور شام کے وقت صبح کی باتیں دل میں نہ لاؤ۔ بیمار ہونے سے پہلے صحت سے فائدہ اٹھاؤ اور

وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ أَمَلُهُ وَثَمَّ أَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو السَّفَرِ سَعِيدُ بْنُ يُحْمِدَ وَيُقَالُ ابْنُ أَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موت سے پہلے زندگی سے نفع حاصل کر۔ کیونکہ اے عبداللہ! تو نہیں جانتا کل تیرا نام کیا ہوگا۔

حضرت مجاہد نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی اور اعمش نے مجاہد کے واسطے سے ابن عمر سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے (فرماتے ہوئے آپ نے اپنا دست اقدس اپنی گردن مبارک کے نزدیک رکھا اور پھیلایا پھر فرمایا) اس کی امیدیں ہیں یہاں اس کی امیدیں ہیں۔
اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم اپنے مٹی کے بنے ہوئے مکان کی مرمت کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا حضور! یہ کمزور ہو گیا ہے اور ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں پیغام موت کو اس سے بھی زیادہ جلدی دیکھ رہا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو السفر کا نام سعید بن یحمد اور ابن احمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

اس امت کا فتنہ مال میں ہے

حضرت کعب بن عیاض کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہم اس کو

يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

بَابُ ۱۱۱ مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي وَاقِدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۱۳ مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

معاویہ بن صالح کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

انسان حریص ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر انسان کے لیے سونے کی ایک وادی ہوتی تو وہ دوسری بھی چاہتا اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ، توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔

اس باب میں حضرت ابی کعب، ابوسعید، عائشہ، ابن زبیر، ابوواقد، جابر، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا بوڑھے آدمی کا دل دو باتوں کی محبت پر جوان ہے ایک لمبی زندگی اور دوسری مال کی محبت۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن دو چیزیں، عمر اور مال پر اس کی حرص جوان ہوتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دنیا سے بے رغبتی

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ نَا يُونُسُ بْنُ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِ اللّٰهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا زہد اور دنیا سے بے رغبتی صرف حلال کو حرام کر دینے اور مال کو ضائع کر دینے ہی کا نام نہیں بلکہ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جب تجھے مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب کے حصول میں زیادہ رغبت رکھے اور یہ تمنا ہو کہ کاش یہ میرے لیے باقی رہتی۔

یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر حدیث تھا۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلْمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُولُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جِلْفُ الْخُبْزِ يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ إِدَامٌ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے لیے ان اشیاء کے سوا کوئی حق نہیں۔ رہنے کے لیے مکان، ستر عورت کے لیے کپڑا، سالن کے بغیر روٹی اور پانی۔

یہ حدیث صحیح ہے اور حریث بن سائب کی روایت ہے۔ نضر بن شمیل کہتے ہیں جلف الخبز سے سالن کے بغیر روٹی مراد ہے۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ پڑھ رہے تھے "الہاکم التکاثر" زیادہ مال کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا، پھر فرمایا انسان کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے۔ لیکن تیرا صرف وہی ہے جو تو نے صدقہ کر کے جاری رکھا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَوْلُهُ حِيزَتْ يَعْنِي جُمِعَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحُمَيْدِيُّ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهُ۔

اس کے لیے دنیا جمع کر دی گئی۔
یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف مروان بن معاویہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ "حیزت" کے معنی "جمع کی گئی" کے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

ضرورت کے مطابق رزق اور اس پر صبر

۲۲۹- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَ هَذَا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ دوست ہے جو قلت مال کی وجہ سے ہلکے بوجھ والا ہو نماز سے اسے حصہ ملا ہو، اچھا عبادت گزار ہو۔ خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، حسب ضرورت روزی ملتی ہو اور اس پر وہ صابر ہو، پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو زمین پر مارتے ہوئے فرمایا اس کی موت قریب آگئی، اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔ آپ نے مزید ارشاد فرمایا میرے رب نے میرے سامنے یہ بات پیش کی کہ وادی مکہ کو میرے لیے سونے کا بنا دے۔ میں نے عرض کیا اے رب! نہیں بلکہ میں ایک دن کھاؤں گا اور ایک دن بھوکا رہوں گا، فرمایا تین دن یا اسی کی مثل۔ پھر فرمایا، آپ نے عرض کیا اے اللہ! اگر میں بھوکا رہوں گا تو تیرے ہاں گڑگڑاؤں گا تجھے یاد کروں گا اور جب شکم سیر ہوں گا تو تیرا شکر ادا کروں گا اور تیری حمد کروں گا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ قاسم سے مراد ابن عبدالرحمٰن ہے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا شامی غلام ہے جو ثقہ ہے علی بن یزید حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی کنیت ابوعبدالملک ہے

۲۳۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے

نا عبد الله بن يزيد المقرئ نا سعيد بن أبي أيوب عن شرحبيل بن شريك عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد أفلح من أسلم ورزق كفافا وقنعه الله هذا حديث حسن صحيح۔

۲۳۱۔ حدثنا عباس بن محمد الدوري نا عبد الله بن يزيد المقرئ نا حيوة بن شريح أخبرني أبو هانئ الخولاني أن أبا علي عمرو بن مالك الجنبي أخبره عن فضالة بن عبيد أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول طوبى لمن هدي إلى الإسلام وكان عيشه كفافا وقنع هذا حديث صحيح وأبو هانئ الخولاني اسمه حميد بن هانئ۔

باب ۱۵ ما جاء في فضل الفقر۔

۲۳۲۔ حدثنا محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان الثقفي البصري نا روح بن أسلم نا شداد أبو طلحة الراسبي عن أبي الوازع عن عبد الله بن مغفل قال قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم يا رسول الله إني لأحبك فقال انظر ما تقول قال والله إني لأحبك ثلاث مرات قال إن كنت تحبني فأعد للفقر فإن الفقر أسرع إلى من يحبني من السيل إلى منتهاه۔

۲۳۳۔ حدثنا نصر بن علي نا أبي عن شداد أبي طلحة نحوه بمعناه هذا حديث حسن غريب وأبو الوازع الراسبي اسمه جابر بن عمرو وهو بصري۔

باب ۱۶ ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم

۲۳۴۔ حدثنا محمد بن موسى البصري نا زياد بن عبد الله عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد

روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اسلام لایا اسے حسب ضرورت روزی دی گئی اور دولت صبر عطا کی گئی وہ کامیاب ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس کے لیے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی، ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اس پر اس نے صبر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

فقر کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں؟ آپ نے فرمایا سوچو کیا کہہ رہے ہو کہنے لگا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ کہا۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا کیونکہ مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر سیلاب کی طرح اپنی منزل کی طرف تیز دوڑنے سے بھی جلدی آتا ہے۔

نصر بن علی نے اپنے والد کے واسطہ سے، شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو وازع راسبی کا نام جابر بن عمرو بصری ہے۔

فقراء مہاجرین امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مہاجرین

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم بخمس مائة عام وفي الباب عن أبي هريرة وعبد الله بن عمرو وجابر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

امراء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۲۳۵۔ حدثنا عبد الأعلى بن واصل الكوفي نا ثابت بن محمد العابد الكوفي نا الحارث بن النعمان الليثي عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم أحيني مسكينا وأمتني مسكينا واحشرني في زمرة المساكين يوم القيامة فقالت عائشة لم يا رسول الله قال إنهم يدخلون الجنة قبل أغنيائهم بأربعين خريفا يا عائشة لا تردي المسكين ولو بشق تمرة يا عائشة أحبي المساكين وقربيهم فإن الله يقربك يوم القيامة هذا حديث غريب.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی اے اللہ! مجھے مسکین بنا کر رکھ، حالت مسکینی ہی میں رحلت ہو اور قیامت کے دن مساکین ہی کی جماعت سے اٹھانا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیوں ایسا ہو؟ آپ نے فرمایا مساکین، امیر لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! مسکین کے سوال کو کبھی رد نہ کرنا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ اے عائشہ! مساکین سے محبت رکھ اور انہیں اپنے قریب کر، ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اپنا قرب نصیب کرے گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۶۔ حدثنا محمود بن غيلان نا قبيصة نا سفيان عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء بخمس مائة عام نصف يوم هذا حديث صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقراء جنت میں، اغنیاء سے پانچ سو سال یعنی نصف دن پہلے داخل ہوں گے (قیامت کا دن ایک ہزار سال کا ہوگا)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۷۔ حدثنا العباس بن محمد الدوري نا عبد الله بن يزيد المقرئ نا سعيد بن أبي أيوب عن عمرو بن جابر الحضرمي عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل أغنيائهم بأربعين خريفا هذا حديث حسن.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان فقراء جنت میں اغنیاء سے نصف دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ نصف دن پانچ سو سال کا ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مسلمان، اغنیاء سے نصف دن پہلے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اوقات

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت مسروق رضی اللہ عنہا سے کہتے ہیں میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا میں جب سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو رونے کو جی چاہتا ہے اور میں رو پڑتی ہوں۔ مسروق کہتے ہیں میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ ام المومنین نے فرمایا میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے اللہ کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی دو دن متواتر جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ نے کبھی بھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔

حسن صحيح.

۲۲۲۔ حدثنا العباس بن محمد الدوري نا يحيى بن أبي بكير نا حريز بن عثمان عن سليم بن عامر قال سمعت أبا أمامة يقول ما كان يفضل عن أهل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خبز الشعير هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

۲۲۳۔ حدثنا عبد الله بن معاوية الجمحي نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيت الليالي المتتابعة طاويا وأهله لا يجدون عشاء وكان أكثر خبزهم خبز الشعير هذا حديث حسن صحيح.

۲۲۴۔ حدثنا أبو عمار نا وكيع عن الأعمش عن عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا هذا حديث حسن صحيح.

۲۲۵۔ حدثنا قتيبة نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يدخر شيئا لغد هذا حديث غريب وقد روى هذا عن جعفر بن سليمان عن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا.

۲۲۶۔ حدثنا محمد بن عبد الرحمن نا أبو معمر عبد الله بن عمرو نا عبد الوارث عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس قال ما أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم على خوان ولا أكل خبزا مرققا حتى مات

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کبھی جو کی روٹی بھی نہیں بچی (قلت کی طرف اشارہ ہے)۔

یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مسلسل کئی راتیں بھوک سے رہتے اور آپ کے گھر والوں کے پاس شام کا کھانا نہ ہوتا اور عام طور پر ان کا کھانا، جو کی روٹی ہوتی تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ! محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا رزق صرف قوت لایموت ہو"

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے لیے کچھ بھی جمع نہ کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔
جعفر بن سلیمان کے غیر نے بھی یہ حدیث حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر نہ تو کبھی دسترخوان پر کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی چپاتی کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔
یہ حدیث، سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ۔

٢٢٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَا أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ أَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللهَ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ۔

بَابُ[118] مَا جَاءَ فِيْ مَعِيْشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٢٢٨- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ نَا أَبِيْ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَإِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةِ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ۔

٢٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ نَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ

حسن صحیح غریب ہے

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ تناول فرمایا؟ حضرت سہل نے جواب دیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر میدہ نہیں دیکھا۔ پھر پوچھا گیا کیا تمہارے پاس عہد رسالت میں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ آپ نے فرمایا "نہیں" پوچھا گیا تم جو کے آٹے کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "ہم اسے پھونک مارتے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔

صحابہ کرام کا گزران زندگی

حضرت قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خون بہایا اور میں ہی پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکا۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہوں کہ ہم صحابہ کرام کی جماعت جہاد کر رہے تھے اور ہم صرف درختوں کے پتے اور ببول کی جھاڑیوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں اور اونٹوں کی مینگنی کی طرح ہوتا اب بنو سعد میرے دین کے بارے میں طعن کرتے ہیں اگر ایسا ہی ہے تو میں اس وقت بھی نامراد رہا اور میرے اعمال ضائع ہوئے یہ حدیث حسن صحیح اور بیان کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالےٰ کے راستے میں

۵۲۔ حدثنا محمد بن إسماعيل نا آدم بن أبي إياس نا شيبان أبو معاوية نا عبد الملك بن عمير عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه فيها أحد فأتاه أبو بكر فقال ما جاء بك يا أبا بكر فقال خرجت ألقى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنظر في وجهه والتسليم عليه فلم يلبث أن جاء عمر فقال ما جاء بك يا عمر قال الجوع يا رسول الله قال وأنا قد وجدت بعض ذلك فانطلقوا إلى منزل أبي الهيثم بن التيهان الأنصاري وكان رجلا كثير النخل والشاء ولم يكن له خدم فلم يجدوه فقالوا لامرأته أين صاحبك فقالت انطلق يستعذب لنا الماء فلم يلبثوا أن جاء أبو الهيثم بقربة يزعبها فوضعها ثم جاء يلتزم النبي صلى الله عليه وسلم ويفديه بأبيه وأمه ثم انطلق بهم إلى حديقته فبسط لهم بساطا ثم انطلق إلى نخلة فجاء بقنو فوضعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم أفلا تنقيت لنا من رطبه فقال يا رسول الله إني أردت أن تختاروا أو قال تخيروا من رطبه وبسره فأكلوا وشربوا من ذلك الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا والذي نفسي بيده من النعيم الذي تسألون عنه يوم القيامة ظل بارد ورطب طيب وماء بارد فانطلق أبو الهيثم ليصنع لهم طعاما فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تذبحن ذات در فذبح لهم عناقا أو جديا فأتاهم بها فأكلوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل لك خادم قال لا قال فإذا أتانا سبي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے باہر تشریف لائے جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کسی سے ملاقات فرماتے اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا اے ابوبکر! کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا یا رسول اللہ حضرت آپ کی ملاقات، زیارت اور سلام عرض کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! تم کیسے آئے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! بھوک کی وجہ سے آیا ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی کچھ بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ پھر وہ سب ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے گھر کی طرف چل پڑے۔ ابوالہیثم کے ہاں بہت سے کھجوروں کے درخت اور کثیر تعداد میں بکریاں تھیں البتہ خادم کوئی نہیں تھا۔ وہ گھر میں موجود نہ تھے ان کی بیوی سے پوچھا تمہارے خاوند کہاں ہیں؟ کہنے لگیں ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں ابوالہیثم پانی کی مشک لیے ہانپتے مشکیزہ لے کر حاضر خدمت ہوئے اور آتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لپٹ گئے اور کہتے جاتے تھے آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ اس کے بعد ابوالہیثم ان تینوں حضرات کو لے کر اپنے باغ میں چلے گئے ان کے لیے کپڑا بچھایا اور درخت سے کھجور کا گچھا توڑ کر حاضر کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے لیے صرف تازہ کھجوریں ہی کیوں نہ لائے؟ انہوں نے عرض کیا: میں اس ارادہ سے تازہ کچی اور پکی کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو چاہیں اختیار فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے کھجوریں کھائیں اور وہ میٹھا پانی پیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا ٹھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔ پھر جب ابوالہیثم رضی اللہ عنہ آپ کے لیے کھانا تیار کرنے کے لیے جانے لگے

بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ
أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ
نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ
وَاحِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ
وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ
بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ.

بَابُ ١١٩ مَا جَاءَ أَنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

٢٥٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ
الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي
حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى
عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ١٢٠ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْمَالِ

٢٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ
الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ
بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَصَابَهُ
بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ
بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ
أَبُو الْوَلِيدِ اسْمُهُ عُبَيْدُ سَنُوطَا.

بَابُ ١٢١

٢٥٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا
عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

نعمان بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا کیا تمہیں
تمہارا پسندیدہ کھانا اور پانی میسر نہیں میں نے
رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو
(بعض اوقات) پیٹ بھر کر ردی کھجوریں بھی
حاصل نہ ہوتی تھیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اصل مالداری نفس کی امیری ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حقیقی مالداری مال کی کثرت نہیں بلکہ نفس کا
غنی ہونا ہی اصل مالداری ہے۔

حصول مال

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی
زوجہ خولہ بنت قیس فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بے شک یہ مال سرسبز اور
میٹھا ہے جس کو اس کا حق ادا کرتے ہوئے ملا اس میں برکت دی
گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے
مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے
لیے قیامت کے دن آگ ہی آگ ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو الولید کا نام عبید
سنطا ہے۔

دنیا کی محبت باعث عذاب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دینار و درہم کے بندوں پر لعنت کی گئی۔
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے

هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي من غير هذا الوجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم اكثر من هذا واطول۔

باب ۱۲۲

۲۵۹۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن زكريا بن ابي زائدة عن محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة عن ابن كعب بن مالك الانصاري عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا في غنم بافسد لها من حرص المرء على المال والشرف لدينه هذا حديث حسن صحيح ويروى في هذا الباب عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح اسناده۔

باب ۱۲۳

۲۶۰۔ حدثنا موسى بن عبد الرحمن الكندي نا زيد بن حباب حدثني المسعودي نا عمرو بن مرة عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال نام رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير فقام وقد اثر في جنبه فقلنا يا رسول الله لو اتخذنا لك وطاء فقال ما لي وللدنيا ما انا في الدنيا الا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس هذا حديث صحيح۔

باب ۱۲۴

۲۶۱۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر وابو داود قالا نا زهير بن محمد نا موسى بن وردان عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل على دين خليله

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کئی راویوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو اس روایت سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔

حریص کی مذمت

حضرت ابن کعب بن مالک انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا مال اور مرتبے کی حرص کرنے والا اپنے دین کے لیے نقصان دہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی حدیث مروی ہے لیکن اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما ہوئے جب بیدار ہوئے تو پہلو پر چٹائی کے نشانات تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے لیے آرام دہ بچھونا بچھا دیں؟ آپ نے فرمایا میرا دنیا سے کیا تعلق ہے۔ میں دنیا میں ایک سوار کی مثل ہوں جو درخت کے سائے میں بیٹھا پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

اچھے دوست کی تلاش

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔

فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

بَاب ۱۲۵

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۱۲۶ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ وَحَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَحْوَهُ وَقَالَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۱۲۷ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ہمیشہ کی دولت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے۔ اس کے پیچھے اس کا مال، اولاد اور عمل جاتے ہیں اولاد اور مال واپس آجاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زیادہ کھانا مکروہ ہے

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا انسان نے پیٹ سے زیادہ برا برتن نہیں بھرا انسان کے لیے چند لقمے کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکے اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو پیٹ کے تین حصے کرے، ایک تہائی کھانے کے لیے، ایک پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے۔

اسماعیل بن عیاش نے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی اور کہا کہ مقدام بن معدیکرب نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ریاکاری اور طلب شہرت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ دے گا اور جو شہرت طلب کرے گا قیامت کے دن اس کے عیوب کی تشہیر ہوگی۔ راوی کہتے ہیں حضور نے یہ بھی فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ

وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ
قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدَبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۲۹۵- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ الْمُبَارَكِ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ
أَبِي الْوَلِيدِ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ أَنَّ عُقْبَةَ
بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّا الْأَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ
أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ
اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا
أَبُو هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا
قُلْتُ لَهُ أَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِي
حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ
نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً فَمَكَثْنَا قَلِيلًا
ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ
حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ
غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً
ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ طَوِيلًا
ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ
يَنْزِلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ
جَاثِيَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ
الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ
كَثِيرُ الْمَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ أَلَمْ أُعَلِّمْكَ
مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ

امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمرو سے
بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

ولید بن ابی ولید ابو عثمان مدائنی سے مروی ہے ان سے عقبہ بن مسلم
نے شفی اصبحی سے نقل کیا کہ وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو دیکھا ایک
آدمی کے گرد کچھ لوگ جمع ہیں انہوں نے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے بتایا
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں (راوی کہتے ہیں) میں ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ
ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا آپ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے
تھے جب خاموش ہوئے اور تنہا رہ گئے تو میں نے عرض کیا میں
آپ سے حق اور فلاں حق کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں
جسے آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جانا
ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا میں تمہیں ایک
حدیث سناتا ہوں جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا سمجھا اور جانا پھر آپ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بے ہوش
ہو گئے ہم نے تھوڑی دیر انتظار کیا پھر آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں
تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس مقام پر مجھ سے بیان فرمایا ہم دونوں کے سوا کوئی تیسرا
آدمی یہاں موجود نہ تھا پھر آپ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بے ہوش
ہو گئے جب ہوش آیا تو منہ پونچھا اور فرمایا میں تم سے ایک حدیث
بیان کرتا ہوں جسے حضور نے مجھ سے اس مقام پر بیان فرمایا جہاں
ہم دونوں کے سوا کوئی شخص نہ تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں
لینے لگے یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر منہ کے بل جھک گئے میں نے کافی
دیر تک آپ کو سہارا دیا پھر جب ہوش آیا تو فرمایا مجھ سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ
بندوں کی طرف متوجہ ہوگا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے تمام
امتیں گھٹنوں کے بل پڑی ہوں گی سب سے پہلے تین آدمیوں کو
بلایا جائے گا (۱) جس نے قرآن یاد کیا ہوگا (۲) جو اللہ تعالیٰ کے راستے
میں قتل کیا گیا ہوگا (۳) اور زیادہ مال والا شخص۔ اللہ تعالیٰ اس
قاری سے فرمائے گا کیا میں نے تجھے وہ کلام نہیں سکھایا جسے میں نے

فمن رضي فله الرضى ومن سخط فله السخط هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه۔

۲۸۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا وائل يحدث يقول قالت عائشة ما رأيت الوجع على احد اشد منه على رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الحديث حسن صحيح۔

۲۸۵۔ حدثنا قتيبة نا شريك عن عاصم عن مصعب بن سعد عن ابيه قال قلت يا رسول الله اي الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلى الرجل على حسب دينه فان كان في دينه صلبا اشتد بلاؤه وان كان في دينه رقة ابتلي على قدر دينه فما يبرح البلاء بالعبد حتى يتركه يمشي على الارض وما عليه خطيئة هذا الحديث حسن صحيح۔

۲۸۶۔ حدثنا محمد بن عبد الاعلى نا يزيد بن زريع عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة في نفسه وولده وماله حتى يلقى الله وما عليه خطيئة هذا الحديث حسن صحيح وفي الباب عن ابي هريرة واخت حذيفة بن اليمان۔

باب ما جاء في ذهاب البصر۔

۲۸۷۔ حدثنا عبد الله بن معاوية الجمحي نا عبد العزيز بن مسلم نا ابو ظلال عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقول اذا اخذت كريمتي عبدي في الدنيا لم يكن له جزاء عندي الا الجنة وفي الباب عن ابي هريرة وزيد بن

تعالیٰ) راضی ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناراضگی ہے۔
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

اعمش کہتے ہیں میں نے ابووائل کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت کسی کا درد نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا انبیاء کی پھر درجہ بدرجہ مقربین کی۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اگر دین میں کمزور ہو تو حسب دین اس کی کمی کی جاتی ہے بندے کے ساتھ آزمائشیں بندے کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور مومن عورت کو مال اولاد و نفس میں مسلسل آزمایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حذیفہ بن یمان کی ہمشیرہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔

بینائی کا چلا جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں دنیا میں کسی بندے کی آنکھیں لے لیتا ہوں تو میرے نزدیک اس کا بدلہ صرف جنت ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول

هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ تَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِئُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمْزَةُ بْنُ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

دھوکہ و فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے (لوگوں کو دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو مجھے اپنی ہی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے فتنہ بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار لوگوں کو بھی حیران و پریشان کر دیگا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی اور ان کے دل مصبر سے زیادہ کڑوے ہیں مجھے اپنی ہی قسم ہے میں انہیں ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا جو ان میں سے بردبار آدمی کو بھی حیران کر دے گا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کیا میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کر دکھاتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کی حفاظت

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نجات کیا ہے؟ فرمایا اپنی زبان کو (بری باتوں سے) روک رکھو، چاہیئے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ف، مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقبل کے بارے میں یہ خبر حرف بحرف ثابت ہو رہی ہے۔ امت مسلمہ کی بدقسمتی سے ان ہی میں سے بعض ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور علماء امت کے بارے نہایت گھٹیا نظریات رکھتے اور مسرتی کتابوں میں بھی لکھ چکے ہیں ان کے عقائد ملت اسلامیہ کے عقائد سے یکسر متضاد ہیں اور وہ بات جس کو محبوبان مسلک تعظیم و احترام پایا جاتا ہو اسے شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اسلام کی بطل جلیل مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں سے نیا پیش ہے بے ہر کلمہ والوں کی گستاخی و سلام اسلام ملحد کو تسلیم زبانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے فتنے سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے آمین (مترجم)

وَأَبِي جُحَيْفَةَ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۹۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا.

۲۹۵. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ.

۲۹۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَوَكَّلْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَتَوَكَّلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۹۷. حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَأَبُوْ حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ أَبُوْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ مَدِيْنِيٌّ وَاسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ وَأَبُوْ حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اسْمُهُ سَلْمَانُ الْأَشْجَعِيُّ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ وَهُوَ الْكُوْفِيُّ.

۲۹۸. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں اگر تو سیدھی رہے گی ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

ہناد نے بواسطہ ابو اسامہ حماد بن زید سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع روایت نقل کی اور یہ محمد بن موسیٰ کی روایت سے اصح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن زید کی روایت سے پہچانتے ہیں، اور متعدد راویوں نے اسے حماد بن زید سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مجھے اپنی داڑھوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (زبان اور شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے داڑھوں کے درمیان اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کی برائی سے بچا لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابو حازم، ابو حازم زاہد مدنی ہیں اور ان کا نام سلمہ بن دینار ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ابو حازم کا نام سلمان اشجعی ہے جو عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں اور کوفی ہیں۔

سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت

الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ۔

مجھ سے ایسی شے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑے رکھوں آپ نے فرمایا کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے زیادہ خطرناک چیز کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا یہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان بن عبداللہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۲۴۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ ثَلْجٍ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ نَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ ذکر الٰہی کے بغیر کثرت کلام دل کی سختی (کا باعث ہے) اور سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہوتا ہے۔

۲۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِيْ أَبُو النَّضْرِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ۔

ابوالنضر بواسطہ ابراہیم بن عبداللہ حاطب اور عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح کی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُوْمِيَّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ وہ نیکی کا حکم یا برائی سے ممانعت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزول قدما ابن آدم یوم القیامۃ من عند ربہ حتی یسأل عن خمس عن عمرہ فیما أفناہ وعن شبابہ فیما أبلاہ وعن مالہ من أین اکتسبہ وفیما أنفقہ وماذا عمل فیما علم۔ ہذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلا من حدیث حسین بن قیس وحسین یضعف فی الحدیث وفی الباب عن أبی برزۃ وأبی سعید۔

اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے (۱) اس نے اپنی زندگی کس کام میں گزاری (۲) اپنی جوانی کہاں گنوایا (۳) مال کہاں سے کمایا (۴) اور کہاں خرچ کیا (۵) اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت ابن مسعود سے مرفوعاً صرف حسین بن قیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور حسین حدیث میں ضعیف ہے اس باب میں حضرت ابو برزہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۰۷۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن نا الأسود بن عامر نا أبو بکر بن عیاش عن الأعمش عن سعید بن عبد اللہ بن جریج عن أبی برزۃ الأسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزول قدما عبد حتی یسأل عن عمرہ فیما أفناہ وعن علمہ فیما فعل وعن مالہ من أین اکتسبہ وفیما أنفقہ وعن جسمہ فیما أبلاہ ہذا حدیث حسن صحیح وسعید بن عبد اللہ بن جریج ہو مولی أبی برزۃ الأسلمی وأبو برزۃ الأسلمی اسمہ نضلۃ بن عبید۔

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک اپنے رب کے پاس کھڑا رہے گا جب تک اس سے پوچھ نہ لیا جائے کہ اس نے اپنی زندگی کہاں صرف کی اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ اور اپنا جسم کس کام میں پرانا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن عبد اللہ بن جریج، ابو برزہ اسلمی کے غلام ہیں۔ اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

۳۰۸۔ حدثنا قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبیہ عن أبی ہریرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال أتدرون من المفلس قالوا المفلس فینا یا رسول اللہ من لا درہم لہ ولا متاع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المفلس من أمتی من یأتی یوم القیامۃ بصلاۃ وصیام وزکاۃ ویأتی قد شتم ہذا وقذف ہذا وأکل مال ہذا وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیقعد فیقتص ہذا من حسناتہ وہذا من

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ کرام!) تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ کوئی درہم پیسہ ہو اور نہ ہی کوئی سامان۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے پاس نماز، روزہ اور زکوٰۃ ہوگی لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس وہ بیٹھا ہوگا اور

حسناته فإن فنيت حسناته قبل أن يقضى ما عليه من الخطايا أخذ من خطاياهم فطرح عليه ثم طرح في النار هذا حديث حسن صحيح.

یہ لوگ (ان جرائم کے) بدلے اس کی نیکیاں لے جائیں گے اگر گناہوں کا بدلہ پورا ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے پھر اسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۔ حدثنا هناد ونصر بن عبد الرحمن الكوفي قالا حدثنا المحاربي عن أبي خالد يزيد بن عبد الرحمن عن زيد بن أبي أنيسة عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله عبدا كانت لأخيه عنده مظلمة في عرض أو مال فجاءه فاستحله قبل أن يؤخذه وليس ثم دينار ولا درهم فإن كانت له حسنات أخذ من حسناته وإن لم تكن له حسنات حملوا عليه من سيئاتهم هذا حديث حسن صحيح وقد روى مالك بن أنس عن سعيد المقبري عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کے پاس اپنے بھائی کی عزت یا مال کا حق ہے اور وہ پکڑے جانے سے پہلے صاحب حق سے معافی مانگ کر سبکدوش ہو جائے اور اس جگہ نہ تو دینار ہوں گے اور نہ ہی درہم۔ اور اس کی نیکیاں ہوں گی تو نیکیوں میں بدلہ چکایا جائے گا اور اگر نیک اعمال نہیں ہوں گے تو ان (مظلومین) کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے اس کے مثل حدیث بواسطہ سعید مقبری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔

۳۱۰۔ حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لتؤدن الحقوق إلى أهلها حتى تقاد الشاة الجلحاء من الشاة القرناء وفي الباب عن أبي ذر وعبد الله بن أنيس حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اہل حق کو اس کا حق ضرور دیا جائے گا یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری سینگ والی بکری کے بدلے میں دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت ابوذر اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

باب

سورج کا قریب ہونا۔

۳۱۱۔ حدثنا سويد بن نصر أخبرنا ابن المبارك أخبرنا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر حدثني سليم بن عامر حدثنا المقداد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله

حضرت مقداد صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن سورج بندوں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک یا دو میل

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ أَوِ اثْنَيْنِ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا أَدْرِيْ أَيَّ الْمِيْلَيْنِ عَنٰى أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُوْنُوْنَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى عَقِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلٰى فِيْهِ أَيْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ وَهُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوْعٌ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ إِلٰى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَأْنِ الْحَشْرِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا خُلِقُوْا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ

کی مسافت پر ہوگا۔ سلیم بن عامر فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ میل مراد لیا زمین کی مسافت یا وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے فرمایا پھر سورج ان کو پگھلائے گا یہاں تک کہ ہر کوئی اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوب جائے گا۔ بعض ٹخنوں تک، بعض گھٹنوں تک، بعض لوگ کمر تک پسینے میں غرق ہوں گے۔ بعض لوگوں کو پسینہ لگام دے دیگا۔ راوی فرماتے ہیں میں نے دیکھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارک سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے یعنی (یہاں) لگام دے گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (حماد کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ مرفوع حدیث ہے) کہ جس دن لوگ تمام جہان کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے فرمایا اس طرح کھڑے ہوں گے کہ پسینہ ان کے کانوں کے نصف تک ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہناد نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس، ابن عون اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

کیفیت حشر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے جیسا کہ پیدا کئے گئے۔ پھر آپ نے پڑھا (ترجمہ) جیسا کہ ہم نے پہلے دن پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے بے شک ہم کرنے والے ہیں مخلوق میں سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور کئی لوگ میرے

وَسَخَّرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ يَوْمَكَ هٰذَا فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ لَهُ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ الْيَوْمَ أَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ وَكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْآيَةَ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ قَالُوْا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ.

بَابٌ مِنْهُ

٣٢١. حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ بِهٰذَا أَمَرَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّوْرِ.

٣٢٢. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ.

٣٢٣. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَالِدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ

کر تجھے سردار بنایا گیا اور تو لوگوں سے چوتھائی مال لینے لگا کیا تیرا خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے ملاقات کرے گا وہ کہے گا نہیں یارب، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھے اسی طرح بھولتا ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اس قول کہ میں تجھے چھوڑ دوں گا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے عذاب میں ڈال دوں گا۔ بعض علماء نے اس آیت آج ہم ان کو بھول جائیں گے کا مطلب یہی بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم ان کو عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ پڑھی (ترجمہ) "جس دن زمین اپنی تمام خبریں بتا دے گی۔" اور فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں" آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر انسان مرد اور عورت کے بارے میں ان کے اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کئے۔ آپ نے فرمایا زمین کو اسی کام کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

صور پھونکنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک اعرابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا صور کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ایک سینگ جس میں پھونک ماری جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اور ہم اسے صرف انہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیسے خوشی آئے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْأُذُنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَانَ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَأْنِ الصِّرَاطِ

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ نَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو الْخَطَّابِ نَا النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِيْ أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّيْ لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

حالانکہ صور والے فرشتے نے صور لیا اور وہ کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے تاکہ وہ پھونکے۔ یہ حدیث حسن بیان ہے یہ بات صحابہ کرام پر گراں گزری تو آپ نے فرمایا تم کہو "اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور بہتر کارساز ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا" یہ حدیث حسن ہے اور متعدد طریقوں سے بواسطہ عطیہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے۔

پل صراط کی کیفیت۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پل صراط پر مومن کی نشانی یہ دعا ہوگی "اے رب سلامتی سے گزار سلامتی سے گزار" یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف عبد الرحمن بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن شفاعت کا سوال کیا آپ نے فرمایا میں کروں گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ آپ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈنا میں نے عرض کیا اگر میں آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں آپ نے فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا میں نے عرض کیا اگر میزان کے پاس بھی نہ پاؤں تو حضور نے فرمایا پھر مجھے حوض کوثر کے پاس ڈھونڈنا کیونکہ میں ان مقامات سے ادھر ادھر نہیں ہوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

شفاعت کا بیان۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ نُوحٌ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا کسی نے اس سے ایک بازو اٹھا کر پیش کر دیا آپ نے تناول فرمایا اور دانتوں سے نوچا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو کہ کیوں؟ (پھر فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک جگہ جمع فرمائے گا تو وہ ایک پکارنے والے کی پکار سنیں گے نگاہ ان سب کو دیکھ سکے گی اور سورج ان کے قریب ہوگا اس حالت میں لوگوں کو اس قدر غم اور تکلیف پہنچے گی جس کی انہیں طاقت نہیں ہوگی اور وہ اسے برداشت نہیں کر سکیں گے ایسے میں لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے دیکھتے نہیں تمہیں کس قدر تکلیف پہنچی کیا تم کوئی سفارشی نہیں تلاش کرتے جو تمہارے رب کے ہاں تمہاری سفارش کرے وہ ایک دوسرے سے کہیں گے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اپنی طرف سے روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ہماری سفارش فرمائیں کیا دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں کیا آپ ملاحظہ نہیں فرماتے ہمیں کس قدر تکلیف پہنچی؟ آدم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا مجھے اس نے درخت (کے قریب جانے) سے منع فرمایا تھا مجھ سے اس کی حکم عدولی ہو گئی ہے اپنی فکر ہے (تین مرتبہ فرمایا) کسی اور کی طرف جاؤ نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ" پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے نوح علیہ السلام! آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکرگزار بندہ

۲۳۰۔ حدثنا أبو كريب نا إسماعيل بن إبراهيم عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق قال كنت مع رهط بإيلياء فقال رجل منهم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدخل الجنة بشفاعة رجل من أمتي أكثر من بني تميم قيل يا رسول الله سواك قال سواي فلما قام قلت من هذا قالوا هذا ابن أبي الجذعاء هذا حديث حسن صحيح غريب وابن أبي الجذعاء هو عبد الله وإنما يعرف له هذا الحديث الواحد.

۲۳۱۔ حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن زكريا بن أبي زائدة عن عطية عن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن من أمتي من يشفع للفئام من الناس ومنهم من يشفع للقبيلة ومنهم من يشفع للعصبة ومنهم من يشفع للرجل حتى يدخلوا الجنة هذا حديث حسن.

۲۳۲۔ حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن قتادة عن أبي المليح عن عوف بن مالك الأشجعي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني آت من عند ربي فخيرني بين أن يدخل نصف أمتي الجنة وبين الشفاعة فاخترت الشفاعة وهي لمن مات لا يشرك بالله شيئا وقد روي عن أبي المليح عن رجل آخر من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر عن عوف بن مالك.

باب ما جاء في صفة الحوض

۲۳۳۔ حدثنا محمد بن يحيى نا بشر بن شعيب

عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں ایک جماعت کے ہمراہ تھا ان میں سے ایک نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت میں سے ایک آدمی کی سفارش سے بنی تمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے علاوہ؟ آپ نے فرمایا "ہاں میرے علاوہ" جب وہ راوی اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ حاضرین نے کہا ابن ابی جدعاء ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابن ابی جدعاء کا نام عبداللہ ہے ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے بعض لوگ ایک گروہ کی سفارش کریں گے بعض ایک قبیلہ کی بعض ایک جماعت کی اور کچھ لوگ ایک ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور آدھی امت کو جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ (شفاعت) ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ ابوالملیح نے ایک دوسرے صحابی کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی اور عوف بن مالک کا ذکر نہیں کیا۔

حوض کوثر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

بن حسّان ثنی أبی عن الزهری أخبرنی أنس بن مالک أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال إن فی حوضی من الأباریق بعدد نجوم السماء هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض پر آسمان کے ستاروں کے برابر لوٹے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۳۴- حدثنا أحمد بن محمد بن نیزک البغدادی نا محمد بن بکار الدمشقی نا سعید بن بشیر عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن لکل نبی حوضا وإنهم یتباهون أیهم أکثر واردة وإنی أرجو أن أکون أکثرهم واردة هذا حدیث حسن غریب وقد روی الأشعث بن عبد الملک هذا الحدیث عن الحسن عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا ولم یذکر فیه عن سمرة وهو أصح.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک حوض ہے اور وہ آپس میں فخر کرتے ہیں کہ کس کے حوض پر زیادہ لوگ آتے ہیں مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث بواسطہ حسن، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی اور حضرت سمرہ کا ذکر نہیں کیا یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۵: ما جاء فی صفة أوانی الحوض.

حوض کوثر کے برتن۔

۲۳۵- حدثنا محمد بن إسماعیل نا یحیی بن صالح نا محمد بن مهاجر عن العباس عن أبی سلام الحبشی قال بعث إلی عمر بن عبد العزیز فحملت علی البرید فلما دخل علیه قال یا أمیر المؤمنین لقد شق علی مرکبی البرید فقال یا أبا سلام ما أردت أن أشق علیک ولکن بلغنی عنک حدیث تحدثه عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الحوض فأحببت أن تشافهنی به قال أبو سلام حدثنی ثوبان عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال حوضی من عدن إلی عمان البلقاء ماؤه أشد بیاضا من اللبن وأحلی من العسل وأکوابه عدد نجوم السماء من شرب منه شربة لم یظمأ بعدها

ابو سلام حبشی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا میں ڈاک پر سوار ہوا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں پہنچا تو عرض کیا اے امیر! مجھے ڈاک کی سواری سے مشقت اٹھانی پڑی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے ابو سلام! میرا ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہ تھا لیکن مجھے آپ سے ایک حدیث پہنچی جو آپ نے حضرت ثوبان کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کے متعلق روایت کی میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے سامنے وہ حدیث بیان کریں ابو سلام نے کہا مجھ سے حضرت ثوبان نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض عدن سے بلقاء کے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو اس سے پیئے گا اس کے

أَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ وَنَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ إِنِّيْ لَا أَغْسِلُ رَأْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِيَ الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ اسْمُهُ مَمْطُوْرٌ۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ نَا أَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَآنِيَتُهٗ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِنْ آنِيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلٰى أَيْلَةَ مَاؤُهٗ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ الْكُوْفَةِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ۔

بَابٌ

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَصِيْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

اسکے پیاسا ہوگا اس پر سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں جن کے بال گرد آلود اور کپڑے میلے ہیں وہ ناز و نعمت میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا لیکن میں نے تو ناز و نعمت میں پرورش پانے والیوں سے نکاح کیا اور میرے لئے بند دروازے کھولے گئے۔ میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا یقیناً جب تک میرا سر گرد آلود نہ ہو جائے میں اسے نہیں دھوتا یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے معدان بن ابی طلحہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ ثوبان، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابو سلام حبشی کا نام ممطور ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر کے برتن کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ان ستاروں اور سیاروں سے زیادہ ہیں جو بادل سے صاف اندھیری رات میں دکھائی دیتے ہیں وہ جنت کے برتنوں سے ہیں جو آدمی حوض کوثر سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے (یعنی چوکور ہے) اور یہ عمان سے ایلہ تک کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس باب میں حضرت حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن عمرو، ابوبرزہ اسلمی، ابن عمر، حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک جتنا ہے۔

ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی اور کئی نبیوں کے پاس سے گزرے اور ان کے ساتھ ایک قوم تھی۔

۲۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ ثَنِي زَيْدٌ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ بندہ بہت برا ہے جس نے اپنے آپ کو دوسروں سے اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور بلند و بالا ذات کو بھول گیا وہ بندہ بھی برا ہے جو جابر و ظالم ہو گیا اور اعلیٰ جبار کو بھول گیا اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو لہو و لعب میں مشغول ہو کر قبرستان اور قبر میں گل سڑ جانے کو بھول گیا وہ بندہ بھی برا ہے جس نے سرکشی و نافرمانی کی اور اپنے آغاز و انجام کو بھول گیا۔ وہ انسان بھی برا ہے جس نے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا۔ وہ انسان بھی برا ہے جو دین کو شبہات کے ذریعے طلب کرے وہ بندہ برا ہے جس نے حرص کو راہنما بنایا اور وہ شخص بھی برا ہے جو خواہش کا پجاری ہو گیا جو اسے گمراہ کئے جا رہی ہے اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۲۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا أَبُو الْجَارُودِ الْأَعْمَى وَاسْمُهُ زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَوْقُوفًا وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدَنَا وَأَشْبَهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن کسی دوسرے ایماندار کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھانے کے لئے دے گا جو ایماندار کسی ایماندار کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سے مہر لگی ہوئی خالص شراب پلائے گا اور جو مومن کسی برہنہ مومن کو لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے یہ ہمارے نزدیک اصح اور اشبہ ہے۔

۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا أَبُو النَّضْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نا أبو عقيل الثقفي نا أبو فروة يزيد بن سنان التميمي ثني بكير بن فيروز قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف أدلج ومن أدلج بلغ المنزل ألا إن سلعة الله غالية ألا إن سلعة الله الجنة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث أبي النضر.

۳۳۲۔ حدثنا أبو بكر بن أبي النضر نا أبو النضر ثني أبو عقيل عبد الله بن عقيل نا عبد الله بن يزيد ثني ربيعة بن يزيد وعطية بن قيس عن عطية السعدي وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يبلغ العبد أن يكون من المتقين حتى يدع ما لا بأس به حذرا لما به بأس هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

۳۳۳۔ حدثنا عباس العنبري نا أبو داود نا عمران القطان عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن حنظلة الأسيدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو أنكم تكونون كما تكونون عندي لأظلتكم الملائكة بأجنحتها هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه أيضا عن حنظلة الأسيدي وفي الباب عن أبي هريرة.

۳۳۴۔ حدثنا يوسف بن سلمان أبو عمر البصري نا حاتم بن إسماعيل عن محمد بن عجلان عن القعقاع عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إن لكل شيء شرة ولكل شرة فترة فإن صاحبها سدد وقارب فارجوه

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈرتا وہ پہلی رات چلا اور جو پہلی رات چلا منزل پر پہنچ گیا۔ سن لو اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت ہے۔ آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابو النضر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ضرر رساں اشیاء سے بچنے کے لئے بے ضرر چیزوں کو نہ چھوڑ دے یہ حدیث حسن غریب اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی طریقہ پر رہو جس طرح میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کریں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک خوشی و نشاط ہوتی ہے اور ہر خوشی کے لئے ایک سستی ہے پس جو شخص سیدھا رہا اور اس نے میانہ روی اختیار کی تو میں اس کی بہتری کی امید رکھتا ہوں اور اگر

وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ

۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِي وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِي فِي الْوَسَطِ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ وَهَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ الْإِنْسَانُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ عُرُوضُهُ إِنْ نَجَا مِنْهُ يَنْهَشُهُ هَذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۲۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۲۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا أَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۲۸ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ

اس کی طرف انگلیاں اٹھیں (تو تم) اس کو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے حضرت انس بن مالک کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انسان کی برائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا کے بارے میں انگلیاں اٹھیں مگر جسکو اللہ تعالیٰ بچالے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع (چوکور) خط کھینچا اس لکیر کے درمیان ایک اور لکیر کھینچی اس سے باہر بھی ایک خط کھینچا پھر درمیان والی لکیر کے اردگرد کئی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کا وقت موت اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے یہ اردگرد کی لکیریں انسانی حوادث ہیں اگر ان سے بچ نکلا تو اسے ڈسے گا اور فرمایا باہر والا خط انسان کی امید ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں مال اور عمر کی حرص یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حال میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں ننانوے آرزوئیں ہیں اگر آرزوؤں سے بچ نکلے تو بڑھاپے میں جا گرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ

بْنُ حَبِيبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُولُ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يُحَاسَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الْأَكْبَرِ وَإِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا وَيُرْوَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيكَهُ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ

پیچھے لگاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے الدائن دان نفسہ کا مطلب حساب قیامت سے پہلے دنیا ہی میں نفس کا محاسبہ کرنا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہوگا جس نے دنیا میں ہی اپنا حساب کر لیا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے آپ نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگار شمار نہیں ہوتا جب تک اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شریک سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُّويَهْ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَأَى نَاسًا كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى فَأَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فِيهِ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلی پر تشریف لائے آپ نے دیکھا گویا کہ لوگ ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو یاد کرتے تو تمہیں اس بات کی فرصت نہ ملتی جو میں دیکھ رہا ہوں لذتوں کو قطع کرنے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو وہ زبان حال سے کہتی ہے میں مسافرت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں اور جب مومن بندہ دفنایا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہو تو اپنے ہی گھر آیا میری پشت پر چلنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب تھے جب آج میرے سپرد کئے گئے اور میرے پاس آئے تو عنقریب دیکھو گے میں تم سے کیسا اچھا سلوک کرتی ہوں چنانچہ اس کے لئے حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے قبر کہتی ہے نہ تجھے مبارک ہو اور نہ ہی یہ تیرا گھر ہے میری پشت پر چلنے والوں میں سے میرے نزدیک تو سب سے زیادہ برا ہے آج جب تو میرے سپرد کیا گیا اور تو میرے پاس آیا عنقریب تو

لَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں پھر وہ قبر سمٹ جائے گی یہاں تک کہ مل جائے گی اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی راوی کہتے ہیں یہ بات فرماتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالا آپ نے فرمایا اس کے لئے ایسے ستر اژدہا مسلط کئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک زمین میں پھونک مارے تو رہتی دنیا تک اس میں کچھ نہ اگے وہ اژدہا اسے ڈستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے لے جایا جائے۔ راوی کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جَنْبِهِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں (حضرت فاروق اعظم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کھجوروں کی چٹائی پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے میں نے آپ کے پہلو میں اس کے نشانات دیکھے۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن عوف بدری ہیں جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا۔ آپ بحرین سے مال لے کر واپس لوٹے تو انصار کو آپ کے آنے کا پتہ چل گیا انہوں نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے جب انصار آپ کے سامنے آئے آپ ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کے بارے میں سنا کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کیا۔

فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رآهم ثم قال أظنكم سمعتم أن أبا عبيدة قدم بشيء قالوا أجل يا رسول الله قال فأبشروا وأملوا ما يسركم فوالله ما الفقر أخشى عليكم ولكن أخشى عليكم أن تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها فتهلككم كما أهلكتهم هذا حديث صحيح.

٢٥٤ - أخبرنا سويد نا عبد الله عن يونس عن الزهري عن عروة بن الزبير وابن المسيب أن حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاني ثم سألته فأعطاني ثم قال يا حكيم إن هذا المال خضرة حلوة فمن أخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن أخذه بإشراف نفس لم يبارك له فيه وكان كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى فقال حكيم فقلت يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا أرزأ أحدا بعدك شيئا حتى أفارق الدنيا فكان أبو بكر يدعو حكيما إلى العطاء فيأبى أن يقبله ثم إن عمر دعاه ليعطيه فأبى أن يقبل منه شيئا فقال عمر إني أشهدكم يا معشر المسلمين على حكيم أني أعرض عليه حقه من هذا الفيء فيأبى أن يأخذه فلم يرزأ حكيم أحدا من الناس شيئا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى توفي هذا حديث صحيح.

٢٥٥ - حدثنا قتيبة نا أبو صفوان عن

جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اور تم اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش رکھے اللہ کی قسم مجھے تمہاری محتاجی کا ڈر نہیں۔ مگر مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے اور ڈر ہے اس بات کا کہ تمہارے لئے دنیا پھیلا دی جائے گی جس طرح پہلے لوگوں کے لئے کشادہ کر دی گئی تم اس میں اسی طرح رغبت کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگ اس کی طرف راغب ہوئے۔ پس تم ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح وہ ہلاک ہوئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر اور ابن مسیب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حکیم بن حزام فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ نے عطا فرمایا پھر مانگا تو آپ نے عطا کیا پھر فرمایا اے حکیم! یہ مال سبز اور میٹھا ہے جس نے اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اسے نفس کے طمع کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی اور وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے حضرت حکیم فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنایا میں آپ کے بعد تادم آخر کسی کا مال کم نہیں کروں گا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو کچھ دینے کے لئے بلاتے لیکن آپ قبول کرنے سے انکار فرما دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا تو آپ نے کچھ لینے سے انکار فرما دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے قوم مسلم! میں تمہیں حضرت حکیم پر گواہ بناتا ہوں میں نے انہیں مال فئی میں سے ان کا حصہ دینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا چنانچہ حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی سے کچھ نہ لیا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے

يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِينَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

روایت ہے فرماتے ہیں ہم لوگ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصیبتوں میں آزمائے گئے تو ہم نے صبر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب نعمتوں میں آزمائے گئے تو ہم صبر نہ کر سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۶- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے آخرت کا فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اس کے مجتمع کاموں کو متفرق کر دیتا ہے اور دنیا (کا مال) بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر ہے۔

۳۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهُ هُرْمُزُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا کرے گا تو تیرے دونوں ہاتھ مشاغل سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کروں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

دنیا کی بے وقعتی۔

۳۵۸- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ عَلَى بَابِي فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارے دروازے پر تصویروں والے ایک باریک کپڑے کا پردہ لٹکا ہوا تھا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا "اسے اتار دو یہ مجھے دنیا یاد دلاتی ہے" آپ فرماتی ہیں ہمارے پاس

صلى الله عليه وسلم فقال انزعوه فانه يذكرني الدنيا قالت وكان لنا سمل قطيفة علمها حرير كنا نلبسها قال ابو عيسى هذا حديث حسن .

ایک پرانی کملی تھی جس پر ریشم سے بیل بوٹے بنے ہوئے تھے اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

٢٥٩- حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كانت وسادة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي يضطجع عليها من ادم حشوها ليف هذا حديث صحيح .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک جس پر آرام فرماتے چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٦٠- حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن يحيى عن سفيان عن ابي اسحاق عن ابي ميسرة عن عائشة انهم ذبحوا شاة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها الا كتفها قال بقي كلها غير كتفها هذا حديث صحيح وابو ميسرة هو الهمداني اسمه عمرو بن شرحبيل .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس سے کچھ بچا ہے؟ میں نے عرض کیا صرف ایک بازو بچا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بازو کے سوا باقی سب بچ گیا ہے" یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

٣٦١- حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ان كنا آل محمد نمكث شهرا ما نستوقد بنار ان هو الا الماء والتمر هذا حديث صحيح .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے ایک ایک مہینہ اس حالت میں رہتے کہ چولہے میں آگ نہ جلتی اور صرف پانی اور کھجوروں پر گزارہ ہوتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٦٢- حدثنا هناد نا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندنا شطر من شعير فاكلنا منه ما شاء الله ثم قلت للجارية كيليه فكالته فلم يلبث ان فني قالت فلو كنا تركناه لاكلنا منه اكثر من ذلك هذا حديث صحيح شطر يعني شيئا من شعير .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہمارے پاس کچھ جو تھے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس سے کھاتے رہے پھر میں نے لونڈی سے کہا ان کا وزن کرو اس نے وزن کیا تو جلدی ختم ہو گئے۔ آپ فرماتی ہیں اگر ہم اسی طرح چھوڑ دیتے تو مدت دراز تک ان سے کھاتے رہتے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور شطر کے معنی کچھ کے ہیں۔

٣٦٣- حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا روح بن اسلم ابو حاتم البصري نا حماد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی

بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ إِبْطِهِ.

راہ میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا گیا اور مجھے اتنی تکالیف پہنچائی گئیں جتنی کسی دوسرے کو نہیں پہنچائی گئیں مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری ہیں کہ میرے اور بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس اتنا کھانا بھی نہیں تھا جسے کوئی جگر والا کھائے مگر تھوڑا سا جسے بلال کی بغل چھپا لیتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلالؓ مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے تو حضرت بلال کے پاس صرف اتنا کھانا تھا جسے انہوں نے اپنی بغل کے نیچے دبایا ہوا تھا۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوبًا فَحَوَّلْتُ وَسَطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ عُنُقِي وَشَدَدْتُ وَسَطِي فَحَزَمْتُهُ بِخُوصِ النَّخْلِ وَإِنِّي لَشَدِيدُ الْجُوعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُودِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَهُوَ يَسْقِي بِبَكَرَةٍ لَهُ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِي كُلِّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ قُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتَّى أَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَأَعْطَانِي دَلْوَهُ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ كَفِّي أَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُلْتُ حَسْبِي فَأَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سردیوں کے موسم میں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر اقدس سے باہر نکلا میں نے ایک چمڑا لیا جس پر بال نہ تھے اس کے درمیان سوراخ کیا اور اپنی گردن اس میں ڈال دی اور کھجور کے پتوں سے اپنی کمر کس کر باندھ دی اس وقت مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کچھ بھی کھانے کے لئے ہوتا تو میں کھا لیتا۔ پھر کھانے کی تلاش میں باہر چل رہا تھا کہ میرا گزر ایک یہودی کے پاس سے ہوا جو اپنے باغ میں تھا وہ رہٹ کی چرخی سے پانی دے رہا تھا میں نے دیوار کے سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو اس نے کہا اے اعرابی! کیا بات ہے کیا تو ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول پانی نکالے گا میں نے کہا ہاں نکالوں گا تم دروازہ کھول تاکہ میں اندر آجاؤں اس نے دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو گیا یہودی نے مجھے ڈول تھمایا جب میں ایک ڈول نکالتا وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا یہاں تک کہ جب میری مٹھی بھر گئی تو میں نے ڈول چھوڑ دیا اور کہا یہ کافی ہیں پھر میں نے وہ کھجوریں کھائیں اور پانی پی کر مسجد میں آگیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

فَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ وَحَسِبْتَ اَنَّ رِيْحَنَا رِيْحُ الضَّاْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ ثِيَابُهُمُ الصُّوْفَ فَكَانَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْمَطَرُ يَجِيْءُ مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيْحُ الضَّاْنِ۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ شَبِيْبُ بْنُ بَشِيْرٍ وَاِنَّمَا هُوَ شَبِيْبُ بْنُ بِشْرٍ۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهٗ وَقَالَ يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِيْ نَفَقَتِهٖ اِلَّا التُّرَابَ اَوْ قَالَ فِي التُّرَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَيْكَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ

بارش برستی تو ہماری بو بھیڑ کی بو جیسی ہو جاتی۔ یہ حدیث صحیح ہے، اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کپڑے اونی ہوتے تھے اور جب بارش ہوتی تو ان سے بھیڑوں کی بو آتی۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تواضع کے پیش نظر لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان (والوں) کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب خرچ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے مگر گھر (بنانا کہ) اس میں کوئی بہتری نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن حمید نے (راوی کا نام) شبیب بن بشیر (یاء کے ساتھ) بیان کیا جبکہ صحیح نام (بغیر یاء کے) شبیب بن بشر ہے۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آئے (لوہے سے داغ لگوا کر) وہ سات داغ لگوا چکے ہیں انہوں نے فرمایا میری بیماری طویل ہو گئی اور اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا آپ (حضرت خباب) نے فرمایا انسان کو مٹی یا (فرمایا) مٹی میں خرچ کرنے کے سوا ہر خرچ کرنے پر ثواب ملتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم نے فرمایا ہر عمارت تجھ پر وبال ہے، میں نے عرض کیا وہ بھی جو ضروری ہو؟ آپ نے فرمایا اس

أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَإِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِيُّ الْغِفَارِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ يَا عَائِشَةُ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَصَلَّى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَيْدٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا

والا اور خوشی سے مال سے زیادہ ہمدردی کرنے والی اس قوم سے زیادہ کوئی قوم نہیں دیکھی جس کے پاس ہم آئے ہیں انہوں نے ہمیں محنت کے اندر بھی کفایت کی اور ہمیں کھانے پینے میں شریک کر لیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر پیدا ہو گیا کہ کہیں سارا ثواب یہی نہ لے جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم ان کے لئے دعا مانگتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے ایسا نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا شکر گزار، صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسا آدمی نہ بتاؤں جو آگ پر حرام ہے اور آگ اس پر حرام ہے یہ وہ شخص ہے جو (نیک مجالس میں) لوگوں کے قریب ہے نرم خو ہے اور خوش اخلاق ہے یہ حدیث غریب ہے۔

اسود بن یزید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لانے کے بعد کیا عمل کیا کرتے تھے؟ ام المومنین نے فرمایا گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہوتا اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا آپ اس سے مصافحہ کرتے اور جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے۔ اور جب تک وہ چہرہ نہ پھیرتا آپ نہ پھیرتے اور کبھی بھی آپ کو سامنے بیٹھنے والے

يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَصْرِفُهُ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

کی طرف پاؤں بڑھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہ حدیث غریب ہے۔

---

٣٨٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا فَأَمَرَ اللّٰهُ الأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ أَوْ قَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے لباس میں تکبر کرتے ہوئے نکلا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا پس وہ اب زمین میں تا قیامت دھنستا چلا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

---

٣٨٣ - حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن متکبرین چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام بولس ہے ان پر آگ چھا جائے گی اور انہیں دوزخیوں کا پیپ اور خون پلایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ جاری کرنے پر قادر ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

---

٣٨٥ - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ الْمَدِينِيُّ نَا أَبِي عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ تین صفات ہوں اللہ تعالیٰ اس پر

٣٨٧۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ
نَا أَبِي نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
سَعْدٍ مَوْلَى طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ
إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَكِنِّي
سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ
فَأَعْطَاهَا سِتِّينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا قَعَدَ
مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ أَرْعَدَتْ وَبَكَتْ
فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ أَأَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّهُ عَمَلٌ مَا
عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ
تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا وَمَا فَعَلْتِهِ اذْهَبِي فَهِيَ لَكِ
وَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَعْصِي اللَّهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ
مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
غَفَرَ لِلْكِفْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شَيْبَانُ
وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَرَفَعُوهُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ
عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَى أَبُو بَكْرِ بْنُ
عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَ
قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الرَّازِيُّ هُوَ كُوفِيٌّ وَكَانَتْ جَدَّتُهُ سُرِّيَّةً لِعَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الرَّازِيِّ عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ
وَغَيْرُ وَاحِدٍ۔

٣٨٨۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ نَا
عَبْدُ اللَّهِ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ایک حدیث
بیان فرمائی میں نے ایک دو مرتبہ نہیں سات مرتبہ نہیں
بلکہ بارہا سنا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں کفل نامی ایک
شخص کسی گناہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔
ایک دن ایک عورت اس کے پاس آئی تو اس نے اسے
ساٹھ دینار دیئے تاکہ اس سے ہمبستری کرے جب وہ اس سے
جماع کرنے کے لئے وہاں بیٹھ گیا جہاں ایک مرد اپنی بیوی
سے جماع کے لئے بیٹھتا ہے۔ تو وہ عورت کانپنے لگی اور
رونے لگی۔ کفل نے پوچھا تو کیوں روتی ہے کیا میں تجھ سے
زبردستی کر رہا ہوں؟ اس نے کہا نہیں بلکہ یہ ایک ایسا
کام ہے جو اس سے پہلے میں نے نہیں کیا لیکن ضرورت نے
مجھے مجبور کیا۔ کفل نے کہا تو ضرورت کے تحت ایسا کر رہی ہے
حالانکہ تو نے یہ کام نہیں کیا جا یہ اشرفیاں لے جا میں نے
تجھے دے دیں۔ پھر کفل نے کہا اللہ کی قسم! میں اس کے
بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا اسی رات
اس کا انتقال ہو گیا اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے
کفل کو بخش دیا۔ یہ حدیث حسن ہے شیبان اور کئی دوسرے راویوں
نے اسے اعمش سے مرفوعاً روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے
غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو
اعمش سے روایت کرتے ہوئے غلطی کی اور کہا عبداللہ بن عبداللہ
عن سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
اور یہ غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی کوفی ہیں اور ان کی دادی
حضرت علی بن ابی طالب کی لونڈی تھیں۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضبی
حجاج بن ارطاۃ اور کئی دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

حارث بن سوید کہتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ نے
دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں مومن اپنے
گناہوں کو ایسے دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے ہو اور اسے

۲۴۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۵۸

افضل مسلمان۔

۲۴۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا مسلمان افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث ابوموسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۴۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ قَالَ أَحْمَدُ قَالُوا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّهُ أَدْرَكَ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو گناہ پر عیب لگایا تو وہ مرنے سے پہلے خود اس عمل کو کرے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں یعنی وہ گناہ جس سے توبہ کر لی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے، خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خالد بن معدان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی۔

باب ۱۵۹

دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی سزا۔

۲۴۹۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا أُمَيَّةُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مصیبت کو ظاہر نہ کرو، اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے مبتلا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ مکحول کو حضرت واثلہ بن اسقع، انس بن مالک اور ابوہند داری رضی اللہ عنہم سے سماع حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ

عن يحيى بن وثاب عن شيخ من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أراه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن المسلم إذا كان يخالط الناس ويصبر على أذاهم خير من المسلم الذي لا يخالط الناس ولا يصبر على أذاهم قال ابن عدي كان شعبة يرى أنه ابن عمر.

۳۹۹ - حدثنا أبو يحيى محمد بن عبد الرحيم البغدادي نا معلى بن منصور نا عبد الله بن جعفر المخرمي هو من ولد المسور بن مخرمة عن عثمان بن محمد الأخنسي عن سعيد المقبري عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إياكم وسوء ذات البين فإنها الحالقة. قال أبو عيسى هذا حديث صحيح غريب من هذا الوجه وسوء ذات البين إنما يعني به العداوة والبغضاء وقوله الحالقة أنها تحلق الدين.

۴۰۰ - حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن سالم بن أبي الجعد عن أم الدرداء عن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام والصلاة والصدقة قالوا بلى قال صلاح ذات البين فإن فساد ذات البين هي الحالقة هذا حديث صحيح ويروى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال هي الحالقة لا أقول تحلق الشعر ولكن تحلق الدين.

۴۰۱ - حدثنا سفيان بن وكيع نا عبد الرحمن بن مهدي عن حرب بن شداد عن يحيى بن أبي كثير عن يعيش بن الوليد أن مولى للزبير حدثه أن الزبير بن العوام حدثه أن

دوسرے مسلمانوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے اس مسلمان سے بہتر ہے جو الگ تھلگ رہتا ہے اور ان کی تکالیف و مصائب پر صبر نہیں کرتا۔ ابن عدی فرماتے ہیں شعبہ کے خیال میں اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کی عداوت سے بچو کیونکہ یہ ہی مونڈنے والی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے اور "سوء ذات البین" کا مطلب بغض و عداوت ہے اور "حالقہ" کے معنی دین کو مونڈنے والی کے ہیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں روزے، نماز اور زکوٰۃ سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! (بتائیے) آپ نے فرمایا باہمی تعلقات کو خوشگوار رکھنا کیونکہ آپس کے تعلقات کا بگاڑ مونڈنے والا ہے یہ حدیث صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا یہ مونڈنے والی ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈنے والی ہے بلکہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں کی بیماری حسد اور بغض تمہیں لگ گئی یہ بیماری مونڈنے والی ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ دین

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَلِكَ لَكُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

کرو نڈتی ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک باہمی محبت نہ کرو کیا میں تمہیں وہ بتاؤں کرنے قائم رکھنے والا کر شامل ہے؟ آپس میں سلام کو خوب عام کرو۔

باب ۲۲

بغاوت اور قطع رحم کی مذمت

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغاوت اور باہمی کشیدہ کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل اس بات کے زیادہ لائق نہیں کہ اس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی سزا دے اور آخرت کے لئے بھی اس کی سزا اٹھا رکھے یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللهِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُونَا فِيهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے شاکر و صابر لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ صابر و شاکر نہیں لکھے گا وہ دو خصلتیں یہ ہیں جو شخص دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس کی پیروی کرے اور دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرے کہ اسے اس پر فضیلت دی اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو صابر و شاکر لکھتا ہے اور جو آدمی دینی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دنیاوی امور میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا، اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ نَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَبْدُ اللهِ نَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ يَذْكُرْ

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے اسی سند سے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے سوید نے اپنی حدیث میں والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

سُوَيْدًا عَنْ اَبِيْهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ.

٣٠٥. حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو اور اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھو یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے اوپر حقیر نہ سمجھو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ١٢٣

آخرت کا خوف۔

٣٠٦. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح وَثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ نَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ فَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَكَذٰلِكَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّ رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِيْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ مَجَالِسِكُمْ وَعَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ کاتبین رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے فرماتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرا انہوں نے فرمایا اے حنظلہ تمہیں کیا ہوا؟ حضرت حنظلہ نے جواب دیا اے ابوبکر حنظلہ منافق ہو گیا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں ہوتے ہیں اور آپ ہم سے دوزخ اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا کہ ہم کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب ہم لوٹتے ہیں تو اپنی بیویوں اور کھیتی باڑی میں مصروف ہو کر اکثر باتیں بھول جاتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میرا بھی یہی حال ہے۔ میرے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو پس ہم چلے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا اے حنظلہ! تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہو گیا۔ یا رسول اللہ! جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ (وعظ و نصیحت میں) جنت و دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں ایسا معلوم ہوتا کہ ان دونوں کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور جب ہم واپس لوٹتے ہیں تو بیوی بچوں اور مال و اسباب میں مصروفیت کی وجہ سے بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر تم اسی حال پر باقی رہو جس حال کے میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہاری مجلسوں، بستروں اور راستوں میں تم سے ہاتھ ملائیں لیکن اے حنظلہ وقت وقت کی بات ہے۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ نَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ قَیْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا أَبُو الْوَلِیْدِ نَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِیْ قَیْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمَعْنٰی وَاحِدٌ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ إِنِّیْ أُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ احْفَظِ اللّٰهَ یَحْفَظْکَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَکَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی أَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ لَکَ وَإِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی أَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن میں رسول اللہ (یعنی) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا "اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور مدد چاہے تو اسی سے طلب کر اور جان لے کہ اگر تمام امت تجھے کچھ نفع دینے کے لئے جمع ہو جائے تو صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا اور اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کریں تو ہرگز نقصان نہیں دے سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ نَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ أَبِیْ قُرَّةَ السَّدُوْسِیُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْقِلُهَا وَأَتَوَکَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَکَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَکَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ یَحْیٰی وَهٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ قَالَ أَبُوْ عِیْسٰی وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا کھول کر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا باندھ کر توکل کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عمرو بن امیہ ضمری سے بھی اس کے ہم معنی مرفوع حدیث مروی ہے۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِيْنَةٌ وَّاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيُّ اِسْمُهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهٗ۔

ابو حوراء سعدی فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات یاد رکھی، انہوں نے فرمایا میں نے آپ کا یہ ارشاد پاک یاد رکھا شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر بے شبہ چیز کو اختیار کرو بے شک سچ سکون ہے اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔ اس حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔ بواسطہ محمد بن بشار محمد بن جعفر اور شعبہ، برید سے اس کے معنی حدیث منقول ہے۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نُبَيْهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَّذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بارگاہ رسالت میں ایک شخص کی عبادت اور مشقت کا ذکر کیا گیا اور ایک دوسرے آدمی کی پرہیزگاری کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا "کوئی چیز پرہیزگاری کے برابر نہیں" اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ زُرْعَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا قَبِيْصَةُ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيْرٌ قَالَ فَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پاکیزہ کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بات آج کل لوگوں میں بہت پائی جاتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی یہ بات ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث اسرائیل سے جانتے ہیں۔

۲۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ نَحْوَ حَدِيثِ قَبِيصَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ۔

عباس بن محمد نے بواسطہ یحییٰ بن ابی بکیر اور اسرائیل، ہلال بن مقلاص سے قبیصہ کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی جو انہوں نے اسرائیل سے نقل کی ہے۔

۲۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ وَأَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَنْكَحَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

حضرت سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے دیا، اللہ کے لئے روکا، اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت کی اور اسی کے لئے (کسی سے) دشمنی کی اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔ یہ حدیث منکر ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

صفتِ جنت کے ابواب

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

جنت کے درختوں کی کیفیت

۲۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذَلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال چلتا رہے گا لیکن وہ ختم نہ ہوگا۔ "ظل ممدود" پھیلے ہوئے سائے سے یہی مراد ہے۔

۲۴۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔ اس باب میں حضرت انس اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایات منقول ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

۲۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَهُوَ كُوفِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ الْقُرَشِيُّ مَدَنِيٌّ وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا.

۲۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يُعْرَفُ اسْمُهُ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ.

جنت کے بالاخانے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے۔ ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ کس کے لئے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جب کہ لوگ سوتے ہوئے ہوں اللہ کے لئے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق مذکور کے حفظ میں کلام کیا ہے یہ کوفی ہیں عبدالرحمٰن بن اسحٰق قرشی مدنی ہیں وہ ان سے ثبت ہیں۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں دو باغ ہیں جن کے برتن اور ہر چیز چاندی کی ہے، دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور ہر چیز سونے کے ہیں جنت عدن میں لوگوں اور ان کے رب کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہوگی جو اس کے چہرے پر ہے۔ اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جنت میں موتی کا خیمہ ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ایک کونے والے دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھ سکیں گے اور ان کے پاس ایمان والے آتے جاتے رہیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے ابوبکر بن ابی موسیٰ کے بارے میں حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ان کا نام مشہور نہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

جنت کے درجات

۴۲۱ - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر درجے کے درمیان ایک سو سال کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

۴۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ هَكَذَا رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَمُعَاذٌ قَدِيمُ الْمَوْتِ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کا روزہ رکھے، نماز ادا کرے، بیت اللہ شریف کا حج کرے (راوی کہتے ہیں) کہ نہیں جانتا زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں، تو اللہ کے ذمہ کرم پر واجب ہے کہ بخش دے چاہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرے یا اپنے پیدائشی مقام پر ٹھہرا رہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا میں اس بات کی لوگوں کو بتا دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو لوگوں کو عمل کرنے دو، بہشت میں سو درجے ہیں اور ہر دو کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ فردوس سب سے اونچا جنت ہے اور درمیانی کا درجہ ہے وہاں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں جب تم اللہ سے سوال کرو تو جنت فردوس کا سوال کرو۔ اسی طرح یہ حدیث بواسطہ ہشام بن سعد زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور میرے نزدیک یہ حدیث ہمام کی روایت سے اصح ہے جو انہوں نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کی۔ عطاء نے حضرت معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ حضرت معاذ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہو چکا تھا۔

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن عطاء بن يسار عن عبادة بن الصامت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والأرض والفردوس أعلاها درجة ومنها تفجر أنهار الجنة الأربعة ومن فوقها يكون العرش فإذا سألتم الله فاسألوه الفردوس. حدثنا أحمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا همام عن زيد بن أسلم نحوه۔

۲۲۴۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن في الجنة مائة درجة لو أن العالمين اجتمعوا في إحداهن لوسعتهم هذا حديث غريب۔

باب ۱۲۸ ما جاء في صفة نساء أهل الجنة

۲۲۵۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا فروة بن أبي المغراء نا عبيدة بن حميد عن عطاء بن السائب عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن المرأة من نساء أهل الجنة ليرى بياض ساقها من وراء سبعين حلة حتى يرى مخها وذلك بأن الله تعالى يقول كأنهن الياقوت والمرجان فأما الياقوت فإنه حجر لو أدخلت فيه سلكا ثم استصفيته لأريته من ورائه. حدثنا هناد نا عبيدة بن حميد عن عطاء بن السائب عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

۲۲۶۔ حدثنا هناد نا أبو الأحوص عن عطاء بن السائب عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود نحوه بمعناه ولم يرفعه وهذا

جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ جنت فردوس سب سے اوپر والا درجہ ہے۔ اس سے جنت کی چار نہریں پھوٹتی ہیں اس سے اوپر عرش ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس ہی مانگا کرو۔ احمد بن منیع نے بواسطہ یزید بن ہارون اور ہمام، زید بن اسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں اگر کسی درجہ میں تمام جہان جمع ہو جائے تو سما جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

جنت کی عورتیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی عورتوں کی پنڈلیوں کی سفیدی ستر جوڑوں کے نیچے سے نظر آئے گی یہاں تک کہ پنڈلیوں کا گودا بھی نظر آئے گا۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر اس میں دھاگہ ڈال کر باہر سے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔ ہم سے ہناد نے بواسطہ عبیدہ بن حمید، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

ہناد نے بواسطہ ابوالاحوص، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث

أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبِيدَةَ بْنِ حُمَيْدٍ وَهٰكَذَا رَوَى جَرِيرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُو مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَائِهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ[۱۶] مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جِمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا أَوْ كَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَيُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ۔

بیان کی اور یہ عبیدہ بن حمید کی حدیث سے اصح ہے۔ اسی طرح جریر وغیرہ نے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع حدیث بیان کی۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہوگی۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کی مانند ہوگا۔ ان میں سے ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے جن کے باہر سے پنڈلیوں کا مغز نظر آئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کے رنگ پر ہوگا۔ ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر عورت پر ستر جوڑے ہوں گے جن میں سے اس کی پنڈلی کا مغز نظر آتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اہل جنت کا جماع کیسا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی طاقت دی جائے گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ نے فرمایا اسے سو مردوں کی طاقت دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جنتیوں کی صفت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے جانے والا گروہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا نہ وہ تھوکیں گے نہ انہیں رینٹھ آئے گی اور نہ ہی وہ پاخانہ پھریں گے جنت میں ان کے برتن چاندی کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہونگی ان کے گردانوں میں اگربتیاں سلگتی ہونگی اور ان کا پسینہ خالص مشک ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہونگی جن کی خوبصورتی کی وجہ سے پنڈلیوں کا مغز گوشت کے باہر سے نظر آتا ہوگا۔ نہ ان کا آپس میں جھگڑا ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں عداوت ہوگی وہ یک دل ہونگے صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کریں گے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جنت کی ناخن بھر چیز بھی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو پوری دنیا جگمگا اٹھے اور اگر کوئی جنتی زمین کی طرف جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑ جائے جس طرح سورج کے سامنے ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے ساتھ صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عمر بن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

اہل جنت کا لباس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کے

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هٰذَا الْحَدِيثِ مَعْنَاهُ أَنَّ الْفُرُشَ فِي الدَّرَجَاتِ وَبَيْنَ الدَّرَجَاتِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

بَابُ ۱۴۲ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيَى فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابُ ۱۴۳ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ

بدن اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے، ان کی آنکھیں سرمگین ہوں گی، ان کی جوانی فنا نہ ہوگی اور ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول "وفرش مرفوعۃ" کے بارے میں فرمایا ان کی بلندی اتنی ہے جتنی مسافت زمین و آسمان کے درمیان ہے اور وہ پانچ سو سال کا راستہ ہے یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کہ درجات (جنت کے فرش) کا فاصلہ اور دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے۔

جنت کے پھل

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے یا (فرمایا) اس کے سائے میں سو سوار آرام کر سکتے ہیں۔ (راوی یحییٰ کو شک ہے) اس میں سونے کے پتنگے ہیں اور اس کے پھل مٹکوں جتنے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

جنت کے پرندے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی، دودھ سے زیادہ سفید اور شہد

نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللّٰهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ ـ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ ـ

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْمَسْعُودِيِّ ـ

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ

سے زیادہ میٹھی ہے۔ اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں جیسی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جانور تو بہت عمدہ ہوں گے (یعنی بڑے مزے کے) آپ نے فرمایا انہیں کھانے والے ان سے بھی زیادہ خوش نصیب ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم، ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں۔

جنت کے گھوڑے

حضرت سلیمان بن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا جنت میں (بھی) گھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تم سرخ یاقوت کے جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہو گے وہ تمہیں لے کر جنت میں (جہاں چاہو گے) اڑ کر لے جائے گا راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ آپ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو پہلے کو دیا تھا بلکہ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت لے جائے وہاں ہر وہ چیز ہوگی جس کو تمہارا دل چاہے گا اور جس سے تمہاری آنکھیں محظوظ ہوں گی تمہیں وہی کچھ ملے گا۔

سوید نے بواسطہ عبداللہ بن مبارک، سفیان اور علقمہ بن مرثد، عبدالرحمٰن بن سابط سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی اور یہ مسعودی کی روایت سے اصح ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گھوڑوں سے محبت ہے کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو جنت میں داخل کیا گیا تو تیرے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سوار ہوگا پھر جہاں تو

فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي أَيُّوْبَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُوْ سَوْرَةَ هُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي أَيُّوْبَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جِدًّا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ أَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا۔

چاہے گا تجھے اڑا کر لے جائے گا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں، اور ہم اسے حضرت ابوایوب کی روایت سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابوسورہ، ابوایوب کے بھتیجے ہیں جو حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں بہت ہی کمزور قرار دیا ہے، میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ ابوسورہ حدیث کا منکر ہے۔ ابوایوب سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے جن کا کوئی متابع نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَبَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ رَوَوْا هٰذَا عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يُسْنِدُوْهُ۔

جنتیوں کی عمریں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے سرمہ لگا ہو تیس یا تینتیس سال کی عمر کے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب قتادہ نے اسے حضرت قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے مسند نہیں روایت کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ صَفُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الطَّحَّانُ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ

اہل جنت کی صفیں

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث بواسطہ علقمہ بن مرثد اور سلیمان بن بریدہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ بعض محدثین نے اسے متصل بیان کیا یعنی سلیمان بن بریدہ اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں ابی سنان کے واسطے سے محارب بن دثار کی حدیث حسن ہے۔ ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے

عَنْ أَبِيهِ وَحَدِيثُ أَبِي سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ حَسَنٌ أَبُو سِنَانٍ اِسْمُهُ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَأَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ اِسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَهُوَ بَصْرِيٌّ وَأَبُو سِنَانٍ الشَّامِيُّ اِسْمُهُ عِيسَى بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْقَسْمَلِيُّ۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا أَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ أُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُونَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُولُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ لِخَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مَنَاكِيرُ عَنْ سَالِمٍ

ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور بصری ہیں۔ ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور وہ قسملی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تقریباً چالیس افراد ایک قبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہونا پسند کرتے ہو۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کیا تم جنتیوں کا تیسرا حصہ ہونا پسند کرتے ہو۔ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا نصف حصہ ہونا پسند کرتے ہو۔ جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا۔ تم شرک میں صرف اس قدر جتنا ہو جس قدر سفید بال، سیاہ بیل کے چمڑے میں یا سیاہ بال سرخ بیل کے چمڑے میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

جنت کے دروازے

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دروازے کی چوڑائی جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے اس قدر ہے کہ تیز سوار اس مسافت کو تین دن میں طے کرے پھر بھی اس قدر بھیڑ ہوگی کہ مونڈھے بدن سے الگ ہونے کے قریب ہو جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا انہوں نے فرمایا خالد بن ابی بکر سالم بن عبداللہ سے منکر روایتیں نقل

بْنِ عُبَيْدِ اللهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

۲۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا

کرتا ہے۔

جنت کے بازار

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے ملاقات کی۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں اکٹھا کرے۔ حضرت سعید بن مسیب نے پوچھا کیا اس میں بازار ہوں گے؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا "ہاں" (ہوں گے) مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جنتی جب بازاروں میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اس میں اتریں گے پھر دنیا کے جمعہ کے دن کے برابر وقت میں آواز دی جائے گی تو یہ لوگ اپنے رب کی زیارت کریں گے ان کے لئے اس کا عرش ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ باغات جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا جنتیوں کے لئے منبر بچھائے جائیں گے جو نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے ہوں گے ان میں سے ادنیٰ مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور وہاں کوئی شخص ادنیٰ نہیں ہوگا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے افضل نہیں سمجھیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم رب کا دیدار کریں گے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" کیا تمہیں سورج اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کچھ شک ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح تم اپنے رب کے دیکھنے میں بھی شک و شبہ نہیں کرو گے۔ اس مجلس کے ہر آدمی سے اللہ تعالیٰ بلا حجاب گفتگو فرمائے گا یہاں تک کہ ان میں سے کسی سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے فلاں فلاں بات کہی تھی۔ پس دنیا کے بعض گناہ یاد دلائے گا وہ شخص عرض کرے گا اے رب! کیا آپ نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں کیوں نہیں اللہ کی بخشش ہی کی وجہ سے تو اس مقام پر پہنچا۔ لوگ اسی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غیر مرفوعاً منقول ہے۔ ابو کریب نے بھی اسے بواسطہ محمد بن علاء، عبیداللہ اشجعی، سفیان، ثویر اور مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

٤٢٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ نَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهٰكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَيْضًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا بس بے شک وشبہ عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی شک وشبہ نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسی طرح یحییٰ بن عیسیٰ رملی اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ اعمش اور صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا۔ عبداللہ بن ادریس بواسطہ اعمش اور ابوصالح حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ابن ادریس کی روایت غیر محفوظ ہے اور بواسطہ ابوصالح، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی روایت اصح ہے، سہیل بن ابی صالح بھی بواسطہ ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوسعید سے یہ حدیث متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے۔ اور وہ بھی صحیح حدیث ہے۔

باب

رضائے الٰہی

٤٢٩۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا

بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ١٨١ مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْغُرَفِ

۲۵۵۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرْفَةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ أَوِ الْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ أَوِ الطَّالِعَ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُولَئِكَ النَّبِيُّونَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ١٨٢ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۲۵۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا يَتْبَعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلِيبُهُ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيرِ

سے جنت والو! وہ کہیں گے اے رب ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دوں گا عرض کریں گے یا اللہ! اس سے بہتر اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں اپنی رضامندی عطا کر دی اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جنت کے بالاخانوں میں سے ایک دوسرے کو دیکھنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی اپنے درجات کے مطابق بالاخانوں میں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرقی تارے کو یا مغرب میں غروب ہونے والے تارے کو یا طلوع ہونے والے تارے کو دیکھتے ہیں" صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سب پیغمبر ہوں گے؟" آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور تمام رسولوں کی تصدیق کی یہ حدیث صحیح ہے۔

اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت اور دوزخ میں رہنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (تمام) لوگوں کو ایک جگہ میں جمع فرمائے گا پھر تمام جہانوں کا پالنہار ان کی طرف متوجہ ہوگا اور فرمائے گا ہر انسان اس کے پیچھے کیوں نہیں جاتا جس کی وہ دنیا میں پوجا کرتا تھا؟ تب ہی صلیب والوں کے لئے صلیب کی صورت بن جائے گی بت پرستوں کے لئے بتوں کی تصاویر اور آتش پرستوں کے لئے آگ کی شکل بن جائے گی پھر اسے

خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۵۲ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ كَثِيرَةٌ مِثْلُ هٰذَا مَا يُذْكَرُ فِيهِ أَمْرُ الرُّؤْيَةِ أَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ وَذِكْرُ الْقَدَمِ وَمَا أَشْبَهَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ وَالْمَذْهَبُ فِي هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ رَوَوْا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ وَقَالُوا تُرْوٰى هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ وَنُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ أَنْ يَرْوُوا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ كَمَا جَاءَتْ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا تُفَسَّرُ وَلَا تُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا أَمْرُ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِي اخْتَارُوهُ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ فِي الْحَدِيثِ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ يَعْنِي يَتَجَلّٰى لَهُمْ۔

ہے۔ اور اسے دوزخ والو! اب ہمیشہ اسی میں رہنا ہے مرنا نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور پھر ذبح کر دیا جائے گا درآں حالیکہ وہ دیکھ رہے ہوں گے۔ پس اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنتی مرتے اور غم سے مرتا تو جہنمی مرتے۔ یہ حدیث حسن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی بہت سی روایات مروی ہیں جن میں یہ بات مذکور ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے قدم اور اس جیسی دوسری باتوں کے بارے میں حضرت سفیان ثوری، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا مذہب یہ ہے کہ ان کا ذکر جاتا ہے، وہ فرماتے ہیں ہم ان احادیث کو روایت کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ البتہ ان کی کیفیت کے بارے میں بات نہ کی جائے محدثین کا مختار مذہب یہی ہے کہ ان احادیث کو اسی طرح روایت کیا جائے ان پر ایمان لایا جائے لیکن نہ ان کی تفسیر کی جائے نہ شک و شبہ کیا جائے اور نہ کیفیت کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات علماء نے اختیار فرمائی اور یہی ان کا مذہب ہے اور یہ بات کہ "وہ ان کو پہچان کرائے گا" اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ظاہر ہوگا۔

بَابٌ ۱۸۳ مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات کے ساتھ گھری ہوئی ہے۔

۴۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تکلیف دہ کاموں اور جہنم خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن

اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

رحمت ہے تیرے سبب جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۹۵ مَا جَاءَ مَا لِاَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

اہل جنتی کی عزت واحترام

۲۵۶۲۔ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا رِشْدِیْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِیْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّیَاقُوْتٍ كَمَا بَیْنَ الْجَابِیَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ كَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّةِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْهَا اَبَدًا وَّكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلَیْهِمُ التِّیْجَانَ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِیْٓءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ رِشْدِیْنَ بْنِ سَعْدٍ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجے کا جنتی وہ ہوگا جس کے لئے اسی ہزار خدمتگار اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ اس کے لئے موتیوں، زبرجد اور یاقوت کا خیمہ نصب کیا جائے گا وہ مقام جابیہ سے صنعاء تک کی مسافت جتنا بڑا ہوگا۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا اہل جنت میں سے جو مر جائے چھوٹا ہو یا بڑا جنت میں تیس سال کی عمر کا کر دیا جائے گا کبھی اس سے زیادہ عمر کا نہ ہوگا اور یہی حال جہنمیوں کا ہے۔ اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے آپ نے فرمایا ان کے سر پر تاج ہوں گے اور ان (تاجوں) کا ادنیٰ موتی مشرق سے مغرب تک کو روشن کر دے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۵۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَا اَبِیْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِی الصِّدِّیْقِ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِی الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِیْ سَاعَةٍ كَمَا یَشْتَهِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِی الْجَنَّةِ جِمَاعٌ وَّلَا یَكُوْنُ وَلَدٌ هٰكَذَا یُرْوٰى عَنْ طَاؤُسٍ وَّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو حمل، پیدائش اور فراغت جتنی چاہے گا ایک ساعت میں ہوگی یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں جنت میں جماع ہوگا لیکن اولاد نہ ہوگی۔ حضرت طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سے اسی طرح مروی ہے امام بخاری فرماتے ہیں اسحاق بن ابراہیم نے حدیث یوں بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ

اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللهم اجره من النار هكذا روى يونس عن ابي اسحاق هذا الحديث عن بريد بن ابي مريم عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روي عن ابي اسحق عن بريد بن ابي مريم عن انس بن مالك قوله

۲۴۱۔ حدثنا ابو كريب نا وكيع عن سفيان عن ابي اليقظان عن زاذان عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة على كثبان المسك اراه قال يوم القيامة يغبطهم الاولون والاخرون رجل ينادي بالصلوات الخمس في كل يوم وليلة ورجل يؤم قوما وهم به راضون وعبد ادى حق الله وحق مواليه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث سفيان الثوري وابو اليقظان اسمه عثمان بن عمير ويقال ابن قيس.

۲۴۲۔ حدثنا ابو كريب نا يحيى بن آدم عن ابي بكر بن عياش عن الاعمش عن منصور عن ربعي عن عبد الله بن مسعود يرفعه قال ثلثة يحبهم الله عز وجل رجل قام من الليل يتلو كتاب الله ورجل تصدق صدقة بيمينه يخفيها اراه قال من شماله ورجل كان في سرية فانهزم اصحابه فاستقبل العدو هذا حديث غريب غير محفوظ والصحيح ما روى شعبة وغيره عن منصور عن ربعي بن حراش عن زيد بن ظبيان عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر بن عياش كثير الغلط۔

۲۴۳۔ حدثنا ابو سعيد الاشج نا عقبة بن

داخل کر دے اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے دوزخ کہتی ہے اے اللہ! اسے دوزخ سے پناہ دے اسی طرح یہ حدیث یونس نے بواسطہ اسحاق اور برید بن ابی مریم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔ ابو اسحاق سے حضرت انس بن مالک کے قول کے طور پر بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی مشک کے ٹیلے پر ہوں گے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا قیامت کے دن ان پر پہلے اور پچھلے رشک کریں گے (وہ تین آدمی یہ ہیں) جو شخص ہر روز پانچ نمازوں کے لئے اذان کہے۔ وہ شخص جو قوم کا امام ہو اور مقتدی اس سے راضی ہوں اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو الیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ابن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے محبت رکھتا ہے، جو شخص رات کو کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھے، جو شخص خفیہ طور پر دائیں ہاتھ سے خیرات کرے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے (چھپا کر دے) اور وہ شخص جو کسی لشکر میں ہو باقی ساتھی بھاگ جائیں اور وہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے۔ یہ حدیث غریب اور غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے شعبہ نے متعدد واسطوں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابوبکر بن عیاش بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

کی روایت سے اصح ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صفت جہنم کے ابواب

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

۲۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالثَّوْرِيُّ لَا يَرْفَعُهُ.

دوزخ کی صفت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن جہنم کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں ثوری نے اسے مرفوع نہیں بیان کیا۔

۲۴۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

سفیان نے بھی علاء بن خالد سے اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت نقل کی۔

۲۴۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ إِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی، دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور زبان ہوگی جو بولے گی۔ کہے گی مجھے تین آدمیوں پر مسلط کیا گیا ہے۔ ہر متکبر سرکش، مشرک پر اور تصویریں بنانے والوں پر۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

جہنم کی گہرائی

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر یعنی بصرہ کے منبر پر آنحضرت

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰی مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَتُلْقٰی مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تُفْضِي إِلٰی قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَكْثِرُوا ذِكْرَ النَّارِ فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيدٌ وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيدٌ لَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَإِنَّمَا قَدِمَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فِي زَمَنِ عُمَرَ وَوُلِدَ الْحَسَنُ لِسَنَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ۔

٤٧٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَسَنُ بْنُ مُوسٰی عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيَهْوِي فِيهِ كَذٰلِكَ أَبَدًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِظَمِ أَهْلِ النَّارِ

٤٧١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي جَدِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ وَصَالِحٌ مَوْلَی التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ قَوْلُهُ مِثْلُ الرَّبَذَةِ يَعْنِي بِهِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

٤٧٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا آپ نے فرمایا ایک بہت بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے پھینکی جائے گی اور وہ ستر برس گرتی رہے گی پھر بھی اپنے ٹھکانے پر نہیں پہنچے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جہنم کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی سخت ہے وہ بہت گہری ہے اور اس کے گرز لوہے کے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمیں عتبہ بن غزوان سے حسن بصری کے سماع کا علم نہیں کیونکہ عتبہ بن غزوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بصرہ آئے تھے اور خلافت فاروقی کے دو سال باقی تھے کہ حضرت حسن بصری پیدا ہوئے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے کافر ستر سال اس پر چڑھتا اور گرتا رہے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی، ران بیضاء پہاڑ جتنی اور جہنم میں اس کی مقعد تین دنوں کی مسافت جتنی ہوگی جیسے ربذہ۔ یعنی مدینہ شریف اور ربذہ کے درمیان کا فاصلہ۔ بیضاء ایک پہاڑ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی یہ حدیث حسن ہے ۔ ابوحازم، اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور وہ

إسمه سلمان مولى عزة الأشجعية.

عزۃ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

۲۷۳۔ حدثنا هناد حدثنا علي بن مسهر عن الفضل بن يزيد عن أبي المخارق عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الكافر ليسحب لسانه الفرسخ والفرسخين يتوطؤه الناس هذا حديث غريب إنما نعرفه من هذا الوجه والفضل بن يزيد كوفي قد روى عنه غير واحد من الأئمة وأبو المخارق ليس بمعروف.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اپنی زبان کو ایک دو فرسخ تک کھینچے گا۔ لوگ اسے اپنے پاؤں سے روندیں گے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں فضل بن یزید کوفی ہیں اور ان سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے۔ ابوالمخارق مشہور نہیں ہے۔

۲۷۴۔ حدثنا العباس بن محمد الدوري نا عبيد الله بن موسى نا شيبان عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن غلظ جلد الكافر اثنان وأربعون ذراعا وإن ضرسه مثل أحد وإن مجلسه من جهنم ما بين مكة والمدينة هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث الأعمش.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کا چمڑا بیالیس گز موٹا ہوگا اس کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان جتنی ہوگی یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔

باب ما جاء في صفة شراب أهل النار

اہل جہنم کا پینا

۲۷۵۔ حدثنا أبو كريب نا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله كالمهل قال كعكر الزيت فإذا قربه إلى وجهه سقطت فروة وجهه فيه هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث رشدين بن سعد ورشدين قد تكلم فيه من قبل حفظه.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالمھل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہے جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور رشدین کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔

۲۷۶۔ حدثنا سويد بن نصر نا ابن المبارك نا سعيد بن يزيد عن أبي السمح عن ابن حجيرة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الحميم ليصب على رؤوسهم فينفذ الحميم حتى يخلص إلى جوفه فيسلت ما في جوفه حتى يمرق من قدميه وهو الصهر ثم يعاد كما

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرم پانی ان (اہل جہنم) کے سروں پر ڈالا جائے گا تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا۔ اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہی صہر (گلنا) ہے بار بار اسی طرح کیا جائے گا ابن حجیرہ سے

كَانَ وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

۲۷۷ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يُقَرَّبُ إِلَى فِيْهِ فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَّعَ أَمْعَاءَهُ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَإِنْ يَسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَلَا يُعْرَفُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوَى صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ لَهُ أَخٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْتُهُ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ الَّذِي رَوَى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدِيْثَ أَبِي أُمَامَةَ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ أَخَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ۔

۲۷۸ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ

مراد، عبدالرحمٰن حجیرہ مصری ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (ترجمہ) اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا کے بارے میں فرمایا وہ اسے منہ کے قریب کریگا تو اسے ناپسند کریگا اور جب تھوڑا سا بھی قریب کرے گا منہ بھن جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑیگی جب پیئے گا تو آنتیں کٹ جائیں گی یہاں تک کہ اس کی مقعد سے نکلیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ دیگا" اور فرماتا ہے "اگر پانی مانگیں گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ جیسا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھون دے گا کیسا ہی برا پینا ہے اور کیا ہی برا ساتھی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری نے بھی اسی طرح عبیداللہ بن بسر سے روایت کی۔ عبیداللہ بن بسر صرف اسی حدیث کے ساتھ مشہور ہیں صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ (صحابی ہیں) سے بھی ایک دوسری حدیث روایت کی ہے۔ عبداللہ بن بسر کے بھائی اور بہن کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے۔ اور عبیداللہ بن بسر جن سے صفوان بن عمرو نے ابوامامہ کی روایت بیان کی شاید وہ عبداللہ بن بسر کے بھائی ہوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالمہل یعنی تیل کی تلچھٹ جیسا اور جب اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑیگی۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا دوزخ کا احاطہ چار دیواریں (کررہی) ہیں ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔ اسی سند کے ساتھ

مَسِيْرَةَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا. هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَفِيْ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ مَقَالٌ.

٢٣٧٩. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ مَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ ١٩٢ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ

٢٣٨٠. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ نَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى أَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو پوری دنیا میں بدبو پھیل جائے۔" اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں، اور رشدین بن سعد کے بارے میں کلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالتِ اسلام میں ہی موت آئے۔" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا میں گر پڑے تو دنیا والوں کے لئے ان کی زندگی برباد کر دے تو ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جن کا یہی کھانا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اہل جہنم کا کھانا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جہنم پر بھوک ڈال دی جائے گی جس پر ان عذابوں کے برابر ہوگی جن میں وہ مبتلا ہوں گے۔ چنانچہ وہ فریاد کریں گے تو انہیں ضریع کا کھانا دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو دور کرے گا۔ پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں گلے میں اٹکنے والے کھانے کو پانی سے نگل جاتے تھے چنانچہ وہ پانی مانگیں گے تو لوہے کے کانٹوں کے ساتھ گرم پانی ان کی طرف پھینکا جائے گا جب منہ کے قریب کریں گے تو وہ بھن جائیں گے جب پیٹ میں داخل ہوگا تو پیٹ کی ہر چیز کو کاٹ دے گا۔ وہ کہیں گے جہنم کے دربانوں کو بلاؤ۔ دربان کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح معجزات لے کر نہیں آئے تھے؟" وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں۔ دربان کہیں گے اچھا اب پکارو

أَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعْرَهَا هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تُوقِدُونَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ هُوَ أَخُو وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَهْبٌ۔

بَابٌ مِنْهُ

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ أَنَا شَرِيكٌ

سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اگر اس جیسا سیسے کا گولا آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کا راستہ ہے تو رات سے پہلے زمین تک پہنچ جائے اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے (لٹکا کر) چھوڑا جائے تو اس کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے تک چالیس سال چلتا رہے۔ اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

دنیوی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں جہنم کی حرارت ستر اجزاء میں سے ایک ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم یہی کافی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو انہتر اجزاء بڑھا دیا گیا (ہے) ہر جزء کی گرمی اس کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی ہیں وہب بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے ہر جزء کی گرمی اس کی گرمی کے برابر ہے۔ یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَوْ رَجُلٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَحَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ هٰذَا مَوْقُوْفٌ اَصَحُّ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ بُكَيْرٍ عَنْ شَرِيْكٍ۔

بَابُ ۱۹۵ مَا جَاءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِی الصَّيْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِی الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيْرٌ وَاَمَّا نَفَسُهَا فِی الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْحَافِظِ۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ

کی گئی ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی پس (اب) وہ نہایت ہی سیاہ ہے۔

سوید بن نصر نے بواسطہ عبداللہ، شریک، عاصم اور ابو صالح یا کوئی دوسرے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی غیر مرفوع روایت بیان کی اس بارے میں حضرت ابوہریرہ کی موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے میرے علم میں یحییٰ بن بکیر کے علاوہ کسی نے بھی اسے مرفوعاً بیان نہیں کیا۔

دوزخ کے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکلنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے سامنے شکایت کی کہ اس کے بعض نے بعض کو کھا لیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دو سانس بنا دیئے ایک سردیوں کے لئے اور ایک گرمیوں کے لئے سردیوں کا سانس نہایت ٹھنڈا ہے اور گرمیوں کا سانس نہایت گرم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔ مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہشام (راوی) نے کہا آگ سے نکالا جائے گا اور شعبہ کی روایت میں ہے آگ سے نکالو اس شخص کو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکالو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے بھی جہنم سے

الجنة دخولا الجنة يؤتى برجل فيقول سلوا عن صغار ذنوبه واخبئوا كبارها فيقال له عملت كذا وكذا يوم كذا وكذا عملت كذا وكذا في يوم كذا وكذا قال فيقال له فإن لك مكان كل سيئة حسنة قال فيقول يا رب لقد عملت أشياء ما أراها ههنا قال فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك حتى بدت نواجذه هذا حديث حسن صحيح.

۲۹۲ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعذب ناس من أهل التوحيد في النار حتى يكونوا فيها حمما ثم تدركهم الرحمة فيخرجون ويطرحون على أبواب الجنة قال فيرش عليهم أهل الجنة الماء فينبتون كما ينبت الغثاء في حمالة السيل ثم يدخلون الجنة هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر.

۲۹۳ حدثنا سلمة بن شبيب نا عبد الرزاق نا معمر عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من الإيمان قال أبو سعيد فمن شك فليقرأ إن الله لا يظلم مثقال ذرة هذا حديث حسن صحيح.

۲۹۴ حدثنا سويد بن نصر نا ابن المبارك انا رشدين بن سعد قال حدثني ابن أنعم عن أبي عثمان أنه حدثه عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن رجلين ممن دخل النار اشتد صياحهما فقال الرب

اس کے صغیرہ گناہوں کے متعلق پوچھو اور بڑے گناہوں کو چھپا دو۔ اس سے کہا جائیگا تو نے فلاں فلاں دن یہ عمل کیا؟ حضور فرماتے ہیں پھر کہا جائے گا آج تیرے لیے ہر بدی کے بدلے نیکی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ عرض کرے گا اے رب! اس کے علاوہ بھی میں نے بہت سے عمل کئے ہیں وہ دکھائی نہیں دے رہے۔ میں نے دیکھا اس بات پر حضور ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے آخری دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اہل توحید کو جہنم میں عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہو جائیں گے پھر ان پر رحم کیا جائے گا اور انہیں نکال کر جنت کے دروازے پر ڈال دیا جائے گا حضور فرماتے ہیں جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے پس وہ اس طرح کھلیں گے جس طرح ندی نالوں کی مٹی میں درخت اگتے ہیں۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا جہنم سے نکالا جائے گا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں جسے شک ہو وہ یہ حدیث پڑھے (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ ذرہ بھی ظلم نہیں فرماتا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی زور سے چلانے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان دونوں کو نکالو جب نکالے گئے تو پوچھا تمہاری چیخ و پکار کیوں بلند ہوئی؟" کہنے لگے ہم نے یہ اس لئے

مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَعَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ أَنْ لَّا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيْتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّيْ بُرَآءُ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِيْنِكُمْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

نے فرمایا ان سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ جس بات کی قسم اٹھاتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر وہ لوگ احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کریں تو جب تک تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائیں قبول نہ ہوگا۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ ایک نہایت سفید کپڑوں اور نہایت سیاہ بالوں والا ایک شخص آیا۔ نہ تو اس پر سفر کی کوئی علامت تھی اور نہ ہی ہم اسے جانتے تھے جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ کے زانوؤں سے زانو ملا کر بیٹھ گیا پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور خیر و شر کے مقدر ہونے کی تصدیق کرنا۔ پھر پوچھا اسلام کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس شخص نے پوچھا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے، اور اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا ہو تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں ہر بات میں اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود سوال کرتا ہے خود ہی تصدیق کرتا ہے پھر اس نے پوچھا قیامت کب ہوگی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے پوچھا گیا وہ اس بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے سوال کیا قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں ننگے جسموں والے بکریاں چرانے والوں کو عمارتوں کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کرتے دیکھو گے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں تین دن بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عمر! کیا تجھے معلوم ہے سائل کون تھا؟ وہ

سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَؤُلاَءِ الْفُقَهَاءِ الأَشْرَافِ الأَرْبَعَةِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيِّ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ وَكُنَّا نَرْضَى أَنْ نَرْجِعَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عِنْدِ عَبَّادٍ بِحَدِيثَيْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ.

بَابُ ۲۰ مَا جَاءَ فِي اسْتِكْمَالِ الإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْبَغْدَادِيُّ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلاَ نَعْرِفُ لأَبِي قِلاَبَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ فَقَدْ رَوَى أَبُو قِلاَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيعٍ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو قِلاَبَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ أَبَا قِلاَبَةَ فَقَالَ كَانَ وَاللَّهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الأَلْبَابِ.

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ الأَزْدِيُّ التِّرْمِذِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ان چار فقہاء کرام جیسا کسی کو نہیں دیکھا مالک بن انس لیث بن سعد عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی رحمہم اللہ قتیبہ فرماتے ہیں ہم پسند کرتے تھے کہ حضرت عباد بن عباد سے ہر روز دو حدیثیں لے کر واپس آئیں ۔ عباد بن عباد ، مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد سے ہیں ۔

کامل ایمان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور وہ اپنے گھروالوں سے نرمی سے پیش آتے ہیں ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے حضرت عائشہؓ سے ابوقلابہ کا سماع ہمیں معلوم نہیں ۔ ابوقلابہ نے حضرت عائشہؓ کے دودھ بھائی عبداللہ بن یزید کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث کے علاوہ روایات نقل کی ہیں ۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے ۔ ابن ابی عمرؓ نے بواسطہ سفیان بن عیینہ ، ایوب سختیانی کا قول ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے ابوقلابہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا "اللہ کی قسم وہ عقل و سمجھ والے فقہاء میں سے تھے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے عورتو! صدقہ کیا کرو ، بیشک تم میں سے زیادہ جہنمی ہیں ۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیوں ؟ آپ نے فرمایا اکثرت سے لعن طعن کرتی ہو یعنی خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو ، اور فرمایا میں نے تم سے زیادہ کم عقل اور کم دین والی عورتوں کو جو بڑے بڑے

تَكْثُرْنَ اللَّعْنَ يَعْنِي وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِينِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ تَمْكُثُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٥١٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا فَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ بَابًا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ٢٥ مَا جَاءَ أَنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

١٥١١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ

عقلمندوں اور مردوں کی عقل پر غالب ہو جاتی ہیں نہیں دیکھا ایک عورت نے پوچھا ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقص حیض ہے کہ عورت تین تین چار چار دن نماز کے بغیر رہتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر سے کچھ زائد دروازے ہیں ان میں سے سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور سب سے بلند درواز ہ کلمہ پڑھنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سہیل بن ابی صالح نے بواسطہ عبداللہ بن دینار اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث بواسطہ ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔

حیا ایمان کا حصہ ہے

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا آپ نے فرمایا حیاء ایمان سے ہے۔ احمد بن منیع نے اپنی روایت میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے

فِي حَدِيثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ ۲۰۶ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بھی نصیحت کر رہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تعظیم نماز

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک روز چلتے چلتے میں آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مجھ سے یقیناً بہت بڑی بات کا سوال کیا البتہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرما دے اس کے لئے آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو پھر فرمایا کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے درمیان نماز پڑھنا پھر آپ نے آیت پڑھی (ترجمہ) ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں (یعملون) تک یہ آیت پڑھ کر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام امور کا سر، ان کے ستون اور کوہان کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! بتلائیے نبی کریم نے فرمایا تمام اعمال کا سر اسلام ہے ستون نماز ہے اور کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے ان سب کا استحکام وابستہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ضرور بتائیے یا رسول اللہ۔ راوی فرماتے ہیں نبی کریم نے زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسے روک رکھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی کریم نے فرمایا اے معاذ! تیری ماں روئے لوگوں کو جہنم میں منہ کے بل گھٹنوں کے بل گرانے والی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی (گفتگو) کے سوا اور کیا ہے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۳۔ حدثنا ابن ابی عمر نا عبد اللہ بن وہب عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن ابی الہیثم عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرجل یتعاھد المسجد فاشھدوا لہ بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوۃ وآتی الزکوۃ الآیۃ ھذا حدیث حسن غریب۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو بار بار مسجد میں آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ما جاء فی ترک الصلوۃ۔

ترک نماز

۵۱۴۔ حدثنا قتیبۃ نا جریر وابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الکفر والایمان ترک الصلوۃ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر اور ایمان کے درمیان، فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

۵۱۵۔ حدثنا ھناد نا اسباط بن محمد عن الاعمش بھذا الاسناد نحوہ قال بین العبد وبین الشرک او الکفر ترک الصلوۃ ھذا حدیث حسن صحیح وابو سفیان اسمہ طلحۃ بن نافع۔

ہناد نے بواسطہ اسباط بن محمد اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی آپ نے فرمایا بندہ (مسلم) اور شرک یا (فرمایا) کفر کے درمیان امتیاز نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۵۱۶۔ حدثنا ھناد نا وکیع عن سفیان عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ ھذا حدیث حسن صحیح وابو الزبیر اسمہ محمد بن مسلم بن تدرس۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

۵۱۷۔ حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث ویوسف بن عیسیٰ قالا نا الفضل بن موسیٰ عن الحسین بن واقد ح وثنا ابو عمار ومحمود بن غیلان قالا نا علی بن الحسین بن واقد عن ابیہ ح وثنا محمد بن علی بن الحسن الشقیقی ومحمود بن غیلان قالا نا علی بن الحسن بن شقیق عن الحسین بن واقد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن

حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد نماز ہی ہے، جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا (انکار کے ساتھ ترک کفر ہے محض ترک کفر تغلیظ ہے۔ مترجم) اس باب میں حضرت

أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العهد الذي بيننا وبينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر وفي الباب عن أنس وابن عباس هذا حديث حسن صحيح غريب.

۵۱۸۔ حدثنا قتيبة نا بشر بن المفضل عن الجريري عن عبد الله بن شقيق العقيلي قال كان أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم لا يرون شيئا من الأعمال تركه كفر غير الصلوة۔

باب ۲۰۸

۵۱۹۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن الهاد عن محمد بن إبراهيم بن الحارث عن عامر بن سعد عن العباس بن عبد المطلب أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذاق طعم الإيمان من رضي بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد نبيا هذا حديث حسن صحيح۔

۵۲۰۔ حدثنا ابن أبي عمر نا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلاث من كن فيه وجد بهن طعم الإيمان من كان الله ورسوله أحب إليه مما سواهما وأن يحب المرء لا يحبه إلا لله وأن يكره أن يعود في الكفر بعد إذ أنقذه الله منه كما يكره أن يقذف في النار هذا حديث حسن صحيح وقد رواه قتادة عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ۲۰۹ لا يزني الزاني وهو مؤمن

۵۲۱۔ حدثنا أحمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں، صحابہ کرام، نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔

ایمان کی لذت

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جس شخص میں پائی جائیں گی اس نے ایمان کا مزہ حاصل کر لیا، جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں کسی سے محض اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے محبت کی جائے وہ کفر میں دوبارہ لوٹنا ناپسند ہو اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نجات دی جیسا کہ اسے آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت قتادہ نے بھی اسے بواسطہ حضرت انس بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی (کامل) ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور چور (کامل) ایمان کی

لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَ
هُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ وَفِي الْبَابِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى
حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ
هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ
مِنْهُ الْإِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا
خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ عَادَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ وَرُوِيَ
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا
خُرُوْجٌ عَنِ الْإِيْمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ
غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ فِي الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ
شَيْئًا فَأُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةُ ذَنْبِهِ وَ
مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ رَوٰى ذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ نَا
أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ أَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ
مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ
حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ
أَنْ يُثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْآخِرَةِ
وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ
فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُوْدَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ
الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا كَفَّرَ أَحَدًا بِالزِّنَا وَ

حالت میں چوری نہیں کرتا لیکن توبہ پیش کی جانے والی
چیز ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، عائشہ اور عبداللہ
بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں،
حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے ایمان نکل کر اس کے
سر پر سائبان کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے جب وہ اس حرکت
سے فارغ ہوتا ہے ایمان لوٹ آتا ہے۔ ابوجعفر محمد بن
علی فرماتے ہیں وہ اس وقت ایمان سے نکل کر اسلام کی
طرف آجاتا ہے۔ متعدد طرق سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے
کہ آپ ﷺ نے زنا اور چوری کے بارے میں فرمایا جو آدمی ان میں
سے کسی کا ارتکاب کرے پھر اس پر حد قائم کی جائے تو وہ
اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جس نے یہ گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ
نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو یہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے
چاہے تو روز قیامت اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو
بخش دے۔ یہ حدیث حضرت علی بن ابی طالب، عبادہ بن
صامت اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر
حد لازم ہوئی اور اسے جلد ہی دنیا میں سزا دے دی
گئی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا
ہے کہ اپنے بندے کو آخرت میں زیادہ عذاب دے
اور جو حد کو پہنچا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ
ڈال دیا اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس
سے زیادہ لطف و کرم والا ہے کہ کسی بات کو
معاف فرمانے کے بعد لوٹائے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے یہ علماء کا قول ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے
چوری، زنا اور شراب پینے والے کو کافر کہا ہو اگر حلال

عبد الله بن عمرو وهذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن مسعود وإنما نعرفه من حديث حفص بن غياث عن الأعمش وأبو الأحوص اسمه عوف بن مالك بن نضلة الجشمي تفرد به حفص.

۲۲۶۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أنا إسماعيل بن أبي أويس ني كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف بن زيد بن ملحة عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الدين ليأرز إلى الحجاز كما تأرز الحية إلى جحرها وليعقلن الدين من الحجاز معقل الأروية من رأس الجبل إن الدين بدأ غريبا ويرجع غريبا فطوبى للغرباء الذين يصلحون ما أفسد الناس من بعدي من سنتي هذا حديث حسن.

باب ما جاء في علامة المنافق

۲۲۷۔ حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن محمد بن قيس عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آية المنافق ثلاث إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان هذا حديث حسن غريب من حديث العلاء وقد روي من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وأنس وجابر.

۲۲۸۔ حدثنا علي بن حجر نا إسماعيل بن جعفر عن أبي سهيل بن مالك عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وأبو سهيل هو عم مالك بن أنس واسمه نافع

سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ہم اسے بواسطہ حفص بن غیاث، اعمش کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت میں وہ متفرد ہیں ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اس حدیث میں یہ متفرد ہیں۔

کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین (اسلام) حجاز کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ کی سمت جاتا ہے۔ اور دین حجاز میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ دین غریبوں سے شروع ہوا اور انہی کی طرف لوٹے گا پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے جو میرے بعد میری بگڑی ہوئی سنت کی اصلاح کریں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

منافق کی علامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کی خلاف ورزی کرے اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ یہ حدیث علاء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوسہیل بن مالک سے بواسطہ والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ ابوسہیل حضرت مالک بن انس کے چچا ہیں۔ ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی

إنه قال دخلت عليه وهو في الموت فبكيت فقال مهلا لم تبكي فوالله لئن استشهدت لأشهدن لك ولئن شفعت لأشفعن لك ولئن استطعت لأنفعنك ثم قال والله ما من حديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لكم فيه خير إلا حدثتكموه إلا حديثا واحدا وسوف أحدثكموه اليوم وقد أحيط بنفسي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من شهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله حرم الله عليه النار وفي الباب عن أبي بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة وجابر وابن عمر وزيد بن خالد والصنابحي هو عبد الرحمن بن عسيلة أبو عبد الله هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي عن الزهري أنه سئل عن قول النبي صلى الله عليه وسلم من قال لا إله إلا الله دخل الجنة فقال إنما كان هذا في أول الإسلام قبل نزول الفرائض والأمر والنهي ووجه هذا الحديث عند بعض أهل العلم أن أهل التوحيد سيدخلون الجنة وإن عذبوا في النار بذنوبهم فإنهم لا يخلدون في النار وقد روي عن ابن مسعود وأبي ذر وعمران بن حصين وجابر بن عبد الله وابن عباس وأبي سعيد الخدري وأنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سيخرج قوم من النار من أهل التوحيد ويدخلون الجنة وهكذا روي عن سعيد بن جبير وإبراهيم النخعي وغير واحد من التابعين في تفسير هذه الآية ربما يود الذين كفروا لو كانوا

اللہ کی قسم اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو تمہارے لیے گواہی دوں گا اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو تمہاری شفاعت کروں گا۔ اور اگر ہو سکا تو تمہیں نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا اللہ کی قسم! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی ہیں ان میں سے ہر وہ حدیث تم سے بیان کر دی جس میں تمہارا نفع تھا۔ صرف ایک حدیث رہ گئی ہے آج تم سے بیان کرتا ہوں اس وقت میرا نفس گھیر لیا گیا ہے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، جابر، ابن عمر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صنابحی سے ابو عبداللہ عبدالرحمن بن عسیلہ مراد ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ منقول ہے کہ حضرت زہری سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا "جس نے کلمہ توحید پڑھا جنت میں داخل ہوا" انہوں نے جواب دیا یہ ابتدائے اسلام میں فرائض اور امر و نہی کے نزول سے پہلے تھا۔ بعض علماء کے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ اہل توحید جنت میں داخل ہوں گے اگرچہ انہیں گناہوں کے سبب جہنم میں عذاب دیا جائے لیکن وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن مسعود، ابوذر، عمران بن حصین، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، ابو سعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل توحید (جنہیں اقرار رسالت بھی ہو) کی ایک جماعت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور متعدد تابعین سے آیت کریمہ (ترجمہ "کافر چاہیں گے کاش کہ وہ مسلمان

عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارَى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٥٣٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ الْأَفْرِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُفَسَّرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

٥٣٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٥٤٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

ہو جائے گی۔ اس باب میں حضرت سعد، عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر وہ کچھ ضرور آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہو گا تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ حرکت کریں گے۔ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے ایک کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ نجات پانے والے کون ہیں! آپ نے فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے راستے پر ہوں گے (یعنی اہل سنت والجماعت) یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے ہم اسے اس طرح صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی نے اپنی مخلوق اندھیرے میں پیدا فرمائی پھر ان پر اپنا نور ڈالا جس پر وہ روشنی پڑ گئی ہدایت پا گیا اور جس پر نہ پڑی گمراہ رہا اور میں اسی لیے کہتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے علم پر قلم خشک ہو گیا یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا قَالَ أَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ بلا شرکت غیرے اس کی عبادت کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا کیا تم جانتے ہو جب بندے ایسا کریں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "کہ حق ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاؤُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ وَالْأَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوْا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور یہ خوشخبری دی کہ جس شخص کو اس طرح موت آئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا اگرچہ زنا کرے یا چوری کرے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ علم

بَابُ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بھلائی اور دین کی سمجھ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ

عليه وسلم قال من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين وفي الباب عن عمر وأبي هريرة ومعاوية هذا حديث حسن صحيح

باب فضل طلب العلم

۵۳۳. حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أسامة عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا إلى الجنة هذا حديث حسن.

۵۳۴. حدثنا نصر بن علي نا خالد بن يزيد العتكي عن أبي جعفر الرازي عن الربيع بن أنس عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج في طلب العلم فهو في سبيل الله حتى يرجع هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم فلم يرفعه

۵۳۵. حدثنا محمد بن حميد الرازي نا محمد بن المعلى نا زياد بن خيثمة عن أبي داود عن عبد الله بن سخبرة عن سخبرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من طلب العلم كان كفارة لما مضى هذا حديث ضعيف الإسناد وأبو داود اسمه نفيع الأعمى يضعف في الحديث ولا يعرف لعبد الله بن سخبرة كبير شيء ولا لأبيه.

باب ما جاء في كتمان العلم

۵۳۶. حدثنا أحمد بن بديل بن قريش اليامي الكوفي نا عبد الله بن نمير عن عمارة بن زاذان عن علي بن الحكم عن عطاء عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

عطا فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

طلب علم کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپسی تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے بعض محدثین نے اس کو غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت سنجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم تلاش کیا تو یہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے، اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابو داؤد کا نام نفیع اعمیٰ ہے یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ عبداللہ بن سنجرہ اور ان کے والد سے بہت زیادہ روایات ثابت نہیں ہیں۔

علم کا چھپانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے جاننے کے باوجود اسے

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابٌ ٣١ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِيصَاءِ بِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

٥٣٧ . حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيدٍ فَيَقُولُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ أَبَا هَارُونَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيَى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ حَتَّى مَاتَ وَأَبُو هَارُونَ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ

٥٣٨ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا رَآنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

بَابٌ ٣٢ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

٥٣٩ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

طلباء کے بارے میں نیکی کی وصیت

حضرت ابوہارون کہتے ہیں ہم ابوسعید کے پاس آتے تو وہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تمہیں بیان کروں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے لوگ اطراف عالم سے تمہارے پاس دین سیکھنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں نیکی کی وصیت کرو۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ، ابوہارون عبدی کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں ابن عون ہمیشہ ابوہارون عبدی سے روایت کرتے رہے یہاں تک کہ ابوہارون کا انتقال ہو گیا۔ ابوہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس مشرق سے کچھ لوگ علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں بھلائی کی نصیحت کرو۔ ابوہارون کہتے ہیں حضرت ابوسعید جب ہمیں دیکھتے تو فرماتے تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت مبارک ہو۔ اس حدیث کو ہم صرف ابوہارون عبدی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

علم کا اٹھ جانا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَزِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا۔

۵۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا هٰذَا حَدِيثٌ

فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے دلوں) سے کھینچ لے بلکہ علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا امیر بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور زیاد بن لبید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے زہری نے بواسطہ عروہ حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (دونوں) سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ وہ وقت ہے۔ اس کے بعد لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں سے کسی چیز پر بھی قادر نہ ہوں گے زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا ہم سے کس طرح چھینا جائے گا حالانکہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اللہ کی قسم! ہم خود بھی پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی پڑھائیں گے" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زیاد! تجھے تیری ماں روئے میں تجھے فقہائے مدینہ سے سمجھتا تھا۔ یہ تورات اور انجیل، یہود و نصاریٰ کے پاس موجود ہے پھر انہیں کیا فائدہ پہنچا۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں میں نے عبادہ بن صامت سے ملاقات کی تو کہا کیا آپ نے سنا آپ کے بھائی ابوالدرداء کیا کہتے ہیں۔ میں نے انہیں حضرت ابوالدرداء کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا ابوالدرداء نے سچ کہا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ پہلا علم جو لوگوں سے اٹھا یا جائے گا خشوع ہے۔

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَ

انہوں نے فرمایا ہاں اس (مروان) نے ہم سے چند ایسی باتیں پوچھیں جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا۔ بہت سے فقیہ اپنے سے کامل فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ اور بہت سے مسئلہ جاننے والے خود فقیہ نہیں ہوتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، جبیر بن مطعم، ابودرداء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے دوسروں تک، اسے ویسا ہی پہنچایا جیسے سنا کیونکہ بہت سے وہ لوگ جن تک مسئلہ پہنچایا گیا سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، زبیر، سعید بن زید، عبداللہ بن عمرو، انس، جابر

وَالزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالْمُنْقَعِ وَأَوْسٍ الثَّقَفِيِّ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ أَثْبَتُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ وَكِيعٌ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذْبَةً.

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَسَمُرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابن عباس، ابوسعید، عمرو بن عبسہ، عقبہ بن عامر، معاویہ، بریدہ، ابوموسیٰ، ابوامامہ، عبداللہ بن عمر، منقع، اور اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں منصور بن معتمر اہل کوفہ میں اثبت ہیں۔ اور وکیع فرماتے ہیں ربعی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے مجھ پر جھوٹ بولا راوی کہتے ہیں میرے خیال میں آپ نے فرمایا "قصداً" تو اس کو اپنا گھر جہنم میں بنانا چاہیے۔ یہ حدیث اس طریق میں حضرت زہری کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ دیگر طرق سے بھی یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

جان بوجھ کر جھوٹی حدیث روایت کرنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، شعبہ نے بواسطہ حکم اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ اعمش اور ابن ابی لیلیٰ بواسطہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں بواسطہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ

وسلم وكأن حديث عبد الرحمن بن أبي ليلى عن سمرة عند أهل الحديث أصح قال سألت عبد الله بن عبد الرحمن أبا محمد عن حديث النبي صلى الله عليه وسلم من حدث عني حديثا وهو يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين قلت له من روى حديثا وهو يعلم أن إسناده خطأ أيخاف أن يكون قد دخل في حديث النبي صلى الله عليه وسلم أو إذا روى الناس حديثا مرسلا فأسنده بعضهم أو قلب إسناده يكون قد دخل في هذا الحديث فقال لا إنما معنى هذا الحديث إذا روى الرجل حديثا ولا يعرف لذلك الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم أصل فحدث به فأخاف أن يكون قد دخل في هذا الحديث.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت محدثین کے نزدیک اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان جب کہ وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ بھی ایک جھوٹا ہے" تو کیا وہ شخص بھی اس میں داخل ہے جو ایک حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی سند غلط ہے یا وہ حدیث مسند بیان کی جسے بعض نے مرسل بیان کیا یا سند الٹ دی؟ انہوں نے فرمایا "نہیں" کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے ایسی حدیث روایت کی جس کی کوئی اصل نہیں تو مجھے ڈر ہے کہ وہ اس حدیث کے مطابق جھوٹا ہوگا۔

باب ما نهي عنه أن يقال عند حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم

۵۵ حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن محمد بن المنكدر وسالم أبي النضر عن عبيد الله بن أبي رافع عن أبي رافع وغيره رفعه قال لا ألفين أحدكم متكئا على أريكته يأتيه أمر مما أمرت به أو نهيت عنه فيقول لا أدري ما وجدنا في كتاب الله اتبعناه هذا حديث حسن وروى بعضهم عن سفيان عن ابن المنكدر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وسالم أبي النضر عن عبيد الله بن أبي رافع عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وكان ابن عيينة إذا روى هذا الحديث على الانفراد بين حديث محمد بن المنكدر

حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں۔

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت ابو رافع سے بیان کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں اسے مرفوع بیان کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں ایسے آدمی کو ہرگز نہ پاؤں جس کے پاس کوئی ایسی بات آئے جس کا میں نے حکم دیا یا جس سے میں نے منع کیا تو وہ کہے میں نہیں جانتا ہم نے صرف اس کی پیروی کی جسے اللہ کی کتاب میں پایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ سفیان اور ابن منکدر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کیا ہے۔ سالم ابو نضر نے بواسطہ عبیداللہ بن ابو رافع، حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا۔ ابن عیینہ اس حدیث کو

مِنْ حَدِيثِ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ وَإِذَا جَمَعَهُمَا رَوَى هٰكَذَا. أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ أَسْلَمُ.

٥٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

٥٥١- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ

٥٥٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ

حضرت ابن منکدر سے بیان کرتے وقت فرق واضح کر دیتے اور جب علیحدہ (ابن منکدر اور سالم ابوالنضر) سے بیان کرتے تو اسی طرح (مذکورہ بالا کی طرح) بیان کرتے۔ ابو رافع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں ان کا نام اسلم ہے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سنو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا کہے گا ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (کافی) ہے، ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور اسے حرام سمجھیں گے جسے اس میں حرام پائیں گے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح حرام کیا ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ف۔

حدیث لکھنے کی ممانعت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث) لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے مروی ہے ہمام نے بھی اسے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے۔

حدیث لکھنے کی اجازت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھتے اور آپ سے حدیث سنتے اسے پسند کرتے لیکن یاد

ف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد گرامی سے فتنۂ انکار حدیث کی خبر دی اور سنت کی تشریعی حیثیت واضح کرتے ہوئے امت کو اس فتنہ سے بچنے کی تلقین (فرمائی) خود قرآن پاک جسے منکرین حدیث ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں بہ بانگ دہل اعلان فرماتا ہے جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔ (سورۂ حشر پ ۲۸) حجیت حدیث کے بارے میں غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف "حجیت حدیث" کا مطالعہ لازمی ہے۔ (مترجم)

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ لِلْخَطِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَائِمِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ الْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

نہ رکھ سکتے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے احادیث سنتا ہوں جو مجھے اچھی لگتی ہیں لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو " اور آپ نے لکھنے کا اشارہ فرمایا ۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اس حدیث کی سند قائم نہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا فرماتے ہیں خلیل بن مرہ منکر حدیث ہے ۔

۵۶۳ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو شَاهٍ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا (حضرت ابوہریرہ نے حدیث میں پورا واقعہ ذکر کیا) پھر ایک شخص ابوشاہ نے کہا " یا رسول اللہ! مجھے لکھ دیجئے " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا " ابوشاہ کو لکھ دو " اس حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے ۔

۵۶۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَوَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ هُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام میں سے عبداللہ بن عمرو کے علاوہ کوئی بھی مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ روایت کرنے والا نہیں اور وہ (عبداللہ بن عمرو) لکھ لیا کرتے تھے جبکہ میں نہیں لکھتا تھا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ، وہب بن منبہ اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت کرتے ہیں ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا

٥٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدِ الشَّامِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

٥٦٦ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَدَلَّهُ عَلَى آخَرَ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٥٦٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُبْدِعَ بِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فُلَانًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (سن کر) دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ ابوعاصم اوزاعی، حسان بن عطیہ اور ابوکبشہ سلولی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی یہ حدیث صحیح ہے۔

نیکی میں راہ نمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ کے پاس سواری کا جانور نہ تھا آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ اس شخص نے اسے جانور دے دیا۔ سائل نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی تو آپ نے فرمایا نیکی پر دلالت کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابومسعود اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سواری مانگی اور عرض کیا میری سواری کا جانور تھک رہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص کے پاس جاؤ وہ گیا تو اس نے اسے سواری کا جانور دے دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ قَالَ عَامِلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو۔

نے فرمایا نیکی پر دلالت کرنے والے کے لیے اسی طرح ثواب ہے جس طرح نیکی کرنے والے کے لیے ہے۔ آپ نے "فاعلہ" فرمایا یا "عاملہ"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيهِ۔

حسن بن خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر، اعمش اور ابو عمرو شیبانی، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مرفوعاً روایت نقل کی اس میں مثل اجر فاعلہ کے الفاظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا وَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَدْ رَوَى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَبُرَيْدٌ يُكْنَى أَبَا بُرْدَةَ هُوَ ابْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرکے ثواب حاصل کرو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ کراتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے برید جن کی کنیت ابو بردہ ہے وہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی ظلم سے قتل کیا جائے اس کے خون کا ایک حصہ آدم کے بیٹے پر ہوتا ہے اس لیے کہ سب سے پہلے اسی نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔ عبدالرزاق نے "اسن" کی جگہ "سن" کا لفظ ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتُّبِعَ

ہدایت کی طرف بلانا

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من يتبعه لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا ومن دعا إلى ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من يتبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا هذا حديث حسن صحيح

۵۵۲ - حدثنا أحمد بن منيع نا يزيد بن هارون قال نا المسعودي عن عبد الملك بن عمير عن ابن جرير بن عبد الله عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سن سنة خير فاتبع عليها فله أجره ومثل أجور من اتبعه غير منقوص من أجورهم شيئا ومن سن سنة شر فاتبع عليها كان عليه وزره ومثل أوزار من اتبعه غير منقوص من أوزارهم شيئا وفي الباب عن حذيفة هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن جرير بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وقد روي هذا الحديث عن المنذر بن جرير بن عبد الله عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي عن عبيد الله بن جرير عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أيضا.

باب الأخذ بالسنة واجتناب البدعة.

۵۵۳ - حدثنا علي بن حجر نا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن عمرو السلمي عن العرباض بن سارية قال وعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما بعد صلاة الغداة موعظة

ہے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لیے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو ہے اور ان کے گناہ میں بھی کمی نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لیے اپنا ثواب بھی ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا جبکہ ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے برا طریقہ جاری کیا پھر وہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لیے اپنا گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مروی ہے حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ کے دونوں صاحبزادے حضرت منذر اور حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلیغ وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل لرز گئے۔ ایک شخص نے کہا یہ تو رخصت ہونے والے شخص کے وعظ جیسا ہے

بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

یا رسول! آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے نیز (امیر کا حکم) سننے اور ماننے کا حکم دیتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بے شک تم میں جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ شریعت کے خلاف (نئی) باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے تم میں جو شخص یہ زمانہ پائے اسے میری اور میرے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے خلفاء کا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے سنت کو داڑھوں سے (مضبوط) پکڑ لو یہ حدیث حسن صحیح ہے ثور بن یزید نے بواسطہ خالد بن معدان، عبدالرحمٰن ابن عمرو سلمی، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يُكْنَى أَبَا نَجِيحٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حسن بن علی خلال اور دوسرے راوی فرماتے ہیں ہم سے ابوعاصم نے بواسطہ ثور بن یزید، خالد بن معدان اور عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی عرباض بن ساریہ کی کنیت ابونجیح ہے۔ حجر بن حجر کے واسطے سے بھی یہ حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اعْلَمْ قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ أَحْيَى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا تُرْضِي اللهَ وَرَسُولَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ

کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث سے فرمایا "جان لو" عرض کیا "یا رسول اللہ کیا جانوں؟" آپ نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹ چکی تھی اس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کے لیے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ اور جس نے کسی برائی کا آغاز کیا جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے

٥١٧۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتركوني ما تركتكم فاذا حدثتكم فخذوا عني فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على انبيائهم هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں تم مجھے چھوڑے رہو اور جب میں تم سے کچھ بیان کروں اسے مجھ سے لے لو بے شک تم سے پہلے لوگ (انبیاء) سے زیادہ سوال کرنے اور اختلافات کی وجہ سے ہلاک ہوئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٢٢ ما جاء في عالم المدينة

مدینہ کے ایک عالم

٥١٨۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزار واسحق بن موسى الانصاري قالا نا سفيان بن عيينة عن ابن جريج عن ابي الزبير عن ابي صالح عن ابي هريرة رواية يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون احدا اعلم من عالم المدينة هذا حديث حسن صحيح وهو حديث ابن عيينة وقد روي عن ابن عيينة انه قال في هذا من عالم المدينة انه مالك بن انس قال اسحق بن موسى وسمعت ابن عيينة قال هو العمري الزاهد واسمه عبد العزيز بن عبد الله وسمعت يحيى بن موسى يقول قال عبد الرزاق هو مالك بن انس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ طلب علم میں اونٹوں کی سینہ کوبی کریں گے (تیزی سے جائیں) لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں پائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عیینہ سے منقول ہے کہ یہ عالم، حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ ہیں۔ اسحاق بن موسیٰ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عالم عمری زاہد ہیں اور ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ یحییٰ بن موسیٰ فرماتے ہیں عبدالرزاق کا قول ہے کہ وہ عالم مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

باب ٢٣ ما جاء في فضل الفقه على العبادة

عبادت پر فقہ کی فضیلت۔

٥١٩۔ حدثنا محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن موسى نا الوليد هو ابن مسلم نا روح بن جناح عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيه اشد على الشيطان من الف عابد هذا حديث غريب ولا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الوليد بن مسلم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

٥٢٠۔ حدثنا محمود بن خداش البغدادي

قیس بن کثیر فرماتے ہیں مدینہ شریف کا ایک آدمی

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ هُوَ عِنْدِيْ مُرْسَلٌ وَلَمْ يُدْرِكْ عِنْدِيْ ابْنُ اَشْوَعَ يَزِيْدَ بْنَ سَلَمَةَ وَابْنُ اَشْوَعَ اِسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ.

ابو عیسیٰ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں اس حدیث کی سند متصل نہیں اور یہ میرے نزدیک مرسل ہے ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے اور انہوں نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا خَلَفُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَوْفٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ خَلَفِ بْنِ اَيُّوْبَ الْعَامِرِيِّ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَرْوِيْ عَنْهُ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ كَيْفَ هُوَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں منافق میں جمع نہیں ہوسکیں اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عوف بن ایوب عامری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن علاء کے سوا کسی اور نے اس سے روایت نہیں کیا اور اس کا حال مجھے معلوم نہیں۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ نَا الْقَاسِمُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ سَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُوْلُ عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعٰى كَبِيْرًا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عابد پر عالم کی فضیلت اس طرح ہے جیسے میری تم میں سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور زمین و آسمان والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں (تک)، اس شخص کے لیے رحمت مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے میں نے ابوعمار حسین بن حریث خزاعی سے سنا کہ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں عالم باعمل جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے آسمانی مخلوق میں اسے کبیر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

مومن، بھلائی سننے سے ہرگز سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ اس کے سبب جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَخْزُومِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کی بات، مومن کی گمشدہ میراث جہاں پائے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم بن فضل مخزومی حدیث میں ضعیف ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَالْآدَابِ — استئذان اور آداب کے ابواب

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

سلام کو پھیلانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ایمان کے بغیر جنت میں نہیں داخل ہو سکتے اور جب تک باہمی محبت نہ ہو (کامل) مومن نہیں کہلا سکتے۔ تو کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ وہ بات آپس میں سلام کو عام کرنا ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن سلام

وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

شریح بن ہانی بواسطہ والد، عبداللہ بن عمرو، براء، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

٥٨٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرِيرِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَلِيٍّ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ.

فضیلت سلام

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر کہا "السلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "(دس نیکیاں)" دوسرا آدمی حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ" آپ نے فرمایا "بیس نیکیاں" پھر تیسرا آدمی آیا اور کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تیس نیکیاں" یہ حدیث اس طریق یعنی عمران بن حصین کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، علی اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْاِسْتِئْذَانَ ثَلَاثٌ

٥٨١ ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَأْتِيَنِّي عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ

اجازت تین بار مانگنا ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا السلام علیکم کیا میں آ سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ایک" حضرت ابوموسیٰ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا السلام علیکم کیا اندر آ سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "دو" حضرت ابوموسیٰ نے کچھ دیر ٹھہر کر پھر کہا "السلام علیکم کیا اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تین" حضرت ابوموسیٰ واپس چلے گئے تو حضرت عمر نے دربان سے پوچھا "انہوں نے کیا کیا؟" اس نے عرض کی واپس چلے گئے ہیں آپ نے فرمایا انہیں بلا لاؤ جب آگئے تو فرمایا آپ نے یہ کیا کیا؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

۵۹۰ - حدثنا إسحٰق بن منصور نا عبد الله بن نمير نا عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال دخل رجل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في ناحية المسجد فصلى ثم جاء فسلم عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك فارجع فصل فإنك لم تصل فذكر الحديث بطوله هٰذا حديث حسن وروى يحيى بن سعيد القطان هٰذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري فقال عن أبيه عن أبي هريرة وحديث يحيى بن سعيد أصح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک" جاؤ اور پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی"۔ بعدازاں انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن عمر، سعید مقبری سے روایت کی۔ یحییٰ بن سعید کی روایت اصح ہے۔

باب (۲۳) ما جاء في تبليغ السلام

سلام پہنچانا

۵۹۱ - حدثنا علي بن المنذر الكوفي نا محمد بن فضيل عن زكريا بن أبي زائدة عن عامر قال ثني أبو سلمة أن عائشة حدثته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها إن جبريل يقرئك السلام قالت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته وفي الباب عن رجل من بني نمير عن أبيه عن جده هٰذا حديث حسن صحيح وقد رواه الزهري أيضا عن أبي سلمة عن عائشة.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں ام المومنین نے فرمایا "علیہم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اس باب میں نو نمیر کے ایک شخص سے بھی روایت منقول ہے جسے اس نے بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے بھی بواسطہ ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

باب (۲۴) ما جاء في فضل الذي يبدأ بالسلام

پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت

۵۹۲ - حدثنا علي بن حجر نا قران بن تمام الأسدي عن أبي فروة الرهاوي يزيد بن سنان عن سليم بن عامر عن أبي أمامة قال قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجلان يلتقيان أيهما يبدأ بالسلام فقال أولاهما بالله هٰذا حديث

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ! جب دو آدمی باہم ملاقات کریں تو ان میں سے کون پہلے سلام کرے؟ آپ نے فرمایا پہلے سلام کرنے والا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابوفروہ رہاوی کے

محمد ابو فروة الرهاوی مقارب الحدیث إلا أن ابنه محمد بن یزید روی عنه مناکیر

باب ۳۲: ما جاء فی کراهیة إشارة الید فی السلام

۵۹۳ - حدثنا قتیبة نا ابن لهیعة عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیس منا من تشبه بغیرنا لا تشبهوا بالیهود ولا بالنصاری فإن تسلیم الیهود الإشارة بالأصابع وتسلیم النصاری الإشارة بالأکف هذا حدیث إسناده ضعیف وروی ابن المبارک هذا الحدیث عن ابن لهیعة فلم یرفعه.

باب ۳۳: ما جاء فی التسلیم علی الصبیان

۵۹۴ - حدثنا أبو الخطاب زیاد بن یحیی البصری نا أبو عتاب سهل بن حماد نا شعبة عن سیار قال کنت أمشی مع ثابت البنانی فمر علی صبیان فسلم علیهم فقال ثابت کنت مع أنس فمر علی صبیان فسلم علیهم فقال أنس کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فمر علی صبیان فسلم علیهم هذا حدیث صحیح ورواه غیر واحد عن ثابت وروی من غیر وجه عن أنس حدثنا قتیبة نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن أنس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه.

باب ۳۴: ما جاء فی التسلیم علی النساء

۵۹۵ - حدثنا سوید نا عبد الله بن المبارک نا عبد الحمید بن بهرام أنه سمع شهر بن حوشب یقول سمعت أسماء بنت یزید تحدث أن رسول الله صلی الله علیه وسلم

مقارب الحدیث ہے البتہ ان کے بیٹے نے ان سے کچھ منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔

سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ بنو یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے غیر مرفوعاً بیان کی ہے۔

بچوں کو سلام کہنا۔

حضرت سیار فرماتے ہیں میں ثابت بنانی کے ہمراہ جا رہا تھا آپ کا گذر بچوں پر ہوا تو آپ نے ان کو سلام کہا اور فرمایا میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ بچوں کے پاس سے گذرے تو سلام کیا اور فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا جب آپ بچوں کے پاس سے گذرے تو آپ نے ان کو سلام کہا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور کئی لوگوں نے حضرت ثابت سے روایت کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی متعدد طریق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

عورتوں کو سلام کہنا

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں گذرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے سلام کے ساتھ ہاتھ مبارک جھکایا۔

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيَدِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا بَأْسَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ شَهْرٌ حَسَنُ الْحَدِيثِ وَقَوَّى أَمْرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ رَوَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ. حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ إِنَّ شَهْرًا تَرَكُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ النَّضْرُ تَرَكُوهُ أَيْ طَعَنُوا فِيهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

٢٦٩٦ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

بَابُ السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

٢٦٩٧ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبدالحمید (راوی) نے ہاتھ سے اشارہ کیا (لہرایا) یہ حدیث حسن ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں بواسطہ عبدالحمید بن بہرام شہر بن حوشب کی روایت میں کچھ حرج نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ شہر بن حوشب، حدیث میں اچھا اور قوی ہے۔ ابن عون نے اس کے بارے میں کلام کیا پھر خود ہی بواسطہ ہلال بن ابی زینب اسے روایت نقل کی۔ ہم سے ابوداؤد نے بواسطہ نضر بن شمیل، ابن عون سے نقل کیا کہ محدثین نے شہر بن حوشب کو چھوڑ دیا ہے۔ ابوداؤد نضر کا قول نقل کرتے ہیں کہ چھوڑنے سے مراد طعن کرنا ہے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بیٹے! جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

پہلے سلام پھر گفتگو

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام، گفتگو سے پہلے ہے۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی کو کھانے پر نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔ یہ حدیث منکر ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں عنبسہ بن عبدالرحمن، حدیث میں ضعیف اور

ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ذَاهِبٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

ناقابل اعتبار ہے محمد بن زاذان منکر حدیث ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے

٥٩٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر ان میں سے کوئی ایک راستے میں ملے تو اسے تنگ جانب چلنے پر مجبور کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٩٩۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں یہودیوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا "السام علیک" (تم پر موت ہو۔ معاذ اللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیکم" (تم پر بھی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا تم پر موت اور لعنت ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر بات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ ام المومنین نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا! حضور نے فرمایا میں نے ان کا جواب (علیکم سے) دے دیا۔ اس باب میں حضرت ابو بصرہ غفاری، ابن عمر، انس اور ابو عبدالرحمن جہنی رضی اللہ عنہم

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

مسلم و غیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کرنا

٦٠٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان اور یہودی ملے جلے تھے تو آپ نے انہیں سلام کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٢٣٩ ما جاء في تسليم الراكب على الماشي

٩٠١۔ حدثنا محمد بن المثنى وإبراهيم بن يعقوب قالا نا روح بن عبادة عن حبيب بن الشهيد عن الحسن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يسلم الراكب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على الكثير وزاد ابن المثنى في حديثه ويسلم الصغير على الكبير وفي الباب عن عبد الرحمن ابن شبل وفضالة بن عبيد وجابر هذا حديث قد روي من غير وجه عن أبي هريرة وقال أيوب السختياني ويونس بن عبيد وعلي بن زيد إن الحسن لم يسمع من أبي هريرة۔

٩٠٢۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله نا حيوة ابن شريح أخبرني أبو هانئ الخولاني عن أبي علي الجنبي عن فضالة بن عبيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يسلم الفارس على الماشي والماشي على القائم والقليل على الكثير هذا حديث حسن صحيح وأبو علي الجنبي اسمه عمرو بن مالك۔

٩٠٣۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يسلم الصغير على الكبير والمار على القاعد والقليل على الكثير هذا حديث حسن صحيح۔

باب التسليم عند القيام والقعود

٩٠٤۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا انتهى

سوار پیادہ کو سلام کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادے کو چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ ابن مثنی نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن شبل، فضالہ بن عبید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے ایوب سختیانی یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا کہ حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادہ کو چلنے والا کھڑے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹے بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے، زیادہ کو سلام کریں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کہنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو سلام

أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ أَيْضًا عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ الْاِسْتِئْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

٢٧٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَوْ أَنَّهُ حِيْنَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَأَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ۔

بَابٌ مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

٢٧٠٦ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

٢٧٠٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اٹھتے وقت پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے کی بنسبت زیادہ اہمیت نہیں رکھتا یہ حدیث حسن ہے ابن عجلان سے بھی یہ حدیث بواسطہ سعید مقبری ، ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

گھر کے سامنے اجازت مانگنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اجازت ملنے سے پہلے پردہ اٹھا کر کسی کے گھر میں نظر ڈالی اور گھر والوں کے ستر کو دیکھا تو وہ اس حد کو پہنچا جو اس کے لیے جائز نہیں اور اگر اندر جھانکتے وقت سامنے سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ عیب نہ لگاتا اور اگر کوئی بے پردہ دروازے کے سامنے سے گزرے اور گھر کی طرف اس کی نظر پڑ جائے تو اس کا گناہ نہیں بلکہ گناہ گھر والوں کا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں ابوعبدالرحمن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بلا اجازت کسی کے گھر جھانکنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ کو جھانکا آپ نے تیر کی نوک اس کی طرف کی چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے حجرۂ مبارک کے سوراخ سے جھانکا آپ اپنے

مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کی کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس سے تیری آنکھ چبھو دیتا نظر سے بچاؤ کے لیے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۵۳ التَّسْلِيمِ قَبْلَ الْاِسْتِئْذَانِ

پہلے سلام پھر اجازت

۶۰۸ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَإٍ وَضَغَابِيسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ أَيْضًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَ هٰذَا۔

حضرت کلدہ بن حنبل فرماتے ہیں صفوان بن امیہ نے مجھے دودھ، ہرنی کا بچہ اور ککڑیاں دیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ اس وقت بالائی وادی میں تشریف رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں میں اجازت مانگے اور سلام کئے بغیر اندر داخل ہو گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جاؤ اور کہو "السلام علیکم کیا میں آسکتا ہوں"؟ یہ واقعہ حضرت صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے۔ عمرو کہتے ہیں مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بتائی لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ سے سنا یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

۶۰۹ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا "کون ہے"؟ میں نے عرض کیا "میں ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں، میں" گویا کہ آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٢٥٤ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ طُرُوقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا قَالَ فَطَرَقَ رَجُلَانِ بَعْدَ نَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا۔

سفر سے رات کے وقت گھر پہنچنا مکروہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو سفر سے اپنی عورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سفر سے اپنی عورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اسکے سفر سے رات کے وقت آئے تو ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس اندر سے

بَابُ ٢٥٥ مَا جَاءَ فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ

٩١١۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا شَبَابَةُ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمْزَةُ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو النَّصِيبِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ۔

خط کو گرد آلود کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو اسے خاک آلود کر دے کیونکہ یہ حاجت کو زیادہ پورا کرنے والا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے ابو الزبیر سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حمزہ سے مراد ابن عمرو نصیبی ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔

بَابُ ٢٥٦

٩١٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ أُمِّ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُمْلِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهُوَ إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ مُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ

کان پر قلم رکھنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے سامنے کاتب بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قلم اپنے کان پر رکھو اس سے مضمون زیادہ یاد آتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور یہ ضعیف سند ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ بن عبد الرحمان

سُفْيَانَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ.

بَابُ ٢٦٠ مَا جَاءَ فِي خَتْمِ الْكِتَابِ

٢٧١٦ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ هَذَا حَدِيثٌ

بَابُ ٢٦١ كَيْفَ السَّلَامُ

٢٧١٧ - حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِنَا أَهْلَهُ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا فَكُنَّا نَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم کا نامہ مبارک منگوا کر پڑھا اس میں لکھا تھا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے، اللہ کے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روم کے بڑے بادشاہ ہرقل کی طرف۔ ہدایت کے پیروکار پر سلام ہو۔ امابعد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

خط پر مہر لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عجم والوں کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کیا گیا یارسول اللہ! یہ لوگ مہر کے بغیر خط کو قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوالی حضرت انس فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی حضور کے ہاتھ پر اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

سلام کا طریقہ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور میرے دو ساتھی مدینہ شریف آئے بھوک کی وجہ سے ہماری آنکھیں اور کان جواب دے چکے تھے ہم اپنے آپ کو صحابہ کرام کے سامنے پیش کرتے لیکن ہمیں کوئی بھی قبول نہ کرتا چنانچہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ہمیں گھر لے آئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا دودھ دوہا کرو ہم ان کا دودھ دوہتے اور ہر ایک اپنے حصے کا دودھ پی لیتا اور حضور کا حصہ بھی اٹھا کر رکھ دیا جاتا رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سونے والے نہ جاگتے اور جاگنے والے سن لیتے۔ پھر مسجد میں

من الليل فيسلم تسليما لا يوقظ النائم ويسمع اليقظان ثم يأتي المسجد فيصلي ثم يأتي شرابه فيشربه هذا حديث حسن صحيح

باب ۳۶ ما جاء في كراهية التسليم على من يبول

حدثنا نصر بن علي نا أبو أحمد الزبيري عن سفيان عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر أن رجلا سلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فلم يرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم السلام حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري نا محمد بن يوسف عن سفيان عن الضحاك بن عثمان بهذا الإسناد نحوه وفي الباب عن علقمة بن الفغواء وجابر والبراء ومهاجر بن قنفذ هذا حديث حسن صحيح

باب ۳۷ ما جاء في كراهية أن يقول عليك السلام مبتدئا

حدثنا سويد نا عبد الله نا خالد الحذاء عن أبي تميمة الهجيمي عن رجل من قومه قال طلبت النبي صلى الله عليه وسلم فلم أقدر عليه فجلست فإذا نفر هو فيهم ولا أعرفه وهو يصلح بينهم فلما فرغ قام معه بعضهم فقالوا يا رسول الله فلما رأيت ذلك قلت عليك السلام يا رسول الله عليك السلام يا رسول الله عليك السلام يا رسول الله قال إن عليك السلام تحية الميت ثم أقبل علي فقال إذا لقي الرجل أخاه المسلم فليقل السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ثم رد على النبي صلى الله عليه وسلم قال وعليك

تشریف لے جاتے نماز پڑھتے اور پھر آکر (دودھ) نوش فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت سلام کیا جب آپ پیشاب فرما رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ محمد بن یوسف اور سفیان، ضحاک بن عثمان سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت علقمہ بن فغواء، جابر، براء اور مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

پہلے "علیک السلام" کہنے کی ممانعت

ابوتمیمہ ہجیمی اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا لیکن آپ کو نہ پا سکا پس میں بیٹھ گیا اچانک دیکھا کہ آپ لوگوں کی جماعت میں موجود ہیں لیکن میں آپ کو پہچانتا نہ تھا آپ لوگوں کے درمیان صلح کرا رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آپ کے ساتھ اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! جب میں نے یہ بات دیکھی تو کہا "علیک السلام یا رسول اللہ!" (تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیک السلام" مردے کا سلام ہے۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو کہے

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَبُوْ غِفَارٍ عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَأَبُوْ تَمِيْمَةَ اسْمُهُ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ

۶۲۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْ غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۶۲۱ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

بَابُ ۳۳

۶۲۲ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَأَمَّا الْآخَرُ

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر آپ نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا "وعلیک ورحمۃ اللہ" ابوغفار نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابو تمیمہ ہجیمی، ابو جری جابر بن سلیم ہجیمی سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آخر تک۔ ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "علیک السلام" آپ نے فرمایا "علیک السلام" نہ کہو بلکہ "السلام علیک" کہو۔ راوی نے پورا واقعہ بیان کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اسے بھی تین مرتبہ دہراتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھنا

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ کے پاس لوگ بھی بیٹھے تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو آدمی آپ کی طرف بڑھے اور تیسرا چلا گیا۔ جب وہ دونوں حاضر خدمت ہوئے تو سلام عرض کیا پھر ایک مجلس میں جگہ دیکھ کر بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی بابت نہ بتاؤں؟

فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَأَبُو مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ وَاسْمُهُ يَزِيدُ وَيُقَالُ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكٍ۔

بَابُ ۳۶۵ مَا عَلَى الْجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بَابُ ۳۶۶ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى

ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کے ہاں پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دے دی۔ دوسرے نے اللہ تعالیٰ سے شرم کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے وہی بدلہ دیا۔ اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ کی توجہ سے محروم رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ ابو مرہ ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ہیں ان کا نام یزید ہے۔ کہا جاتا ہے عقیل بن ابی طالب کے غلام ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب ہم بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ زہیر بن معاویہ نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارے لئے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو سلام کا جواب دو مظلوم کی مدد کرو اور لوگوں کو راستہ بتاؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

مصافحہ کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا

أخاه أو صديقه أينحني له قال لا قال أفيلتزمه ويقبله قال لا قال أفيأخذ بيده ويصافحه قال نعم قال هذا حديث حسن

٦٢٩ - حدثنا سويد نا عبد الله نا همام عن قتادة قال قلت لأنس بن مالك هل كانت المصافحة في أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم هذا حديث حسن صحيح

٦٣٠ - حدثنا أحمد بن عبدة الضبي نا يحيى بن سليم الطائفي عن سفيان عن منصور عن خيثمة عن رجل عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تمام التحية الأخذ باليد وهذا حديث غريب ولا نعرفه إلا من حديث يحيى بن سليم عن سفيان وسألت محمد بن إسمعيل عن هذا الحديث فلم يعده محفوظا وقال إنما أراد عندي حديث سفيان عن منصور عن خيثمة عمن سمع ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا سمر إلا لمصل أو مسافر قال محمد وإنما يروى عن منصور عن أبي إسحق عن عبد الرحمن بن يزيد أو غيره قال من تمام التحية الأخذ باليد.

٦٣١ - حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن يحيى بن أيوب عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم أبي عبد الرحمن عن أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تمام عيادة المريض أن يضع أحدكم يده على جبهته أو قال على يده فيسأله كيف هو وتمام تحيتكم بينكم المصافحة هذا إسناده

اس کے لیے جھکے۔ آپ نے فرمایا "نہیں" عرض کیا گیا اس سے گلے ملے اور اس کا بوسہ لے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" پھر پوچھا گیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا صحابہ کرام میں مصافحہ کرنے کا دستور تھا؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرنا سلام کی تکمیل ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ یحییٰ بن سلیم، سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کو محفوظ نہیں سمجھا۔ اور فرمایا میرے نزدیک اس سے مراد وہ حدیث ہے جو سفیان نے بواسطہ منصور، خیثمہ بواسطہ ایک نامعلوم شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی اور مسافر کے علاوہ کسی اور کے لیے رات کو باتیں کرنا درست نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہی حدیث کہ "مصافحہ تکمیل سلام سے ہے" منصور سے بواسطہ ابواسحٰق اور عبدالرحمن ابن یزید وغیرہم منقول ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کی خیریت پوچھے۔ اور تمہارا آپس میں سلام، مصافحہ سے مکمل ہوتا ہے۔ یہ سند قوی نہیں امام بخاری فرماتے ہیں عبیداللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں قاسم سے مراد

لَيْسَ بِالْقَوِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ ضَعِيفٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُكْنٰى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَالْقَاسِمُ شَامِيٌّ۔

٦٢٩۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

٦٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

٦٣١۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ابن عبدالرحمٰن ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے اور وہ ثقہ ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہیں۔ قاسم شامی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جدا ہونے سے پہلے بخش دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابو اسحٰق حضرت براء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ حضرت براء سے یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے۔

گلے ملنا اور بوسہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں تشریف فرما تھے حضرت زید نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ننگے ہی کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف بڑھے اللہ کی قسم! میں نے آپ کو نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کبھی برہنہ دیکھا۔ آپ نے حضرت زید کو گلے لگایا اور ان کا بوسہ لیا۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث زہری سے صرف اسی طریق سے معروف ہے۔

ہاتھ اور پاؤں چومنا

حضرت صفوان بن عسال فرماتے ہیں ایک یہودی

ف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں فقہ کا عرف یہ ہے کہ معانقہ مکروہ ہے درمختار میں ہے علماء اور صلحاء کے ہاتھ چومنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ایسی رعایت کرنا جس سے مقصود تعظیم ہو مستحب ہے (مترجم)

أخبرني وأبو أسامة عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن صفوان بن عسال قال: قال يهودي لصاحبه: اذهب بنا إلى هذا النبي، فقال صاحبه: لا تقل نبي، إنه لو سمعك كان له أربعة أعين، فأتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألاه عن تسع آيات بينات، فقال لهم: لا تشركوا بالله شيئا، ولا تسرقوا، ولا تزنوا، ولا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا بالحق، ولا تمشوا ببريء إلى ذي سلطان ليقتله، ولا تسحروا، ولا تأكلوا الربا، ولا تقذفوا محصنة، ولا تولوا الفرار يوم الزحف، وعليكم خاصة اليهود أن لا تعتدوا في السبت، فقبلوا يديه ورجليه، وقالوا: نشهد أنك نبي، قال: فما يمنعكم أن تتبعوني؟ قالوا: إن داود دعا ربه أن لا يزال من ذريته نبي، وإنا نخاف إن تبعناك أن تقتلنا اليهود. وفي الباب عن يزيد بن الأسود وابن عمر وكعب بن مالك.

هذا حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في مرحبا

٦٢٣ - حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري نا معن نا مالك عن أبي النضر أن أبا مرة مولى أم هانئ بنت أبي طالب أخبره أنه سمع أم هانئ تقول: ذهبت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره بثوب، قالت: فسلمت، فقال: من هذه؟ قلت: أنا أم هانئ، فقال: مرحبا بأم هانئ، فذكر في الحديث قصة.

هذا حديث حسن صحيح۔

نے اپنے ساتھی سے کہا چلیں اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے چلیں۔ اس نے کہا نبی نہ کہو۔ اس نے سن لیا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نو واضح نشانیاں دریافت کیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری اور زنا نہ کرو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اسے ناحق قتل نہ کرو۔ کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس قتل کرانے نہ لے جاؤ۔ جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ۔ کسی پاکدامن کو زنا کا الزام نہ دو۔ لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو خصوصاً اے یہودیو! تمہارے لیے ہفتہ کے دن حد سے تجاوز نہ کرو۔ راوی فرماتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نبی ہیں۔ آپ نے پوچھا میری پیروی سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد سے ہی نبی ہوتے رہیں تو ہمیں خوف ہے کہ آپ کی پیروی کی وجہ سے یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔ اس باب میں حضرت یزید بن اسود، ابن عمر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

خوش آمدید کہنا۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں فتح مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے سے پردہ کر رکھا ہے۔ فرماتی ہیں میں نے سلام کیا تو آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ام ہانی ہوں۔ حضور نے فرمایا "ام ہانی کا آنا مبارک ہو"۔ راوی نے طویل واقعہ ذکر کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

٦٣٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا أَنَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ أَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيْحٍ لَا نَعْرِفُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَكَتَبْتُ كَثِيْرًا عَنْ مُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ تَرَكْتُهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

٦٣٤ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ.

٦٣٥ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا آپ نے فرمایا "مہاجر سوار کا آنا مبارک ہو"۔ اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عباس اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن مسعود کی روایت سے پہچانتے ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق سے یہ حدیث مرسل روایت کی اور مصعب بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ یہ اصح ہے۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا کہ موسیٰ بن مسعود، حدیث میں ضعیف ہے۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی حدیثیں لکھی تھیں لیکن پھر اسے چھوڑ دیا۔

چھینکنے والے کو جواب دینا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ جب ملاقات کرے تو سلام کرے۔ اس کی دعوت قبول کرے۔ چھینک کا جواب دے۔ بیمار ہو تو عیادت کرے۔ مر جائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے چلے اور اس کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوایوب، براء اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے مروی ہے۔ بعض محدثین نے حارث اعور کے بارے میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں۔ جب بیمار ہو تو عیادت کرے،

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ.

بَابُ مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

٦٣٦ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا حَضْرَمِيٌّ مَوْلَى آلِ الْجَارُودِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ.

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

٦٣٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ دَيْلَمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَيُّوبَ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

فوت ہو تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔ وہ بلائے تو حاضر ہو، بوقت ملاقات اسے سلام کرے، اسے چھینک آئے تو جواب دے اور اس کی خیر خواہی کرے چاہے غائب ہو یا سامنے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ محمد بن موسیٰ مخزومی مدینی ثقہ ہیں ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے روایت کی ہے۔

چھینکنے والا کیا کہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے پڑھا "الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا "میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ" لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی بلکہ آپ نے ہمیں یہ کلمات سکھائے "الحمد للہ علی کل حال" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

چھینک کا جواب

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید سے چھینکتے کہ آپ ان کے لیے فرمائیں "یرحمکم اللہ" (اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے) لیکن آپ فرماتے "اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے" اس باب میں حضرت علی، ابو ایوب، سالم بن عبید، عبداللہ بن جعفر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد نا سفيان عن منصور عن هلال بن يساف عن سالم بن عبيد أنه كان مع القوم في سفر فعطس رجل من القوم فقال السلام عليكم فقال عليك وعلى أمك فكأن الرجل وجد في نفسه فقال أما إني لم أقل إلا ما قال النبي صلى الله عليه وسلم عطس رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليك وعلى أمك إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله رب العالمين وليقل له من يرد عليه يرحمك الله وليقل يغفر الله لي ولكم هذا حديث اختلفوا في روايته عن منصور وقد أدخلوا بين هلال بن يساف وبين سالم رجلا.

حضرت سالم بن عبید فرماتے ہیں کہ وہ چند لوگوں کے ہمسفر تھے ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام علیکم" حضرت سالم نے فرمایا "وعلیک وعلی امک" (تجھ پر اور تیری ماں پر بھی) یہ بات اس شخص پر شاق گزری تو آپ نے فرمایا میں نے تو وہی بات کہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ آپ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک وعلی امک" جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے "الحمد للہ رب العالمین" اور جواب دینے والا کہے "یرحمک اللہ" (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) پھر چھینکنے والا کہے "یغفر اللہ لی ولکم" اللہ تعالیٰ (مجھے بھی اور تمہیں بھی بخش دے) اس حدیث کی روایت میں منصور سے اختلاف کیا گیا ہے راوی لوگوں نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک اور واسطہ ذکر کیا ہے۔

۲۳۹۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة أخبرني ابن أبي ليلى عن أخيه عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبي أيوب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله على كل حال وليقل الذي يرد عليه يرحمك الله وليقل هو يهديكم الله ويصلح بالكم.

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے "الحمد للہ علی کل حال" (ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) جواب دینے والا "یرحمک اللہ" کے الفاظ کہے پھر چھینکنے والا کہے "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم"۔

۲۴۰۔ حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابن أبي ليلى بهذا الإسناد نحوه وهكذا روى شعبة هذا الحديث عن ابن أبي ليلى وقال عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم وكان ابن أبي ليلى يضطرب في هذا الحديث يقول أحيانا عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم و

محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ابن ابی لیلیٰ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ شعبہ اسی طرح ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے ابوایوب سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ کو اس روایت میں اضطراب ہے کبھی ابو ایوب سے نقل کرتے ہیں اور کبھی

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيثَ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

کہ حدیث سے اہم ہے...

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا

شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہ حدیث، یحیٰی بن سعید کی روایت کی مثل نقل کی احمد بن حکم بصری نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، عکرمہ بن عمار سے اسے بیان کیا۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ

عمر بن اسحاق بن ابی طلحہ، بواسطہ والدہ اپنے نانا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والے کو تین دفعہ تک جواب دو اس سے زائد پر چاہو تو جواب دو چاہو تو نہ دو یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

چھینک کے وقت آواز پست کرنا اور منہ ڈھانکنا

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنے چہرہ مبارک کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور آواز کو پست کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

اللہ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَإِذَا قَالَ آهْ آهْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کسی ایک کو جمائی آئے تو چاہیے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھے جب

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ آهْ آهْ إِذَا تَثَاءَبَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۶۴۹ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَجْلَانَ وَابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ أَحْفَظُ لِحَدِيْثِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَأَثْبَتُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيْثُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ رَوٰى بَعْضَهَا سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ

آہ آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ سے ہنستا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے چھینک کو پسند فرمایا اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی شخص جمائی کے وقت آہ آہ کرے تو شیطان اس کے منہ سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند ہیں جب تم میں سے کوئی چھینک آنے پر الحمد للہ کہے تو ہر سننے والے کو "یرحمک اللہ" کہنا لازم ہے لیکن جمائی! تو جس کو جمائی آئے وہ حتی الامکان روکنے کی کوشش کرے اور "ہاہ ہاہ" نہ کہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جو اس پر ہنستا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔ ابن ابی ذئب، سعید مقبری کی حدیث کے لیے ابن عجلان سے احفظ اور اثبت ہے میں نے سنا ابوبکر عطار بصری بواسطہ علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید ذکر کرتے ہیں کہ محمد بن عجلان نے کہا سعید مقبری سے اپنی بعض روایات براہ راست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں جبکہ بعض روایات ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں یہ روایتیں مجھ پر خلط ملط ہو گئیں لہٰذا میں نے ان سب کو بلاواسطہ حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا۔

نماز میں چھینک کا آنا شیطان کی طرف سے ہے

عدی بن ثابت بواسطہ والد اپنے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نماز میں چھینک، اونگھ، جمائی اور حیض، قے اور نکسیر شیطان کی طرف سے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف بواسطہ شریک ابو یقظان کی روایت سے پہچانتے

إلا من حديث شريك عن أبي اليقظان. وسألت محمد بن إسماعيل عن عدي بن ثابت عن أبيه عن جده قلت له ما اسم جد عدي قال لا أدري وذكر عن يحيى بن معين قال اسمه دينار.

یہاں میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے عدی کے دادا کا نام پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں یحییٰ بن معین سے مذکور ہے کہ ان کا نام دینار ہے۔

باب ما جاء في كراهية أن يقام الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه

کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

۱۵۱۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقيم أحدكم أخاه من مجلسه ثم يجلس فيه هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقيم أحدكم أخاه من مجلسه ثم يجلس فيه قال وكان الرجل يقوم لابن عمر فما يجلس فيه.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے (راوی کہتے ہیں) لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اٹھتے لیکن آپ ان کی جگہ نہ بیٹھتے۔

باب ما جاء إذا قام الرجل من مجلسه ثم رجع فهو أحق به

کسی جگہ سے اٹھ کر جانے والا اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔

۱۵۳۔ حدثنا قتيبة نا خالد بن عبد الله الواسطي عن عمرو بن يحيى بن عمارة عن محمد بن يحيى بن حبان عن وهب بن حذيفة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الرجل أحق بمجلسه وإن خرج لحاجته ثم عاد فهو أحق بمجلسه هذا حديث صحيح غريب وفي الباب عن أبي بكرة وأبي سعيد وأبي هريرة.

حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے اگر کسی ضرورت کے لیے باہر جائے اور پھر واپس لوٹے تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ، ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

بَابُ ٣٥ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

٦٥٤- حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَيْضًا.

بَابُ ٣٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

٦٥٥- حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللهِ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ أَوْ لَعَنَ اللهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مِجْلَزٍ اسْمُهُ لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ.

بَابُ ٣٧ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

٦٥٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٦٥٧- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ

باب اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا منع ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔ یہ حدیث حسن ہے اسے عامر احول نے بھی عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے

حلقہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے ایک آدمی حلقہ کے درمیان بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ملعون ہے یا اللہ تعالیٰ نے بزبان رسول اسے ملعون قرار دیا جو حلقہ کے درمیان بیٹھے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔

کسی کے لیے کھڑا ہونے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن آپ کو دیکھ کر وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے حضرت معاویہ نے فرمایا بیٹھو کیونکہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ٢٣٢ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ .

٩٥٨ . حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ . هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

٩٥٩ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ هُوَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ .

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے بت کی طرح کھڑے رہیں اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابواسامہ سے بواسطہ حبیب بن شہید اور ابومجلز، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم

ناخن کتروانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ استرا لینا (زیرِ ناف بالوں کا مونڈنا)، ختنہ کرنا، مونچھیں کتروانا، بغلوں کے بال صاف کرنا اور ناخن کتروانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کتروانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کترانا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغلوں کے بال صاف کرنا، زیرِ ناف بالوں کا مونڈنا اور پانی سے استنجاء کرنا۔ زکریا فرماتے ہیں حضرت مصعب نے فرمایا میں دسویں بات بھول گیا ہوں شاید وہ کلی کرنا ہے اس باب میں حضرت عمار بن یاسر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "انتقاص الماء" سے مراد پانی سے استنجاء کرنا ہے۔

۱؎ اصحاب علم و فضل کی آمد پر کھڑا ہونا اچھی بات ہے کیونکہ یہ ان کا اعزاز و اکرام ہے۔ البتہ کسی کے لیے محض اس کی دنیاوی حیثیت کے پیشِ نظر کھڑا ہونا منع ہے۔ اسی طرح صاحب منصب کی اپنی خواہش نہیں ہونی چاہیے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں۔ (مترجم)

باب ما جاء في توقيت تقليم الأظفار وأخذ الشارب

٢٦٦٠ حدثنا إسحاق بن منصور نا عبد الصمد نا صدقة بن موسى أبو محمد صاحب الدقيق نا أبو عمران الجوني عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه وقت لهم في كل أربعين ليلة تقليم الأظفار وأخذ الشارب وحلق العانة.

٢٦٦١ حدثنا قتيبة نا جعفر بن سليمان عن أبي عمران الجوني عن أنس بن مالك قال وقت لنا في قص الشارب وتقليم الأظفار وحلق العانة ونتف الإبط لا نترك أكثر من أربعين يوما هذا أصح من الحديث الأول وصدقة بن موسى ليس عندهم بالحافظ.

باب ما جاء في قص الشارب

٢٦٦٢ حدثنا محمد بن عمر بن الوليد الكندي نا يحيى بن آدم عن إسرائيل عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقص أو يأخذ من شاربه قال وكان خليل الرحمن إبراهيم يفعله هذا حديث حسن غريب.

٢٦٦٣ حدثنا أحمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن يوسف بن صهيب عن حبيب بن يسار عن زيد بن أرقم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لم يأخذ من شاربه فليس منا وفي الباب عن المغيرة بن شعبة هذا حديث حسن صحيح. حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن يوسف بن صهيب بهذا الإسناد نحوه.

ناخن کاٹنے اور مونچھیں کتروانے کی مدت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ہر چالیس دن کے بعد ناخن کاٹنے، مونچھیں کتروانے اور زیرناف بالوں کے مونڈنے کا وقت مقرر فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے لیے مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیرناف بال مونڈنے اور بغلوں کے بال صاف کرنے میں وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے صدقہ بن موسیٰ، محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

مونچھیں کتروانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں مبارک کتروایا کرتے تھے اور اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھیں نہ کتروائے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، یوسف بن صہیب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

بَابُ ۳۸ مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

٦٦٤ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ لَا أَعْرِفُ لَهُ حَدِيثًا لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ أَوْ قَالَ يَنْفَرِدُ بِهِ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَرَأَيْتُهُ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ كَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ وَكَانَ يَقُولُ الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ قُتَيْبَةُ قُلْتُ لِوَكِيعٍ مَنْ هٰذَا قَالَ صَاحِبُكُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ.

داڑھی کو درست رکھنا۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کی لمبائی اور چوڑائی سے کچھ حصہ لیا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہے اس روایت کے علاوہ مجھے اس کی ایسی کوئی روایت معلوم نہیں جو بے اصل ہو یا اس میں وہ منفرد ہو۔ حدیث مذکورہ کو ہم صرف عمر بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ان کے بارے میں امام بخاری کی اچھی رائے پائی قتیبہ فرماتے ہیں عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے ایمان، قول وعمل کا نام ہے۔ قتیبہ فرماتے ہیں ہم سے وکیع نے بواسطہ ایک آدمی کے حضرت ثور بن یزید سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی۔ قتیبہ فرماتے ہیں میں نے وکیع سے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ عمر بن ہارون ہیں۔

بَابُ ۳۹ مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ

٦٦٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

٦٦٦ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ هُوَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ثِقَةٌ وَعُمَرُ

داڑھی بڑھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکر بن نافع، ابن عمر کے غلام ہیں اور ثقہ ہیں۔ عمر بن نافع بھی ثقہ

بْنُ نَافِعٍ ثِقَةٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ.

بَابُ (٢٨) مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

٦٦٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ.

بَابُ (٢٩) مَا جَاءَ فِي الْكَرَاهِيَةِ فِي ذٰلِكَ

٦٦٨- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرِفُ خِدَاشًا هٰذَا مَنْ هُوَ وَقَدْ رَوَى لَهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ غَيْرَ حَدِيثٍ.

٦٦٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ (٣٠) مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

ہیں اور حضرت ابن عمر کے غلام عبداللہ بن نافع حدیث میں ضعیف ہیں۔

چت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید عاصم مازنی ہیں (رضی اللہ عنہ) صحابی تھے۔

اس طرح لیٹنے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر وغیرہ بالکل لپیٹ لینے (کہ اعضاء باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا اس حدیث کو متعدد لوگوں نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہم اس خداش (راوی) کو نہیں پہچانتے کہ وہ کون ہے۔ سلیمان نے اس کے علاوہ احادیث بھی اس سے لی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر وغیرہ بالکل لپیٹ لینے (کہ اعضاء باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ف

پیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت

ف چادر وغیرہ کو بالکل لپیٹنے سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اگر ضرورت ہو تو ہاتھوں کا باہر نکالنا دشوار ہو جاتا ہے نیز بعض اوقات ستر کھل جاتا ہے ۱۲ پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر بیٹھنے یا پاؤں پر پاؤں رکھنے کا عمل جائز ہے بشرطیکہ ستر نہ کھلے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں فرمایا (مترجم)

۹۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طِهْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَرَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِهْفَةَ عَنْ أَبِيهِ وَيُقَالُ طِخْفَةُ وَالصَّحِيحُ طِهْفَةُ وَيُقَالُ طِغْفَةُ وَكَانَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ يَقُولُ الصَّحِيحُ طِخْفَةُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

۹۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ وَالرَّجُلُ يَكُونُ خَالِيًا قَالَ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَجَدُّ بَهْزٍ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَقَدْ رَوَى الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ وَالِدُ بَهْزٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاتِّكَاءِ

۹۶۲ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا عَلَى يَسَارِهِ.

۹۶۳ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھ کر فرمایا اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت طہفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ اور یعیش بن طہفہ، طہفہ سے روایت کی طغفہ بھی کہا گیا ہے لیکن یہ لفظ طخفہ ہے بعض نے طخفہ کہا اور بعض حفاظ نے طخفہ کو صحیح کہا ہے

شرمگاہ کی حفاظت

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے جسم کے کس حصے کو چھپائیں اور کس کو کھلا چھوڑ دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھو انہوں نے عرض کیا مرد مردوں کے ساتھ رہتا ہے آپ نے فرمایا اگر ممکن ہو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کرو بہز کہتے ہیں میں نے عرض کیا انسان تنہا بھی ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس سے حیا کی جائے یہ حدیث حسن ہے بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔ جریری نے

تکیہ لگانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر بائیں پہلو ٹیک لگائے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے متعدد لوگوں نے اسے بواسطہ اسرائیل اور سماک حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیے پر ٹیک لگائے دیکھا ہے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ

سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

بَابٌ

۲۶۴ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ

۲۶۵ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

۲۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قُلْتُ وَأَنَّى تَكُونُ لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قَالَ فَأَنَا أَقُولُ لِامْرَأَتِي أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بغیر اجازت دوسرے کی جگہ نماز پڑھانے اور اس کی نشست پر بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی اجازت بغیر نہ تو اس کی مقررہ امامت میں نماز پڑھائی جائے اور نہ کسی کے گھر میں اس کی مخصوص جگہ پر بیٹھا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اس کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ سوار ہو جائیے۔ اور خود وہ پیچھے کی طرف ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں" بلکہ اپنی سواری کے اگلے حصے کا تو زیادہ مستحق ہے، مگر یہ کہ تو مجھے اجازت دے (تو ٹھیک ہے) اس نے عرض کیا میں نے آپ کو اجازت دے دی" راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

قالین رکھنے کی اجازت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس انماط (قالین) ہیں؟ میں نے عرض کیا حضور ہمارے پاس انماط کہاں آپ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس انماط ہوں گے حضرت جابر فرماتے ہیں میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں اپنے انماط دور رکھو تو وہ کہتی ہے کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا عنقریب تمہارے پاس انماط ہوں گے تو یہ سن کر میں اسے اس کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَكُوْنُ لَكُمْ أَنْتُمَا قَالَ فَأَذِنْتُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ۔

بَابُ (۲۷) مَا جَاءَ فِيْ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَابَّةٍ

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتّٰى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

بَابُ (۲۸) مَا جَاءَ فِيْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ زُرْعَةَ اسْمُهُ هَرِمٌ۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ۔

بَابُ (۲۹) مَا جَاءَ فِي احْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يُوْنُسُ

حلال ہے چھوڑ دیتا ہوں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ایک جانور پر تین سواریاں

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر کو جس پر آپ کے ہمراہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے پکڑ کر لے گیا یہاں تک کہ حجرہ مبارک میں داخل کر دیا۔ یہ آگے تھے اور یہ پیچھے (یعنی امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما)۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

اچانک نظر پڑ جانا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی پر اچانک نظر پڑ جانے کا حکم پوچھا تو آپ نے بے نظر پھیر لینے کا حکم دیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کیونکہ تمہارے لیے پہلی نظر ہے، دوسری نظر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حدیث شریک سے پہچانتے ہیں۔

عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرَ الْمُعْتَمِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ.

اور کوئی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی ثقہ راویوں نے اسے بواسطہ سلیمان تیمی، ابوعثمان اور اسامہ بن زید، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ لیکن انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا ذکر نہیں کیا معتمر کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمارے علم میں نہیں جس نے اسامہ بن زید اور سعید بن زید دونوں سے روایت کی ہو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُوْلُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے

حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا "اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس۔ قصے (پیشانی پر بال جمع کرنے) سے منع کیا اور فرمایا بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب یہ کام اختیار کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللّٰهِ هٰذَا

بال لگانے اور لگوانے والی نیز گودنے اور گدوانے والی کا حکم۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے اور گدوانے والی عورتوں، زینت کے لیے چہرے کے بال نوچنے والی اور اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی

حديث حسن صحيح.

٦٨٥، حدثنا سويد انا عبد الله بن المبارك عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة وقال نافع الوشم في اللثة هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عائشة ومعقل بن يسار واسماء بنت ابي بكر وابن عباس.

٦٨٦، حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكروا فيه قول نافع هذا حديث حسن صحيح.

ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت بھیجی ہو (جو دوسری) بال لگاتی یا لگواتی ہیں اور بدن کو گودتی یا گدواتی ہیں۔ حضرت نافع فرماتے ہیں اس گودنے سے مراد مسوڑھوں کو جلا جلانا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ، معقل بن یسار، اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت نافع کا قول ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء في المتشبهات بالرجال من النساء

٦٨٧، حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي نا شعبة وهمام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهات بالرجال من النساء والمتشبهين بالنساء من الرجال هذا حديث حسن صحيح.

٦٨٨، حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق انا معمر عن يحيى بن ابي كثير وايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عائشة.

مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں اور عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں پر لعنت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیجڑے بننے والے مردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ما جاء في كراهية خروج المرأة متعطرة

عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے۔

٧٨٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زناکار ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی خوشبو

٧٩٠. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ ہو۔

---

٧٩١. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ الطُّفَاوِيَّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَحَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابو نضرہ اور طفاوی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے البتہ طفاوی کو ہم اس حدیث کے علاوہ اور کہیں نہیں جانتے اور نہ ہی ہمیں اس کا نام معلوم ہے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت زیادہ پوری اور لمبی ہے اس باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

٧٩٢. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ وَنَهَى عَنْ مِيثَرَةِ الْأُرْجُوَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی ایسی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ ہو اور آپ نے ریشم کی سرخ چادر سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب ۳۳ ما جاء في كراهية رد الطيب

۶۹۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن
بن مهدي نا عزرة بن ثابت عن ثمامة بن
عبد الله قال كان أنس لا يرد الطيب وقال
أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب
وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث حسن
صحيح

۶۹۴۔ حدثنا قتيبة نا ابن أبي فديك عن
عبد الله بن مسلم عن أبيه عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا
ترد الوسائد والدهن واللبن هذا حديث
غريب وعبد الله بن مسلم وهو ابن جندب
وهو مدني

۶۹۵۔ أخبرنا عثمان بن مهدي نا محمد
بن خليفة نا يزيد بن زريع عن حجاج الصواف
عن حنان عن أبي عثمان النهدي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أعطي
أحدكم الريحان فلا يرده فإنه خرج من
الجنة هذا حديث غريب حسن ولا نعرف
لحنان غير هذا الحديث وأبو عثمان النهدي
اسمه عبد الرحمن بن مل وقد أدرك
زمن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يره
ولم يسمع منه

باب ۳۴ ما جاء في كراهية مباشرة الرجل
الرجل والمرأة المرأة

۶۹۶۔ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش
عن شقيق بن سلمة عن عبد الله قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تباشر
المرأة المرأة حتى تصفها لزوجها

خوشبو واپس کرنے کی ممانعت

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے
اور فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو
(کا عطیہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں
تکیہ، تیل اور دودھ واپس نہ کئے جائیں۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے اور عبداللہ
بن مسلم سے مراد ابن جندب
مدنی ہیں۔

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم میں کسی کو خوشبو دی جائے
تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے
ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے حنان سے اس
کے علاوہ کوئی روایت ہم نہیں پہچانتے
ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمن ابن مل
ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
زمانہ پایا لیکن نہ آپ کو دیکھا اور نہ کچھ
سنا۔

مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے ننگے جسم لپٹنا منع ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کوئی عورت دوسری سے ننگے جسم
نہ ملے کہ پھر وہ اپنے خاوند سے اس کی حالت

الفخذ عورة. هذا حديث حسن ما أرى إسناده بمتصل.

۲۸۰۰۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا عبد الرزاق نا معمر عن أبي الزناد قال أخبرني ابن جرهد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو كاشف عن فخذه فقال النبي صلى الله عليه وسلم غط فخذك فإنها من العورة. هذا حديث حسن.

۲۸۰۱۔ حدثنا واصل بن عبد الأعلى نا يحيى بن آدم عن الحسن بن صالح عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن عبد الله بن جرهد الأسلمي عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفخذ عورة. هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

۲۸۰۲۔ حدثنا واصل بن عبد الأعلى الكوفي نا يحيى بن آدم نا إسرائيل عن أبي يحيى عن مجاهد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفخذ عورة. وفي الباب عن علي ومحمد بن عبد الله بن جحش. وهذا حديث حسن غريب. ولعبد الله بن جحش ولابنه محمد صحبة.

باب ما جاء في النظافة

۲۸۰۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر نا خالد بن إلياس عن صالح بن أبي حسان قال سمعت سعيد بن المسيب يقول إن الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم جواد يحب الجود فنظفوا أراه قال أفنيتكم ولا تشبهوا باليهود. قال فذكرت ذلك لمهاجر بن مسمار فقال حدثنيه عامر بن سعد عن أبيه

بھی شرمگاہ (میں شامل) ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں۔

حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اس وقت ان کی ران ننگی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانک لو کیونکہ یہ بھی ستر کی چیزوں میں سے ہے۔

حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران شرمگاہ میں داخل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران بھی شرمگاہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن جحش اور ان کے صاحبزادے صحابی ہیں۔

صفائی و پاکیزگی

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے وہ پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے کریم ہے اسے کرم محبوب ہے سخی ہے سخاوت سے محبت فرماتا ہے۔ پس صاف رکھا کرو راوی فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے فرمایا اپنے صحنوں کو صاف رکھا کرو اور یہودیوں کے مشابہ نہ بنو۔ حضرت صالح بن ابی حسان فرماتے ہیں میں نے یہ بات مہاجر بن مسمار سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھے حضرت عامر

عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله إلا أنه قال نظفوا أفنيتكم هذا حديث غريب وخالد بن إلياس يضعف ويقال ابن إياس.

باب ما جاء في الاستتار عند الجماع

٤٠٤ - حدثنا أحمد بن محمد بن نيزك البغدادي نا الأسود بن عامر نا أبو محياة عن ليث عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إياكم والتعري فإن معكم من لا يفارقكم إلا عند الغائط وحين يفضي الرجل إلى أهله فاستحيوهم وأكرموهم هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وأبو محياة اسمه يحيى بن يعلى.

باب ما جاء في دخول الحمام

٤٠٥ - حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا مصعب بن المقدام عن الحسن بن صالح عن ليث بن أبي سليم عن طاوس عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليلته الحمام ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام بغير إزار ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يجلس على مائدة يدار عليها الخمر هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث طاوس عن جابر إلا من هذا الوجه قال محمد بن إسماعيل ليث بن أبي سليم صدوق وربما يهم في الشيء وقال محمد قال أحمد بن حنبل ليث لا يفرح بحديثه.

٤٠٦ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن

بن سعید بواسطہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل بیان کیا البتہ یہ فرمایا کہ صحنوں کو صاف رکھا کرو۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف ہے الیاس کو ایاس بھی کہا گیا ہے۔

جماع کے وقت پردہ کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو صرف قضائے حاجت کے وقت اور اس وقت جب آدمی اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے، جدا ہوتے ہیں پس ان سے حیاء کرو اور ان کی عزت و احترام کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابو محیاہ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

حمام میں جانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے۔ جس کا اللہ و آخرت پر ایمان ہے وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چل رہا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ طاؤس حضرت جابر رضی اللہ عنہ اسے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں لیث بن سلیم صدوق ہیں البتہ بسا اوقات انہیں وہم ہو جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں لیث کی حدیث پر خوش نہیں ہونا چاہیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

أَبِي مُغِيرَةَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ. هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَائِمِ.

٢٠٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمْصَ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاؤُكُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

٢٠٥ - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٢٠٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا پھر مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اس کی سند قائم نہیں۔

حضرت ابوالملیح ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حمص یا شام کی عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ام المومنین نے فرمایا تم وہ ہو کہ تمہارے ہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو عورت اپنے کپڑے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں اور اتارتی ہے وہ اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

گھر میں کتے اور تصویر کا ہونا

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس گھر میں کتا یا مورتوں والی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوسکتے۔
یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

نافع بن اسحاق فرماتے ہیں میں اور عبداللہ

عُبَادَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَاقَ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُودُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ صُورَةٌ شَكَّ إِسْحَاقُ لَا يَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ نَا مُجَاهِدٌ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيُصَيَّرَ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحُسَيْنِ أَوِ الْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي طَلْحَةَ

بن ابی طلحہ، حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) کی بیمار پرسی کے لیے ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جہاں مورتیاں یا تصویریں ہوں اسحاق فرماتے ہیں مجھے شک ہے کہ انہوں نے ان دونوں میں کس کے بارے میں فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا میں رات کے وقت آپ کے پاس آیا تھا۔ لیکن مجھے اندر آنے سے صرف اس چیز نے روکا کہ دروازے پر مردوں کی تصویریں تھیں، گھر میں ایک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا۔ لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ دروازے والی تصویروں کے سر کاٹ کر انہیں درخت کی شکل کر دیا جائے۔ پردے کو کاٹ کر دو فرش بنائے جائیں جنہیں پاؤں میں روندا جائے اور کتے کو نکالنے کا حکم فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یہ کتے کا بچہ حضرت امام حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا تھا جو آپ کے تخت کے نیچے (بیٹھا) تھا، آپ کے حکم سے اسے نکال دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابٌ ۲۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ

زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص جس پر دو سرخ کپڑے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے

بن مهدي نا سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن ميمون بن أبي شبيب عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا البياض فإنها أطهر وأطيب وكفنوا فيها موتاكم هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن عباس وابن عمر.

روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اپنے مُردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ما جاء في الرخصة في لبس الحمرة للرجال.

مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت

حدثنا هناد نا عبثر بن القاسم عن أشعث وهو ابن سوار عن أبي إسحاق عن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة إضحيان فجعلت أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وإلى القمر وعليه حلة حمراء فإذا هو عندي أحسن من القمر هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث أشعث وروى شعبة والثوري عن أبي إسحاق عن البراء بن عازب قال رأيت على رسول الله صلى الله عليه وسلم حلة حمراء.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک نہایت روشن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف نگاہ کرتا اس وقت آپ پر سرخ رنگ کا جوڑا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اشعث کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ اور ثوری نے بواسطہ ابواسحٰق حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جوڑے میں ملبوس دیکھا۔

حدثنا بذلك محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن أبي إسحاق ح وثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن أبي إسحاق بهذا وفي الحديث كلام أكثر من هذا سألت محمدا قلت له حديث أبي إسحاق عن البراء أصح أو حديث جابر بن سمرة فرأى كلا الحديثين صحيحا وفي الباب عن البراء وأبي جحيفة.

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع اور سفیان ، ابواسحٰق سے اور محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ، ابواسحٰق سے یہ حدیث روایت کی اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے میں نے بخاری سے پوچھا کہ حدیث ابواسحٰق ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے یا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے؟ امام بخاری نے دونوں کو صحیح قرار دیا اس باب میں حضرت براء بن عازب اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

باب ما جاء في الثوب الأخضر.

سبز کپڑا پہننا

حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ إِيَادٍ وَأَبُو رِمْثَةَ التَّيْمِيُّ اسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ حَيَّانَ وَيُقَالُ اسْمُهُ رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرِبِيَّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ

١٠١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ

١٠١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ أَبُو عُثْمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ أَنَّهُ حَدَّثَتْهُ جَدَّتَاهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ أَوْ دُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ حَدَّثَتَاهُ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْهَا وَقَيْلَةُ جَدَّةُ أَبِيهِمَا أُمُّ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهُ عُسَيِّبُ نَخْلَةٍ حَدِيثُ قَيْلَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر دو سبز چادریں تھیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبید اللہ بن ایاد کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے کہا جاتا ہے ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔

سیاہ لباس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے گئے، اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کی اونی چادر تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

زرد رنگ کے کپڑے

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اس وقت سورج بلند ہو چکا تھا اس نے عرض کیا "السلام علیک یا رسول اللہ!" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک السلام ورحمۃ اللہ" آپ کے بدن پر زعفران سے رنگے ہوئے دو پرانے سے کپڑے تھے جن کا رنگ ہلکا پڑ گیا تھا اور آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی سی شاخ تھی۔ حدیث قیلہ کو ہم صرف عبد اللہ بن حسان کی روایت سے پہچانتے

عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَّانَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

۳۰، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ۔

۳۱، حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَمَعْنٰى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ يَعْنِي أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهِ۔

۳۲، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَدِيمًا فَسَمَاعُهُ صَحِيحٌ وَسَمَاعُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيحٌ إِلَّا حَدِيثَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُمَا

جیت۔

مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن علیہ اور عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمن نے بواسطہ آدم، شعبہ سے بیان کی اور فرمایا کہ زعفران کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو اس کی خوشبو لگانا منع ہے۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلوق کی خوشبو لگائے دیکھا تو فرمایا جاؤ اسے دھوؤ اور آئندہ کے لیے نہ لگانا یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اس سند میں عطاء بن سائب پر اختلاف کیا علی کہتے یحییٰ بن سعید نے فرمایا جس نے عطاء بن سائب سے شروع شروع میں سنا اس کا سماع صحیح ہے شعبہ اور سفیان کا سماع بھی عطاء بن سائب سے صحیح ہے سوائے ان دو حدیثوں کے جو بواسطہ عطاء بن سائب زاذان سے مروی ہیں شعبہ کہتے ہیں میں نے یہ دو روایتیں ان کی آخری

مِنْهُ بِآخِرِهِ وَيُقَالُ إِنَّ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ كَانَ فِي آخِرِ عُمُرِهِ قَدْ سَاءَ حِفْظُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَنَسٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ

۷۲۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَأَنَسٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ وَيُكْنَى أَبَا عُمَرَ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.

بَابٌ

۷۲۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هَذَا قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.

عمر میں ان سے سنی ہیں جبکہ ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔ اس باب میں حضرت عمار، ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حریر ودیبا پہننے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں حریر (ریشمی کپڑا) پہنا قیامت کے دن اسے نہیں پہنے گا۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ، انس اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ ہم نے اسے کتاب اللباس میں بھی ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مختلف طریقوں سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام ابوعمر عبداللہ سے مروی ہے عطاء بن رباح اور عمرو بن دینار نے ان سے روایت کی ہے۔

قباؤں کی تقسیم

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ دیا حضرت مخرمہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا بیٹے! ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو وہ فرماتے ہیں میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے فرمایا اندر جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے بلاؤ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا آپ پر ایک قبا تھی آپ نے فرمایا اسے (مخرمہ) میں نے یہ تیرے لیے چھپا رکھی تھی۔ راوی کہتے ہیں حضرت مخرمہ نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا مخرمہ راضی ہو گئے یہ حدیث حسن ہے ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

۲۵، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

۲۶، حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَلْهَمٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ دَلْهَمٍ.

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

۲۷، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

بَابُ ۲۶ مَا جَاءَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

۲۸، حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ جَدَّتِهِ

بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کو پسند ہے کہ بندے پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھے۔ اس باب میں حضرت ابوالاحوص بواسطہ والد، عمران بن حصین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

سیاہ موزے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سیاہ رنگ کے دو سادے موزے بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو فرمایا اور ان پر مسح کیا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے دلہم کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ نے بھی اسے دلہم سے روایت کیا ہے۔

سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ مسلمان کا نور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبدالرحمٰن بن حارث اور دوسرے کئی لوگوں نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ۔

مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حضرت ام سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيِّ وَشَيْبَانُ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَهُوَ صَحِيحُ الْحَدِيثِ وَيُكْنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَمَا أَخْرِمُ مِنْهُ حَرْفًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس حدیث کو متعدد راویوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی سے روایت کیا ہے۔ شیبان صاحب کتاب اور صحیح الحدیث ہیں ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا کہ عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں میں حدیث بیان کرتا ہوں تو اس میں ایک حرف کی بھی کمی نہیں کرتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّؤْمِ

بدفالی

۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ حَمْزَةَ وَإِنَّمَا يَقُولُونَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰكَذَا رَوَى لَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت سالم اور حمزہ دونوں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں بدفالی ہے عورت، گھر اور جانور۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اصحاب زہری اس سند میں حضرت حمزہ کا ذکر نہیں کرتے وہ حضرت سالم کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ دونوں کی روایت ہم سے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ زہری سے بیان کی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ لِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَالْحُمَيْدِيَّ رَوَيَا عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرَا فِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَسْكَنِ۔

۳۲۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شُؤْمَ وَقَدْ يَكُونُ الْيُمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

۳۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ

ہے۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ سفیان زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن سعید بن عبدالرحمٰن نے اس میں حمزہ کا ذکر نہیں کیا سعید کی روایت اصح ہے کیونکہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے سفیان سے روایت کی ہم سے زہری نے بھی یہ حدیث حضرت سالم کے واسطے سے روایت کی مالک بن انس نے اسے زہری سے روایت کرتے ہوئے حمزہ اور سالم دونوں کے واسطہ ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا اس باب میں حضرت سہل بن سعد، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں بدفالی ہو سکتی ہے تو وہ عورت، جانور اور مکان میں ہے۔

حکیم بن معاویہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں اور بعض اوقات مکان، عورت اور گھوڑے میں نیک فالی ہوتی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر طائی معاویہ بن حکیم اور حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہوئے بیان کی

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

حضرت شقیق بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں سفیان نے اپنی روایت میں کہا تیسرے کو

فِي حَدِيثِهِ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ فَإِنَّ ذَلِكَ يُؤْذِي الْمُؤْمِنَ وَاللهُ يَكْرَهُ أَذَى الْمُؤْمِنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِدَةِ

۳۴۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ نَحْوَ هَذَا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَلَمْ يَزِيدُوا عَلَى هَذَا.

۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ

چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے وہ (تیسرا) غمگین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے مومن کو اذیت پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو مومن کی تکلیف ناپسند ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ایفائے عہد

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ سفید تھا اور آپ پر بڑھاپا آگیا ہے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہم شکل تھے۔ آپ نے ہمارے لیے تیرہ اونٹنیاں دینے کا حکم دیا ہم انہیں قبضہ کرنے گئے ہوئے تھے کہ ہمیں آپ کے وصال کی خبر ملی لوگوں نے ہمیں کچھ (اونٹنیوں میں سے) نہ دیا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا کہ جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہے وہ آئے۔ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر واقعہ بتایا تو آپ نے ہمارے لیے اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی سند سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی نقل کی متعدد راویوں نے بواسطہ اسماعیل بن خالد ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہم شکل تھے۔ اس سے زائد مذکور نہیں۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے۔ متعدد راویوں نے اسماعیل بن خالد سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت جابر اور ابوجحیفہ وہب سوائی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۲۱ ما جاء في فداك أبي وأمي

۳۶۔ حدثنا إبراهيم بن سعيد الجوهري نا سفيان بن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن علي قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم جمع أبويه لأحد غير سعد بن أبي وقاص۔

۳۷۔ أخبرنا الحسن بن الصباح البزار نا سفيان عن ابن جدعان ويحيى بن سعيد سمعا سعيد بن المسيب يقول قال علي ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم أباه وأمه لأحد إلا لسعد بن أبي وقاص قال له يوم أحد ارم فداك أبي وأمي وقال له ارم أيها الغلام الحزور وفي الباب عن الزبير وجابر هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن علي وقد رواه غير واحد هذا الحديث عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبي وقاص قال جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه يوم أحد۔

۳۸۔ حدثنا بذلك قتيبة بن سعيد نا الليث بن سعد وعبد العزيز بن محمد عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبي وقاص قال جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه يوم أحد هذا حديث حسن صحيح وكلا الحديثين صحيح

باب ۲۲ ما جاء في يا بني

۳۹۔ حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب نا أبو عوانة نا أبو عثمان شيخ له عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا بني وفي الباب عن المغيرة وعمر بن

فداک ابی وامی کہنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی اور کے لیے اپنے والدین کو جمع فرماتے ہوئے نہیں سنا۔ (یعنی یہ فرمانا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا جنگ احد کے دن آپ نے ان سے فرمایا "تیر چلاؤ تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں اے بہادر جوان! تیر چلاؤ" اس باب میں حضرت زبیر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور متعدد طرق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ متعدد راویوں نے اسے بواسطہ یحییٰ بن سعید اور سعید بن مسیب، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بھی صحیح ہیں۔

اے بیٹے کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے "اے میرے بیٹے" فرمایا اس باب میں حضرت مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس

أَنْ سَكَّتَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو عُثْمَانَ هٰذَا شَيْخٌ ثِقَةٌ وَهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ ابْنُ دِينَارٍ وَهُوَ بَصْرِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

طریق سے حسن صحیح غریب ہے اور دوسری طرق سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ابو عثمان ثقہ بزرگ ہیں اور یہ جعد بن عثمان ہیں انہیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے اور بصری ہیں یونس بن عبید، شعبہ اور کئی دوسرے ائمہ نے ان سے روایات لی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ

بچے کا نام رکھنے میں جلدی کرنا

۴۰، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ثَنِي عَمِّي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَوَضْعِ الْأَذَى عَنْهُ وَالْعَقِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کی پیدائش کے ساتویں دن نام رکھنے تکلیف دہ چیزیں دور کرنے اور عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

پسندیدہ نام

۴۱، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْوَرَّاقُ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک "عبداللہ عبدالرحمٰن" بہترین نام ہیں۔ اس طریق سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

ممنوع نام

۴۲، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمَّى رَافِعٌ وَبَرَكَةُ وَيَسَارٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ هٰكَذَا رَوَاهُ أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں رافع، برکت اور یسار نام رکھنے سے منع کرتا ہوں یہ حدیث غریب ہے ابو احمد نے بواسطہ سفیان، ابو زبیر اور جابر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَأَبُو أَحْمَدَ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَالْمَشْهُورُ عِنْدَ النَّاسِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِ عَنْ عُمَرَ

سے اسی طرح روایت کیا ہے ابو احمد ثقہ حافظ ہیں لوگوں کے نزدیک یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مشہور ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا أَفْلَحَ وَلَا يَسَارَ وَلَا نَجِيحَ يُقَالُ أَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچے کا نام "رباح، افلح، یسار اور نجیح" نہ رکھو کیونکہ لوگ پوچھیں گے فلاں ہے تو جواب دیا جائے گا نہیں ہے۔ (یعنی اس طرح فلاح و برکت وغیرہ کی نفی ہوگی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخْنَعُ يَعْنِي أَقْبَحُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کا نام "ملک الاملاک" ہوگا سفیان فرماتے ہیں یعنی شاہان شاہ (شہنشاہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے اخنع کے معنے زیادہ برے کے ہیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

ناموں کا بدلنا

۳۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بُنْدَارٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُرْسَلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبْدِ اللهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ (گنہگار) نام بدل کر فرمایا تو جمیلہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے یحییٰ بن سعید قطان نے بواسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسند روایت کیا ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عبد الرحمن بن عوف، عبد اللہ بن سلام

بن سلام وعبد الله بن مطيع وعائشة والحكم بن سعيد ومسلم وأسامة بن أخدري وشريح بن هانئ عن أبيه وخيثمة بن عبد الرحمن عن أبيه.

۲۸۳۹ - حدثنا أبو بكر بن نافع البصري نا عمر بن علي المقدمي عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يغير الاسم القبيح قال أبو بكر بن نافع وربما قال عمر بن علي في هذا الحديث هشام بن عروة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة.

باب ما جاء في أسماء النبي صلى الله عليه وسلم

۲۸۴۰ - حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لي أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وأنا العاقب الذي ليس بعدي نبي هذا حديث حسن.

باب ما جاء في كراهية الجمع بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته

۲۸۴۱ - حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يجمع أحد بين اسمه وكنيته ويسمي محمدا أبا القاسم

عبداللہ بن مطیع، عائشہ، حکم بن سعید، مسلم، اسامہ بن اخدری، شریح بن ہانی بواسطہ والد، خیثمہ بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برے نام بدلا کرتے تھے۔ ابوبکر بن نافع فرماتے ہیں کہ عمر بن علی کبھی اس روایت کو بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے مرسل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے میں حاشر ہوں لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور کنیت جمع کرکے نام رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص آپ کے اسم مبارک اور کنیت کو جمع کرکے نام نہ رکھے یعنی محمد ابوالقاسم۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ

وفی الباب عن جابر هذا حدیث حسن صحیح.

۴۹، حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تسمیتم بی فلا تکتنوا بی هذا حدیث حسن غریب وقد کره بعض اهل العلم ان یجمع الرجل بین اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکنیته وقد فعل ذلک بعضهم وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه سمع رجلا فی السوق ینادی یا ابا القاسم فالتفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لم اعنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تکتنوا بکنیتی

۵۰، حدثنا بذلک الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون عن حمید عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا وفی الحدیث ما یدل علی کراهیة ان یکنی ابا القاسم.

۵۱، حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان نا فطر بن خلیفة ثنی منذر هو الثوری عن محمد بن الحنفیة عن علی بن ابی طالب انه قال یا رسول اللہ ارأیت ان ولد لی بعدک اسمیه محمدا واکنیه بکنیتک قال نعم قال فکانت رخصة لی هذا حدیث حسن صحیح.

باب ما جاء ان من الشعر حکمة

۵۲، حدثنا ابو سعید الاشج نا یحیی بن عبد الملک بن ابی غنیة ثنی ابی عن عاصم عن زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمة هذا حدیث غریب من هذا الوجه انما رفعه ابو

سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے نام پر کسی کا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کی ایک جماعت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اور کنیت کسی کے لیے جمع کرنا مکروہ ہے لیکن بعض نے ایسا کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی بازار میں "یا ابا القاسم" پکارتے ہوئے سنا تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس نے عرض کیا حضور! میں نے آپ کا ارادہ نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میری کنیت پر کسی کی کنیت نہ رکھو۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا مکروہ ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ کے بعد میرے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام اور کنیت آپ کے نام و کنیت پر رکھ لوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے لیے اس کی اجازت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بعض اشعار حکمت ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ابوسعید اشج نے اسے ابن ابی غنیہ سے مرفوعاً روایت کیا اور ان کے غیر نے موقوفاً

سَعِيدٍ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ وَرَوَى غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيثَ مَوْقُوفًا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَبُرَيْدَةَ وَكَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

روایت کیا یہ حدیث متعدد طرق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابن عباس، عائشہ، بریدہ اور کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد ان کے دادا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ

شعر گوئی

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھواتے جس پر وہ کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے رہیں یا (فرمایا) مدافعت کرتے رہیں۔ ف

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ۔

اسماعیل بن موسیٰ اور علی بن حجر (رحمہما اللہ) نے بواسطہ ابن ابی زناد، ان کے والد اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل مرفوعاً حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث یعنی ابن ابی الزناد کی روایت حسن غریب صحیح ہے۔

ف [illegible]

۷۵۰۔ حدثنا إسحاق بن منصور نا عبد الرزاق نا جعفر بن سليمان نا ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وعبد الله بن رواحة بين يديه يمشي وهو يقول

خلوا بني الكفار عن سبيله
اليوم نضربكم على تنزيله
ضربا يزيل الهام عن مقيله
ويذهل الخليل عن خليله

فقال له عمر يا ابن رواحة بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حرم الله تقول الشعر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خل عنه يا عمر فلهي أسرع فيهم من نضح النبل هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روى عبد الرزاق هذا الحديث أيضا عن معمر عن الزهري عن أنس نحو هذا وروي في غير هذا الحديث أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وكعب بن مالك بين يديه وهذا أصح عند بعض أهل الحديث لأن عبد الله بن رواحة قتل يوم مؤتة وإنما كانت عمرة القضاء بعد ذلك.

۷۵۱۔ حدثنا علي بن حجر انا شريك عن المقدام بن شريح عن أبيه عن عائشة قال قيل لها هل كان النبي صلى الله عليه وسلم يتمثل بشيء من الشعر قالت كان يتمثل بشعر ابن رواحة ويقول

ويأتيك بالأخبار من لم تزود

وفي الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عمرۃ القضاء کے موقعہ پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے عبداللہ بن رواحہ آپ کے آگے جا رہے تھے اور پڑھ رہے تھے ۔

اے اولاد کفار! آپ کا راستہ چھوڑ دو
آج ہم تمہیں قرآن کے حکم کے مطابق ماریں گے
ایسی مار جو کھوپڑی کو اپنی جگہ سے دور کر دے
اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا! اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں شعر کہتے ہو؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! چھوڑ دو یہ شعر ان (کفار) پر تیروں سے زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ۔ عبدالرزاق نے بھی اسے بواسطہ معمر اور زہری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کے علاوہ مروی ہے کہ عمرۃ القضاء کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور کعب بن مالک آپ کے آگے تھے ۔ بعض محدثین کے نزدیک یہ اصح ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اور عمرۃ القضاء اس کے بعد ہوا۔

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعر بھی کہا کرتے تھے ۔ آپ نے فرمایا (ہاں) کبھی کبھی ابن رواحہ کے شعر پڑھتے "زمانہ تیرے پاس ایسی ایسی خبریں لائے گا جن کی تیرے نزدیک کوئی قیمت نہ ہوگی" اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۵۸ ۔ حدثنا علي بن حجر انا شريك عن عبد الملك بن عمير عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اشعر كلمة تكلمت بها العرب كلمة لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل۔ هذا حديث حسن صحيح وقد رواه الثوري وغيره عن عبد الملك بن عمير۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل عرب کے کلام سے حضرت لبید کا یہ شعر نہایت عمدہ ہے "آگاہ رہو۔ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت سفیان ثوری وغیرہ نے اسے عبد الملک بن عمیر سے روایت کیا ہے۔

۵۹ ۔ حدثنا علي بن حجر انا شريك عن سماك عن جابر بن سمرة قال جالست النبي صلى الله عليه وسلم اكثر من مائة مرة فكان اصحابه يتناشدون الشعر ويتذاكرون اشياء من امر الجاهلية وهو ساكت فربما تبسم معهم هذا حديث حسن صحيح وقد رواه زهير عن سماك ايضا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سو بار سے زیادہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا صحابہ کرام شعر پڑھتے اور دور جاہلیت کی باتوں کا تذکرہ کرتے لیکن آپ خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے زہیر نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

باب ما جاء لان يمتلئ جوف احدكم قيحا خير له من ان يمتلئ شعرا

باب اشعار

۶۰ ۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن قتادة عن يونس بن جبير عن محمد بن سعد بن ابي وقاص عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يمتلئ جوف احدكم قيحا خير له من ان يمتلئ شعرا هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے اچھا کہ وہ اسے شعروں سے بھرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱ ۔ حدثنا عيسى بن عثمان بن عيسى بن عبد الرحمن الرملي نا عمي يحيى بن عيسى عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يمتلئ جوف احدكم قيحا يريه خير له من ان يمتلئ شعرا وفي الباب عن سعد وابي سعيد وابن عمر وابي الدرداء هذا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پیٹ کا ایسی پیپ سے بھر جانا جو اس کے پیٹ کو کھا رہی ہے اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں سے بھرے

وسلم ما دُووِمَ عليه.

وہ تھا جسے ہمیشہ کیا جائے۔

۴۰۰۔ حدثنا هارون بن إسحاق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا حديث صحيح.

عبدہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی یہ حدیث صحیح ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

أبواب الأمثال
ابواب امثال

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في مثل الله عز وجل لعباده
اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال

۴۰۱۔ حدثنا علي بن حجر السعدي نا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن النواس بن سمعان الكلابي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله ضرب مثلا صراطا مستقيما على كنفي الصراط زوران لهما أبواب مفتحة على الأبواب ستور وداع يدعو على رأس الصراط وداع يدعو فوقه والله يدعو إلى دار السلام ويهدي من يشاء إلى صراط مستقيم والأبواب التي على كنفي الصراط حدود الله فلا يقع أحد في حدود الله حتى يكشف الستر والذي يدعو من فوقه واعظ ربه هذا حديث حسن غريب سمعت عبد الله بن عبد الرحمن يقول سمعت زكريا بن عدي يقول قال أبو إسحاق الفزاري خذوا عن بقية ما حدثكم

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی۔ (اور وہ یہ کہ) ایک سیدھا راستہ ہے اس کے دونوں طرف ایک ایک دیوار ہے ان دیواروں میں کئی دروازے ہیں جو کھلے ہیں اور ان پر پردے پڑے ہوئے ہیں راستے کے سرے پر ایک بلانے والا بلا رہا ہے۔ اور ایک بلانے والا اس سے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ راستہ کی دونوں طرف جو دروازے ہیں وہ اللہ کی حدیں ہیں۔ اور کوئی بھی ان حدود میں پردہ اٹھائے بغیر داخل نہیں ہو سکتا اور اوپر بلانے والا اپنے رب کا واعظ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے زکریا بن عدی کا قول سنا کہ ابو اسحٰق فزاری نے

فخط عليه خطة ثم قال لا تبرحن خطك
فإنه سينتهي إليك رجال فلا تكلمهم
فإنهم لن يكلموك ثم مضى رسول الله صلى
الله عليه وسلم حيث أراد فبينا أنا جالس
في خطي إذ أتاني رجال كأنهم الزط أشعارهم
وأجسامهم لا أرى عورة ولا أرى قشرا
وينتهون إلي ولا يجاوزون الخط ثم
يصدرون إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى إذا كان من آخر الليل لكن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قد جاءني وأنا
جالس فقال لقد أراني منذ الليلة ثم
دخل علي في خطي فتوسد فخذي فرقد
وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا رقد نفخ فبينا أنا قاعد ورسول الله
صلى الله عليه وسلم متوسد فخذي إذا
أنا برجال عليهم ثياب بيض الله أعلم
ما بهم من الجمال فانتهوا إلي فجلس
طائفة منهم عند رأس رسول الله صلى
الله عليه وسلم وطائفة منهم عند رجليه
ثم قالوا بينهم ما رأينا عبدا قط أوتي
مثل ما أوتي هذا النبي صلى الله عليه
وسلم إن عينيه تنامان وقلبه يقظان
اضربوا له مثلا مثل سيد بنى قصرا ثم
جعل مأدبة فدعا الناس إلى طعامه
وشرابه فمن أجابه أكل من طعامه و
شرب من شرابه ومن لم يجبه عاقبه أو
قال عذبه ثم ارتفعوا واستيقظ رسول
الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك
فقال سمعت ما قال هؤلاء وهل تدري

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں جانا تھا تشریف لے گئے حضرت عبداللہ
بن مسعود فرماتے ہیں میں اپنے دائرے کے درمیان بیٹھا ہوا
تھا کہ کچھ لوگ آئے گویا کہ وہ جاٹ ہیں ان کے بال اور بدن
بھی انہی جیسے تھے نہ وہ برہنہ معلوم ہوتے اور نہ کپڑے پہنے
ہوئے میرے قریب آئے لیکن لکیر سے تجاوز نہ ہوتے پھر
وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے رات آخر ہوئی
تو وہ لوگ واپس آئے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا میں رات سے نہیں سویا پھر
آپ اس دائرے میں میرے پاس تشریف لائے اور میرے زانو
پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما ہو گئے۔ اور آپ سوتے میں بہت
خراٹے لیا کرتے تھے۔ اسی دوران کہ آپ آرام فرما رہے
تھے اور میں بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ آئے انہوں نے سفید کپڑے
پہنے ہوئے تھے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس قدر خوب
صورت تھے وہ میری طرف بڑھے ان میں سے ایک گروہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گیا اور ایک
قدموں میں بیٹھا۔ پھر آپس میں کہنے لگے ہم نے کبھی کوئی
ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل دیا
گیا ہو ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔ ان کی
مثال بیان کرو ان کی مثال ایک سردار جیسی ہے جس نے
محل بنایا پھر دستر خوان بچھایا اور لوگوں کو کھانے اور پینے کی طرف
بلایا جس نے دعوت قبول کی اس نے اس کے کھانے
سے کھایا اور پانی سے پیا اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا
اسے اس نے عذاب دیا پھر وہ لوگ چلے گئے اور نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ نے فرمایا تم نے ان
کی گفتگو سنی اور تم جانتے ہو کہ وہ کون تھے۔ میں نے
عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ فرشتے ہیں۔ کیا جانتے ہو
انہوں نے کیا مثال دی میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول
زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا انہوں نے یہ مثال دی کہ

مَنْ هُمْ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلَائِكَةُ فَتَدْرِيْ مَا الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ عَذَّبَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُوْ تَمِيْمَةَ اسْمُهُ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ وَأَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَهُوَ ابْنُ طَرْخَانَ وَإِنَّمَا كَانَ يَنْزِلُ بَنِيْ تَيْمٍ فَنُسِبَ إِلَيْهِمْ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا رَأَيْتُ أَخْوَفَ لِلّٰهِ مِنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ.

رحمٰن ہے جنت بنا کر بندوں کو اس کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی جنت میں داخل ہوگا اور جس نے قبول نہ کی اسے عذاب دے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔ ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے سلیمان تیمی، ابن طرخان ہیں۔ وہ بنو تیم کے پاس اترا کرتے تھے اس لیے ان کی طرف منسوب ہو گئے علی فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میں نے سلیمان تیمی سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال

٧٠٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ نَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اسے ہر طرح سے مکمل کر کے نہایت خوبصورت بنایا اور صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کاش اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

نماز، روزہ اور صدقہ کی مثال

٧٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا

حدثه أن الحارث الأشعري حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله أمر يحيى بن زكريا بخمس كلمات أن يعمل بها ويأمر بني إسرائيل أن يعملوا بها وإنه كاد أن يبطئ بها فقال عيسى إن الله أمرك بخمس كلمات لتعمل بها وتأمر بني إسرائيل أن يعملوا بها فإما أن تأمرهم وإما أن آمرهم فقال يحيى أخشى إن سبقتني بها أن يخسف بي أو أعذب فجمع الناس في بيت المقدس فامتلأ وقعدوا على الشرف فقال إن الله أمرني بخمس كلمات أن أعمل بهن وآمركم أن تعملوا بهن أولهن أن تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وإن مثل من أشرك بالله كمثل رجل اشترى عبدا من خالص ماله بذهب أو ورق فقال هذه داري وهذا عملي فاعمل وأد إلي فكان يعمل ويؤدي إلى غير سيده فأيكم يرضى أن يكون عبده كذلك وإن الله أمركم بالصلاة فإذا صليتم فلا تلتفتوا فإن الله ينصب وجهه لوجه عبده في صلاته ما لم يلتفت وآمركم بالصيام فإن مثل ذلك كمثل رجل في عصابة معه صرة فيها مسك فكلهم يعجب أو يعجبه ريحها وإن ريح الصائم أطيب عند الله من ريح المسك وآمركم بالصدقة فإن مثل ذلك كمثل رجل أسره العدو فأوثقوا يده إلى عنقه وقدموه ليضربوا عنقه فقال أنا أفديه منكم بالقليل والكثير ففدى نفسه منهم و

اور خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیں۔ قریب تھا کہ وہ ان کے بیان کرنے میں تاخیر کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں اور بنی اسرائیل کو بھی ان کے اپنانے کا حکم دیں لہٰذا یا تو آپ خود حکم دیں یا میں کرتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ آپ کے سبقت لے جانے سے مجھے زمین میں دھنسا یا جائے یا عذاب دیا جائے۔ پس انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا اس کے بھر جانے پر باقی لوگ بالائی حصے پر بیٹھے تو آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ مشرک کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے اپنے خاص مال سونے یا چاندی سے ایک غلام خریدا اور اسے بتایا یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے تو کام کر اور کمائی مجھے دے پس وہ کام کرتا ہے اور کمائی مالک کے سوا کسی دوسرے کو دے دیتا ہے تو کیا تم میں سے کوئی ایسے غلام کو پسند کرتا ہے (۲) اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا پس جب نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب تک وہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر ادھر نہ دیکھتا ہو (۳) اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک جماعت میں بیٹھا ہو جس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اور تمام لوگ اس کی مہک سے خوش ہو رہے ہوں بے شک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے (۴) میں تمہیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال یوں ہے کہ کسی آدمی کو دشمن نے قید کر کے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے ہوں اور اسے قتل کرنے کے لیے سامنے لائے ہوں اور وہ کہے میں اپنی جان

أَمُرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ
رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى
عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ
الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ
اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ
قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا
أَنْ يَرْجِعَ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ
مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ
صَلَّى وَصَامَ فَقَالَ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ فَادْعُوا
بِدَعْوَى اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ
عِبَادَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ
وَلَهُ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ

۷۷۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ
نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سَلَّامٍ اسْمُهُ مَمْطُورٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ
بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ.

۷۷۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا
طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي
لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَ

کے بدلے اپنا سارا مال خرچ کرتا ہے یا زیادہ و کم لوگوں کو دیتا جاتا ہے پس
اس نے اسی طرح فدیہ دے کر اپنی جان چھڑالی اور میں تمہیں حکم
دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ کسی آدمی کے
دشمن اس کے پیچھے بھاگیں اور وہ ایک مضبوط قلعہ میں آکر پناہ لے
اور ان سے اپنے آپ کو محفوظ کرلے اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان
سے صرف ذکر الٰہی کے سبب ہی بچا سکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا مجھے حکم
فرمایا امیر کی بات سننا اور ماننا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور جماعت
سے وابستگی۔ بے شک جو جماعت سے ایک بالشت بھر جدا ہوا
اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیا مگر یہ کہ دوبارہ جماعت
سے مل جائے جس نے جاہلیت کی پکار پکاری وہ جہنم میں داخل
ہوا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ نماز پڑھے
اور روزہ رکھے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے
پس اللہ کی پکار پکارو جس نے تمہارا نام مسلمان مومن اور اللہ کے
بندے رکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں
محمد بن بشار نے بواسطہ ابو داؤد طیالسی، ابان بن
یزید، یحییٰ بن ابی کثیر، زید بن سلام اور ابو سلام،
حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے اس
کے ہم معنی مرفوعاً حدیث روایت کی ہے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے ابو سلام کا نام ممطور ہے علی
بن مبارک نے بھی اسے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن کی مثال

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے
مومن کی مثال سنگترے جیسی ہے اس کی خوشبو بھی
اچھی ہے اور ذائقہ بھی۔ قرآن پاک نہ پڑھنے والا مومن
کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا
ہے۔ قرآن پڑھنے والا منافق ریحان کی طرح ہے کہ اس

شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بهن الخطایا وفی الباب عن جابر هذا حدیث حسن صحیح حدثنا قتیبة نا بکر بن مضر القرشی عن ابن الهاد نحوه.

باب ۳۵۱

۹۹۹۔ حدثنا قتیبة نا حماد بن یحیی الابح عن ثابت البنانی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اوله خیر ام آخره وفی الباب عن عمار وعبد اللہ بن عمرو وابن عمر هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه ویروی عن عبد الرحمن بن مهدی انه کان یثبت حماد بن یحیی الابح وکان یقول هو من شیوخنا.

باب ۳۵۲ ما جاء مثل ابن آدم واجله وامله

۱۰۰۰۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا خلاد بن یحیی نا بشیر بن المهاجر نا عبد اللہ بن بریدة عن ابیه قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم هل تدرون ما مثل هذه وهذه ورمی بحصاتین قالوا اللہ ورسوله اعلم قال هذاک الامل وهذاک الاجل هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه.

۱۰۰۱۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انما الناس کابل مائة لا یجد الرجل فیها راحلة هذا حدیث حسن صحیح.

۱۰۰۲۔ حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی

اس کے ذریعے گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر قریشی ابن ہاد سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

اس امت کی مثال۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی مثال بارش کی سی ہے معلوم نہیں اس کے شروع میں بھلائی ہے یا آخر میں۔ اس باب میں حضرت عمار، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ حماد بن یحیی الابح کی توثیق کرتے اور فرماتے یہ ہمارے شیوخ میں سے ہیں۔

انسان، موت اور امید

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو اس کی اور اس کی کیا مثال ہے؟ اس کے ساتھ ہی آپ نے دو کنکریاں پھینکیں صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ امید ہے اور یہ موت ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۔۔۔

سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے بواسطہ

وأقل عطاء فقال هل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال فإنه فضلي أوتيه من أشاء هذا حديث حسن صحيح.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أبواب فضائل القرآن — ابواب فضائل قرآن

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في فضل فاتحة الكتاب — فاتحۃ الکتاب کی فضیلت

۵۵. حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على أبي بن كعب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبي وهو يصلي فالتفت أبي فلم يجبه وصلى أبي فخفف ثم انصرف إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليكم السلام ما منعك يا أبي أن تجيبني إذ دعوتك فقال يا رسول الله إني كنت في الصلاة قال أفلم تجد فيما أوحى الله إلي أن استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم قال بلى ولا أعود إن شاء الله قال أتحب أن أعلمك سورة لم ينزل في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في الفرقان مثلها قال نعم يا رسول الله فقال رسول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف تشریف لائے اور انھیں آواز دی اے ابی! وہ نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے آپ کی طرف دیکھا لیکن جواب نہ دیا پھر مختصر نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور کہا "السلام علیک یا رسول اللہ" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک السلام" اے ابی! جب میں نے تجھے بلایا تو جواب دینے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کلام میں جسے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کیا نہیں پایا "اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی" آپ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ انشاء اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں ایسی سورت سکھاؤں جو تورات، انجیل اور زبور میں نہیں اتری اور نہ قرآن پاک میں اس کی مثل کوئی اور سورت ہے۔ انھوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! سکھلائیے! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں کیسے پڑھتے ہو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضرت ابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی مثل تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں کوئی سورت نہیں اتری یہ سات آیتیں سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کی گئیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ ف

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

سورۂ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت

۲۸۰۳ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی عبادت کیا کرو) اور جس گھر سورۂ بقرہ پڑھی جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۴ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِيْهَا اٰيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ هِيَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَضَعَّفَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور بے شک قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے اس میں ایک آیت (یعنی آیت الکرسی) تمام قرآنی آیات کی سردار ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا اور اسے ضعیف قرار دیا۔

ف: حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی جس طرح السلام علیک ایہا النبی کے ساتھ خطاب کرنے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا " (مرقات جلد ۲ ص ۵۰۴) احناف کا مذہب ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ آپ کی طرف متوجہ بھی ہوئے اور جواب بھی دیا یعنی آپ نے پہلے نماز کو مکمل کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ تمہاری نماز ٹوٹ گئی لہٰذا یہ کہنا کہ نماز میں حضور کا خیال آنا (معاذ اللہ) گائے اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے جیسا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم صفحہ ۸۶ پر لکھا نہ صرف یہ ہے کہ اسلاف صالحین کے عقائد کے خلاف ہے بلکہ بغض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح علامت ہے۔ (مترجم)

۸۸۸ - حدثنا يحيى بن المغيرة ابو سلمة المخزومي المدني حدثنا ابن ابي فديك عن عبد الرحمن المليكي عن زرارة بن مصعب عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم المؤمن الى اليه المصير وآية الكرسي حين يصبح حفظ بهما حتى يمسي ومن قرأهما حين يمسي حفظ بهما حتى يصبح هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل العلم في عبد الرحمن بن ابي بكر بن ابي مليكة المليكي من قبل حفظه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص "حٰمٓ الْمُؤْمِنُ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ" تک اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے وہ ان کے سبب شام تک حفاظت میں رہے گا اور اگر رات کو پڑھے تو صبح تک محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے بعض علماء نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ الملیکی کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

---

۸۸۹ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابو احمد حدثنا سفيان عن ابن ابي ليلى عن اخيه عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابي ايوب الانصاري انه كانت له سهوة فيها تمر فكانت تجيء الغول فتأخذ منه فشكا ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اذهب فاذا رأيتها فقل بسم الله اجيبي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فأخذها فحلفت ان لا تعود فارسلها فجاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل اسيرك قال حلفت ان لا تعود قال كذبت وهي معاودة للكذب قال فاخذها مرة اخرى فحلفت ان لا تعود فارسلها فجاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل اسيرك قال حلفت ان لا تعود فقال كذبت وهي معاودة للكذب فأخذها فقال ما انا بتاركك حتى اذهب بك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت اني ذاكرة لك شيئا آية الكرسي اقرأها في بيتك فلا يقربك شيطان ولا غيره فجاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل اسيرك قال فأخبره بما قالت قال صدقت وهي كذوب

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چھوٹی سی ڈیوڑھی تھی جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں جن بھوت آکر ان میں سے چرا لیتے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا جاؤ اور جب اسے دیکھو تو کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ راوی کہتے ہیں وہ پھر آئی تو حضرت ابوایوب نے اسے پکڑ لیا اس نے قسم کھائی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے حضور نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا بنا انہوں نے عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ دوبارہ نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا اور اسے جھوٹ کی عادت ہے راوی کہتے ہیں انہوں نے پھر اسے پکڑا اور اس نے قسم کھائی کہ دوبارہ نہیں آئے گی چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا ہوا عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا ہے اور وہ جھوٹ کی عادی ہے چنانچہ حضرت ابوایوب نے پھر اسے پکڑا اور

وفي الباب عن أبي بن كعب.

باب ۲۵۵ ما جاء في آخر سورة البقرة

۷۹۱۔ حدثنا أحمد بن منيع نا جرير بن عبد الحميد عن منصور بن المعتمر عن إبراهيم بن يزيد عن عبد الرحمن بن يزيد عن أبي مسعود الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ الآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه هذا حديث حسن صحيح.

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں اسے یہ کفایت کریں گی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۲۔ حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا حماد بن سلمة عن أشعث بن عبد الرحمن الجرمي عن أبي قلابة عن أبي الأشعث الجرمي عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله كتب كتابا قبل أن يخلق السموات والأرض بألفي عام أنزل منه آيتين ختم بهما سورة البقرة ولا يقرآن في دار ثلاث ليال فيقربها شيطان هذا حديث حسن غريب.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی جس میں سے دو آیتیں اتاریں یہی آیتیں سورۂ بقرہ کا آخر ہیں جس گھر میں یہ آیات تین دن پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۲۵۶ ما جاء في سورة آل عمران

۷۹۳۔ حدثنا محمد بن إسماعيل نا هشام بن إسماعيل أبو عبد الملك العطار نا محمد بن شعيب نا إبراهيم بن سليمان عن الوليد بن عبد الرحمن أنه حدثهم عن جبير بن نفير عن نواس بن سمعان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يأتي القرآن وأهله الذين يعملون به في الدنيا تقدمه سورة البقرة وآل عمران قال نواس وضرب لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم

سورۂ آل عمران کی فضیلت

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن اور اس پر دنیا میں عمل کرنے والے (قیامت کے دن) اس طرح آئیں گے کہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی حضرت نواس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں اب تک نہیں بھولا۔ آپ نے فرمایا گویا کہ وہ دو سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہے یا دو سیاہ بادل ہیں یا پرندوں کا جھنڈ ہے جو صف باندھا ہوا ہے (اور) یہ اپنے پڑھنے

ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ تَأْتِيَانِ كَأَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَاءَتِهِ كَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَفِي حَدِيثِ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا فَسَّرُوا إِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَفِي هٰذَا دَلَالَةٌ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ الْعَمَلِ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سُفْيَانُ لِأَنَّ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

والے کی طرف سے جھگڑتی ہوں گی۔ اس باب میں حضرت بریدہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی قرأت کا ثواب (متشکل ہو کر) آئے گا علماء نے اس قسم کی احادیث کی اسی طرح تفسیر کی گئی ہے حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس نقطۂ نظر کی توثیق کرتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ جو قرآن پر دنیا میں عمل کرتے تھے تو اس سے معلوم ہوا کہ عمل کا ثواب آئے گا۔ امام بخاری نے بواسطہ حمیدی حضرت سفیان ثوری کا قول بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ اللہ تعالے نے زمین و آسمان میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت الکرسی اللہ کا کلام ہے اور کلام الٰہی زمین و آسمان کی ہر مخلوق سے زیادہ باعظمت ہے۔

بَابُ ۳۵۵ مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ الْكَهْفِ

سورۂ کہف کی فضیلت

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأٰى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَوِ السَّحَابَةِ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے جانور کو بدکتے ہوئے دیکھا۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو بادل کی طرح کی کوئی چیز تھی، اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ (اطمینان) تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ساتھ یا (فرمایا) قرآن پر نازل کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں ہم سے معاذ بن ہشام نے بواسطہ والد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ ۲۵۸ مَا جَاءَ فِي يٰسٓ

سورۂ یٰسین کی فضیلت

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبِالْبَصْرَةِ لَا يَعْرِفُونَ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهَارُونُ أَبُو مُحَمَّدٍ شَيْخٌ مَجْهُولٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے جس نے سورۂ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بصرہ میں حضرت قتادہ رض کی حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے ہارون ابو محمد مجہول شیخ ہے ہم (امام ترمذی) سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ احمد بن سعید دارمی اور قتیبہ، حمید بن عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ اسے بیان کیا اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ لیکن سند کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ ۲۵۹ مَا جَاءَ فِي حٰمٓ الدُّخَانِ۔

حٰم دخان کی فضیلت

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو آدمی رات کے وقت سورۂ دخان پڑھے اس کی صبح اس حالت میں ہوتی ہے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے

حم الدخان في ليلة أصبح يستغفر له سبعون ألف ملك هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وعمر بن أبي خثعم يضعف قال محمد هو منكر الحديث.

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں عمر بن ابی خثعم کو ضعیف کہا گیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں وہ منکر الحدیث ہے۔

۷۹۸۔ حدثنا نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا زيد بن حباب عن هشام أبي المقدام عن الحسن عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة غفر له هذا حديث لا نعرفه إلا من هذا الوجه وهشام أبو المقدام يضعف ولم يسمع الحسن من أبي هريرة هكذا قال أيوب ويونس بن عبيد وعلي بن زيد.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جمعہ کی رات کو سورۃ دخان پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ہشام ابوالمقدام ضعیف ہے حسن کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید نے ایسا ہی کہا ہے۔

باب ۳۱ ما جاء في سورة الملك.

سورۂ ملک کی فضیلت

۷۹۹۔ حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب نا يحيى بن عمرو بن مالك النكري عن أبيه عن أبي الجوزاء عن ابن عباس قال ضرب بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم خباءه على قبر وهو لا يحسب أنه قبر فإذا فيه إنسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ضربت خبائي على قبر وأنا لا أحسب أنه قبر فإذا فيه إنسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها فقال النبي صلى الله عليه وسلم هي المانعة هي المنجية تنجيه من عذاب القبر هذا حديث غريب من هذا الوجه وفي الباب عن أبي هريرة.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک پتہ چلا ہے کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں سورۂ ملک پڑھی جا رہی ہے یہاں تک کہ پڑھنے والے نے اسے ختم کیا وہ صحابی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگایا اچانک کیا دیکھا کہ ایک آدمی اس میں سورۂ ملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اسے مکمل پڑھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (سورت) عذاب قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت مروی ہے[1]

۸۰۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن عباس الجشمي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں ایک

۱؎ صرف شہداء کی موت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بھی قبروں میں زندہ ہیں تلاوت قرآن کرتے اور نمازیں پڑھتے ہیں (مترجم)

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن سورة من القرآن ثلاثون آية شفعت لرجل حتى غفر له وهي تبارك الذي بيده الملك هذا حديث حسن.

ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں اس نے ایک پڑھنے والے آدمی کی سفارش کی اور وہ بخش دیا گیا۔ اور یہ سورت "تبارک الذی بیدہ الملک" (سورۂ ملک) ہے۔

۸۰۱۔ حدثنا هريم بن مسعر نا الفضيل بن عياض عن ليث عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ الم تنزيل وتبارك الذي بيده الملك هذا حديث رواه غير واحد عن ليث بن أبي سليم مثل هذا ورواه مغيرة بن مسلم عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وروى زهير قال قلت لأبي الزبير سمعت من جابر يذكر هذا الحديث فقال أبو الزبير إنما أخبرنيه صفوان أو ابن صفوان وكأن زهيرا أنكر أن يكون هذا الحديث عن أبي الزبير عن جابر.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہونے سے پہلے سورۂ الم التنزیل السجدہ اور سورۂ ملک پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو متعدد لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ مغیرہ بن مسلم نے بواسطہ ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ زہیر نے کہا میں نے ابو الزبیر سے پوچھا کیا آپ نے حضرت جابر سے اسے سنا ہے، انہوں نے کہا صفوان یا ابن صفوان نے مجھے اس کی خبر دی ہے، گویا کہ زہیر نے اس بات سے انکار کیا کہ یہ بواسطہ ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۸۰۲۔ حدثنا هناد نا أبو الأحوص عن ليث عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

ہم سے ابو الاحوص نے بواسطہ لیث اور ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

۸۰۳۔ حدثنا هريم بن مسعر نا الفضيل عن ليث عن طاوس قال تفضلان على كل سورة من القرآن بسبعين حسنة.

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ یہ (دونوں) سورتیں قرآن کی دیگر سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

باب ما جاء في إذا زلزلت

سورۂ زلزال کی فضیلت

۸۰۴۔ حدثنا محمد بن موسى الحرشي البصري نا الحسن بن سلم بن صالح العجلي نا ثابت البناني عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ إذا زلزلت عدلت له بنصف القرآن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی سورۂ زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہوگی۔ جو سورۂ کافرون پڑھے یہ اس کے لئے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورۂ اخلاص کا پڑھنا

ومن قرأ قل يا أيها الكافرون عدلت له بربع القرآن ومن قرأ قل هو الله أحد عدلت له بثلث القرآن. هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث هذا الشيخ الحسن بن سلم وفي الباب عن ابن عباس.

۸۰۵۔ حدثنا عقبة بن مكرم العمي البصري حدثني ابن أبي فديك أخبرني سلمة بن وردان عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل من أصحابه هل تزوجت يا فلان قال لا والله يا رسول الله ولا عندي ما أتزوج به قال أليس معك قل هو الله أحد قال بلى قال ثلث القرآن قال أليس معك إذا جاء نصر الله والفتح قال بلى قال ربع القرآن قال أليس معك قل يا أيها الكافرون قال بلى قال ربع القرآن قال أليس معك إذا زلزلت الأرض قال بلى قال ربع القرآن قال تزوج تزوج هذا حديث حسن.

باب ما جاء في سورة الإخلاص وفي سورة إذا زلزلت

۸۰۶۔ حدثنا علي بن حجر حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا يمان بن المغيرة العنزي حدثنا عطاء عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل هو الله أحد تعدل ثلث القرآن وقل يا أيها الكافرون تعدل ربع القرآن هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث يمان بن المغيرة.

باب ما جاء في سورة الإخلاص۔

تہائی قرآن کی تلاوت کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اس شیخ حسن بن مسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے شادی نہیں کی اور نہ ہی میرے پاس شادی کے لئے کچھ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں سورۃ اخلاص نہیں آتی؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں! آپ نے فرمایا وہ تہائی قرآن کے برابر ہے پھر پوچھا کیا تمہیں سورۃ النصر یاد نہیں؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں! آپ نے فرمایا وہ قرآن کا چوتھائی ہے۔ پھر پوچھا تمہیں سورۃ کافرون یاد نہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! یاد ہے آپ نے فرمایا وہ چوتھائی قرآن ہے پھر پوچھا کیا تمہیں سورۃ زلزال نہیں آتی؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی چوتھائی قرآن ہے پھر فرمایا تم شادی کرلو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

سورۂ اخلاص اور زلزال کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ زلزال نصف قرآن، سورۂ اخلاص تہائی قرآن اور سورۂ کافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

سورۂ اخلاص کی فضیلت

٨٠٧۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ امْرَاَةِ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَتَادَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَحْسَنَ مِنْ رِوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابَعَهٗ عَلٰى رِوَايَتِهٖ اِسْرَائِيْلُ وَالْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَاضْطَرَبُوْا فِيْهِ۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک رات کے وقت تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے جس نے سورۃ اخلاص پڑھی اس نے (گویا کہ) تہائی قرآن پڑھا۔ اس باب میں حضرت ابو درداء، ابو سعید، قتادہ بن نعمان، ابوہریرہ، انس، ابن عمر اور ابو مسعود رضی اللہ تعالے عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ہم کسی ایسے راوی کو نہیں پہچانتے جس نے زائدہ سے احسن طریقہ پر روایت کیا ہو اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اس کی متابعت کی شعبہ اور متعدد ثقہ راویوں نے یہ حدیث منصور سے روایت کی اور اس میں وہ مضطرب ہوئے۔

٨٠٨۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حُنَيْنٍ مَوْلٰى لِاٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاَبُوْ حُنَيْنٍ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آگے بڑھا تو آپ نے ایک آدمی کو "قل ھو اللہ احد" پڑھتے سنا اور فرمایا "واجب ہو گئی" میں نے عرض کیا "کیا چیز واجب ہو گئی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن انس رض کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو حنین سے مراد عبید بن حنین ہے۔

٨٠٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُوْنٍ اَبُوْ سَهْلٍ عَنْ ثَابِتٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

البنانی عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ کل یوم مائتی مرۃ قل ھو اللہ احد محی عنہ ذنوب خمسین سنۃ الا ان یکون علیہ دین وبھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ قل ھو اللہ احد مائۃ مرۃ فاذا کان یوم القیامۃ یقول لہ الرب تبارک وتعالی یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ ھذا حدیث غریب من حدیث ثابت عن انس وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ ایضا عن ثابت۔

۸۱۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا یزید بن کیسان ثنی ابو حازم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احشدوا فانی سأقرأ علیکم ثلث القرآن قال فحشد من حشد ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ قل ھو اللہ احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سأقرأ علیکم ثلث القرآن انی لاری ھذا خبرا جاءہ من السماء ثم خرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی قلت سأقرأ علیکم ثلث القرآن الا انھا تعدل ثلث القرآن ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وابو حازم الاشجعی اسمہ سلمان۔

۸۱۱۔ حدثنا العباس بن محمد الدوری نا خالد بن مخلد نا سلیمان بن بلال حدثنی

جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اس سے پچاس سال کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں سوائے اس کے کہ اس پر قرض ہو۔ اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے وہ داہنے پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ فرمائے گا اے میرے بندے! اپنی دائیں جانب جنت میں داخل ہو جا" یہ حدیث حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے ثابت سے یہ متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا جمع ہو جاؤ عنقریب میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں جنہیں جمع ہونا تھا جمع ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سورۂ اخلاص پڑھی اور پھر اندر تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام ایک دوسرے سے کہنے لگے حضور نے فرمایا تھا میں تہائی قرآن پڑھوں گا ایسا معلوم ہوتا کہ یہ خبر آپ کے پاس آسمان سے آئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے کہا تھا کہ میں عنقریب تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا تو آگاہ رہو (سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قل هو الله أحد تعدل ثلث القرآن هذا حديث صحيح.

٨١٢۔ حدثنا محمد بن إسمعيل نا إسمعيل بن أبي أويس حدثني عبد العزيز بن محمد عن عبيد الله بن عمر عن ثابت البناني عن أنس بن مالك قال كان رجل من الأنصار يؤمهم في مسجد قباء فكان كلما افتتح سورة يقرأ لهم في الصلوة يقرأ بها افتتح بقل هو الله أحد حتى يفرغ منها ثم يقرأ سورة أخرى معها وكان يصنع ذلك في كل ركعة فكلمه أصحابه فقالوا إنك تقرأ بهذه السورة ثم لا ترى أنها تجزئك حتى تقرأ بسورة أخرى فإما أن تقرأ بها وإما أن تدعها وتقرأ بسورة أخرى قال ما أنا بتاركها إن أحببتم أن أؤمكم بها فعلت وإن كرهتم تركتكم وكانوا يرونه أفضلهم وكرهوا أن يؤمهم غيره فلما أتاهم النبي صلى الله عليه وسلم أخبروه الخبر فقال يا فلان ما يمنعك مما يأمرك به أصحابك وما يحملك أن تقرأ هذه السورة في كل ركعة فقال يا رسول الله إني أحبها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن حبها أدخلك الجنة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث عبيد الله بن عمر عن ثابت البناني وقد روى مبارك بن فضالة عن ثابت البناني عن أنس أن رجلا قال يا رسول الله إني أحب هذه

نے فرمایا سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری مسجد قباء میں انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ نماز میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے پھر اس کے ساتھ کوئی دوسری پڑھتے۔ اور وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ایک دن) ان کے ساتھی کہنے لگے تم یہ سورت پڑھتے ہو اور پھر اسے ناکافی سمجھ کر دوسری سورت پڑھتے ہو یا تو صرف یہی پڑھو اور یا اسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورت پڑھا کرو۔ وہ کہنے لگے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اگر تم چاہو تو تمہاری امامت کروں ورنہ چھوڑ دیتا ہوں (حالانکہ) وہ لوگ انہیں افضل خیال کرتے تھے اور کسی دوسرے کی امامت کو پسند نہیں کرتے تھے (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے ساری بات بتادی آپ نے فرمایا اے فلاں! ساتھیوں کی بات ماننے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے اور ہر رکعت میں یہ سورت پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے پسند کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی محبت، اس شخص کو جنت میں لے جائے گی" یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ عبیداللہ بن عمر ثابت بنانی کی روایت سے غریب ہے۔ مبارک بن فضالہ بواسطہ ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس سورت (قل ہو اللہ احد) کو پسند کرتا ہوں آپ

السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ ۔

نے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

بَابُ ۳۲۴ مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کی فضیلت

۸۱۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل کی ہیں جن کی مثال نہیں دیکھی گئی۔ یعنے "سورۃ فلق" اور "سورۃ الناس"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۸۱۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ ۳۲۵ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

قرآن پڑھنے والے کی فضیلت

۸۱۵ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهٗ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيْدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور پڑھنے میں ماہر بھی ہو، وہ مقربین بزرگ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا اور جو اسے اس حال میں پڑھے کہ اس کے لئے پڑھنا دشوار ہو اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔ ہشام کی روایت میں "شدت" اور شعبہ کی روایت میں "شاق" کے الفاظ منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس طرح قرآن پڑھا کر اس پر حاوی ہوگیا اس

عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ۔

دعوت دی اسے صراط مستقیم کی ہدایت دی گئی۔ اسے اعور! اسے مضبوطی سے تھام لو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمزہ زیات کی روایت سے پہچانتے ہیں اس کی سند مجہول ہے اور حارث کی روایت میں کلام ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

تعلیم قرآن

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ حَتَّى بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے" ابو عبدالرحمن فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ میں اس مقام (مسند تدریس) پر بیٹھا ہوا ہوں۔ ابو عبدالرحمن نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے قرآن پڑھانا شروع کیا جو حجاج بن یوسف کے دور تک جاری رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ أَوْ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُفْيَانُ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے بہتر یا (فرمایا) افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن وغیرہ نے بواسطہ سفیان ثوری علقمہ بن مرثد اور ابو عبدالرحمن، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس میں سفیان نے سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث بواسطہ سفیان، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ اور ابو عبدالرحمن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سفیان و شعبہ سے بیان کی۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے اسی طرح سفیان اور شعبہ دونوں کے واسطے سے روایت کی جس میں سعد بن عبیدہ کا واسطہ مذکور ہے، لیکن سفیان کے شاگرد

حدثنا بذلك محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان وشعبة قال محمد بن بشار وهكذا ذكره يحيى بن سعيد عن سفيان وشعبة غير مرة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبيدة عن أبي عبد الرحمن عن عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال محمد بن بشار وأصحاب سفيان لا يذكرون فيه عن سفيان عن سعد بن عبيدة قال محمد بن بشار وهو أصح قال أبو عيسى وقد زاد شعبة في إسناد هذا الحديث سعد بن عبيدة وكان حديث سفيان أشبه قال علي بن عبد الله قال يحيى بن سعيد ما أحد يعدل عندي شعبة وإذا خالفه سفيان أخذت بقول سفيان سمعت أبا عمار يذكر عن وكيع قال قال شعبة سفيان أحفظ مني وما حدثني سفيان عن أحد بشيء فسألته إلا وجدته كما حدثني وفي الباب عن علي وسعد.

حضرت سفیان سے اس واسطے کو ذکر نہیں کرتے محمد بن بشار کہتے یہی اصح ہے ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ کے نزدیک اس روایت میں سعد بن عبیدہ کا واسطہ ہے گویا کہ سفیان کی حدیث قیاس کے زیادہ مطابق ہے ۔ علی بن عبداللہ ، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک کوئی شخص شعبہ کے برابر نہیں ۔ لیکن جہاں وہ سفیان کے قول کی مخالفت کریں میں سفیان کا قول اپناتا ہوں ۔ میں نے ابو عمار سے سنا انہوں نے وکیع سے نقل کیا کہ شعبہ نے فرمایا سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں ۔ سفیان نے مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی اسے میں نے ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے نقل کی ۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں ۔

---

٨٢٠ - حدثنا قتيبة أخبرنا عبد الواحد بن زياد عن عبد الرحمن بن إسحاق عن النعمان بن سعد عن علي بن أبي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم من تعلم القرآن وعلمه هذا حديث لا نعرفه من حديث علي عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من حديث عبد الرحمن بن إسحاق.

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے" ہم اس حدیث کو صرف حضرت عبدالرحمن بن اسحٰق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں ۔

باب ما جاء في من قرأ حرفا من القرآن ما له من الأجر

قرآن کا ایک حرف پڑھنے کا ثواب

٨٢١ - حدثنا محمد بن بشار نا أبو بكر الحنفي نا الضحاك بن عثمان عن أيوب بن

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے

مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ بَلَغَنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ وُلِدَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ يُكْنَى أَبَا حَمْزَةَ۔

اور نیکی دس گنا ہوتی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد بن کعب قرظی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے ابو احوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بعض نے مرفوع اور بعض نے موقوف روایت کی ہے۔ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا اے رب! اسے جوڑا پہنا پھر اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا اے رب! اسے مزید پہنا" پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا پھر قرآن عرض کرے گا اے رب! اس سے راضی ہو جا پس وہ اس سے راضی ہوگا اور اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا ہر آیت کے بدلے ایک نیکی بڑھائی جائے گی یہ حدیث حسن ہے۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، عاصم بن بہدلہ اور ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف حدیث روایت کی ہے ہمارے نزدیک بواسطہ عبدالصمد، شعبہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ

نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر

۸۲۴ - حدثنا أحمد بن منيع نا أبو النضر نا بكر بن خنيس عن ليث بن أبي سليم عن زيد بن أرطاة عن أبي أمامة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما أذن الله لعبد في شيء أفضل من ركعتين يصليهما وإن البر ليذر على رأس العبد ما دام في صلاته وما تقرب العباد إلى الله عز وجل بمثل ما خرج منه قال أبو النضر يعني القرآن هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وبكر بن خنيس قد تكلم فيه ابن المبارك وتركه في آخر أمره۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی دو رکعت نماز کو جس غور سے سنتا (توجہ کرتا) ہے اس سے زیادہ غور سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا۔ نیکی انسان کے سر پر سایہ فگن رہتی ہے جب تک وہ نماز میں مصروف رہے اور بندہ قرآن سے فارغ ہوتے اللہ تعالیٰ کے جس قدر قریب ہوتا ہے اتنا اور کسی وقت نہیں ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابن مبارک نے بکر بن خنیس کے بارے میں کلام کیا اور آخر میں اسے ترک کر دیا۔

باب

قرآن سے خالی سینہ

۸۲۵ - حدثنا أحمد بن منيع نا جرير عن قابوس بن أبي ظبيان عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الذي ليس في جوفه شيء من القرآن كالبيت الخرب هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں "قرآن سے خالی سینہ ویران گھر کی مثل ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۸۲۶ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود الحفري وأبو نعيم عن سفيان عن عاصم بن أبي النجود عن زر عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقال يعني لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فإن منزلتك عند آخر آية تقرؤها هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن عاصم بهذا الإسناد نحوه۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا آخری آیت کے پاس تیری منزل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب

قرآن بھول جانے کا گناہ

۸۲۷۔ حدثنا عبد الوهاب بن الحكم البغدادي نا عبد المجيد بن عبد العزيز عن ابن جريج عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت علي أجور أمتي حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد وعرضت علي ذنوب أمتي فلم أر ذنبا أعظم من سورة من القرآن أو آية أوتيها رجل ثم نسيها هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وذاكرت به محمد بن إسماعيل فلم يعرفه واستغربه قال محمد ولا أعرف للمطلب بن عبد الله بن حنطب سماعا من أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلا قوله حدثني من شهد خطبة النبي صلى الله عليه وسلم وسمعت عبد الله بن عبد الرحمن يقول لا نعرف للمطلب سماعا من أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال عبد الله وأنكر علي بن المديني أن يكون المطلب سمع من أنس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کیے گئے حتی کہ وہ کوڑا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور امت کے گناہ بھی میرے سامنے پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی آیت یا سورت دی گئی اور پھر وہ اسے بھول گیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے اسے نہ پہچانا اور غریب قرار دیا۔ امام بخاری فرماتے میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو کسی صحابی سے سماع حاصل نہیں۔ البتہ وہ حدیث جو انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس شخص نے بتایا کہ جو نبی کریم کے خطبے میں موجود تھا۔ علی بن مدینی نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ مطلب کو حضرت انسؓ سے سماع حاصل ہے۔

باب ۳۴۲

قرآن کو ذریعہ معاش بنانا

۸۲۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد نا سفيان عن الأعمش عن خيثمة عن الحسن عن عمران بن حصين أنه مر على قارئ يقرأ ثم سأل فاسترجع ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قرأ القرآن فليسأل الله به فإنه سيجيء أقوام يقرءون القرآن يسألون به الناس وقال محمود هذا خيثمة البصري الذي روى عنه جابر الجعفي وليس هو خيثمة بن عبد الرحمن هذا حديث حسن وخيثمة هذا شيخ بصري يكنى أبا نصر قد روى عن أنس بن مالك أحاديث وقد روى جابر الجعفي عن خيثمة هذا أيضا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قاری کے پاس سے گزر ہوا وہ قرآن پڑھ رہا تھا اس کے بعد اس نے مانگنا شروع کر دیا حضرت عمران نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا اور فرمایا میں نے نبی اکرمؐ سے سنا آپ نے فرمایا جو قرآن پڑھتا ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا چاہیے کیونکہ مستقبل میں) پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھ کر اسے ذریعہ سوال بنائیں گے محمود کہتے ہیں یہ خیثمہ جن سے جابر جعفی نے روایت کی بصری ہیں۔ یہ خیثمہ بصری شیخ ہیں ان کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کی ہیں جابر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان ہی سے روایت کرتے ہیں۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْوَاسِطِيُّ نَا وَكِيعٌ نَا أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ فَزَادَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صُهَيْبٍ وَلَا يُتَابَعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَلَى رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَأَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَقَدْ خُولِفَ وَكِيعٌ فِي رِوَايَتِهِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الرَّهَاوِيُّ لَيْسَ بِحَدِيثِهِ بَأْسٌ إِلَّا رِوَايَةَ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَرْوِي عَنْهُ مَنَاكِيرَ۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا قرآن پر ایمان نہیں جو اس کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھے محمد بن یزید بن سنان نے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی اور اس سند میں مجاہد اور سعید بن مسیب (رحمہما اللہ) کا اضافہ کیا۔ روایت میں محمد بن یزید کا کوئی متابع نہیں اور وہ خود ضعیف ہے۔ ابو مبارک مجہول شخص ہے اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ وکیع کی مخالفت کی گئی ہے امام بخاری فرماتے ہیں ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی کی روایت میں کوئی حرج نہیں البتہ ان کے بیٹے محمد کی ان سے روایت صحیح نہیں کیونکہ وہ ان سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ لِأَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ أَفْضَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَإِنَّمَا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لِكَيْ يَأْمَنَ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِأَنَّ الَّذِي يُسِرُّ بِالْعَمَلِ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُجْبُ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ فِي الْعَلَانِيَةِ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا علانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ قرآن پڑھنے والا پوشیدہ صدقہ دینے والے کی مثل ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنے والا بلند آواز سے پڑھنے والے سے افضل ہے کیونکہ علماء کے نزدیک علانیہ صدقہ دینے کی بجائے چھپا کر صدقہ دینا زیادہ بہتر ہے۔ علاوہ ازیں علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ریاکاری اور خود پسندی سے مامون و محفوظ رہے کیونکہ علانیہ اعمال کی نسبت خفیہ اعمال میں ریا کا خوف نہیں ہوتا۔

باب ۳۴۳

۸۳۱- حدثنا صالح بن عبد الله نا حماد بن زيد عن أبي لبابة قال قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ بني إسرائيل والزمر هذا حديث حسن غريب وأبو لبابة هذا شيخ بصري قد روى عنه حماد بن زيد غير حديث ويقال اسمه مروان حدثنا بذلك محمد بن إسماعيل في كتاب التاريخ.

۸۳۲- حدثنا علي بن حجر نا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الله بن أبي بلال عن عرباض بن سارية أنه حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ المسبحات قبل أن يرقد يقول إن فيهن آية خير من ألف آية هذا حديث حسن غريب.

باب ۳۴۴

۸۳۳- حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد الزبيري نا خالد بن طهمان أبو العلاء الخفاف حدثني نافع بن أبي نافع عن معقل بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح ثلاث مرات أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم فقرأ ثلاث آيات من آخر سورة الحشر وكل الله به سبعين ألف ملك يصلون عليه حتى يمسي وإن مات في ذلك اليوم مات شهيدا ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

سونے سے پہلے قرآن پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ پڑھ لیتے آرام فرما نہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یہ ابو لبابہ بصری شیخ ہیں حماد بن زید نے ان سے اس کے علاوہ بھی روایات بیان کی ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام مروان ہے ہمیں اس کی خبر امام بخاریؒ نے کتاب التاریخ میں دی ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہونے سے قبل مسبحات (وہ سورتیں جن کے شروع میں سبح یسبح اور سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

صبح کا وظیفہ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ الخ اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

باب ٢٥٢ ما جاء كيف كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم.

٨٣٤۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة عن يعلى بن مملك أنه سأل أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن قراءة النبي صلى الله عليه وسلم وصلاته فقالت وما لكم وصلاته وكان يصلي ثم يرقد قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم يرقد قدر ما صلى حتى يصبح ثم نعتت قراءته فإذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث ليث بن سعد عن ابن أبي مليكة عن يعلى بن مملك عن أم سلمة وقد روى ابن جريج هذا الحديث عن ابن أبي مليكة عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقطع قراءته وحديث الليث أصح۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت

حضرت یعلی بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں پوچھا ام المومنین نے فرمایا تمہارا حضور کی نماز سے کیا واسطہ آپ نماز پڑھتے پھر اتنا ہی وقت آرام فرماتے پھر اتنا ہی وقت نماز پڑھتے جتنی دیر نماز میں لگائی اتنا ہی وقت آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ اس کے بعد حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ آپ کی قرأت کا ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے بواسطہ لیث بن سعد، ابن ابی ملیکہ اور یعلی بن مملک، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن جریج نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابن ابی ملیکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آپ کی قرأت کے الفاظ کٹے ہوئے ہیں، حدیث لیث اصح ہے۔

٨٣٥۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن معاوية بن صالح عن عبد الله بن أبي قيس قال سألت عائشة عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف كان يوتر من أول الليل أم من آخره فقالت كل ذلك قد كان يصنع ربما أوتر من أول الليل وربما أوتر من آخره فقلت الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة فقلت كيف كانت قراءته أكان يسر بالقراءة أم يجهر قالت كل ذلك كان يفعل قد كان ربما أسر وربما جهر قال فقلت الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة قال قلت فكيف كان يصنع في الجنابة أكان يغتسل قبل أن ينام أم ينام

حضرت عبد اللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ کیا آپ اول رات میں وتر پڑھتے یا آخر رات میں۔ ام المومنین نے فرمایا دونوں صورتیں تھیں کبھی آپ ابتدائے رات میں اور کبھی آخر رات میں وتر پڑھتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملے میں وسعت رکھی۔ میں نے عرض کیا حضور اکرم کی قرأت کیسے تھی کیا آپ آہستہ پڑھتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المومنین نے فرمایا دونوں صورتیں تھیں کبھی آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملے میں بھی وسعت رکھی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر میں نے پوچھا جنابت کے بعد آپ کا طریقہ کار کیا تھا کیا آپ سونے سے پہلے غسل فرماتے یا آرام فرمانے کے بعد غسل فرماتے؟

قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ کا عمل دونوں طرح تھا بسا اوقات غسل فرما کر سو جاتے اور کبھی صرف وضو کرکے آرام فرما ہوتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی گنجائش رکھی۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا إِسْرَائِيلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی موقف میں اپنے آپ کو پیش کرکے فرماتے کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے سوار کرکے اپنی قوم کے پاس لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابٌ

فضیلت قرآن

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن پاک میرے ذکر اور دعا سے روک رکھے میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں اور اللہ کا کلام دوسرے کلاموں سے اس طرح افضل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

أَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب قرأت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ٹکڑے ٹکڑے

مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَؤُهَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِهِ يَقْرَأُ أَبُو عُبَيْدٍ وَيَخْتَارُهُ هَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لأَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ.

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ أَيُّوبَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيِّ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ.

(ٹھہر ٹھہر کر) ہوتی تھی: "الحمد للہ رب العالمین" پڑھ کر وقف فرمایا اور پھر "الرحمٰن الرحیم" پر ٹھہرتے۔ اور آپ "ملک یوم الدین" پڑھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے ابو عبید نے بھی یہی پڑھا اور اسی کو پسند کیا۔ یحییٰ بن سعید اموی وغیرہ نے بواسطہ ابن جریج اور ابن ابی ملیکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اس کی سند متصل نہیں کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ اور یعلیٰ بن مملک کے واسطہ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی جس میں ام المومنین نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ایک ایک حرف ہوتی تھی حدیث لیث زیادہ صحیح ہے۔ لیث کی حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں کہ "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور میرا خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ زہری، انس بن مالک کی یہ روایت ہم صرف اس شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زہری کے بعض شاگردوں نے زہری سے یہ حدیث روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور زہری، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔

٨٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَأَبُو عَلِيِّ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَكَذَا قَرَأَ أَبُو عُبَيْدٍ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ اتِّبَاعًا لِهَذَا الْحَدِيثِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا
سوید بن نصر کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک نے ہمیں یونس بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بتائی۔ ابو علی بن یزید یونس بن یزید کے بھائی ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس حدیث کو یونس بن یزید سے روایت کرنے میں ابن مبارک منفرد ہیں ابو عبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں "والعین بالعین" پڑھا ہے۔

٨٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبَّكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَرِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْأَفْرِيقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "ھَلْ تَسْتَطِيعُ . . ." پڑھا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں رشدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں ضعیف قرار دیے گئے ہیں۔

٨٤٢ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَفْصٍ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُهَا إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے نبی کرم صلے اللہ علیہ وسلم "اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ" پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو متعدد لوگوں نے ثابت بنانی سے اسی طرح روایت کیا ہے یہ ثابت بنانی کی

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ حَدِيْثُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ هِيَ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِيْ وَاحِدٌ وَقَدْ رَوَى شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا۔

حدیث ہے یا اسطہ شہر بن حوشب یہ حدیث اسماء بنت یزید سے بھی مروی ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے سنا کہ اسماء بنت یزید سے ام سلمہ انصاریہ مراد ہیں۔ میرے نزدیک دونوں حدیثیں ایک ہیں۔ شہر بن حوشب نے حضرت ام سلمہ انصاریہ سے اس کے علاوہ بھی احادیث روایت کی ہیں یہی اسماء بنت یزید ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّيْ عُذْرًا مُثَقَّلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ وَأَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّيْ عُذْرًا (دال پر تشدید کے ساتھ) پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امیہ بن خالد ثقہ ہیں ابو جاریہ عبدی شیخ مجہول ہے اور ہم اس کا نام نہیں جانتے۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ أَبِيْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِرَاءَتُهُ وَيُرْوٰى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اخْتَلَفَا فِيْ قِرَاءَةِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَارْتَفَعَا إِلٰى كَعْبِ الْأَحْبَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ رِوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسْتَغْنٰى بِرِوَايَتِهِ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلٰى كَعْبٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ" پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی قرأت صحیح ہے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا اس آیت کی قرأت میں اختلاف ہوا تو دونوں حضرت کعب احبار کے پاس فیصلہ کے لئے تشریف لے گئے اگر حضرت ابن عباس کے پاس کوئی روایت ہوتی تو انہیں کفایت کرتی اور کعب احبار کے پاس نہ جاتے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَأَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُقْرَأُ غَلَبَتْ وَغُلِبَتْ يَقُولُ كَانَتْ غُلِبَتْ ثُمَّ غَلَبَتْ هٰكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتْ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن رومیوں کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہوئی اور مسلمان اس سے خوش ہوئے تو آیت کریمہ نازل ہوئی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّومُ ۔ سے یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۔ تک حضرت ابو سعید فرماتے ہیں روم کی کامیابی پر مسلمانوں کو خوشی ہوئی یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے "غَلَبَتْ" اور "غُلِبَتْ" دونوں طرح پڑھا گیا ہے کہتے ہیں رومیوں کو پہلے شکست ہوئی اور پھر غالب آئے نصر بن علی نے "غَلَبَتْ" (فتح کے ساتھ) پڑھا ہے۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ مَيْسَرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ (ضاد کا فتح) پڑھا تو آپ نے فرمایا مِنْ ضُعْفٍ (ضاد کا ضمہ) ہے۔ ہم سے عبد بن حمید نے بواسطہ یزید بن ہارون فضیل بن مرزوق سے یہ ہی بیان کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (دال کے ساتھ) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَارُونَ الْأَعْوَرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ" (راء کا ضمہ) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ہارون اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَحَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ.

٨٥٢۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَوْ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہے، حکم بن عبد الملک کی حدیث میرے نزدیک اس حدیث سے اصح ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے یا (فرمایا) تم میں سے کسی ایک کے لئے یہ کہنا برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ مجھے بھلا دی گئی۔ اور قرآن یاد کرنے کی کوشش کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ لوگوں کے سینوں سے اس سے بھی زیادہ تیز بھاگ جاتا ہے جتنا جانور اپنی رسی تڑوا کر بھاگتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٣٤٧ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

سات قرأتیں

٨٥٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ مِنْهُمُ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ أَيُّوبَ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کی تو آپ نے پوچھا اے جبرئیل! مجھے ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہے ان میں بوڑھی عورتیں بھی ہیں اور بڈھے مرد بھی، بچے بھی ہیں اور بچیاں بھی، اور ایسا آدمی بھی جس نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، قرآن سات حروف (قرأتوں) پر نازل ہوا۔ اس باب میں حضرت عمر، حذیفہ بن یمان، ابوہریرہ، ام ایوب حضرت ابو ایوب انصاری کی زوجہ محترمہ، سمرہ، ابن عباس اور ابو جہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابی بن کعب سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

٨٥٤۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور وہ سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی سے) باحیات

أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَصَبَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَقَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ وَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ.

لگے میں نے ان کی قرأت سنی تو معلوم ہوا کہ وہ کئی ایسے حروف پر قرآن پڑھ رہے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان سے الجھ پڑتا لیکن میں سلام پھیرنے کی انتظار کرتا رہا جب انہوں نے سلام پھیر لیا تو میں نے ان کی گردن کے پاس سے چادر پکڑ کر کھینچی اور پوچھا بتاؤ تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ جو ابھی ابھی میں نے تم سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی ہے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم! مجھے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت سکھائی ہے چنانچہ میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان کو یہ سورت (سورۂ فرقان) کئی ایسے حروف پر پڑھتے سنا ہے جو حروف آپ نے مجھے نہیں سکھائے حالانکہ آپ ہی نے مجھے سورۂ فرقان پڑھائی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! انہیں چھوڑ دو، اور اے ہشام! تم پڑھو۔ انہوں نے وہی قرأت پڑھی جو میں نے سنی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر حضور نے مجھے فرمایا اے عمر! تم پڑھو میں نے وہ قرأت پڑھی جو حضور نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے" پھر آپ نے فرمایا "یہ قرآن سات حروف (قرأتوں) پر نازل ہوا ہے[۱] پس جو تمہیں آسان ہو پڑھو" یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت مالک بن انس (رضی اللہ عنہ) نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱؎ جس ملک میں جو قرأت رائج ہو وہی پڑھنی چاہیئے تاکہ لوگ انتشار میں نہ پڑیں۔ جیسا کہ پاکستان میں قرأت امام عاصم بروایت حفص پڑھی جاتی ہے۔

باب ۳۵

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

باب ۳۶

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي عِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ

مسلمان سے ہمدردی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی سے مصائب دنیا میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے اسے نجات دے گا۔ جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے جو کسی تنگ دست کی مشکل آسان کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی دیتا ہے آدمی جب تک اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا معاون و مددگار ہوتا ہے جو شخص تلاش علم میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے جب کچھ لوگ مسجد میں تلاوت قرآن اور درس و تدریس کے لئے بیٹھتے ہیں ان پر اطمینان و سکون اترتا ہے رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں جس کا عمل اسے پیچھے رکھے نسب و ذات سے آگے نہیں بڑھاتے۔ متعدد راویوں نے بواسطہ اعمش اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسباط بن محمد نے بواسطہ اعمش اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

ختم قرآن کی مدت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کتنی مدت میں قرآن ختم کروں۔ آپ نے فرمایا ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بیس دنوں میں مکمل کرو۔ عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دنوں میں ختم کرو۔ عرض کیا اس سے جلدی (پڑھنے) کی طاقت رکھتا ہوں حضور نے فرمایا دس دنوں میں ختم کرو۔ عرض کیا

فِي عَشْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِي هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَمْ يَقْرَإِ الْقُرْآنَ لِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُقْرَأُ الْقُرْآنُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِيثِ الَّذِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ يُوتِرُ بِهَا وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ وَالتَّرْتِيلُ فِي الْقِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلَى أَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ

اس سے جلدی کی طاقت رکھتا ہوں" آپ نے فرمایا پانچ دنوں میں ختم کرو حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور! مجھے اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے لیکن آپ نے مجھے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث حسن ابو بردہ کی روایت سے غریب ہے کئی طریقوں سے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا انہی سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا چالیس دنوں میں قرآن ختم کرو۔ اسحق بن ابراہیم فرماتے ہیں اس حدیث کی رو سے ہم اس آدمی کو پسند نہیں کرتے جو چالیس دنوں تک بھی قرآن نہ پڑھے۔ بعض علما فرماتے ہیں حدیث پاک کی رو سے تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم نہ کیا جائے جبکہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وتروں کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ نے کعبہ شریف میں ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا۔ علماء کے نزدیک ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا چالیس دنوں میں قرآن پاک (پورا) پڑھا کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض نے اسے بواسطہ معمر اور سماک بن فضل وہب بن منبہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ کو چالیس دنوں میں قرآن پاک پڑھنے کا حکم دیا۔

فِي الْأَرْبَعِينَ .

۸۵۸ . حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ الرَّبِيعِ ثَنِي نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيعِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین عمل کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منزل میں اترنے اور کوچ کرنے والا (یعنی جو شخص قرآن ختم کرے پھر شروع کرے اور اسی طرح کرتا رہے) یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت ابن عباس کی اس روایت کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ مسلم بن ابراہیم، صالح مری، قتادہ اور زرارہ بن اوفیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی۔ حضرت ابن عباس کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ میرے نزدیک یہ حدیث بواسطہ نصر بن علی، ہیثم بن ربیع کی روایت سے اصح ہے۔

۸۵۹ . حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم کرنے والا قرآن کو نہیں سمجھتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بتائی۔

أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب تفسیر قرآن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۳۸۰ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

تفسیر بالرائے

۸۶۰ . حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار هذا حديث حسن صحيح۔

۸۶۱۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا سويد بن عمرو الكلبي نا ابو عوانة عن عبد الاعلى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتقوا الحديث عني الا ما علمتم فمن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار ومن قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار هذا حديث حسن۔

۸۶۲۔ حدثنا عبد بن حميد ثني حبان بن هلال نا سهيل بن عبد الله وهو ابن ابي حزم اخو حزم القطعي ثنا ابو عمران الجوني عن جندب بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فاصاب فقد اخطأ هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل الحديث في سهيل بن ابي حزم وهكذا روي عن بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم انهم شددوا في هذا في ان يفسر القرآن بغير علم واما الذي روي عن مجاهد وقتادة وغيرهما من اهل العلم انهم فسروا القرآن فليس الظن بهم انهم قالوا في القرآن او فسروه بغير علم او من قبل انفسهم وقد روي عنهم ما يدل على ما قلنا انهم لم يقولوا من قبل انفسهم بغير علم حدثنا حسين بن مهدي البصري نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال ما في القرآن آية الا وقد سمعت

جس نے علم کے بغیر قرآن کی تفسیر کی اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے ڈرو ماسوائے اس کے جس کا تمہیں علم ہو کیونکہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے اور جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اسے بھی چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ سہیل بن حزم کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ اسی طرح بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کرنے میں سختی برتی ہے۔ مجاہد قتادہ اور دوسرے علماء سے جو تفسیر مروی ہے اس کے بارے میں یہ خیال صحیح نہیں کہ انہوں نے قرآن میں بغیر جانے کوئی دلیل کہی یا بغیر علم کے تفسیر کی بلکہ ان حضرات سے یہ بات منقول ہے جو ہم نے کہی کہ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ حسین بن مہدی بصری نے بواسطہ عبدالرزاق ومعمر حضرت قتادہ سے نقل کیا آپ فرماتے ہیں میں نے قرآن پاک کی ہر آیت کے متعلق کچھ نہ کچھ سنا ہے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، اعمش سے نقل کیا کہ حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔ اگر میں حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالے عنہ) کی قرأت نہ پڑھتا تو قرآن پاک کے بہت سے مسائل حضرت

فِيهِمَا شَيْئًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمْ أَحْتَجْ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا سَأَلْتُ۔

وَمِنْ سُورَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

٨٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلوٰةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَاقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلوٰةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقْرَأُ الْعَبْدُ فَيَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَمِدَنِي عَبْدِي فَيَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَيَقُولُ اللهُ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي فَيَقُولُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ فَيَقُولُ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَهٰذَا لِي وَبَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی جو ان سے پوچھتا ہوں۔

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے (دو بار فرمایا) پوری نہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابو ہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (اس وقت کیا حکم ہے)، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن فارسی اس وقت دل میں پڑھا کرو۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز میرے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کی گئی ہے۔ آدھی میرے لئے ہے اور آدھی بندے کے لئے۔ بندے کے لئے وہی ہے جو اس نے مانگا بندہ (نماز کے لئے) کھڑا ہو کر پڑھتا ہے "الحمد للہ رب العالمین" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی پھر بندہ کہتا ہے "الرحمٰن الرحیم" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا کی۔ بندہ کہتا ہے "مالک یوم الدین" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی یہ میرے لئے ہے اور میرے اور بندے کے درمیان (مشترک) ہے "ایاک نعبد" سے آخر تک میرے بندے کے لئے ہے اور جو کچھ اس نے مانگا اس کے لئے ہے وہ پڑھتا ہے "اھدنا الصراط" آخر تک۔ یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور اسماعیل بن جعفر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ علاء بن عبدالرحمٰن وہ عبدالرحمٰن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے ہم معنی روایت

بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

٨٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُودُ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارَى ضُلَّالٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

شعبہ نے بواسطہ سماک بن حرب اور عباد بن حبیش حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے پوری حدیث مرفوعاً نقل کی ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر غضب کیا گیا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ طویل حدیث ذکر کی۔

وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

تفسیر سورۂ بقرہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٨٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی کی ایک مٹھی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی لہٰذا اولادِ آدم زمین کے مطابق پیدا ہوئی ان میں سرخ بھی ہیں سفید بھی سیاہ بھی اور اس کے بین بین بھی نرم، سخت برے اور اچھے سب قسم کے ہیں۔ امام ترمذی (رحمۃ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

٨٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوا مُتَزَحِّفِينَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ أَيْ مُنْحَرِفِينَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ قَالَ قَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعِيرَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "ادخلوا الباب سجداً" (دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو) کے بارے میں ارشاد فرمایا وہ لوگ سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے آیت کریمہ فبدل الذین ظلموا[له] کے بارے میں فرمایا انہوں نے کہا حبۃ فی شعیرۃ (جو میں دانہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[له] تو ان ظالموں نے جو بات ان کو کہی گئی تھی اس کے سوا اور بدل دی ۱۲

٨١٩. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا أَشْعَثُ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ السَّمَّانِ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَشْعَثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

٨٢٠. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ وَهُوَ جَاءٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي هَذَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُهُ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَيْ تِلْقَاءَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيُرْوَى عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَثَمَّ قِبْلَةُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهَذَا.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اندھیری رات تھی اس لئے ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ قبلہ کدھر ہے چنانچہ ہم سے ہر آدمی نے اپنے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی۔ جب صبح ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا واقعہ بیان کیا پس یہ آیت کریمہ "فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ"[1] نازل ہوئی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اشعث سمان ابو ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں جنہوں نے عاصم بن عبید اللہ سے روایت کی۔ اشعث حدیث میں ضعیف ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے ہوئے سواری پر جدھر بھی رخ کر لیتی نماز پڑھ لیتے پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی "وللہ المشرق و المغرب" حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت قتادہ اس آیت کریمہ "وللہ المشرق" سے "فثم وجہ اللہ" تک کے بارے میں فرماتے ہیں یہ دوسری آیت "فول وجہک شطر المسجد الحرام"[2] سے منسوخ ہے (یعنی مسجد حرام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو) ہم سے یہ حدیث محمد بن عبدالملک بن ابی شوارب نے بواسطہ یزید بن زریع اور سعید حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔ حضرت مجاہد آیت کریمہ "فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" کے بارے میں فرماتے ہیں جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کا قبلہ ہے ابو کریب نے بواسطہ محمد بن علاء، وکیع اور نضر بن عربی حضرت مجاہد سے ہمیں اس کی خبر دی۔

[1] تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی ذات ہے۔ [2] یعنی اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو ۱۲

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہی اچھا ہوتا ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے اس پر آیت کریمہ "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّی"[۱] نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز بناتے اس پر آیت کریمہ "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّی" نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدْلًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "وکذلک جعلناکم امۃ وسطا" کے بارے میں فرمایا "وسطا" سے مراد عادل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى نُوحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ وَمَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ قَالَ فَيُؤْتَى بِكُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام کو بلا کر پوچھا جائے گا کہ آپ نے احکام خداوندی پہنچا دیئے؟ آپ فرمائیں گے ہاں! ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کیا تمہیں حضرت نوح نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا بلکہ کوئی بھی نہیں آیا۔ حضرت نوح سے کہا جائیگا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت۔ حضور فرماتے ہیں پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ حضرت نوح نے پیغام خداوندی پہنچا دیا۔ آیت کریمہ "وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا"[۲] سے مراد یہ ہے۔ وسط کے معنی عدل کے ہیں۔

---

[۱] مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ ۱۲ [۲] اور یونہی ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ۱۲

جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ.

٨٧٥. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

٨٧٦. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَعُمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٨٧٧. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے جعفر بن عون بھی اسے بواسطہ اعمش سے ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ کعبہ کی طرف منہ کرنا پسند فرماتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ[1] اس کے بعد آپ کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے اور یہی آپ کی خواہش تھی ایک آدمی نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر انصار کی ایک جماعت پر اس کا گزر ہوا وہ بیت المقدس کی طرف منہ کئے عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے ۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ نے اپنا چہرہ اقدس کعبۃ اللہ کی طرف پھیر دیا تھا ۔ راوی کہتے ہیں یہ سن کر وہ حالت رکوع ہی میں کعبہ شریف کی طرف پھر گئے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے اسے حضرت ابو اسحاق سے روایت کیا ہے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے اس باب میں حضرت عمرو بن عوف مزنی، ابن عمر، عمارہ بن اوس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں ۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ کر لیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہو گا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور اسی حالت میں فوت ہو گئے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے ایمانوں کو ضائع نہیں کرے گا

[1] ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آسمان کی طرف تمہارا منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے پس آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر دیں ۱۲

۸۸۲۔ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن ذر عن يسيع الكندي عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وقال ربكم ادعوني أستجب لكم قال الدعاء هو العبادة وقرأ وقال ربكم ادعوني أستجب لكم إلى قوله داخرين هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وقال ربکم ادعونی"[1] میں دعا سے مراد عبادت ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکمل آیت پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۳۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم أنا حصين عن الشعبي نا عدي بن حاتم قال لما نزلت حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر قال لي النبي صلى الله عليه وسلم إنما ذلك بياض النهار من سواد الليل هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب آیت کریمہ "حتی یتبین لکم الخیط الابیض" الخ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اس سے رات کی سیاہی (سے الگ ہونے والی) صبح کی سفیدی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۴۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم نا مجالد عن الشعبي عن عدي بن حاتم عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك۔

ہم سے احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، مجالد، شعبی اور عدی بن حاتم سے اس کی مثل مرفوع روایت بیان کی۔

۸۸۵۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن مجالد عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم فقال حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود قال فأخذت عقالين أحدهما أبيض والآخر أسود فجعلت أنظر إليهما فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا لم يحفظه سفيان فقال إنما هو الليل والنهار هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی "حتی یتبین لکم" الخ فرماتے ہیں میں نے سفید اور سیاہ دو دھاگے لئے اور انہیں دیکھنے لگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا جو سفیان کو یاد نہیں رہا (پس کہا) پھر آپ نے فرمایا اس سے دن اور رات مراد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا الضحاك بن مخلد أبو عاصم النبيل عن حيوة بن شريح عن يزيد بن أبي حبيب عن أسلم أبي عمران قال كنا بمدينة الروم

حضرت ابو عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم شہر روم میں تھے کہ انہوں نے ہمارے مقابلے کے لئے ایک بڑا لشکر بھیجا ان کے برابر یا ان سے زیادہ مسلمان بھی ان کے مقابلے میں نکلے اہل مصر پر عقبہ بن

[1] اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

معرفتنا انه لم يخضب عليهما هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن عبد الأعلى نا عبد الرحمن بن مهدي عن حماد بن سلمة نحوه بمعناه.

٨٩٤ - حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن ابن المنكدر سمع جابرا يقول كانت اليهود تقول من أتى امرأته في قبلها من دبرها كان الولد أحول فنزلت نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم هذا حديث حسن صحيح.

٨٩٥ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابن خثيم عن ابن سابط عن حفصة بنت عبد الرحمن عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم يعني صماما واحدا هذا حديث حسن صحيح وابن خثيم هو عبد الله بن عثمان بن خثيم وابن سابط هو عبد الرحمن بن عبد الله بن سابط الجمحي المكي وحفصة هي بنت عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق ويروى في سمام واحد.

٨٩٦ - حدثنا عبد بن حميد نا الحسن بن موسى نا يعقوب بن عبد الله الأشعري عن جعفر بن أبي المغيرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جاء عمر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هلكت قال وما أهلكك قال حولت رحلي الليلة قال فلم يرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قال فأنزلت على رسول الله صلى الله

نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم) سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہودی کہتے ہیں جو آدمی اپنی عورت کی اگلی طرف (پچھلی طرف سے ہوکر) جماع کرے گا اس کا بھینگا لڑکا پیدا ہوگا۔ پھر آیت کریمہ نازل ہوئی "نساؤکم حرث لکم الاٰیۃ"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت "نساؤکم حرث لکم الاٰیۃ" کی تفسیر میں روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا یعنی ایک ہی سوراخ میں (جماع کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم سے مراد عبداللہ بن عثمان بن خثیم مراد ہیں اور ابن سابط سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط جمحی مکی مراد ہیں۔ اور حفصہ، حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی صاحبزادی ہیں "صمام واحد" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ عرض کیا گذشتہ رات میں نے اپنی سواری کا رخ بدل دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "نساؤکم حرث لکم الاٰیۃ" آگے کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے ہوکر لیکن پاخانے

لہ تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو ۱۲

ثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن زيد بن أسلم عن القعقاع بن حكيم عن أبي يونس مولى عائشة قال أمرتني عائشة أن أكتب لها مصحفا وقالت إذا بلغت هذه الآية فآذني حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى فلما بلغتها آذنتها فأملت علي حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى وصلاة العصر وقوموا لله قانتين وقالت سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن حفصة هذا حديث حسن صحيح۔

روایت ہے فرماتے ہیں مجھے ام المومنین نے حکم دیا کہ میں ان کے لئے ایک مصحف لکھوں اور فرمایا جب اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتانا "حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى" الآیۃ[1] فرماتے ہیں جب میں اس آیت پر پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا آپ نے مجھے لکھوایا "حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وصلوة العصر وقوموا لله قانتين" اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی حدیث مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٩٩ - حدثنا حميد بن مسعدة نا يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة نا الحسن عن سمرة بن جندب أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال صلاة الوسطى صلاة العصر هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صلوۃ وسطیٰ" سے مراد عصر کی نماز ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

٩٠٠ - حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أبي حسان الأعرج عن عبيدة السلماني أن عليا حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم الأحزاب اللهم املأ قبورهم وبيوتهم نارا كما شغلونا عن صلاة الوسطى حتى غابت الشمس هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن علي وأبو حسان الأعرج اسمه مسلم۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن فرمایا "اللہ ان (کفار) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے، جیسا کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک سورج غروب ہو گیا۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

---

٩٠١ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو النضر وأبو داود عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبيد عن مرة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الوسطى صلاة العصر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صلوۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے" اس باب میں حضرت زید بن ثابت، ابو ہاشم بن عتبہ، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی

---

[1] تمام نمازوں اور بالخصوص درمیانی نماز (نماز عصر) کی پابندی کرو۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

٩٠٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ۔

٩٠٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ۔

٩٠٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ نَزَلَتْ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاعَ أَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَيَأْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيهِ الشِّيصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عہد رسالت میں ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وقوموا للہ قانتین" (اور اللہ تعالےٰ کے حضور باادب کھڑے ہو) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم اسمٰعیل بن ابی خالد سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا اور ہمیں گفتگو سے منع کر دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت "ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون" (اور خرچ کرتے ہوئے خبیث مال کا ارادہ نہ کرو) ہم انصار کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ہم لوگ کھجوروں کے مالک تھے پس کوئی تو اپنے پھل کی کمی زیادتی کے مطابق کھجوریں لاتے اور کوئی ایک یا دو خوشے لا کر مسجد میں لٹکا دیتا اہل صفہ کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا ان میں سے جس کو بھوک لگتی وہ ان خوشوں کے پاس آتا اس پر ڈنڈا مارتا تاکہ کچی اور پکی کھجوریں گر جائیں وہ اٹھا کر کھا لیتا بعض ایسے لوگ بھی تھے جن کا شمار نیکی کا ذوق نہ رکھنے والوں میں ہوتا تھا چنانچہ وہ ایک دو خوشے لاتے ان میں ردی خشک اور ٹوٹی پھوٹی کھجوریں ہوتیں اسے وہ لٹکا دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا ... الآیۃ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو اسی قسم کا تحفہ دیا جائے جیسا اس

[illegible]

كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الأَشْجَعِيَّةِ.

٩٠٧. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ الآيَةَ أَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهِ لاَ نَدْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لاَ يُغْفَرُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لاَ يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ.

٩٠٨. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ وَعَنْ قَوْلِهِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتَبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَّى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةُ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا

راوی کہتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں، جب سفر کرتا ہے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں چہرے پر گرد و غبار پڑی ہوئی آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اے رب، اے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام سے پینا حرام سے لباس اور غذا حرام سے ہے پس اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو حازم اشجعی کا نام سلمان مولیٰ عزۃ اشجعیہ ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے، جب کریمہ ان تبدوا ما فی انفسکم ... الآیۃ[1] کے اترنے پر ہم غمگین ہو گئے ہم نے سوچا کوئی شخص اپنے دل میں بات کرتا ہے اس کا بھی حساب ہوگا۔ معلوم اس سے کس قدر بخشا گیا اور کس قدر نہیں بخشا گیا۔ پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا اور ہر ایک پر اپنی برائی کا وبال ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ اور من یعمل سوءا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے، مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو سزا ہے اسے بخار یا حوادث پہنچتے ہیں حتیٰ کہ وہ چیز جسے وہ اپنی قمیص کی جیب میں رکھ کر بھول جاتا ہے پھر اسے نہ پا کر غمگین ہوتا یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے

[1] اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ۱۲

فيفزع لها حتى ان العبد ليخرج من ذنوبه كما يخرج التبر الاحمر من الكير هذا حديث حسن غريب من حديث عائشة لا نعرفه الا من حديث حماد بن سلمة.

٩٠٩ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن آدم بن سليمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية ان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله دخل قلوبهم منه شيء لم يدخل من شيء فقالوا للنبي صلى الله عليه وسلم فقال قولوا سمعنا واطعنا فالقى الله الايمان في قلوبهم فانزل الله تبارك وتعالى آمن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون الآية لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا قال قد فعلت ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا قال قد فعلت ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا الآية قال قد فعلت هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا من غير هذا الوجه عن ابن عباس وفي الباب عن ابي هريرة وآدم بن سليمان يقال هو والد يحيى بن آدم.

ومن سورة آل عمران

بسم الله الرحمن الرحيم

٩١٠ حدثنا عبد بن حميد انا ابو الطيالسي نا يزيد بن ابراهيم نا ابن ابي مليكة عن القاسم بن محمد عن عائشة

(پاک ہوکر) ایسے نکلتا ہے جیسے آگ کی بھٹی سے خالص سونا صاف ہوکر نکلتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ "ان تبدوا ما فی انفسکم" (آخر تک) نازل ہوئی تو اس سے لوگوں کے دلوں میں اس قدر غم پیدا ہوا جتنا کسی اور بات سے نہیں ہوا۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہو "سمعنا و اطعنا" پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "امن الرسول" سے "او اخطانا" تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی تمہارا مواخذہ نہ کروں گا) "ولا تحمل علینا" سے "من قبلنا" تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔ "ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ" (آخر تک) اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے کہا جاتا ہے آدم بن سلیمان، یحییٰ بن آدم کے والد ہیں۔

تفسیر سورۂ آل عمران

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا "ھو الذی انزل

[illegible]

فَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

٩١٣ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ وَاَبُو الضُّحٰى اِسْمُهُ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ.

٩١٤ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى.

٩١٥ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا

خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہیں پھر آپ نے پڑھا "ان اولی الناس" الخ۔[1]

محمود نے بواسطہ ابو نعیم، سفیان، بواسطہ والد، اور ابو الضحیٰ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں مسروق کا واسطہ مذکور نہیں یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو الضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ ابو کریب نے بواسطہ وکیع، سفیان، ان کے والد اور ابو الضحیٰ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث ابی نعیم کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے اس میں بھی مسروق کا واسطہ نہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال ہتھیانے کے لئے جھوٹی قسم کھائے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ اشعث بن قیس فرماتے ہیں اللہ کی قسم! یہ بات میرے ہی بارے میں ہے میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا جھگڑا تھا اس نے میرے حق سے انکار کیا تو میں اسے بارگاہ رسالت میں لے گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے یہودی سے فرمایا قسم کھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، پس اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "ان الذین یشترون" الخ[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری "لن تنالوا البر" الخ[3]

---

[1] بے شک لوگوں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے متبع ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے۔ [2] وہ لوگ جو اپنے وعدوں کو تھوڑی قیمت بیچتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ... دردناک عذاب ہے۔

دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاَبُوْ غَالِبٍ اِسْمُهٗ حَزَوَّرٌ وَّاَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ اِسْمُهٗ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ وَهُوَ سَيِّدُ بَاهِلَةَ۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَّشُجَّ وَجْهُهٗ شَجَّةً فِيْ جَبْهَتِهٖ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا حُمَيْدٌ

آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں اور وہ شخص بہترین مقتول ہے جسے انہوں نے قتل کیا پھر آپ نے پڑھا "یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ"[1] الخ ۔ ابو غالب کہتے ہیں حضرت ابو امامہ سے پوچھا گیا کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں حضور سے ایک، دو، تین، چار یہاں تک کہ سات مرتبہ نہ سنتا تو تم سے بیان نہ کرتا (یعنی بار بار سنتا) یہ حدیث حسن ہے ابو غالب کا نام حزور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور یہ باہلہ قبیلے کے سردار ہیں ۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس"[2] کے بارے میں فرمایا تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور بزرگ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بہت سے لوگوں نے اسی حضرت بہز بن حکیم سے یونہی روایت کیا ہے لیکن اس میں "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" نہیں ہے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے غزوہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہو گیا اور پیشانی مبارک زخمی ہو گئی حتی کہ چہرہ انور پر خون بہنے لگا تو آپ نے فرمایا وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جس کا اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک ہو۔ حالانکہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "لیس لک من الامر"[3] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (غزوہ احد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور

[1] جس روز بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض سیاہ ۱۲ [2] تم ان سب امتوں سے بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں ۱۲ [3] تجھے اس بات میں کچھ دخل نہیں خواہ اللہ ان کو توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے ۱۲

عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم شج في وجهه وكسرت رباعيته ورمي رمية على كتفه فجعل الدم يسيل على وجهه وهو يمسحه ويقول كيف تفلح أمة فعلوا هذا بنبيهم وهو يدعوهم إلى الله فأنزل الله تبارك وتعالى ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم أو يعذبهم فإنهم ظالمون هذا حديث حسن صحيح.

٩٢٢۔ حدثنا أبو السائب سلم بن جنادة بن سلم الكوفي نا أحمد بن بشير عن عمر بن حمزة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد اللهم العن أبا سفيان اللهم العن الحارث بن هشام اللهم العن صفوان بن أمية قال فنزلت ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم فتاب عليهم فأسلموا فحسن إسلامهم هذا حديث حسن غريب يستغرب من حديث عمر بن حمزة عن سالم وكذا رواه الزهري عن سالم عن أبيه.

٩٢٣۔ حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي البصري نا خالد بن الحارث عن محمد بن عجلان عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو على أربعة نفر فأنزل الله تبارك وتعالى ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم أو يعذبهم فإنهم ظالمون فهداهم الله للإسلام هذا حديث حسن غريب صحيح يستغرب من هذا الوجه من حديث نافع عن ابن عمر ورواه يحيى بن أيوب عن ابن عجلان.

زخمی ہوا اور دانت مبارک شہید ہوگئے اور آپ صلعم کے کاندھے مبارک پر تیر لگا تو چہرۂ انور پر خون بہنے لگا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) خون پونچھتے جاتے اور فرماتے وہ کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا جبکہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر (الآیۃ)

حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ابو سفیان پر لعنت بھیج، اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت بھیج" اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج" اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی لیس لک من الامر (الآیۃ) پس اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی توبہ قبول فرمائی اور وہ اسلام لے آئے اور نہایت اچھے مسلمان ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ عمر بن حمزہ، حضرت سالم کی روایت سے غریب ہے۔ زہری نے بواسطہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار آدمیوں کے لئے بددعا فرماتے تھے تو یہ آیت "لیس لک من الامر" نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان (چاروں) کو اسلام کا راستہ دکھایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اس طریق یعنی بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب (رضی اللہ عنہ) نے اسے ابن عجلان (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَرَفَعُوهُ وَرَوَاهُ مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَلَا نَعْرِفُ لِأَسْمَاءَ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث (بلا واسطہ) سنتا تو اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا اس سے مجھے نفع دیتا اور اگر کوئی صحابی مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور انہوں نے سچ فرمایا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی گناہ کرے پھر اٹھ کر پاک صاف ہو کر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی والذین اذا فعلوا[1] الخ۔ اس حدیث کو شعبہ اور کئی دوسرے راویوں نے حضرت عثمان بن مغیرہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے مسعر اور سفیان نے عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع بیان کیا، اسماء بن حکم فزاری سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا يَمِيدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غزوۂ اُحد کے دن سر اٹھا کر دیکھنے لگا تو ہر آدمی اونگھ رہا تھا اور اپنی ڈھال کے پیچھے جھک رہا تھا اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ثم انزل علیکم"[2] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ

عبد بن حمید نے بواسطہ روح بن عبادہ، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث

---

[1] اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ [2] پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری۔

كلاما أكثر من هذا۔

٩٣٧۔ حدثنا عبد بن حميد نا حبان بن هلال نا همام بن يحيى نا قتادة عن أبي الخليل عن أبي علقمة الهاشمي عن أبي سعيد الخدري قال لما كان يوم أوطاس أصبنا نساء لهن أزواج في المشركين فكرههن رجال منهم فأنزل الله تعالى والمحصنات من النساء إلا ما ملكت أيمانكم هذا حديث حسن۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے ہاتھ آگئیں جن کے خاوند مشرکین میں موجود تھے۔ کچھ لوگوں نے ان سے کراہت محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ نازل فرمائی "والمحصنات من النساء"[1]۔ یہ حدیث حسن ہے۔

٩٣٨۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم نا عثمان البتي عن أبي الخليل عن أبي سعيد الخدري قال أصبنا سبايا يوم أوطاس لهن أزواج في قومهن فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلت والمحصنات من النساء إلا ما ملكت أيمانكم هذا حديث حسن وهكذا روى الثوري عن عثمان البتي عن أبي الخليل عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وليس في هذا الحديث عن أبي علقمة ولا أعلم أن أحدا ذكر أبا علقمة في هذا الحديث إلا ما ذكر همام عن قتادة وأبو الخليل اسمه صالح بن أبي مريم۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے پاس قیدی بن کر آئیں جن کے خاوندان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آیت نازل ہوئی "والمحصنات من النساء" الخ یہ حدیث حسن ہے ثوری نے یہ حدیث بواسطہ عثمان بتی اور ابو خلیل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اسی طرح مرفوعاً روایت کی ہے۔ اس حدیث میں سوائے ہمام کی روایت کے جو قتادہ سے مروی ہے ابی علقمہ کا ذکر نہیں۔ ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

٩٣٩۔ حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني نا خالد بن الحارث عن شعبة نا عبيد الله بن أبي بكر عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكبائر قال الشرك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وقول الزور هذا حديث حسن غريب صحيح ورواه روح بن عبادة عن شعبة وقال عن عبد الله بن أبي بكر ولا يصح۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے روح بن عبادہ نے اسے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے عبد اللہ بن ابی بکر کا ذکر کیا اور یہ صحیح نہیں۔

[1] اور حرام ہیں خاوند والی عورتیں مگر وہ عورتیں جو تمہاری ملکیت میں آجائیں ۱۲

۹۲۰۔ حدثنا حميد بن مسعدة نا بشر بن المفضل نا الجريري عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أحدثكم بأكبر الكبائر قالوا بلى يا رسول الله قال الإشراك بالله وعقوق الوالدين قال وجلس وكان متكئا قال وشهادة الزور أو قول الزور قال فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها حتى قلنا ليته سكت هذا حديث حسن صحيح غريب۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ گناہ نہ بتاؤں جو کبیرہ گناہوں میں سے بھی بڑے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی۔ راوی فرماتے ہیں آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹی گواہی یا جھوٹ (فرمایا) جھوٹی بات۔ راوی فرماتے ہیں آپ مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۲۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا يونس بن محمد نا ليث بن سعد عن هشام بن سعد عن محمد بن زيد بن مهاجر بن قنفذ التيمي عن أبي أمامة الأنصاري عن عبد الله بن أنيس الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أكبر الكبائر الشرك بالله وعقوق الوالدين واليمين الغموس وما حلف حالف بالله يمين صبر فأدخل فيها مثل جناح بعوضة إلا جعلت نكتة في قلبه إلى يوم القيامة هذا حديث حسن غريب وأبو أمامة الأنصاري هو ابن ثعلبة ولا نعرف اسمه وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أحاديث۔

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہیں۔ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر صبر کی قسم کھائے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ داخل کرے قیامت تک یہ قسم اس کے دل میں ایک (سیاہ) نکتہ بن جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوامامہ انصاری، ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

۹۲۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن فراس عن الشعبي عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكبائر الإشراك بالله وعقوق الوالدين أو قال اليمين الغموس شك شعبة هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا یا فرمایا جھوٹی قسم کھانا (شعبہ کو شک ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۳۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

فتلا هذه الآية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم قال لما نسخت هذه الآية ولا بدلت وأنى له التوبة هذا حديث حسن وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن دينار عن ابن عباس نحوه ولم يرفعه۔

۹۵۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد العزيز بن أبي رزمة عن إسرائيل عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال مر رجل من بني سليم على نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه غنم له فسلم عليهم قالوا ما سلم عليكم إلا ليتعوذ منكم فقاموا فقتلوه وأخذوا غنمه فأتوا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنزل الله تعالى يا أيها الذين آمنوا إذا ضربتم في سبيل الله فتبينوا ولا تقولوا لمن ألقى إليكم السلام لست مؤمنا هذا حديث حسن وفي الباب عن أسامة بن زيد۔

۹۵۲۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن أبي إسحاق عن البراء بن عازب قال لما نزلت لا يستوي القاعدون من المؤمنين الآية جاء عمرو بن أم مكتوم إلى النبي صلى الله عليه وسلم وكان ضرير البصر فقال يا رسول الله ما تأمرني إني ضرير البصر فأنزل الله هذه الآية غير أولي الضرر الآية فقال النبي صلى الله عليه وسلم ائتوني بالكتف والدواة أو اللوح والدواة هذا حديث حسن صحيح ويقال

بھی اور نہ ہی بدلی گئی اور ایسے آدمی کے لئے توبہ کہاں! یہ حدیث حسن ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ حضرت عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح موقوف روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا اس کے پاس بکریاں بھی تھیں اس نے ان کو سلام کیا انہوں نے ایک دوسرے سے کہا اس نے محض تم سے پناہ حاصل کرنے کے لئے سلام کیا چنانچہ وہ اٹھ کھڑے ہوئے اسے قتل کردیا اس کی بکریاں لے لیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم" الخ[1] یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیت مبارکہ "لا یستوی القاعدون من المؤمنین" الخ[2] نازل ہوئی تو حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "غیر اولی الضرر" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس مونڈھے کی ہڈی اور دوات یا (فرمایا) تختی اور دوات لاؤ (تاکہ میں لکھ دوں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمرو بن ام مکتوم کو بھی کہا جاتا ہے اور عبداللہ

---

[1] اے ایمان والو جب تم جہاد کو جاؤ تو تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔ [2] بلا عذر بیٹھنے والے مسلمان ان کے

عمرو بن ام مکتوم ویقال عبد اللہ بن ام مکتوم وھو عبد اللہ بن زائدۃ وام مکتوم امہ۔

بن ام مکتوم بھی ان کا نام عبداللہ بن زائدہ ہے اور ام مکتوم ان کی والدہ ہیں۔

۹۵۳۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا الحجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی عبد الکریم سمع مقسما مولی عبد اللہ بن الحارث یحدث عن ابن عباس انہ قال لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر عن بدر والخارجون الی بدر لما نزلت غزوۃ بدر قال عبد اللہ بن جحش وابن ام مکتوم انا اعمیان یا رسول اللہ فھل لنا رخصۃ فنزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر وفضل اللہ المجاھدین علی القاعدین درجۃ فھؤلاء القاعدون غیر اولی الضرر وفضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منہ علی القاعدین من المؤمنین غیر اولی الضرر ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ من حدیث ابن عباس ومقسم یقال مولی عبد اللہ بن الحارث ویقال مولی عبد اللہ بن عباس ومقسم یکنی ابا القاسم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے "لایستوی القاعدون الخ" بدر میں شریک ہونے والے مومن اور بلا عذر شریک نہ ہونے والوں کے بارے میں نازل ہوئی جب بدر کی لڑائی کا حکم ہوا تو حضرت عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں نابینا ہیں کیا ہمیں عدم شرکت کی اجازت ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی مجلس پر بیٹھنے والے تکلیف والوں کے سوا دوسرے لوگ ہیں مجاہدین کو بلا عذر گھر بیٹھنے والوں پر فضیلت دی بہت بڑا اجر دیا اور ان کے درجات بلند کئے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ مقسم کو مولے عبداللہ بن حارث بھی کہا جاتا ہے اور مولے عبداللہ بن عباس بھی۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

۹۵۴۔ حدثنا عبد بن حمید نا یعقوب بن ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن صالح بن کیسان عن ابن شھاب قال حدثنی سھل بن سعد الساعدی قال رایت مروان بن الحکم جالسا فی المسجد فاقبلت حتی جلست الی جنبہ فاخبرنا ان زید بن ثابت اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم املی علیہ

سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں اس کی طرف گیا یہاں تک کہ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا مروان نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے لکھوا رہے تھے "لایستوی القاعدون" الخ اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ رِوَايَةُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِينَ رَوَى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ.

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ اور وہ نابینا تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی آپ کی ران میری ران پر تھی وہ اس قدر بھاری ہو گئی کہ قریب تھا میری ران چور چور ہو جائے پھر یہ کیفیت ختم ہو گئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی غیر اولی الضرر (آخر تک) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں ایک صحابی، تابعی سے روایت کرتے ہیں سہل بن سعد انصاری، مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں مروان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں ہے اور وہ تابعین سے ہے۔

٩٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت یعلی بن امیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم"[1] لیکن اب تو لوگ امن میں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی اس بات سے تعجب ہوا جس سے تم کو تعجب ہوا چنانچہ میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا پس اس کا صدقہ قبول کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٩٥٦ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهُنَائِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان اور عسفان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا ان لوگوں کو یہ نماز (نماز عصر) اپنے باپ دادا اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا تیاری کرو اور یکبارگی ان پر حملہ کر دو اسی دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

[1] یعنی نماز میں قصر سے پہلے اگر تمہیں کافروں (کی طرف) سے ایذا کا خدشہ ہو

أبائهم وأبنائهم وهي العصر فأجمعوا أمركم فتميلوا عليهم ميلة واحدة وإن جبرئيل أتى النبي صلى الله عليه وسلم فأمره أن يقسم أصحابه شطرين فيصلي بهم وتقوم طائفة أخرى وراءهم وليأخذوا حذرهم وأسلحتهم ثم يأتي الآخرون ويصلون معه ركعة واحدة ثم يأخذ هؤلاء حذرهم وأسلحتهم فتكون لهم ركعة ركعة ولرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث عبد الله بن شقيق عن أبي هريرة وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وزيد بن ثابت وابن عباس وجابر وأبي عياش الزرقي وابن عمر وحذيفة وأبي بكرة وسهل بن أبي حثمة وأبو عياش الزرقي اسمه زيد بن الصامت.

۹۵۴۔ حدثنا الحسن بن أحمد بن أبي شعيب أبو مسلم الحراني نا محمد بن سلمة الحراني نا محمد بن إسحق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن أبيه عن جده قتادة بن النعمان قال كان أهل بيت منا يقال لهم بنو أبيرق بشر وبشير ومبشر فكان بشير رجلا منافقا يقول الشعر يهجو به أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم ينحله بعض العرب ثم يقول قال فلان كذا وكذا فإذا سمع أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك الشعر قالوا والله ما يقول هذا الشعر إلا هذا الخبيث أو كما قال الرجل وقالوا ابن الأبيرق قالها قال وكانوا أهل بيت حاجة وفاقة في الجاهلية والإسلام وكان

میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اپنے صحابہ کرام کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک گروہ کو نماز پڑھائیں اور دوسرا دشمن کے مقابلہ میں رہے۔ اور چاہیے کہ اپنا سامان دفاع اور اسلحہ اپنے ساتھ رکھیں پھر دوسرا گروہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھے پھر یہ اپنا سامان دفاع اور اسلحہ لے لیں۔ دونوں گروہوں کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بواسطہ عبداللہ بن شقیق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت، ابن عباس، جابر، ابو عیاش زرقی، ابن عمر، حذیفہ، ابو بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ابو عیاش زرقی کا نام زید بن صامت ہے۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں ایک گھرانہ تھا جنہیں بنو ابیرق کہا جاتا تھا۔ ان کے نام بشر، بشیر اور مبشر تھے۔ بشیر منافق تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت میں شعر کہا کرتا تھا۔ پھر اسے کسی اور عرب کی طرف منسوب کر کے کہتا فلاں نے ایسے ایسے کہا ہے۔ جب صحابہ کرام یہ کلام سنتے تو فرماتے اللہ کی قسم! یہ اشعار تو اسی خبیث کے ہیں یا کچھ ایسے ہی الفاظ کہے۔ وہ کہتے یہ ابیرق کے بیٹے ہی کی بکواس ہے اور یہ گھر دور جاہلیت و اسلام (دونوں) میں محتاج و فاقہ مست تھا۔ مدینہ طیبہ کے لوگ کھجوریں اور جو کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ اگر کوئی خوشحال ہوتا تو شام کی طرف سے آنے والے قافلے سے میدہ خریدتا جسے وہ اکیلا ہی کھاتا اس کے گھر والوں کا کھانا کھجوریں اور جو ہی ہوتے۔ ایک مرتبہ شام کی طرف سے ایک قافلہ

الناس إنما طعامهم بالمدينة التمر والشعير وكان الرجل إذا كان له يسار فقدمت ضافطة من الشام من الدرمك ابتاع الرجل منها فخص بها نفسه وأما العيال فإنما طعامهم التمر والشعير فقدمت ضافطة من الشام فابتاع عمي رفاعة بن زيد حملا من الدرمك فجعله في مشربة له وفي المشربة سلاح ودرع وسيف فعدي عليه من تحت البيت فنقبت المشربة وأخذ الطعام والسلاح فلما أصبح أتاني عمي رفاعة فقال يا ابن أخي إنه قد عدي علينا في ليلتنا هذه فنقبت مشربتنا فذهب بطعامنا وسلاحنا قال فتحسسنا في الدار وسألنا فقيل لنا قد رأينا بني أبيرق استوقدوا في هذه الليلة ولا نرى فيما نرى إلا على بعض طعامكم قال وكان بنو أبيرق قالوا ونحن نسأل في الدار والله ما نرى صاحبكم إلا لبيد بن سهل رجلا منا له صلاح وإسلام فلما سمع لبيد اخترط سيفه وقال أنا أسرق فوالله ليخالطنكم هذا السيف أو لتبينن هذه السرقة قالوا إليك عنها أيها الرجل فما أنت بصاحبها فسألنا في الدار حتى لم نشك أنهم أصحابها فقال لي عمي يا ابن أخي لو أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له قال قتادة فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إن أهل بيت منا أهل جفاء عمدوا إلى عمي رفاعة بن زيد فنقبوا مشربة له وأخذوا سلاحه وطعامه فليردوا علينا سلاحنا فأما الطعام فلا حاجة لنا فيه

آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میدے کا ایک بورا خرید لیا اسے بالا خانے میں رکھا جہاں ہتھیار، زرہ اور تلوار بھی تھی۔ (ایک دن) اس گھر میں پیچھے کی طرف چوری ہوئی اور بالا خانے میں نقب لگا کر کھانا (میدہ) اور اسلحہ چوری کر لیا گیا۔ صبح کے وقت میرے چچا حضرت رفاعہ تشریف لائے اور فرمایا بھتیجے! آج رات ہم پر زیادتی ہوئی، ہمارے بالا خانے میں نقب لگی اور ہمارا کھانا اور ہتھیار چرا لئے گئے۔ ہم نے گھر میں تلاش کیا اور پوچھ گچھ کی تو ہمیں بتایا گیا کہ ہم نے آج رات ابیرق کے بیٹوں کو روشنی کرتے دیکھا ہے ہمارا خیال ہے کہ انہوں نے تمہارے کسی کھانے پر روشنی کی ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں جس وقت ہم گھر میں پوچھ رہے تھے، بنو ابیرق نے کہا اللہ کی قسم! ہمارے خیال میں تمہارا چور ہمارا ایک نیک مسلمان لبید بن سہل ہے لبید نے سنا تو تلوار میان سے نکال لی اور کہا میں چور ہوں؟ اللہ کی قسم یا تو میری تلوار تم میں پیوست ہو گی یا تم ضرور اس چوری کو ظاہر کرو گے۔ کہنے لگے ہمیں چھوڑو تم نے چوری نہیں کی۔ ہم نے گھر میں پوچھ گچھ کی یہاں تک کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہی (لوگ) ابیرق چور ہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں میرے چچا نے مجھ سے کہا اے بھتیجے کیا اچھا ہو تاکہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بتا دیتے۔ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ایک جفا شعار گھرانے نے میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر میں نقب لگائی اور ان کا اسلحہ اور کھانا چرا لے گئے ہمارے ہتھیار واپس دے دیں کھانے کے سامان کی ہمیں ضرورت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میں اس بارے میں فیصلہ کروں گا۔ بنو ابیرق کو پتہ چلا تو وہ اپنے ایک آدمی اسیر بن عروہ کے پاس آئے

فقال النبي صلى الله عليه وسلم سأنظر في ذلك فلما سمع بنو أبيرق أتوا رجلا منهم يقال له أسير بن عروة فكلموه في ذلك واجتمع في ذلك ناس من أهل الدار فقالوا يا رسول الله إن قتادة بن النعمان وعمه عمدا إلى أهل بيت منا أهل إسلام وصلاح يرمونهم بالسرقة من غير بينة ولا ثبت قال قتادة فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال عمدت إلى أهل بيت ذكر منهم إسلام وصلاح ترميهم بالسرقة على غير ثبت وبينة قال فرجعت ولوددت أني خرجت من بعض مالي ولم أكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فأتاني عمي رفاعة فقال يا ابن أخي ما صنعت فأخبرته بما قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله المستعان فلم يلبث أن نزل القرآن إنا أنزلنا إليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما أراك الله ولا تكن للخائنين خصيما بني أبيرق واستغفر الله مما قلت لقتادة إن الله كان غفورا رحيما ولا تجادل عن الذين يختانون أنفسهم إن الله لا يحب من كان خوانا أثيما يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله إلى قوله غفورا رحيما أي لو استغفروا الله لغفر لهم ومن يكسب إثما فإنما يكسبه على نفسه إلى قوله وإثما مبينا قولهم للبيد ولولا فضل الله عليك ورحمته إلى قوله فسوف نؤتيه أجرا عظيما فلما نزل القرآن

اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی گھر کے کچھ لوگوں نے جمع ہو کر مشورہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ۔ قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا نے ہمارے ایک نیک مسلمان گھرانے کا پیچھا کر رکھا ہے وہ بغیر گواہوں اور ثبوت کے ان پر چوری کا الزام لگا رہے ہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور گفتگو کی آپ نے فرمایا تم نے ایک ایسے گھر والوں کا پیچھا کر رکھا ہے جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ نیکوکار مسلمان ہیں۔ اور تم ان پر چوری کا الزام لگاتے ہو۔ حالانکہ تمہارے پاس نہ گواہ ہیں اور نہ ہی کوئی ثبوت۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ پھر میں گھر لوٹا اور سوچا کاش میں اپنا یہ تھوڑا سا مال جانے دیتا لیکن حضور کو نہ بتاتا پھر میں اپنے چچا رفاعہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے تم نے کیا کیا؟ میں نے وہ تمام بات بتا دی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمائی تھی انہوں نے کہا اللہ ہی مددگار ہے۔ پس زیادہ وقت نہ گزرا کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی "انا انزلنا الیک الکتاب" الخ[1] "بے شک ہم نے آپ کی طرف کتاب اتاری تاکہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں جو اللہ نے آپ کو دکھایا اور خیانت کرنے والوں یعنی ابیرق کی طرف سے جھگڑا نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کی معافی چاہیں جو آپ نے حضرت قتادہ سے فرمائی۔ "ان اللہ کان غفورا رحیما ولا تجادل" الخ سے ان کی اس بات کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے لبید سے کہی تھی۔ "ولولا فضل اللہ" الخ جب قرآن کی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتھیار لائے گئے آپ نے وہ ہتھیار حضرت رفاعہ کی طرف لوٹا دیے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں

---

[1] ترجمہ: بیشک ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب اتاری کہ آپ لوگوں میں فیصلہ کریں جس طرح آپ کو اللہ دکھائے۔ ۱۲

هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَيْرٌ يُكْنٰى اَبَا جَهْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كُوْفِيٌّ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ يَغْمِزُهٗ قَلِيْلًا۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَفِيْ كُلِّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مُحَيْصِنٍ اسْمُهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا اُقْرِئُكَ اٰيَةً اُنْزِلَتْ عَلَيَّ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَاَنِيْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّيْ وَجَدْتُ فِيْ ظَهْرِيْ انْقِصَامًا فَتَمَطَّاْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاَيُّنَا

ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے ثویر کی کنیت ابو جہم ہے۔ یہ کوفی ہیں۔ انہیں حضرت ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماع حاصل ہے۔ ابن مہدی نے ان کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "من یعمل سوءا یجز بہ" الآیۃ تو مسلمانوں پر شاق گزری، چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے راہ پر رہو کیونکہ ہر مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے حتیٰ کہ جو کانٹا چبھتا ہے یا کوئی حادثہ پیش آتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابن محیصن کا نام عمر بن عبدالرحمن بن محیصن ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی "من یعمل سوءا" اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر کیا میں تیرے سامنے وہ آیت نہ پڑھاؤں جو ابھی ابھی مجھ پر اتری ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں؟ فرماتے ہیں پھر آپ نے مجھے وہ آیت پڑھائی تو مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میری کمر ٹوٹ رہی ہو اس تکلیف کے باعث میں نے انگڑائی لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں ہم میں سے کون ہے جس نے برائی نہ کی ہو اور کیا ہمیں ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تمہیں اور دوسرے مسلمانوں کو دنیا میں اس کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ

لے جو برائی کرے اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا ۱۲

يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم تجزئك آية الصيف.

آیت صیف[1] کافی ہے۔

ومن سورة المائدة

تفسیر سورۂ مائدہ

۹۶۴۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن مسعر وغيره عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال قال رجل من اليهود لعمر بن الخطاب يا امير المؤمنين لو علينا انزلت هذه الآية اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا لاتخذنا ذلك اليوم عيدا فقال عمر اني لاعلم اي يوم انزلت هذه الآية انزلت يوم عرفة في يوم الجمعة هذا حديث حسن صحيح.

طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر یہ آیت "الیوم اکملت لکم دینکم"[2] ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی اس دن جمعۃ المبارک تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن عمار بن ابي عمار قال قرأ ابن عباس اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا وعنده يهودي فقال لو انزلت هذه الآية علينا لاتخذنا يومها عيدا فقال ابن عباس فانها نزلت في يوم عيدين في يوم الجمعة ويوم عرفة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عباس.

عمار بن ابی عمار سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی "الیوم اکملت لکم" تو پاس ہی ایک یہودی تھا کہنے لگا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ دو عیدوں جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن ابن عباس کی روایت سے غریب ہے۔

۹۶۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا محمد بن اسحاق عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمين الرحمن ملأى سحاء لا يغيضها الليل والنهار قال ارأيتم ما انفق منذ خلق السموات والارض

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے برسنے والا ہے رات اور دن اس کو خشک نہیں کرتے۔ دیکھو تو سہی آسمانوں کی پیدائش سے اب تک کتنا خرچ کیا لیکن اس کے باوجود

---

[1] یعنی گرمی کی آیت میں اس کا جواب ہے [illegible] ۱۲

[2] آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کا دین پسند کیا ۱۲

وَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰذَا الْحَدِيثُ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ الْآيَةَ وَهٰذَا الْحَدِيثُ قَالَ الْأَئِمَّةُ نُؤْمِنُ بِهِ كَمَا جَاءَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفَسَّرَ أَوْ يُتَوَهَّمَ هٰكَذَا قَالَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تُرْوٰى هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ.

ہوا اس کے داہنے ہاتھ میں ہے خشک نہیں ہوا اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان ہے بلند و پست کرتا رہتا ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور آیت کریمہ "وقالت الیہود"[1] کی تفسیر ہے ائمہ فرماتے ہیں یہ حدیث جیسے آئی اسی طرح اس پر ایمان لایا جائے بغیر اس کے کہ اس کی کوئی تفسیر کی جائے یا وہم کیا جائے متعدد ائمہ نے یہی فرمایا ان میں حضرت سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن عیینہ اور ابن مبارک رحمہم اللہ ہیں ان سب کی رائے یہ ہے کہ اس قسم کی احادیث روایت کی جائیں اور ان پر ایمان لایا جائے کیفیت سے بحث نہ کی جائے۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کی جاتی تھی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "واللہ یعصمک من الناس"[2] اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ مبارک سے سر اقدس باہر نکالا اور فرمایا لوگو! میرے پاس سے ہٹ جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرما دی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ جریری، حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کی جاتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں روکا لیکن وہ باز نہ آئے پھر ان کے علماء ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم خلط ملط کر دیا اور حضرت داؤد

[1] یہودیوں نے کہا اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، ان کے ہاتھ باندھے جائیں ۱۲ [2] اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا ۱۲

عن أبي ميسرة عن عمر نحوه عن النبي صلى الله عليه وسلم

۹۷۰۔ حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا أبو عاصم نا عثمان بن سعد عن عكرمة عن ابن عباس أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني إذا أصبت اللحم انتشرت للنساء وأخذتني شهوتي فحرمت علي اللحم فأنزل الله يا أيها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما أحل الله لكم ولا تعتدوا إن الله لا يحب المعتدين وكلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم عن غير عثمان بن سعد مرسلا ليس فيه عن ابن عباس ورواه خالد الحذاء عن عكرمة مرسلا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کی طرف راغب ہو جاتا ہوں اور شہوت میں مبتلا ہو جاتا ہوں اس لئے میں نے اپنے آپ پر گوشت حرام قرار دے لیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا (آ) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے کے بغیر مرسل روایت کیا ہے۔ خالد حذاء نے اسے حضرت عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

۹۷۱۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن يوسف نا إسرائيل نا أبو إسحق عن عمرو بن شرحبيل عن عمر بن الخطاب أنه قال اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فنزلت التي في البقرة يسألونك عن الخمر والميسر قل فيهما إثم كبير الآية فدعي عمر فقرئت عليه فقال اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فنزلت التي في النساء يا أيها الذين آمنوا لا تقربوا الصلوة وأنتم سكارى فدعي عمر فقرئت عليه ثم قال اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فنزلت التي في المائدة إنما يريد الشيطان أن يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر إلى قوله فهل أنتم منتهون فدعي

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما۔ اس پر سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الخمر (آ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی۔ آپ نے پھر دعا مانگی اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما تو سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلاۃ وانتم سکاری (آ)" حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی آپ نے پھر دعا مانگی اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لئے واضح حکم نازل فرما تو سورۂ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی "انما یرید الشیطان (آ)" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت

عمر فقرئت عليه فقال انتهينا انتهينا وقد روي عن إسرائيل مرسلاً.

٩٧٢ - حدثنا محمد بن العلاء نا وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن أبي ميسرة أن عمر بن الخطاب قال اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فذكر نحوه وهذا أصح من حديث محمد بن يوسف.

٩٧٣ - حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء قال مات رجال من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قبل أن تحرم الخمر فلما حرمت الخمر قال رجال كيف بأصحابنا وقد ماتوا يشربون الخمر فنزلت ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا إذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصالحات هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة عن أبي إسحاق عن البراء أيضاً

٩٧٤ - حدثنا بندار محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن أبي إسحاق قال قال البراء بن عازب مات ناس من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم يشربون الخمر فلما نزل تحريمها قال ناس من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كيف بأصحابنا الذين ماتوا وهم يشربونها قال فنزلت ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا الآية هذا حديث حسن صحيح.

٩٧٥ - حدثنا عبد بن حميد نا عبد العزيز بن أبي رزمة عن إسرائيل عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال قالوا يا رسول الله أرأيت الذين ماتوا وهم يشربون الخمر لما نزل

پڑھی گئی تو آپ نے عرض کیا ہم باز آگئے ہم باز آگئے۔ اسرائیل سے یہ روایت مرسل بھی مذکور ہے۔

محمد بن علاء نے بواسطہ وکیع، اسرائیل اور ابو اسحق ابو میسرہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی اے اللہ ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما۔ پہلی حدیث کے ہم معنی مذکور ہے یہ روایت محمد بن یوسف کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حرمت شراب کا حکم آنے سے پہلے کچھ صحابہ کرام کا انتقال ہو چکا تھا جب شراب حرام ہوئی تو بعض لوگوں نے کہا ہمارے ان دوستوں کا کیا حال ہوگا جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "لیس علی الذین آمنوا الآیۃ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے بھی اسے بواسطہ ابو اسحاق حضرت براء سے روایت کیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام کا انتقال ہو گیا اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ جب حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تو بعض صحابہ کرام نے کہا ہمارے ان دوستوں کا کیا ہوگا جو مر گئے اور وہ (زندگی میں) شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "لیس علی الذین الآیۃ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے وہ لوگ جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے ان کا کیا حکم ہے اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ یہ

تَحْرِيمِ الْخَمْرِ نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ "لیس علی الذین آمنوا" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تو بھی ان ہی میں سے ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "وللہ علی الناس حج البیت" تو صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ کیا ہر سال حج فرض ہے، تو آپ خاموش رہے انہوں نے پھر پوچھا یارسول اللہ کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا[1] اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا" یہ حدیث حسن حضرت علی کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

[1] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاں فرما دیں تو کام واجب ہو جاتے ہیں، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بارگاہ احدیت سے آپ کو کائنات میں مختار بنا کر بھیجا گیا یہی راہ حق ہے اور یہی اسلاف کا مسلک و مشرب ہے (مترجم)۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اَنَّهُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم[1] اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا لوگ جب کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی لوگوں نے اسے اسماعیل بن ابی خالد سے اس حدیث کی مثل مرفوع نقل کیا ہے بعض نے اسے اسمٰعیل اور قیس کے واسطے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا مرفوع حدیث نہیں بیان کی۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِي حَكِيْمٍ نَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ اَيَّةُ اٰيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ

حضرت ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضرت ابوثعلبہ خشنی کے پاس حاضر ہوا اور کہا تم اس آیت کے بارے میں کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہو انہوں نے کہا کس آیت کے بارے میں؟ میں نے کہا اس کے متعلق یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم۔ حضرت ابوثعلبہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے اس کے بارے میں ایک باخبر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا بلکہ تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو یہاں تک کہ جب دیکھو لالچ کی اطاعت کی جا رہی ہے، خواہشات کی پیروی کی جا رہی ہے دنیا سب سے بھلی سمجھی جا رہی ہے اور ہر آدمی اپنی ہی رائے پر اتراتا ہے اس وقت صرف اپنی حفاظت کرو اور عوام الناس کو چھوڑ دو کیونکہ تمہارے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا چنگاری کو ہاتھ میں پکڑنے کے مترادف ہوگا عمل کرنے والے کو تمہارے جیسے پچاس عاملین کے برابر ثواب ملے گا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں عتبہ کے سوا دوسرے راویوں نے یہ زائد کہا ہے کہ عرض کیا یا رسول اللہ

[1] اے ایمان والو تم اپنی فکر رکھو کسی کے گمراہ ہونے سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيْ غَيْرِ عُتْبَةَ قِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنَّا
اَوْ مِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْكُمْ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ہمارے پچاس آدمیوں کا ثواب یا ان کے پچاس آدمیوں کا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم میں سے پچاس آدمیوں کا ثواب (ملے گا) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ
شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بَاذَانَ
مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيْمٍ
الدَّارِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِيْ وَ
غَيْرَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ
يَخْتَلِفَانِ اِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ فَاَتَيَا
الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِيْ
سَهْمٍ يُقَالُ لَهٗ بُدَيْلُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ
وَمَعَهٗ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ
وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهٖ فَمَرِضَ فَاَوْصٰى اِلَيْهِمَا
وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ اَهْلَهٗ قَالَ تَمِيْمٌ
فَلَمَّا مَاتَ اَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ
بِاَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ اَنَا وَعَدِيُّ بْنُ
بَدَّاءٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا اِلٰى اَهْلِهٖ دَفَعْنَا اِلَيْهِمْ مَا
كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَاَلُوْنَا عَنْهُ
فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ اِلَيْنَا
غَيْرَهٗ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ
تَاَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ اَهْلَهٗ فَاَخْبَرْتُهُمُ
الْخَبَرَ وَاَدَّيْتُ اِلَيْهِمْ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ
وَاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ عِنْدَ صَاحِبِيْ مِثْلَهَا فَاَتَوْا بِهٖ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے اس آیت یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر[1] کے بارے میں فرمایا کہ میرے اور عدی بن بداء کے سوا تمام لوگ اس سے بری ہیں۔ یہ دونوں نصرانی تھے۔ اسلام لانے سے پہلے شام کی طرف آتے جاتے تھے (ایک مرتبہ) تجارت کی غرض سے شام آئے۔ ان سے پیچھے بنی سہم کا ایک غلام بھی تجارت کے لئے آیا تھا۔ جس کا نام بدیل بن ابی مریم تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک پیالہ تھا جسے وہ بادشاہ کے پاس لے جانا چاہتا تھا یہ اس کا سب سے گراں مایہ سامان تجارت تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو اس نے ان دونوں کو وصیت کی اور کہا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا ہے اسے اس کے مالکوں تک پہنچا دیں۔ تمیم کہتے ہیں جب وہ مر گیا تو ہم نے وہ پیالہ ایک ہزار درہم میں بیچ ڈالا اور درہم دونوں نے آپس میں تقسیم کر لیے۔ ان کے گھر پہنچ کر ہم نے وہ سامان ان کے حوالے کر دیا انہیں پیالہ نہ ملا چنانچہ انہوں نے ہم سے اس کے بارے میں پوچھا۔ ہم نے کہا اس کے سوا اس نے کچھ نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہی ہمیں کچھ اور دیا ہے حضرت تمیم فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر جب میں اسلام لایا تو میں نے اس گناہ کا تدارک چاہا اور اس غلام کے مالکوں کے گھر گیا انہیں ساری بات بتائی اور پانچ سو درہم دیئے پھر یہ بھی بتایا کہ اتنی ہی رقم میرے ساتھی کے پاس بھی ہے وہ لوگ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

[1] اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے۔ وصیت کرتے وقت تم میں سے دو معتبر شخص ہیں ۱۲

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَہُمُ الْبَیِّنَۃَ فَلَمْ یَجِدُوْا فَأَمَرَہُمْ أَنْ یَسْتَحْلِفُوْہُ بِمَا یُعَظَّمُ بِہٖ عَلٰی أَہْلِ دِیْنِہٖ فَحَلَفَ فَأَنْزَلَ اللّٰہُ یَا أَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا شَہَادَۃُ بَیْنِکُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَکُمُ الْمَوْتُ إِلٰی قَوْلِہٖ أَوْ یَخَافُوْا أَنْ تُرَدَّ أَیْمَانٌ بَعْدَ أَیْمَانِہِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُمِائَۃِ مِنْ عَدِیِّ بْنِ بَدَّاءٍ۔ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ إِسْنَادُہٗ بِصَحِیْحٍ وَأَبُو النَّضْرِ الَّذِیْ رَوٰی عَنْہُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ہٰذَا الْحَدِیْثَ ہُوَ عِنْدِیْ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْکَلْبِیُّ یُکْنٰی أَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَکَہٗ أَہْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِیْثِ وَہُوَ صَاحِبُ التَّفْسِیْرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِیْلَ یَقُوْلُ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْکَلْبِیُّ یُکْنٰی أَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِمٍ أَبِی النَّضْرِ الْمَدِیْنِیِّ رِوَایَۃً عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ مَوْلٰی أُمِّ ہَانِئٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَیْءٌ مِنْ ہٰذَا عَلَی الْاِخْتِصَارِ مِنْ غَیْرِ ہٰذَا الْوَجْہِ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ أَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَہْمٍ مَعَ تَمِیْمٍ الدَّارِیِّ وَعَدِیِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّہْمِیُّ بِأَرْضٍ لَیْسَ بِہَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِکَتِہٖ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّۃٍ مُخَوَّصًا بِالذَّہَبِ فَأَحْلَفَہُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَجَدُوا الْجَامَ بِمَکَّۃَ فَقِیْلَ اشْتَرَیْنَاہُ مِنْ تَمِیْمٍ وَعَدِیٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِیَاءِ السَّہْمِیِّ فَحَلَفَا بِاللّٰہِ لَشَہَادَتُنَا

ہیں لائے آپ نے ان سے گواہی مانگی لیکن ان کے پاس نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا اس سے ایسی قسم طلب کرو جو اس کے مذہب والوں کے نزدیک بڑی سمجھی جاتی ہو۔ چنانچہ اس نے قسم کھائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم" اس پر حضرت عمرو بن عاص اور ایک دوسرے آدمی نے اٹھ کر قسم کھائی چنانچہ قسم کے بعد عدی بن بداء سے پانچ سو درہم نکالے گئے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند صحیح نہیں ابونضر جس سے محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث روایت کی میرے نزدیک وہ محمد بن سائب کلبی ہے جس کی کنیت ابونضر ہے علماء حدیث نے اسے چھوڑ رکھا ہے یہ صاحب تفسیر ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں محمد بن سائب کلبی کی کنیت ابونضر ہے۔ سالم ابونضر مدنی کے واسطے سے ابوصالح مولیٰ ام ہانی کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ مختصر طور پر مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں بنی سہم کا ایک آدمی، تمیم داری اور عدی بن بداء کے ہمراہ نکلا۔ پھر سہمی کا ایسی زمین میں انتقال ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ جب وہ اس کا متروکہ مال لے کر آئے تو چاندی کا ایک پیالہ جس میں سونے کے پتر لگے ہوئے تھے نہ ملا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو قسم دی پھر وہ پیالہ مکہ میں پایا گیا اور کہا گیا ہم نے یہ پیالہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس پر بنی سہم کے دو آدمیوں نے اٹھ کر قسم کھائی کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے۔ اور یہ پیالہ ہمارے ہی

أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ۔

آدمی کا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس پر یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن ابن ابی زائدہ کی روایت سے غریب ہے۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ هَذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان سے کھانے اور گوشت پر مشتمل خوان اترا اور انہیں حکم دیا گیا کہ نہ خیانت کریں اور نہ ہی دوسرے دن کے لئے جمع کر رکھیں لیکن انہوں نے خیانت بھی کی اور دوسرے دن کے لئے جمع بھی کیا تو انہیں بندر اور خنزیر کی شکل میں بدل دیا گیا۔ اس حدیث کو ابو عاصم اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ سعید بن عروبہ، قتادہ اور خلاس حضرت عمار بن یاسرؓ سے موقوف روایت کیا ہے صرف حسن بن قزعہ کی روایت سے ہی ہم اسے مرفوعاً جانتے ہیں۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَلَا نَعْلَمُ لِلْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ أَصْلًا۔

حمید بن مسعدہ نے بواسطہ سفیان بن حبیب، سعید بن عروبہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ اور یہ حسن بن قزعہ کی روایت سے صحیح ہے۔ ہم مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں جانتے۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَقَّى عِيسَى حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامت کے دن ان کی دلیل سکھائی جائے گی جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قول میں بتا دیا۔ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى[1] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ بات سکھائی ما یکون لی ان اقول الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] اور جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا بنا لو؟ ۱۲

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔

وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْعَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سب سے آخر میں اترنے والی سورتیں سورۂ مائدہ اور سورۂ فتح ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا "سورۂ نصر سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت ہے۔

تفسیر سورۂ انعام

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ آپ کے لائے ہوئے کلام کو جھٹلاتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لا یکذبونک الخ"۔

اسحٰق بن منصور نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی سفیان اور اسحاق، ناجیہ سے روایت کیا کہ ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ اس کے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "قل ہو القادر الخ" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ اور جب یہ آیت "او یلبسکم شیعا الخ"[2] نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ دونوں کچھ سہل اور آسان ہیں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] فرما دیجئے وہ قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے۔ [2] یا تمہیں مختلف گروہ کر کے بھڑا دے ۱۲

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِي عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جو آدمی وہ صحیفہ دیکھنا چاہتا ہو جس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے وہ یہ آیات پڑھے "قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم"[1] یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "او یاتی بعض آیات ربک"[2] (آیت) مغرب کی طرف سے طلوع آفتاب مراد ہے یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الْآيَةَ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تین نشانیاں ظاہر ہوں گی اس وقت ان لوگوں کو ایمان نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے نہیں لائے ہوں گے۔ دجال، دابۃ الارض اور مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کی بات سچی ہے جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اگر اس پر عمل کرے تو اس کے برابر دس نیکیاں لکھ دو۔ اگر کوئی برائی کا ارادہ کرے تو مت لکھو اور اس کا مرتکب ہو تو صرف ایک ہی برائی لکھو اور اگر اس برے خیال کو عملی جامہ نہ پہنائے تو اس

[1] فرما دیجئے! آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو کچھ تم پر تمہارے رب نے حرام کیا [2] یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے ۱۲

بِسَيِّئَةٍ فَإِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۹۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَأَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ إِبْهَامِهِ عَلٰى أُنْمُلَةِ إِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ۔

۹۹۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ۔

۱۰۰۰ ۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔ پھر آپ نے پڑھا۔ "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها"[۱] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ اعراف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما تجلی ربہ للجبل[۲] حماد کہتے ہیں اس طرح اور سلیمان نے انگوٹھے کا کنارہ داہنے ہاتھ کی انگلی کے پورے پر رکھ کر دکھایا۔ کہتے ہیں (حضرت انس) اس تجلی سے پہاڑ دھنس گیا اور موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

عبدالوہاب وراق بغدادی نے بواسطہ معاذ بن معاذ، حماد بن سلمہ اور ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً حدیث روایت کی ہے۔

مسلم بن یسار جہنی فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا "واذ اخذ ربک" الآیۃ[۳] حضرت فاروق اعظم نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر داہنے ہاتھ (قدرت) سے ان کی پیٹھ کو ملا اور اس سے کچھ اولاد (روحوں) کو نکالا اور فرمایا یہ جنت کے لئے پیدا کئے گئے اور اہل جنت کے عمل کریں گے۔ پھر پیٹھ کو مل کر اور اولاد کو نکالا اور فرمایا یہ جہنم کے لئے پیدا کئے گئے اور جہنمیوں ہی کے کام کریں گے۔ ایک آدمی نے

۱؎ جو ایک نیکی لائے اس کے لئے اس جیسی دس ہیں۔ ۲؎ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا۔ ۳؎ اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے (باقی بر صفحہ آئندہ)

سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ عُمَرَ رَجُلًا.

١٠٠١. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيْصًا مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ فَقَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ

عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کس لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو جنت کے لئے پیدا کیا اس سے جنتیوں ہی کے اعمال کراتا ہے یہاں تک کہ وہ اہل جنت کے ہی کسی عمل پر مرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس بندے کو جہنم کے لئے پیدا کیا اس کو جہنمیوں کے اعمال پر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ اسی پر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث حسن ہے مسلم بن یسار کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اس سند میں مسلم بن یسار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ بھی ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو پیدا فرمایا اور ان کی پیٹھ کو چھوا تو آپ کی پیٹھ سے ہر وہ جاندار گر پڑا جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک آپ کی اولاد میں پیدا کرنا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان ایک چمک رکھی پھر انہیں آدم کے سامنے پیش کیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے حضرت آدم نے ان کے درمیان ایک آدمی کو دیکھا جس کی آنکھوں کے درمیان والی چمک آپ کو پسند آئی۔ عرض کیا اے رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آخری امت کا ایک آدمی ہے جسے داؤد کہتے ہیں۔ حضرت آدم نے پوچھا اے میرے رب! اس کی کتنی عمر رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔

وَلَيْسَ لِي فَرَأَيْتُهُ قَدْ صَارَ لِي وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَبُو زُمَيْلٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ نَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَأَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ وَأَبُو زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا يَوْمَ بَدْرٍ۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

وہ میری ہوگئی اب وہ میری ملک میں ہے لہٰذا وہ میرے لئے ہے حضرت سعد کہتے ہیں کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی "یسئلونک عن الانفال"[1] الآیۃ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سماک نے بھی اسے مصعب بن سعد سے روایت کیا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (غزوۂ بدر میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور صحابہ کرام تین سو اور دس سے کچھ زائد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھوں کو پھیلایا اور اپنے رب سے مناجات کرنے لگے اے اللہ! مجھ سے کیا گیا وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ اگر مسلمانوں کی اس مختصر سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی۔ آپ مسلسل ہاتھ پھیلائے قبلہ رخ ہوئے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ چادر مبارک کاندھوں سے گر پڑی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے چادر اٹھائی اور آپ کے کاندھوں مبارک پر ڈال دی پھر آپ کی پیٹھ مبارک سے چمٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! اپنے رب سے کافی مناجات ہو چکی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اذ تستغیثون ربکم"[2] الآیۃ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہم اسے صرف بواسطہ حضرت عکرمہ بن عمار، ابو زمیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر کے متعلق آیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

---

[1] لوگ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرمادیجئے غنیمتیں اللہ اور رسول کی ہیں۔ [2] جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری (فریاد) سن لی کہ میں تمہاری مدد کروں گا ہزار فرشتوں کی قطار سے مدد دینے والا ہوں۔

كَيْسَانَ لَمْ يُدْرِكْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ.

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ سُودِ الرُّءُوسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ فَمَنْ يَقُولُ هَذَا إِلَّا أَبُو هُرَيْرَةَ الْآنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِيءَ بِالْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَأَيْتُنِي فِي يَوْمٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ

کیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کسی سیاہ سر والے (انسان) کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا۔ آسمان سے آگ اترتی اور اسے کھا لیتی۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں اب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا کون یہ بات کہتا ہے۔ بدر کے دن اس سے پہلے کہ غنیمت حلال ہوتی، لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ "لولا کتاب من اللہ سبق" الآیۃ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن قیدی لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ راوی نے ایک طویل قصہ ذکر کیا اور پھر کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑا جائے مگر یہ کہ فدیہ لے لیا جائے یا گردن ماری جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سہیل بن بیضاء کو چھوڑ دیا جائے (کیونکہ) میں نے اسے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے آپ کو اس دن جتنا خوف زدہ دیکھا اتنا کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ اب آسمان سے مجھ پر پتھر گرے گا۔ یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سہیل بن بیضاء مستثنیٰ ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق

ملہ اگر اللہ کا پہلے ایک بات لکھی ہوئی نہ ہوتا تو اے مسلمانو! تم نے جو کچھ (فدیہ) بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا ۱۲

يكون له أسرى حتى يثخن في الأرض إلى آخر الآيات هذا حديث حسن وأبو عبيدة بن عبد الله لم يسمع من أبيه

ومن سورة التوبة

١٠١٠ . حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد ومحمد بن جعفر وابن أبي عدي وسهل بن يوسف قالوا نا عوف بن أبي جميلة ثني يزيد الفارسي ثني ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان ما حملكم أن عمدتم إلى الأنفال وهي من المثاني وإلى براءة وهي من المئين فقرنتم بينهما ولم تكتبوا بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها في السبع الطول ما حملكم على ذلك فقال عثمان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يأتي عليه الزمان وهو ينزل عليه السور ذوات العدد فكان إذا نزل عليه الشيء دعا بعض من كان يكتب فيقول ضعوا هؤلاء الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا فإذا نزلت عليه الآية فيقول ضعوا هذه الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وكانت الأنفال من أوائل ما نزلت بالمدينة وكانت براءة من آخر القرآن وكانت قصتها شبيهة بقصتها فظننت أنها منها فقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين لنا أنها منها فمن أجل ذلك قرنت بينهما ولم أكتب بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتها في السبع الطول هذا حديث حسن لا نعرفه

قرآن کی آیت نازل ہوئی "ما کان لنبی ان یکون له اسریٰ"[1] آخر تک یہ حدیث حسن ہے ابو عبیدہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے نہیں سنا۔

تفسیر سورۃ توبہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ نے سورۃ انفال اور سورۃ براءۃ کو اکٹھا کر دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی حالانکہ پہلی سورت مثانی[2] میں سے ہے جبکہ دوسری سورت مئین سے متعلق ہے۔ اس طرح آپ نے دونوں کو سبع طوال میں رکھ دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زمانہ دراز تک کئی سورتیں نازل ہوتیں لہذا آپ پر کچھ نازل ہوتا تو آپ کاتب وحی کو بلا کر فرماتے ان آیات کو فلاں مضمون کی سورت میں رکھ دو اور جب کوئی ایک آیت نازل ہوتی تو فرماتے اسے فلاں مضمون کی سورت میں رکھ دو۔ سورۃ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے ہے اور براءت قرآن کے آخری حصہ سے ہے۔ دونوں کے مضامین ایک جیسے ہیں اس لئے میں نے سمجھا کہ یہ اسی سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ نے بیان نہ فرمایا کہ یہ سورت اسی سے ہے۔ اسی وجہ سے میں نے دونوں کو ملا دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی اور اسے سبع طوال میں رکھ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ عوف و یزید فارسی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پہچانتے ہیں۔ یزید فارسی تابعی ہیں اور

[1] کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون نہ بہائے ۱۲۔ [2] مثانی: وہ سورتیں جن کی آیتیں سو سے کم ہوں ۱۲ (باقی بر صفحہ آئندہ)

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَزِيدُ الْفَارِسِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ إِنَّمَا يَرْوِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

اہل بصرہ سے ہیں۔ یزید بن ابان رقاشی بھی تابعی بصری ہیں اور یزید فارسی سے کم عمر ہیں۔ یزید رقاشی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

١٠١١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهِ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهِ أَلَا إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ

حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد وعظ و نصیحت فرمائی اور پوچھا سب سے زیادہ عزت و حرمت والا دن کونسا ہے؟ (تین مرتبہ فرمایا) راوی کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! حج اکبر کا دن۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو تم پر اسی طرح آج کا دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں حرام ہے۔ سن لو! ہر جرم کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے کوئی باپ بیٹے کے جرم کا اور کوئی بیٹا باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کسی مسلمان کے لئے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں جب تک کہ وہ خود حلال قرار دے۔ سنو! جاہلیت کا ہر سود باطل ہے تمہارے لئے اصل مال ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ البتہ عباس بن مطلب کا سارا سود باطل کر دیا گیا۔ آگاہ ہو جاؤ! جاہلیت کا ہر خون ساقط ہے اور سب سے پہلے میں حارث بن مطلب کا خون ساقط کرتا ہوں۔ یہ بنی لیث میں دودھ پیتے تھے کہ ہذیل نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ خبردار! میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کا حکم دیتا ہوں وہ تمہاری مددگار ہیں۔ اس کے سوا تم ان کی کسی چیز کے مالک

(بقیہ صفحہ سابقہ) [illegible]

شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ لِأَنَّهُ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي فَدَعَا عَلِيًّا

نہیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں الگ چھوڑ دو۔ اور انہیں ہلکی مار مارو اگر وہ فرمانبرداری کریں تو ان کے خلاف کوئی اور راستہ تلاش نہ کرو۔ دیکھو تمہاری عورتوں کے ذمہ تمہارے حقوق ہیں اور ان کے تمہارے ذمہ کچھ حق ہیں عورتوں کے ذمہ تمہارا حق یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو تمہارا بستر پامال کرنے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے ناپسندیدہ کو گھر میں نہ آنے دیں اور ان کا تمہارے ذمہ یہ حق ہے کہ انہیں اچھا لباس اور اچھا کھانا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوالاحوص نے اسے شبیب بن غرقدہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے دن کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا "قربانی کا دن ہے"۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ محمد بن اسحاق کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ متعدد طرق سے یہ حدیث بواسطہ ابواسحاق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔ محمد بن اسحٰق کے سوا کسی نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۂ براءۃ دے کر مکہ مکرمہ بھیجا پھر انہیں بلایا اور فرمایا میرے گھر کا ایک فرد ہی اسے پہنچائے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے حوالے کر دی۔ یہ حدیث حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ

فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ۔

کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ وَاَمَرَهُ اَنْ يُّنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَدَفَعَ اِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يُّنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ بَرِيْئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِيْ فَاِذَا عَيِيَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى بِهَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سورۂ براءت کے چند کلمات دے کر بھیجا کہ ان کا اعلان کر دیں۔ پھر ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابھی راستے ہی میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء کی آواز سنی حضرت ابو بکر گھبرا کر نکلے کہ شاید حضور اکرم تشریف لائے ہیں۔ اچانک دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ہیں۔ آپ نے انہیں نبی کریم کی تحریر دی۔ اور فرمایا کہ ان کلمات کا اعلان کر دیں۔ پس دونوں تشریف لے گئے اور حج کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں اعلان کیا اللہ تعالی اور اس کے رسول کا ذمہ ہر مشرک سے بری ہے۔ اے مشرکو زمین میں چار مہینے تک چل پھر لو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اعلان فرماتے جب وہ تھک جاتے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹھ کر اعلان فرماتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ اِلٰى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا

حضرت زید بن یثیع سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حج کے موقع پر آپ کو کیا چیز دے کر بھیجا گیا؟ آپ نے فرمایا مجھے چار چیزوں کے ساتھ بھیجا گیا۔ (۱) کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کا معاہدہ ہے وہ اپنی مدت تک ہے اور جس کا معاہدہ نہیں اس کی مدت چار مہینے ہے (۳) جنت میں صرف مومن ہی

نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَلِيٍّ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

جاسکتے ہیں (۴) اس سال کے بعد مشرک اور مسلمان اکٹھے نہ ہوسکے گے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ ابن عیینہ ابواسحٰق کی روایت ہے۔ سفیان ثوری نے اسحاق اور ان کے بعض اصحاب کے واسطے حضرت علی سے روایت کیا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ سے بھی روایت منقول ہے۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو دیکھو کہ اسے مسجد میں آنے جانے کی عادت ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو اللہ تعالٰے فرماتا ہے "انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر الآیۃ"

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْعُتْوَارِيُّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، دراج اور ابوالہیثم حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی البتہ اس میں "یتعاہد" (مسجد کی خدمت کرتا ہے) کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابوالہیثم کا سلیمان بن عمرو عبد عتواری ہے۔ یہ یتیم تھے اور حضرت ابوسعید خدری کے پروردہ تھے۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَأَلْتُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ "والذین یکنزون الذہب والفضۃ" نازل ہوئی ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ بعض صحابہ کرام نے فرمایا یہ سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسے حاصل کرتے آپ نے فرمایا افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور مومنہ بیوی جو ایمان پر شوہر کی مدد گار ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا کیا سالم بن ابی جعد کو حضرت ثوبان سے سماع

لہ شاید مصدر لوگوں کو یاد کرتے ہیں جبکہ اللہ اور آنحضرت پر ایمان ہے۔ ٢ہ [illegible] سونا چاندی جمع کر سکتے ہیں یا نہیں (باقی برصفحہ آئندہ)

مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَقُلْتُ لَهُ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ لَهُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَكَرَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ غُطَيْفِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَغُطَيْفُ بْنُ أَعْيَنَ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ فِي الْحَدِيثِ۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ نَحْوَ هَذَا۔

حاصل ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کس صحابی سے انہوں نے سنا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا سالم کو حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام سے سماع حاصل ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے گلے میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ نے فرمایا عدی! اس بت کو دور کر دو میں نے سنا کہ آپ سورۃ براءت سے پڑھ رہے تھے اتخذوا احبارہم ورہبانہم[1] آپ نے فرمایا وہ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ جب وہ ان کے لئے کسی چیز کو حلال قرار دیتے یہ حلال سمجھتے اور جب کسی چیز کو حرام قرار دیتے یہ حرام سمجھتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالسلام بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں غطیف بن اعین حدیث میں معروف نہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس وقت ہم دونوں غار میں تھے۔ اگر ان میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لے گا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تیرا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یہ صرف ہمام رحمہ اللہ سے مروی ہے حبان بن ہلال اور کئی دوسرے لوگوں نے بھی ہمام سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) فرض نہیں کرتے دردناک عذاب کی خبر دیجئے ۱۲

[1] انہوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا ۱۲

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى عَدُوِّ اللَّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا يَعُدُّ أَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتَّى إِذَا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ إِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيلَ لِي اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجِبْتُ لِي وَجُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَوَاللَّهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْآيَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ عَلَى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبداللہ بن ابی (منافق) کی موت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا گیا (اور) آپ تشریف لے گئے۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں صف سے علیحدہ ہو کر آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اللہ کے دشمن عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جس نے فلاں دن یوں کہا اور فلاں دن یوں کہا اس طرح میں نے دن شمار کرنے شروع کر دیئے۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے یہاں تک کہ جب میں نے بار بار یہی بات کو دہرایا تو آپ نے فرمایا[1] اے عمرؓ! پیچھے ہٹو مجھے اختیار دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ اگر میں ان کی بخشش مانگوں یا نہ مانگوں اور اگر ستر مرتبہ بھی بخشش مانگوں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے بھی زیادہ مغفرت مانگنے سے ان کی بخشش ہو جائے گی تو میں اس سے بھی زیادہ بار مغفرت طلب کرتا۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ جنازہ کے ساتھ چلے اور اس کی قبر پر کھڑے رہے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہوئے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ کے سامنے اپنی جرأت پر تعجب ہوا اور اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں۔ قسم بخدا، تھوڑی ہی دیر میں یہ دو آیات نازل ہو گئیں۔ ولا تصل علی احد منہم (الآیہ) اس کے بعد نبی اکرم نے تاحیات کسی منافق کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ اس کی قبر پر ٹھہرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عبداللہ بن ابی کے مرنے پر اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

[1] منافقین میں سے کسی ایک کی میت پر بھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ اور رسول کے منکر ہوئے اور فاسق ہی مر گئے ۱۲

عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین مات ابوہ فقال اعطنی قمیصک اکفنہ فیہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ وقال اذا فرغتم فآذنونی فلما اراد ان یصلی جذبہ عمر وقال الیس قد نہی اللہ ان تصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین استغفر لہم او لا تستغفر لہم فصلی علیہ فانزل اللہ ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ فترک الصلوۃ علیہم ہذا حدیث حسن صحیح۔

سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اپنی قمیص مبارک عطا کیجیے تاکہ میں اپنے باپ کو کفن دوں، اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا تجہیز و تکفین سے فراغت پر مجھے اطلاع کرنا۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب نے آپ کو کھینچا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا مجھے بخشش مانگنے اور نہ مانگنے کا اختیار ہے چنانچہ آپ نے نماز جنازہ پڑھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "ولا تصل علی احد منہم" الخ پھر آپ نے منافقین کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

۱۰۲۴۔ حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن عمران بن ابی انس عن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابی سعید الخدری انہ قال تماری رجلان فی المسجد الذی اسس علی التقوی من اول یوم فقال رجل ہو مسجد قباء وقال الآخر ہو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو مسجدی ہذا ہذا حدیث حسن صحیح وقد روی ہذا عن ابی سعید من غیر ہذا الوجہ رواہ انیس بن ابی یحیی عن ابیہ عن ابی سعید۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے آپس میں اس مسجد کے بارے میں جھگڑا کیا جس کی بنیاد شروع ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی۔ ایک نے کہا وہ مسجد قباء[1] ہے دوسرے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ میری یہ مسجد ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انیس بن ابی یحییٰ نے بواسطہ والد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۰۲۵۔ حدثنا ابو کریب نا معاویۃ بن ہشام نا یونس بن الحارث عن ابراہیم بن ابی میمونۃ عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نزلت ہذہ الآیۃ فی اہل قباء فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین قال کانوا یستنجون بالماء فنزلت ہذہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی "فیہ رجال یحبون" الآیۃ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ لوگ پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ایوب،

[1] مراد مسجد قبا شریف ہے یعنی وہ لوگ ایسے ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور پاکیزہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں ۱۲

الْآيَةَ كُلَّهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ.

١٠٢٦. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ.

١٠٢٧. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَعَمْرِي إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا أُحِبُّ أَنِّي كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس بن مالک اور محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایات منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو جو مشرک ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس سے کہا کیا تو اپنے مشرک ماں باپ کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے؟ اس نے کہا کیا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ[1] کے لئے مغفرت نہیں مانگی حالانکہ وہ مشرک تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ماکان للنبی والذین آمنوا" الخ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن مسیب سے بواسطہ ان کے والد سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غزوۂ تبوک تک جنگ بدر کے سوا کسی بھی جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر حاضر نہ رہا۔ جنگ بدر میں شریک نہ ہونے والوں پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو محض ایک قافلے کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے اور قریش بھی اپنے قافلہ کی فریاد رسی کے لئے ہی نکلے تھے۔ یہاں تک کہ کسی منصوبے کے بغیر ہی مڈبھیڑ ہو گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین" (الآیۃ) مجھے اپنی زندگی کی قسم! غزوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے زیادہ شرف و فضیلت بدر کو حاصل ہے لیکن اس کے باوجود میں لیلۃ العقبہ کی بیعت جہاں ہم نے اسلام پر عہد کیا کے مقابلے میں بدر کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔ اس کے بعد میں کسی غزوہ سے غیر حاضر نہ رہا یہاں تک کہ غزوۂ تبوک کا وقت آگیا اور یہ آنحضرت

[1] یہاں باپ سے مراد والد نہیں بلکہ چچا ہے کیونکہ عرب [illegible] آپ کے والد [illegible] ۱۲ مترجم [illegible]
[illegible] کی کوشش جاری ہے ۱۲

هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَنْ أَجْمَعَهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُورِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ بَرَاءَةَ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأَى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا یہ اچھا کام ہے۔ پس حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مسلسل مجھ سے اصرار کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا جس کے لئے ان دونوں کا شرح صدر فرمایا تھا۔ پس میں نے چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجوروں کے پتوں، پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے قرآن تلاش کیا اور سورۂ براءت کا آخری حصہ میں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا اور وہ یہ ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم ۱؎ الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فتح آرمینیہ اور آذربائیجان میں اہل عراق کے ہمراہ تھے اور اہل شام سے جہاد میں مصروف تھے اس موقعہ پر آپ نے لوگوں کو قرآن میں اختلاف کرتے دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا امیر المومنین، اس امت کی مدد کیجئے اس سے قبل کہ کتاب اللہ کے بارے میں یہ بھی یہود و نصاریٰ کی طرح باہم اختلاف کرنے لگیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ اپنا صحیفہ بھیج دیجئے ہم اس کو مصاحف میں نقل کر کے واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفہ آپ کے پاس بھیجا تو آپ نے حضرت زید بن ثابت، سعید بن عاص، عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پاس آدمی بھیجا کہ اسے مصاحف میں نقل کرو اور جماعت قریش کے تینوں افراد سے فرمایا جہاں تمہارا اور زید بن ثابت

۱؎ بیشک تمہارے پاس تم ہی میں سے وہ رسول تشریف لائے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے مسلمانوں پر بہت مہربان رحم والے۔

فيه انتم وزيد بن ثابت فاكتبوه بلسان قريش
فانما نزل بلسانهم حتى نسخوا الصحف في
المصاحف بعث عثمان الى كل افق بمصحف
من تلك المصاحف التي نسخوا قال الزهري
وحدثني خارجة بن زيد ان زيد بن ثابت قال
فقدت اية من سورة الاحزاب كنت اسمع رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقرؤها من المؤمنين
رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم
من قضى نحبه ومنهم من ينتظر فالتمستها
فوجدتها مع خزيمة بن ثابت او ابي
خزيمة فالحقتها في سورتها قال الزهري
فاختلفوا يومئذ في التابوت والتابوه
فقال القرشيون التابوت وقال زيد
التابوه فرفع اختلافهم الى عثمان فقال
اكتبوه التابوت فانه نزل بلسان قريش
قال الزهري فاخبرني عبيد الله بن
عبد الله بن عتبة ان عبد الله بن مسعود
كره لزيد بن ثابت نسخ المصاحف وقال
يا معشر المسلمين اعزل عن نسخ كتابة
المصاحف ويتولاها رجل والله لقد
اسلمت وانه لفي صلب رجل كافر يريد
زيد بن ثابت ولذلك قال عبد الله بن
مسعود يا اهل العراق اكتموا المصاحف
التي عندكم وغلوها فان الله يقول و
من يغلل يات بما غل يوم القيامة
فالقوا الله بالمصاحف قال الزهري
فبلغني ان ذلك كرهه من مقالة ابن مسعود
رجال من افاضل اصحاب رسول الله

کا اختلاف ہو اسے قریش کی زبان میں لکھو کیونکہ قرآن
انہی کی لغت میں اترا ہے یہاں تک کہ جب وہ ان صحائف کو
مصاحف میں لکھ چکے تو آپ نے تمام اطراف (شام یمن وغیرہ)
میں ایک ایک نسخہ بھیجا۔ زہری فرماتے ہیں خارجہ بن زید نے
مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے
سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ ملی جو میں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کو پڑھتے سنتا تھا من المؤمنین رجال (الآیۃ) میں نے اسے
تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابت یا ابو خزیمہ کے پاس پایا اور میں نے
اسے اس سورت میں ملا دیا۔ زہری فرماتے ہیں انہوں نے
اس دن لفظ تابوت کی صورت میں اختلاف کیا قریش نے
تابوت کہا اور حضرت زید نے تابوہ۔ چنانچہ یہ اختلاف
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا تو آپ نے
فرمایا تابوت لکھو کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔
زہری فرماتے ہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے مجھے
بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے حضرت زید بن ثابت کا
مصاحف لکھنا ناپسند کیا اور فرمایا مسلمانو! میں نقل مصحف
سے علیحدہ رہوں اور ایک دوسرا شخص (حضرت زید بن ثابتؓ)
اس کام پر مامور ہو خدا کی قسم میں اس وقت اسلام لا چکا
تھا جب یہ شخص ایک کافر کی پیٹھ پر تھا۔ اسی لئے حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اہل عراق!
تمہارے پاس جو مصاحف ہیں انہیں چھپا کے رکھو اور
انہیں پردے میں رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ (الآیۃ) پس تم
اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اپنے مصاحف کے
ساتھ ملو گے۔ زہری فرماتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس بات کو
کئی افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ناپسند کیا
ہے۔ یہ حدیث بھی روایت زہری حسن صحیح ہے۔

لہ جو مرد بھی خیانت کرے گا ... اللہ ... چھپاتے رکھے وہ
قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لے کر آئے گا ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٠٣٠ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا وَيُرِيْدُ اَنْ يُّنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَوْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٠٣١ . حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

اور ہم اسے صرف زہری ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۂ یونس

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول "للذین احسنوا الحسنیٰ"[1] کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے تو ایک منادی پکارے گا اللہ کے ہاں تمہارے لئے ایک وعدہ ہے جسے وہ وفا کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر حجاب اٹھ جائے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس نے ان لوگوں کو اپنے دیدار سے بڑھ کر کوئی محبوب چیز نہیں دی۔ حدیث حماد بن سلمہ اسی طرح متعدد راویوں سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ سلیمان بن مغیرہ نے اسے بواسطہ ثابت، حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کا قول نقل کیا۔

ایک مصری شخص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "لہم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا"[2] انہوں نے فرمایا جب سے میں نے اس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا صرف تو نے مجھ سے سوال کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے یہ آیت اتری تیرے سوا کسی اور نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا یہ نیک خواب ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے

[1] نیکی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد ۱۲

[2] انہیں دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے ۱۲

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

یا اسے دکھائی جاتی ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عبدالعزیز بن رفیع، ابوصالح سمان، عطاء بن یسار اور مصری راوی کی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید، عاصم بن بہدلہ اور ابوصالح، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔ عطاء بن یسار کا واسطہ مذکور نہیں۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَغْرَقَ اللهُ فِرْعَوْنَ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ فَلَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا آخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَأَدُسُّهُ فِي فِيهِ مَخَافَةَ أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تو اس نے کہا آمنت انہ لا الٰہ[1] حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں دریا سے سیاہ مٹی لے کر اس کے منہ میں ڈال رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں رحمت اسے نہ پالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

١٠٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرَ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِي فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةَ أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَيَرْحَمَهُ اللهُ أَوْ خَشْيَةَ أَنْ يَرْحَمَهُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت سعید بن جبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم میں سے ایک روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام، فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں یہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ حاصل کرلے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

تفسیر سورۂ ہود

[1] یعنی ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ حَدَسٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ يَزِيْدُ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ هٰكَذَا يَقُوْلُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَكِيْعُ بْنُ حَدَسٍ وَّيَقُوْلُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَكِيْعُ بْنُ عُدُسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا پروردگار مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادل میں تھا جس کے اوپر نیچے ہوا تھی۔ اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔ احمد نے یزید کا قول نقل کیا کہ عما کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ اور کچھ نہ تھا۔ حماد بن سلمہ نے وکیع بن حدس کہا اور شعبہ اور ابو عوانہ نے وکیع بن عدس کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِيْ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّكَذَا رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهُ وَقَالَ يُمْلِيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ يُمْلِيْ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے اور بسا اوقات فرمایا ظالم کو مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب پکڑتا ہے تو بھاگنے نہیں دیتا پھر آپ نے پڑھا وکذلک اخذ ربک[1] یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو اسامہ نے برید سے اس کے ہم معنی روایت کی ہے اور "یملی" کا لفظ نقل کیا ہے۔ ابراہیم بن سعید جوہری نے بواسطہ ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور بغیر شک کے لفظ "یملی" نقل کیا ہے۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "فمنہم شقی وسعید"[2] تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس پر ہے؟ اس پر جس سے فراغت ہو چکی یا اس پر جس سے فراغت نہیں ہوئی؟ آپ نے فرمایا بلکہ اس پر جس سے فراغت

[1] اخذ القریٰ یعنی جب بستیوں کو ان کے ظلم پر پکڑتا ہے ۱۲ [2] ان میں سے بعض بدبخت اور کچھ نیک بخت ہیں ۱۲

فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَعَلٰى مَا نَعْمَلُ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْ عَلٰى شَيْءٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ قلم چل چکے اے عمر! لیکن ہر شخص کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد الملک بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ، میں نے مدینہ طیبہ کے پرلے حصہ میں ایک عورت کو ہاتھ لگایا اور جماع کے سوا سب کچھ کیا میں حاضر ہوں میرے بارے میں جو کچھ چاہیں حکم فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیری پردہ پوشی کی تھی کاش تو بھی اپنے گناہ کو چھپائے رکھتا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا چنانچہ وہ شخص چلا گیا پھر حضور اکرم نے ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھیج کر اسے بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی "اقم الصلوٰۃ طرفی النہار" الآیۃ[1] لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تمام لوگوں کے لئے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل نے بواسطہ سماک (ابراہیم، علقمہ اور اسود) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ حضرت سماک، ابراہیم اور عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ان سب کی روایات ثوری کی روایت سے زیادہ

[1] دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ماننے والوں کے لئے ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَسِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً حَرَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ الْآيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلِيْ هٰذِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ

صحیح ہیں۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ محمد بن یوسف، سفیان ثوری، اعمش، سماک، ابراہیم اور عبدالرحمن بن یزید حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی محمود بن غیلان نے بواسطہ فضل بن موسیٰ، سفیان، سماک ابراہیم اور عبدالرحمن بن یزید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کی لیکن حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ سلیمان تیمی نے اسے بواسطہ حضرت ابو عثمان نہدی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا حرام بوسہ لیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوۃ طرفی النہار" الخ اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم صرف میرے ہی لئے ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے لئے بھی اور میری امت کے ہر اس فرد کے لئے بھی جو اس فعل کا مرتکب ہو جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دربار رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کا کیا حکم ہے جو ایک اجنبی عورت سے علیحدگی میں جماع کے سوا سب کچھ کرتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوۃ طرفی النہار" الخ پھر حضور صلی اللہ

يَأْتِي الرَّجُلُ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَى هُوَ إِلَيْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَهِيَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاتَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى غُلَامٌ صَغِيْرٌ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ وَقَدْ رَوٰى عَنْ عُمَرَ وَرَاٰهُ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

١٠٣٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَخَلَفْتَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

علیہ وسلم نے اسے وضو کرکے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اسی شخص کے ساتھ خاص ہے یا تمام مومنوں کے لئے ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تمام مومنوں کے لئے عام ہے؟ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع نہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت بھی لی ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بہ سند عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مرسل روایت کی ہے۔

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک عورت میرے پاس کچھ کھجوریں خریدنے آئی، میں نے کہا گھر کے اندر اس سے اچھی کھجوریں ہیں پس وہ میرے ساتھ داخل ہو گئی تو میں اس کی طرف جھکا اور اس کا بوسہ لیا۔ پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ واقعہ بتایا انہوں نے فرمایا اپنے جرم کی پردہ پوشی کرو توبہ کرو اور کسی کو نہ بتانا۔ مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور اپنا واقعہ بیان کیا آپ نے بھی یہی جواب دیا کہ اپنے جرم کو پوشیدہ رکھو، توبہ کرو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ فرماتے ہیں مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا کہہ سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فِي أَهْلِهِ مِثْلُ هٰذَا حَتّٰى تَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَأَطْرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا حَتّٰى أُوحِيَ إِلَيْهِ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ قَالَ أَبُو الْيَسَرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ضَعَّفَهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ وَرَوٰى شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيثَ مِثْلَ رِوَايَةِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبُو الْيَسَرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو۔

نے فرمایا آپ نے شہر کے راستہ میں غازی کے اہل خانہ کی یوں نگرانی کی یا حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں اس سے ابوالیسر کا آنا ذکر ہوا کہ انہوں نے کہا کاش میں اب ہی مسلمان ہوا ہوتا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ بھی اہل جہنم سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک سر جھکائے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ الخ ابوالیسر فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ اس کے ساتھ خاص ہے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ قیس بن ربیع کو وکیع وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے شریک نے عثمان بن عبداللہ سے یہ روایت قیس بن ربیع کی روایت جیسی نقل کی۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ، واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

تفسیر سورۂ یوسف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ جَاءَنِي الرَّسُولُ أَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کریم بن کریم بن کریم بن کریم ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں اتنی دیر قید خانہ میں رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام مقید رہے پھر میرے پاس قاصد آتا تو فوراً قید سے باہر آجاتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فلما جاءہ الرسول الخ[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ مضبوط رکن کی پناہ لیتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء

[1] ترجمہ اور جب حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس ایلچی آیا تو آپ نے فرمایا اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جا (باقی بر صفحہ آئندہ)

نَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ أَخُو عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَمَّارٌ أَثْبَتُ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ نفضل بعضها علی بعض فی الاکل کے بارے میں فرمایا ردی، عمدہ، کھٹی اور میٹھی ہر قسم کی کھجوریں ہوتی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زید بن ابی انیسہ نے بواسطہ اعمش اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سیف بن محمد، عمار بن محمد کے بھائی ہیں۔ حضرت عمار، ان سے اثبت ہیں اور وہ حضرت سفیان ثوری کے بھانجے ہیں۔

سُوْرَةُ إِبْرَاهِيْمَ

تفسیر سورۃ ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِيَ الْحَنْظَلَةُ قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَأَحْسَنَ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تھال لایا گیا آپ نے آیت کلمہ طیبہ کی مثل شجرۃ طیبہ الخ پڑھی پھر فرمایا کہ شجرہ طیبہ سے مراد کھجور ہے پھر پڑھا مثل کلمۃ خبیثۃ الخ اور فرمایا خبیث کلمے سے اندرائن کا درخت مراد ہے راوی فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابوالعالیہ کو بتائی تو انھوں نے فرمایا آپ نے سچ کہا اور اچھا بیان کیا۔ قتیبہ نے بواسطہ ابوبکر بن شعیب بن حبحاب بواسطہ والد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث بیان کی۔ ابوالعالیہ کا قول ذکر نہیں۔ یہ روایت حماد بن سلمہ کی حدیث سے اصح ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے یونہی موقوف روایت کیا ہے۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی دوسرے راوی کو ہم نہیں جانتے جس نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہو۔ معمر، حماد بن زید اور کئی دوسرے افراد نے اسے موقوفاً روایت کیا۔ احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید اور شعیب بن حبحاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱؎ ہم ان میں سے بعض کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں ۱۲ ۔ ۲؎ کلمہ اور پاکیزہ بات پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں

وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے ۔ ۳؎ گندی بات کی مثال جیسے ایک گندہ درخت کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے ...

عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ أَبِي بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

سے حدیث عبداللہ بن ابی بکر بن شعیب بن حجاب (رضی اللہ تعالٰی عنہم) کی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔

١٠٢٦۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالٰی کے ارشاد پاک یثبت اللہ الذین امنوا[1] کے بارے میں فرمایا یہ قبر کے بارے میں ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٢٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ تَلَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت فرمائی یوم تبدل الارض غیر الارض[2] اور پوچھا یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پل صراط پر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

سُورَةُ الْحِجْرِ

تفسیر سورۂ حجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

١٠٢٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِأَنْ لَا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُونَ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتی تھیں اور وہ نہایت حسینہ تھیں۔ بعض لوگ آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ پہلی صف میں کھڑے ہوتے تاکہ اسے نہ دیکھ سکیں اور بعض لوگ اس قدر پیچھے رہتے کہ آخری صف میں کھڑے ہوتے، وہ رکوع کی حالت میں بغلوں کے نیچے سے اسے دیکھتے اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ولقد علمنا المستقدمین[3]

---

[1] اللہ تعالٰی ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات پر ثابت رکھتا ہے ۱۲ [2] جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی ۱۲
[3] اور ہم کو آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے والوں کا علم ہے ۱۲

الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَرَوٰى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا أَشْبَهُ أَنْ يَكُوْنَ أَصَحَّ مِنْ حَدِيْثِ نُوْحٍ۔

جعفر بن سلیمان نے بواسطہ عمرو بن مالک، ابو الجوزاء سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ روایت حدیث نوح کی نسبت زیادہ صحیح ہونے کے لئے اشبہ ہے۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ جُنَيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ اس کے لئے ہے جس نے میری امت یا (فرمایا) امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار کھینچی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن مغول کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ (سورۃ فاتحہ) ام القرآن[1] ام الکتاب[2] اور سبع مثانی[3] ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تورات یا انجیل میں ام القرآن کی مثل کوئی سورت نازل نہیں فرمائی یہ سبع مثانی ہے اور میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہے اور میرے بندہ کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ

قتیبہ نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، علاء

---

[1] قرآن کی اصل۔ [2] کتاب کی اصل۔ [3] بار بار پڑھے جانے والے سات کلمات ۱۲ مترجم۔

قُتَيْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أُبَيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَطْوَلُ وَأَتَمُّ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ اسکے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔ عبدالعزیز بن محمد کی حدیث زیادہ طویل اور مکمل ہے اور عبدالعزیز بن جعفر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے یونہی روایت کی ہے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ نَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِينَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "ان فی ذلک لآیات للمتوسمین" [1] یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس آیت کی تفسیر میں "متوسمین" سے "اہل فراست" کے معنی مراد لیے ہیں۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ "لنسألنهم اجمعین" [2] کے بارے میں فرمایا یہ "لا الٰہ الا اللہ" کہنے کے متعلق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے لیث بن ابی سلیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن ادریس نے بواسطہ لیث بن ابی سلیم اور بشر حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

مِنْ سُورَةِ النَّحْلِ

تفسیر سورۂ نحل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

[1] بیشک اس میں فراست والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ [2] ہم ان سب سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھیں گے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ قَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَأُتِيْتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ لِلْفِطْرَةِ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت موسیٰ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ایسے آدمی ہیں الراوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا درمیانہ قد والے سیدھے بال گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں، اور میں نے حضرت عیسیٰ سے ملاقات کی، پھر آپ نے انکا حلیہ بیان فرمایا وہ درمیانے قد والے سرخ رنگ کے گویا ابھی حمام سے تشریف لائے، اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا اور میں انکی اولاد میں سے سب سے زیادہ انکا ہم صورت ہوں۔ حضور اکرم نے فرمایا مجھے دو پیالے دیئے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا جو چاہیں لے لیں؟ میں نے دودھ کا پیالہ لیکر پی لیا مجھے کہا گیا فطرت کی طرف آپ کی راہنمائی کی گئی ہے (یا کہا گیا) آپ نے فطرت کو پا لیا، اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شب معراج، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زین کسا ہوا اور لگام ڈالی ہوئی براق لایا گیا، اس نے آپ کا سوار ہونا دشوار بنا دیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح کرتا ہے حالانکہ آپ سے زیادہ معزز و محترم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سنکر وہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا أَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ جُنَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِإِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم بیت المقدس پہنچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے اشارہ سے پتھر توڑ کر اس کے ساتھ براق کو باندھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[illegible] ۱۲ مترجم

بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما كذبتني قريش قمت في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت أخبرهم عن آياته وأنا أنظر إليه هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن مالك بن صعصعة وأبي سعيد وابن عباس وأبي ذر وابن مسعود۔

١٠٦١۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس في قوله تعالى وما جعلنا الرؤيا التي أريناك إلا فتنة للناس قال هي رؤيا عين أريها النبي صلى الله عليه وسلم ليلة أسري به إلى بيت المقدس والشجرة الملعونة في القرآن قال هي شجرة الزقوم هذا حديث حسن صحيح۔

١٠٦٢۔ حدثنا عبيد بن أسباط بن محمد القرشي الكوفي نا أبي عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى وقرآن الفجر إن قرآن الفجر كان مشهودا قال تشهده ملائكة الليل وملائكة النهار هذا حديث حسن صحيح ورواه علي بن مسهر عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة وأبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك علي بن حجر نا علي بن مسهر عن الأعمش فذكر نحوه۔

١٠٦٣۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن السدي عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى يوم

جب مجھے قریش نے جھٹلایا تو میں کعبۃ اللہ کے پاس کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے ظاہر کر دیا اور میں اسے دیکھ کر اس کی نشانیاں انہیں بتاتا رہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت مالک بن صعصعہ، ابوسعید، ابن عباس، ابوذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ "وما جعلنا الرؤیا التی اریناک"[1] کی تفسیر میں فرمایا آنکھ سے دیکھنا مراد ہے کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا جب آپ کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی قرآن میں جس شجرہ ملعونہ کا ذکر ہے اس سے تھوہڑ کا درخت مراد ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "وقرآن الفجر"[2] کے بارے میں فرمایا رات اور دن کے فرشتے اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن مسہر نے بواسطہ اعمش اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ مسہر اور حضرت اعمش سے یونہی بتایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "یوم ندعو کل اناس بامامہم"[3] کی تفسیر میں فرمایا ایک آدمی بلایا جائے گا اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا

[1] اور ہم نے جو آپ کو دکھلایا تھا وہ لوگوں کی آزمائش کے لئے رکھا۔ [2] اور صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ [3] جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ۱۲

إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے ۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی "رب ادخلنی مدخل صدق" الآیۃ[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالُوا أُوتِينَا عِلْمًا كَثِيرًا أُوتِينَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا فَأُنْزِلَتْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قریش نے یہودیوں سے کہا ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جسے ہم اس شخص (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھیں، انہوں نے کہا روح کے بارے میں پوچھو چنانچہ انہوں نے آپ سے روح کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ویسئلونک عن الروح" الآیۃ[2] یہ کہنے لگے ہمیں بہت علم دیا گیا ہے، ہمیں تورات دی گئی اور جسے تورات دی گئی اسے بہت بڑی بھلائی دی گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الآیۃ[3] یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے کھیتوں میں سے جا رہا تھا آپ کھجور کی ایک لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، جاتے جاتے یہودیوں کی ایک جماعت پر آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض نے کہا ان سے کچھ پوچھو بعض نے کہا نہ پوچھو کیونکہ ان سے ایسی بات سننی پڑے گی جو تمہیں بری لگے گی (پھر بھی انہوں نے سوال کر دیا)

---

[1] اے رب مجھے سچائی کے ساتھ داخل کرا اور سچائی کے ساتھ باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ عطا فرما۔ [2] اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں فرما دیجئے روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا۔ [3] فرما دیجئے اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے سیاہی ہو تو سمندر ختم ہو جائیں اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی ۔

الْقُرْآنَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا﴾ قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا﴾ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت کریمہ "ولا تجہر" الخ نازل ہوئی تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ تھے۔ حضور اکرم اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو قرآن پاک باآواز بلند پڑھتے مشرکین سنکر قرآن کو نیز اس کے لانے اور اتارنے والے کو برا بھلا کہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ بلند آواز سے قرآت نہ فرمائیں کہ مشرکین سنکر گالیاں دیں اور اتنی پست آواز سے نہ پڑھیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سن نہ سکیں بلکہ درمیانی راہ اختیار فرمائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَنْتَ تَقُولُ ذَاكَ يَا أَصْلَعُ بِمَ تَقُولُ ذٰلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْآنِ بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ أَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ فَقَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ فَلَجَ فَقَالَ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى﴾ قَالَ أَفَتَرَاهُ صَلَّى فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلَاةُ فِيهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

زر بن حبیش فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں انہوں نے کہا اے گنجے سر والے تم یہ کہتے ہو تمہارے پاس کیا ثبوت ہے میں نے عرض کیا قرآن سے کہتا ہوں جو میرے اور آپ کے درمیان قرآن (فیصل) ہے حضرت حذیفہ نے فرمایا جس نے قرآن سے استدلال کیا وہ کامیاب ہوا سفیان فرماتے ہیں "قد فلج" اور "قد فلح" دونوں قسم کے الفاظ آئے ہیں۔ حضرت زر نے یہ آیت پڑھی "سبحان الذی اسریٰ بعبدہ"[ف۱] حضرت حذیفہ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی ہے؟ زر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں حضرت حذیفہ نے فرمایا اگر آپ نے وہاں نماز پڑھی ہوتی تو تم پر بھی وہاں پڑھنا فرض کر دی جاتی جیسے مسجد حرام میں فرض کر دی گئی حضرت حذیفہ نے اصل واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا جس کی پیٹھ لمبی تھی، وہ اسقدر تیز چلتا تھا کہ حد نظر تک پہنچتا تھا وہ دونوں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ

ف۱: اسے پاک ہے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔

أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ يَقُولُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُولَى كَانَتْ مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ

سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی پھوڑ دی تاکہ یہ ڈوب جائیں آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا جو میں بھول گیا ہوں اس پر نہ پکڑیئے اور میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ کیجیے۔ پھر وہ دونوں کشتی سے باہر آئے دریا کے کنارے جا رہے تھے کہ ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ہمراہ کھیلتے دیکھا۔ حضرت خضرؑ نے اس کا سر پکڑ کر جسم سے الگ کر دیا اور اسی طرح اسے قتل کر ڈالا حضرت موسیٰؑ نے فرمایا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی کے بدلے قتل کر دیا آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات پہلی بات سے زیادہ سخت تھی۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اگر اب میں آپ سے کسی بات کے متعلق پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھیں میری طرف سے کافی معذرت ہو گئی پھر وہ دونوں چل پڑے حتیٰ کہ ایک بستی میں پہنچے بستی والوں سے انہوں نے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا اور انہیں کچھ نہ کھلایا۔ وہاں ایک دیوار گرنے کے قریب تھی حضرت خضرؑ نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا حضرت موسیٰؑ نے فرمایا ہم اس قوم کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں مہمان بنانے اور کھانا دینے سے انکار کر دیا اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا بس اب میری اور آپ کی جدائی ہے۔ میں آپ کو ان کاموں کی حقیقت سے آگاہ کیے دیتا ہوں جن کو دیکھ کر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ پر رحم فرمائے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ صبر کرتے تاکہ ہمیں بھی ان خبروں سے آگاہی ہوتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰؑ سے پہلا سوال بھول کر ہوا۔ آپ فرماتے ہیں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی اس نے بھی چونچ دریا میں ڈالی۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا میرے اور آپ کے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنا ہی کم کیا جتنا اس چڑیے

المعنى واحد واللفظ لمحمد بن بشار قالا حدثنا هشام بن عبد الملك نا أبو عوانة عن قتادة عن أبي رافع عن حديث أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في السد قال يحفرونه كل يوم حتى إذا كادوا يخرقونه قال الذي عليهم ارجعوا فستخرقونه غدا قال فيعيده الله كأمثل ما كان حتى إذا بلغ مدتهم وأراد الله أن يبعثهم على الناس قال الذي عليهم ارجعوا فستخرقونه غدا إن شاء الله واستثنى قال فيرجعون فيجدونه كهيئته حين تركوه فيخرقونه فيخرجون على الناس فيستقون المياه ويفر الناس منهم فيرمون بسهامهم إلى السماء فترجع مخضبة بالدماء فيقولون قهرنا من في الأرض وعلونا من في السماء قسوة وعلوا فيبعث الله عليهم نغفا في أقفائهم فيهلكون قال فوالذي نفس محمد بيده إن دواب الأرض تسمن وتبطر وتشكر شكرا من لحومهم هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من هذا الوجه مثل هذا.

٣١٠٨ - حدثنا محمد بن بشار وغير واحد قالوا نا محمد بن بكر البرساني عن عبد الحميد بن جعفر قال أخبرني أبي عن ابن ميناء عن أبي سعيد بن أبي فضالة الأنصاري وكان من الصحابة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا جمع الله الناس ليوم القيامة ليوم لا ريب فيه نادى مناد من كان أشرك في عمل عمله لله أحدا فليطلب ثوابه من عند غير الله فإن الله

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سد کے بارے میں فرمایا یاجوج ماجوج اسے روزانہ کھودتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب کھل جانے کے قریب ہوتا ہے تو ان کا سردار کہتا ہے واپس چلو کل اسے کھودیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بہتر کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر بھیجنا چاہے گا تو ان کا سردار کہے گا واپس لوٹ جاؤ ان شاء اللہ کل تم اسے توڑ دو گے۔ یہ بات وہ استثناء یعنی ان شاء اللہ کے ساتھ کہے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس دوسرے دن واپس آئیں گے تو اسے ویسا ہی پائیں گے جس طرح چھوڑ کر گئے تھے چنانچہ اسے توڑ کر نکلیں گے اور باہر لوگوں پر نکل آئیں گے اور سارا پانی پی جائیں گے لوگ ان سے بھاگیں گے وہ اپنے تیر آسمان کی طرف تیر اندازی کریں گے۔ وہ تیر خون آلود واپس آئیں گے تو کہیں گے ہم زمین والوں پر غالب آگئے اور آسمان والوں پر بھی غالب اور قاہر ہو گئے یہ بات دل کی سختی اور بڑائی کے گمان سے کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں (گردن کے پچھلے حصے) میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور خوب اترائیں گے اور شکر گزار ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی ایسے عمل میں جس کو اس نے اللہ کے لیے کیا تھا کسی کو شریک ٹھہرایا تو اسے اس کا ثواب اسی غیر اللہ سے طلب کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے تمام شرکاء سے زیادہ غنی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

أغنى الشركاء عن الشرك. هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث محمد بن بكر.

۱۰۸۱۔ حدثنا جعفر بن محمد بن فضيل الجزري وغير واحد قالوا نا صفوان بن صالح نا الوليد بن مسلم عن يزيد بن يوسف الصنعاني عن مكحول عن أم الدرداء عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وكان تحته كنز لهما قال ذهب وفضة. حدثنا الحسن بن علي الخلال نا صفوان بن صالح نا الوليد بن مسلم عن يزيد بن يوسف الصنعاني عن يزيد بن يزيد بن جابر عن مكحول بهذا الإسناد نحوه.

ہم اسے صرف محمد بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "وکان تحتہ کنز لہما" [1] کے بارے میں فرمایا اس سے سونا اور چاندی مراد ہے۔ حسن بن علی خلال نے بواسطہ صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، یزید بن یوسف صنعانی، اور یزید بن جابر، مکحول سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کیا۔

من سورة مريم

بسم الله الرحمن الرحيم

تفسیر سورۃ مریم

۱۰۸۲۔ حدثنا أبو سعيد الأشج وأبو موسى محمد بن المثنى قالا نا ابن إدريس عن أبيه عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن المغيرة بن شعبة قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى نجران فقالوا لي ألستم تقرءون يا أخت هارون وقد كان بين موسى وعيسى ما كان فلم أدر ما أجيبهم فرجعت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته فقال ألا أخبرتهم أنهم كانوا يسمون بأنبيائهم والصالحين قبلهم. هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن إدريس.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران کی طرف بھیجا تو ان لوگوں نے پوچھا کیا تم نہیں پڑھتے "یا اخت ہارون" [2] حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کافی وقفہ واقع ہے۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں مجھ سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا چنانچہ میں واپس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تم نے ان لوگوں کو یہ نہ بتایا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے کے انبیاء کرام اور برگزیدہ لوگوں کے ناموں پر اپنے نام رکھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف ابن ادریس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۸۳۔ حدثنا أحمد بن منيع نا النضر بن إسماعيل أبو المغيرة عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد الخدري قال قرأ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وانذرھم یوم الحسرۃ" [3] پھر فرمایا موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی

[1] اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں کے لئے خزانہ تھا ۱۲ [2] اے ہارون کی بہن ۱۲ [3] اور ان کو افسوس کے دن سے ڈرائیں ۱۲

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ حَتَّى يُوقَفَ عَلَى السُّورِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّونَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا فَرَحًا وَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَى لِأَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا تَرَحًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

صورت میں لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پھر جنت اور دوزخ کے درمیان دیوار پر کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا اے اہل جنت! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے اور کہا جائے گا اے اہل دوزخ! وہ بھی سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے۔ چنانچہ اسے لٹا کر ذبح کر دیا جائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے ہمیشگی زندگی مقدر نہ کی ہوتی تو وہ خوشی کے سبب مر جاتے اور اسی طرح اگر دوزخیوں کے لئے ہمیشہ رہنا مقدر نہ ہوتا تو وہ دکھ کے سبب مر جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِي رَأَيْتُ إِدْرِيسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهَمَّامٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ الْمِعْرَاجِ بِطُولِهِ وَهَذَا عِنْدَنَا مُخْتَصَرٌ مِنْ ذَلِكَ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ "ورفعناہ مکانا علیا"[۱] کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوع حدیث مروی ہے۔ سعید بن ابی عروبہ، ہمام اور متعدد حضرات نے بواسطہ قتادہ، انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج تفصیلاً روایت کی ہے ہمارے نزدیک یہ اسی کی تلخیص ہے۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا تم جتنی بار مجھ سے ملاقات کرتے ہو اس سے زائد بار ملاقات سے کیا چیز مانع ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما نتنزل الا بامر ربک"[۲] الخ یہ حدیث حسن غریب ہے

---

[۱] اور ہم نے ان کو (حضرت ادریس علیہ السلام کو) بلند مکان کی طرف اٹھا لیا۔ [۲] ہم تو صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں ہمارے آگے اور پیچھے جو ہے سب اسی کا ہے۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ فَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت سدی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے مرہ ہمدانی سے ارشاد باری تعالیٰ "وان منکم الا واردہا"[1] کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آگ پر سے گزریں گے اور پھر حسب اعمال پار ہوں گے ان میں پہلے لوگ بجلی کی طرح پھر ہوا کی طرح پھر گھوڑے کی تیز دوڑ کی طرح پھر اونٹ سوار کی طرح پھر انسان کی دوڑ کی مانند اور پھر پیدل چلنے والے کی طرح پار ہوں گے یہ حدیث حسن ہے شعبہ نے اسے سدی سے غیر مرفوع بیان کیا۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرِدُونَهَا ثُمَّ يَصْدُرُونَ بِأَعْمَالِهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ السُّدِّيِّ بِمِثْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قُلْتُ لِشُعْبَةَ أَنَّ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنِي عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّدِّيِّ مَرْفُوعًا وَلٰكِنِّي أَدَعُهُ عَمْدًا۔

سدی نے بواسطہ مرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے "وان منکم الا واردہا" کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ لوگ اس پر آئیں گے اور حسب اعمال گزریں گے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن اور شعبہ سدی سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ عبدالرحمن فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا اسرائیل نے مجھ سے بواسطہ سدی اور مرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ شعبہ نے فرمایا میں نے بھی سدی سے مرفوعاً سنا لیکن جان بوجھ کر اسے چھوڑتا ہوں۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل کو آواز دیتا ہے اے جبریل! میں فلاں آدمی کو محبوب رکھتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ آسمان میں اعلان کرتا ہے پھر اہل زمین کے دلوں میں اس کی محبت اترتی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ "ان الذین آمنوا"[2] اسی کے بارے میں ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے

[1] [illegible] پل صراط پر سے گزریں گے [illegible] اعمال [illegible] ۱۲

أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوا شَيْئًا ثُمَّ أَنَاخَ فَتَوَضَّأَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلَّى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِي تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي هٰذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ۔

بھی اسی چیز نے گھیر لیا جس نے آپ پر غلبہ پایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کجاوے کسو اور چل پڑو۔ پھر ایک مقام پر اونٹنی بٹھائی وضو فرمایا اور حالت کے غیر اطمینان سے اسی طرح نماز ادا کی جس طرح وقت پر پڑھی جاتی ہے پھر فرمایا "اقم الصلوٰة لذکری" یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ متعدد حفاظ نے اسے بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ صالح بن ابی الاخضر حدیث میں ضعیف ہے یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

مِنْ سُوْرَةِ الْأَنْبِيَاءِ

تفسیر سورۃ انبیاء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٠٩١۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ أَبُو نُوحٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يُكَذِّبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتُمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں، خیانت کرتے ہیں اور میرا حکم نہیں مانتے ہیں، میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں تو میں ان کے بارے میں کیسا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں نے جو تیری خیانت کی، نافرمانی کی اور تجھ سے جھوٹ بولا اور جو تو نے ان کو سزا دی ان سب کا حساب ہوگا اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہوگی تو حساب بے باق ہے نہ تیرا ان کے ذمہ اور نہ ان کا تیرے ذمہ، اگر تیرا سزا دینا ان کے جرائم سے کم ہوا تو تیرے لئے بچ جائے گا اور اگر گناہوں سے تیری سزا زیادہ ہوئی تو اس زیادتی کے بارے تجھ سے بدلہ لیا جائے گا۔ راوی فرماتے ہیں پس وہ شخص ایک طرف ہوگیا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور چلانے لگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اللہ کی کتاب میں نہیں پڑھا "ونضع الموازین القسط" الآیۃ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم!

لے ... اور ہم قیامت کے دن کے لئے انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا الْآيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ وَقَدْ رَوٰى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

ہیں ان کی بھلائی کے لیے ان سے بہتر اپنے لئے اور ان کے لئے کوئی دوسری چیز نہیں پاتا آپ گواہ رہیں کہ وہ تمام کے تمام آزاد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے بھی اسے عبدالرحمٰن بن غزوان سے روایت کیا ہے۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ أَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس میں کافر چالیس سال تک گرتا رہے گا تب کہیں اس کی تہہ تک پہنچے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ قَوْلِهِ إِنِّيْ سَقِيْمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيْمًا وَقَوْلِهِ لِسَارَةَ أُخْتِيْ وَقَوْلِهِ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ (بظاہر) خلاف واقعہ بات کہی آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں حالانکہ آپ بیمار نہ تھے، حضرت سارہ کے بارے میں فرمایا میری بہن ہے اور فرمایا ان کے بڑے نے کیا؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَأَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے لوگو! تم (قیامت کے دن) ننگے جسم اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے پڑھا کما بدأنا اول خلق نعیدہ[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور میری امت کے

[1] جیسا کہ ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے ۲

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كَمَلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْأُمَمِ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ الثُّلُثَيْنِ أَمْ لَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا

جائے گی۔ تمہاری اور پہلی امتوں کی مثال ایسے ہے جیسے جانور کے بازو میں داغ یا اونٹ کے پہلو میں تل ہو پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو گے لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا امید ہے کہ تم جنتیوں کا تہائی حصہ ہو گے انہوں نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے انہوں نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے دو تہائی کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور متعدد طرق سے بواسطہ حسن، عمران بن حصین سے مروی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہو گئے نبی اکرم نے یہ دو آیات ﴿یا ایہا الناس اتقوا ربکم﴾ سے ﴿ولکن عذاب اللہ شدید﴾ تک بلند آواز سے پڑھیں۔ صحابہ کرام نے یہ آواز سنکر سواریوں کو تیز کر دیا اور سمجھ گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقام پر ہیں جہاں سے آواز آ رہی ہے رسول کریم نے فرمایا جانتے ہو وہ کونسا دن ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پکارے گا اے آدم جہنم کا لشکر تیار کیجئے آپ عرض کریں گے یا رب جہنم کا لشکر کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار سے نو سو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں یہ سنکر صحابہ کرام ایسے خاموش ہو گئے حتیٰ کہ کوئی بھی مسکراتا نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا عمل کرو اور خوشخبری سنو۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک تم

[illegible] اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے

بْنِ يَزِيدَ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ فَهُوَ أَصَحُّ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ رُبَّمَا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ.

اس حدیث میں یونس بن یزید کا واسطہ بھی ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں۔

۱۱۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَإِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي جَنَّةٍ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع بنت نضر کے صاحبزادے حارثہ بن سراقہ کو بدر کے دن ایک تیر لگا د معلوم کس نے مارا تھا پھر حضرت ربیع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے حضرت حارثہ کے بارے میں بتائیے اگر وہ بھلائی کو پہنچے تو میں اجر کی امید رکھوں اور اگر انہوں نے بھلائی نہیں پائی تو میں دعا میں کوشش کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حارثہ کی ماں! جنت میں بہت سی جنتیں ہیں تمہارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ نصیب ہوا اور فردوس بلند جنت ہے، درمیانی اور سب سے بہتر جنت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۱۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ أَهُمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ وَلَكِنَّهُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا تُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ. وَرُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "والذین یؤتون" (الآیہ) کہ کیا اس سے شراب پینے والے اور چوری کرنے والے لوگ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا اے صدیق کی بیٹی! یہ مراد نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو روزے رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ کرتے ہیں اور انہیں صدقہ قبول نہ ہونے کا ڈر ہے یہی لوگ اچھے اعمال میں جلدی کرتے اور سبقت لے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت عبدالرحمن بن سعید سے بواسطہ ابو حازم اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔

---

[1] اور وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور ان کے دل ڈر رہے ہیں ۱۲

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي شُجَاعٍ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "وہم فیہا کالحون"[1] کے بارے میں فرمایا آگ انہیں بھون کر رکھ دے گی حتی کہ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

وَمِنْ سُورَةِ النُّورِ

تفسیر سورۃ نور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَحْمِلُ الْأَسْرَى مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهُ وَإِنَّهُ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ أُسَارَى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقُ فَأَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَيَّ عَرَفَتْ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللَّهُ الزِّنَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أَسْرَاكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى غَارٍ أَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلَى رَأْسِي وَ

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد نامی ایک شخص مکہ مکرمہ سے قیدیوں کو مدینہ طیبہ لایا کرتا تھا۔ مکہ مکرمہ میں عناق نام کی ایک فاجرہ عورت اس کی محبوبہ تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک کے بارے میں وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے پہنچائے گا۔ مرثد فرماتے ہیں میں مکہ گیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے سائے میں پہنچا چاندنی رات تھی عناق آئی اور اس نے میرے سائے کی سیاہی دیوار کے پہلو میں دیکھی جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی تو مرثد ہے؟ میں نے کہا ہاں مرثد ہوں۔ کہنے لگی مرحبا مبارک ہو آؤ اور آج کی رات میرے پاس گزارو۔ مرثد فرماتے ہیں میں نے کہا اے عناق! اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا ہے کہنے لگی وہ چلائی اے خیمہ والو! یہ شخص تمہارے قیدیوں کو لے جا رہا ہے۔ مرثد فرماتے ہیں پھر آٹھ آدمیوں نے میرا تعاقب کیا میں خندمہ تک پہنچا اور ایک غار یا کھوہ کے پاس جا کر اس میں داخل ہو گیا وہ لوگ آئے اور انہوں نے میرے سر کے پاس کھڑے ہو کر پیشاب کیا حتی کہ ان کا پیشاب میرے سر پر گرا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں

[1] اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے

فِي خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ
فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى
أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبَنُوا بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا
حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ
أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ
أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ
فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ
مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ
يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ
وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذَلِكَ الْيَوْمِ
خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ
فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ
تَسُبِّينَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ
فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ
ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ
تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ
ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ فَقُلْتُ
فِي أَيِّ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ قُلْتُ
وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَجَعْتُ
إِلَى بَيْتِي وَكَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَمْ أَخْرُجْ
لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي إِلَى
بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ
الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ
وَأَبُو بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي مَا
جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ

پھر فرمایا: ”مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری
بیوی پر تہمت لگائی۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی اس میں کوئی برائی نہیں
دیکھی اور قسم اللہ! میں نے اس میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھی جس کے ساتھ
ان لوگوں نے اسے تہمت لگائی وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے
گھر نہیں آیا اور اگر میں کسی سفر پر گیا تو وہ بھی میرے ہمسفر رہا۔“ حضرت
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ
مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان سب کی گردن مار دوں۔ اسی پر خزرج
کا ایک آدمی کھڑا ہوا (اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ماں
بھی اسی قبیلے سے تھیں) وہ کہنے لگا: تم جھوٹے ہو۔ اللہ کی قسم! اگر یہ
بدنام کرنے والے قبیلہ اوس سے ہوتے تو تم کبھی ان کی گردنیں اڑانا
پسند نہ کرتے۔ بات اس حد تک بڑھ گئی کہ قریب تھا مسجد میں اوس و
خزرج کے درمیان لڑائی ہو جاتی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے
اس سب کی خبر نہ ہوئی۔ اسی شام کسی ضرورت کے لئے ام مسطح
کے ساتھ باہر نکلی وہ پھسل گئیں تو کہنے لگیں: مسطح ہلاک ہو۔ میں نے
کہا: ماں! اپنے بیٹے کو برا بھلا کہتی ہو؟ وہ چپ ہو گئیں۔ دوبارہ
پھسلیں تو پھر کہا: مسطح ہلاک ہو۔ میں نے پھر کہا: ماں! اپنے بیٹے
کو بددعا دیتی ہو؟ وہ پھر خاموش ہو گئیں۔ تیسری مرتبہ پھر پاؤں
پھسلا تو انہوں نے کہا: مسطح ہلاک ہو۔ اس مرتبہ میں نے سختی سے
کہا: اماں! اپنے ہی بیٹے کو بددعا کرتی ہو؟ ام مسطح نے عرض
کیا: اللہ کی قسم! میں تو آپ ہی کی وجہ سے اسے کوستی ہوں۔ میں
نے کہا: میرے کس معاملے میں؟ پھر انہوں نے تفصیلاً واقعہ بیان
کیا۔ میں نے کہا: اچھا تو یہ ہوا؟ وہ کہنے لگیں: ہاں۔ حضرت
عائشہ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میں گھر لوٹ آئی اور جس کام کے لئے
جا رہی تھی گویا اس کے لئے نکلی ہی نہیں تھی۔ میں نے تھوڑا
یا زیادہ کچھ نہ پایا۔ مجھے بخار ہو گیا تو میں نے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے میرے باپ کے
گھر بھیج دیجئے۔ آپ نے میرے ساتھ ایک لڑکا بھیجا۔ میں گھر میں
داخل ہوئی تو ام رومان (میری والدہ) گھر کے نچلے حصے میں تھیں
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر والے حصے میں قرآن پڑھ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ يَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَبُو زَيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا حَدِيثُ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ لِأَنَّهُ زَادَ فِي إِسْنَادِهِ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بندار نے بواسطہ عبدالرحمٰن، سفیان، منصور، اعمش، ابووائل اور عمرو بن شرحبیل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مرفوع حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا نیز یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے کھائیں گے اور یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر" الخ[1] منصور اور اعمش سے سفیان کی روایت، شعبہ کی روایت سے جو واصل سے روایت کی گئی ہے زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ ان کی سند میں ایک آدمی کا اضافہ ہے محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، واصل اور ابووائل حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ شعبہ نے بواسطہ ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یونہی روایت کی لیکن عمرو بن شرحبیل کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

[1] اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے، کسی جان کو جسے اللہ نے حرام کیا ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے (سورۂ فرقان آیت ۶۸)

مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

اپنے آپ کو نارِ جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے آپ کو نارِ جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا ذاتی طور پر مالک نہیں ہوں بے شک تمہاری مجھ سے رشتہ داری ہے اور عنقریب میں اسے اس کی تری سے تر کروں گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے علی بن حجر نے بواسطہ شعیب بن صفوان، عبدالملک بن عمیر اور موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً بیان کیا۔

١١١٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ ثَنِي الْأَشْعَرِيُّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے پکارا اے عبد مناف کی اولاد! یا صباحاہ (یعنی دوڑتے چلے آؤ) یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابوموسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔ بعض حضرات نے بواسطہ قسامہ بن زہیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ النَّمْلِ

تفسیر سورۂ نمل

١١١٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسَى فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دابۃ الارض" (آسمانی) نکلے گا اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور عصائے موسیٰ (علیہ السلام) ہو گا وہ مومن کا چہرہ روشن کرے گا اور کافر کی ناک پر مہر لگائے گا حتیٰ کہ دستر خوان والے جمع ہوں گے تو ایک سے کہے گا اے مومن۔ اور دوسرے

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ قَالَ كَانُوا يَخْذِفُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد خداوندی "وتاتون فی نادیکم المنکر" کی تفسیر میں فرمایا وہ لوگ زمین والوں کو کنکریاں مارتے اور ان سے مذاق کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے بواسطہ حاتم بن ابی صغیرہ سماک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ

تفسیر سورۂ روم

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَأَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللّٰهِ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ هٰكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتِ الرُّومُ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں غزوۂ بدر کے دن رومیوں کو اہل فارس پر فتح ہوئی تو مسلمان اس سے بہت خوش ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "الم غلبت الروم سے یفرح المومنون بنصر اللہ تک" مسلمانوں کو اہل روم کے فارسیوں پر غالب آنے کی خوشی تھی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ نصر بن علی نے یونہی غلبت الروم معروف کا صیغہ پڑھا ہے۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ قَالَ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَوْثَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُونَ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ "الم غلبت الروم" میں "غُلبت" اور "غَلبت" (معروف، دو مجہول، دونوں طرح) فرمایا آپ نے فرمایا مشرکین چاہتے تھے کہ اہل فارس کو رومیوں پر غلبہ حاصل ہو کیونکہ مشرکین اور اہل فارس دونوں بت پرست تھے۔ مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے کہ وہ اہل کتاب تھے ان لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا عنقریب وہ (اہل روم) غالب آئیں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات مشرکین کو بتائی تو کہنے لگے ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کیجئے۔ اگر ہم

۱؎ [illegible] بات کہتے ہوئے [illegible] قریب کی زمین میں مغلوب ہوئے اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب وہ چند سال میں غالب ہوں گے پہلے اور بعد اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے۔ اس دن ایمان والے اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے ۱۲

الرُّومُ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَفِي ذَلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُورَ فَارِسَ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ لَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ وَلَا إِيمَانٍ بِبَعْثٍ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هَذِهِ الْآيَةَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَصِيحُ فِي نَوَاحِي مَكَّةَ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ أَنَّ الرُّومَ سَتَغْلِبُ فَارِسَ فِي بِضْعِ سِنِينَ أَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ بَلَى وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ أَبُو بَكْرٍ وَالْمُشْرِكُونَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ وَقَالُوا لِأَبِي بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعُ ثَلَاثُ سِنِينَ إِلَى تِسْعِ سِنِينَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهِي إِلَيْهِ قَالَ فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِينَ قَالَ فَمَضَتْ سِتُّ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرُوا فَأَخَذَ الْمُشْرِكُونَ رَهْنَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَعَابَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِينَ قَالَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ فِي بِضْعِ سِنِينَ قَالَ فَأَسْلَمَ عِنْدَ ذَلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ۔

اللہ تعالیٰ نے یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل فرمائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کے گرد و نواح میں بلند آواز سے پڑھتے جاتے "الم غلبت الروم" قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اسی بات میں ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے ساتھی کا خیال ہے کہ اہل روم چند سالوں میں فارسیوں پر غالب آ جائیں گے۔ کیا ہم اس شرط پر تمہارے پاس مال رہن نہ رکھیں۔ آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں؟ یہ واقعہ تحریم رہن سے قبل کا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور قریش نے شرط لگا کر مال گروی رکھ دیا پھر وہ کہنے لگے "بضع" تین سے نو سالوں تک کی مدت میں سے کتنا عرصہ آپ مقرر فرماتے ہیں۔ ہمارے اور اپنے درمیان ایک درمیانی مدت مقرر کیجئے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے چھ سال مقرر کئے۔ لیکن چھ سال گزر گئے اور رومیوں کو اہل فارس پر فتح نہ ہوئی چنانچہ مشرکین نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گروی رکھا ہوا مال لے لیا۔ ساتویں سال اہل روم کو فارسیوں پر فتح حاصل ہوئی۔ مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے چھ سال کے تعین کو معیوب سمجھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "فی بضع سنین" فرمایا (اور بضع کا اطلاق نو تک ہے) اس موقع پر بہت لوگ اسلام لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حضرت عبدالرحمن بن ابی الزناد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

تفسیر سورۃ لقمان

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے بجانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت نہ کرو، اور نہ انہیں علم

لهم فقالوا اجعل بيننا وبينك أجلا فإن ظهرنا كان لنا كذا وكذا وإن ظهرتم كان لكم كذا وكذا فجعل أجل خمس سنين فلم يظهروا فذكروا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ألا جعلته إلى دون قال أراه العشر قال قال سعيد والبضع ما دون العشر قال ثم ظهرت الروم بعد قال فذلك قوله تعالى الم غلبت الروم إلى قوله ويومئذ يفرح المؤمنون بنصر الله قال سفيان سمعت أنهم ظهروا عليهم يوم بدر هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من حديث سفيان الثوري عن حبيب بن أبي عمرة.

غالب آگئے تو اتنا اتنا مال ہمارا ہوگا اور تم غالب آگئے تو ہم اتنا اتنا تمہیں دیں گے آپ نے پانچ سال کا عرصہ مقرر فرما دیا اس مدت میں فتح نہ ہوئی چنانچہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا اے ابوبکر، تم نے اس سے کم تک مدت کیوں نہ پائی۔ راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا دس سال سے کم تک۔ حضرت سعید فرماتے ہیں بضع سے دس سے کم مراد ہیں، فرماتے ہیں پھر اہل روم کو فتح ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے "الم غلبت الروم" حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ انہیں بدر کے دن کامیابی ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری حبیب بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

١١٢٢۔ أخبرنا أبو موسى محمد بن المثنى نا محمد بن خالد بن عثمة نا عبد الله بن عبد الرحمن الجمحي نا ابن شهاب الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأبي بكر في مناحبة الم غلبت الروم ألا احتطت يا أبا بكر فإن البضع ما بين ثلاث إلى تسع هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے "الم غلبت الروم" کی شرط کے متعلق فرمایا اے ابوبکر! تم نے احتیاط کیوں نہ کی کیونکہ بضع تین سے نو تک کے عدد کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ زہری اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالے عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے۔

١١٢٣۔ حدثنا محمد بن إسماعيل نا إسماعيل بن أبي أويس نا ابن أبي الزناد عن أبي الزناد عن عروة بن الزبير عن نيار بن مكرم الأسلمي قال لما نزلت الم غلبت الروم في أدنى الأرض وهم من بعد غلبهم سيغلبون في بضع سنين فكانت فارس يوم نزلت هذه الآية قاهرين للروم وكان المسلمون يحبون ظهور

حضرت نیار بن مکرم اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری "الم غلبت الروم" تو اس وقت اہل فارس روم پر غالب تھے۔ اور مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے کیونکہ مسلمان اور وہ دونوں اہل کتاب تھے۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ويومئذ يفرح المؤمنون" اور قریش فارس کی فتح چاہتے تھے کیونکہ یہ دونوں اہل کتاب بھی نہ تھے اور قیامت پر بھی ایمان نہیں رکھتے تھے جب

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَالْقَاسِمُ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ۔

وَمِنْ سُورَةِ السَّجْدَةِ

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِي انْتِظَارِ الصَّلَاةِ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ هُوَ ابْنُ أَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

سکھاؤ۔ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "ومن الناس من یشتری لہو الحدیث الآیۃ"۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ قاسم، ابو امامہ سے مروی ہے۔ قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

تفسیر سورۂ سجدہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یہ آیت "تتجافی جنوبہم عن المضاجع" نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں نازل ہوئی جسے عتمہ (عشاء) کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کیا جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا اور اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت "فلا تعلم نفس الخ" ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دریافت کیا اسے میرے رب! سب سے کم درجے کا جنتی

لہ موسیقی اور کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ وہ بے علم اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹکا دیں [illegible] کسی شخص کو [illegible] اس کے [illegible] کا اصل ہے۔

لِآبَائِهِمْ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانٍ وَفُلَانٌ أَخُو فُلَانٍ
هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ يَعْنِي أَعْدَلُ عِنْدَ اللّٰهِ هٰذَا
حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ
لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَإِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَرْفُ لَمْ يُرْوَ بِطُوْلِهِ.

مروی ہے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ، وحی سے کچھ مخفی رکھتے تو یہ آیت چھپا رکھتے "واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ" طویل حدیث مذکور نہیں۔

۱۱۳۷ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَضَّاحٍ الْكُوْفِيُّ
نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ح
وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ
وَإِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
الْآيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ، وحی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے "واذ تقول للذی الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ
بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ ادْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ
هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ
عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِي
قَوْلِ اللّٰهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ قَالَ
مَا كَانَ لِيَعِيْشَ لَهُ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے حتی کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی "ادعوھم لآباءھم الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ عامر شعبی ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ما کان محمد ابا احد منکم" کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد زندہ نہ رہی۔

۱۱۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ كَثِيْرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

(بقیہ صفحہ سابقہ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول اور سب نبیوں میں پچھلے ، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۲ ... لہ انہیں ان کے باپ کے نام سے پکارو ۱۲

عِكْرِمَةَ عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَرٰى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا أَرَى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ أَهْلُكُنَّ وَزَوَّجَنِيَ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ آتَيْتَ أُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ الْآيَةَ قَالَتْ فَلَمْ أَكُنْ أَحِلُّ لَهُ لِأَنِّيْ لَمْ أُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ السُّدِّيِّ۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ

خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں ہر چیز کو مردوں ہی کے لئے دیکھتی ہوں اور عورتوں کا تو کہیں ذکر ہی نہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ان المسلمین والمسلمات" الخ ۱؎ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی "فلما قضی زید منها" الخ ۲؎ تو حضرت زینب، دیگر ازواج مطہرات پر فخر کرتے ہوئے فرماتیں تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں سے اوپر کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام نکاح دیا۔ میں نے عذر پیش کیا تو آپ نے میری معذرت قبول فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "انا احللنا لک" الخ ۳؎ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں چونکہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہیں کی۔ اس لئے میں آپ کے لئے حلال نہیں۔ میں طلقاء میں سے تھی (یعنی فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والوں میں سے تھی) یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی سدی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۱؎ بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں۔ ۲؎ پھر جب زید کی غرض اس سے پوری ہو گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دیدی۔ ۳؎ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیویاں جن کو تم مہر دو اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی۔

نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُو فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

جب آیت کریمہ "وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ" حضرت زینب بنت جحش کے متعلق نازل ہوئی حضرت زید شکایت لے کر گئے اور حضرت زینب کو طلاق دینے کا ارادہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نُهِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَأَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَرَّمَ مَا سِوَى ذٰلِكَ مِنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنے والی مومن عورتوں کے سوا دیگر ہر قسم کی عورت سے روک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ" اللہ تعالیٰ نے مومن لونڈیاں حلال کیں اور مومن عورت جو اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دے۔ دیگر مذاہب کی عورتیں آپ کے لئے حرام کر دی گئیں، پھر فرمایا "وَمَنْ يَكْفُرْ"[1] نیز فرمایا "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ" اس کے سوا ہر قسم کی عورتیں حرام کر دی گئیں یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے بواسطہ عبدالحمید بن بہرام شہر بن حوشب کی روایت سے پہچانتے ہیں (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں شہر بن حوشب سے عبدالحمید بن بہرام کی روایت میں کچھ حرج نہیں۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا مَاتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

[1] جو شخص ایمان کا منکر ہوا اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہو گا ۱۲

أنس بن مالك قال تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل بأهله فصنعت أمي أم سليم حيسا فجعلته في تور فقالت يا أنس اذهب بهذا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقل له بعثت بهذا إليك أمي وهي تقرئك السلام وتقول إن هذا لك منا قليل يا رسول الله قال فذهبت به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إن أمي تقرئك السلام وتقول إن هذا لك منا قليل فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لي فلانا وفلانا وفلانا ومن لقيت فسمى رجالا قال فدعوت من سمى ومن لقيت قال قلت لأنس عدد كم كانوا قال زهاء ثلاث مائة وقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أنس هات التور قال فدخلوا حتى امتلأت الصفة والحجرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتحلق عشرة عشرة وليأكل كل إنسان مما يليه فأكلوا حتى شبعوا قال فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتى أكلوا كلهم قال فقال لي يا أنس ارفع قال فرفعت فما أدري حين وضعت كان أكثر أم حين رفعت قال وجلس منهم طوائف يتحدثون في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس وزوجته مولية وجهها إلى الحائط فثقلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم على نسائه ثم رجع فلما رأوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رجع ظنوا أنهم قد ثقلوا عليه قال فابتدروا الباب فخرجوا كلهم وجاء رسول الله صلى الله

کے پاس تشریف لے گئے میری والدہ ام سلیم نے حیس[1] تیار کی اور ایک پیالے میں ڈال کر مجھے فرمایا اے انس لے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور عرض کرو یا رسول اللہ! میری والدہ نے یہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے آپ کو سلام کہا ہے اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہماری طرف سے یہ حقیر سا نذرانہ قبول فرمائیے۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں لے کر حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا فلاں فلاں کو بلاؤ چند آدمیوں کے نام لئے نیز ان کے علاوہ جو بھی ملے اسے بلا لاؤ۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ان سب کو بھی جن کے آپ نے نام لئے تھے اور علاوہ ازیں جن حضرات سے ملاقات ہوئی ان کو بھی بلا لایا۔ ابو عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ان کی کل تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس! لاؤ۔ پھر وہ لوگ داخل ہوئے یہاں تک کہ چبوترہ اور حجرۂ مبارک بھر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس کا حلقہ بناؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ حضرت انس فرماتے ہیں ان سب نے سیر ہو کر کھایا ایک جماعت نکلتی دوسری آجاتی اس طرح سب کے سب نے کھا لیا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا انس! اٹھاؤ۔ میں نے اٹھایا تو میں نہیں جانتا جس وقت لایا تھا اس وقت زیادہ تھا یا اٹھاتے وقت زیادہ تھا۔ ان لوگوں میں کئی گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارک میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے حضرت تشریف فرما تھے اور آپ کی زوجہ محترمہ دیوار کی طرف منہ کئے بیٹھی تھیں۔ ان لوگوں کا بیٹھنا نبی کریم پر گراں ہوا۔ آپ باہر تشریف لے گئے دوسری ازواج مطہرات کو سلام کیا پھر واپس تشریف لائے لوگوں نے آپ کو واپس آتے دیکھا تو سمجھے کہ ان کی موجودگی آپ پر بار خاطر ہے پھر وہ جلدی جلدی دروازے کی طرف

[1] کھجور، گھی اور ستو ملا کر ایک کھانا بنتا ہے جسے حیس کہتے ہیں ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَرْخَى السِّتْرَ فَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَمَكَثَ يَسِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَيَّ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ اَنَسٌ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْجَعْدُ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ وَيُكْنٰى اَبَا عُثْمَانَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ رَوٰى عَنْهُ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

١١٣٨۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِيْ كَانَ اُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پڑھے اور سب کے سب چلے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پردہ لٹکایا اور اندر داخل ہو گئے۔ میں حجرۂ مبارکہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد آپ باہر تشریف لائے اور یہ آیات نازل ہو گئیں "یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی" آخر اس کے بعد آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں پر یہ آیات پڑھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دوسروں کی بہ نسبت ان آیات کے نزول کے زیادہ قریب ہوں (اس کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پردہ میں ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جعد سے مراد ابن عثمان ہیں انہیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابو عثمان بصری ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں یونس بن عبید، شعبہ اور حماد بن زید نے ان سے روایت کی ہیں۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے (اس وقت) ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود شریف بھیجنے کا حکم دیا (تو بتلائیے) ہم آپ پر کس طرح درود شریف بھیجیں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا انہوں نے آپ سے پوچھا ہی نہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہو "اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد" الخ اور سلام اسی طرح پڑھو جس طرح تمہیں سکھایا گیا۔ اس باب میں حضرت علی، ابی حمید، کعب بن عجرہ، طلحہ بن عبید اللہ، ابو سعید،

اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر اس طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی

بیشک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ... (مترجم)

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ بِمِثْلِ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَالُوا كُنَّا نَقُولُ يَمُوتُ عَظِيمٌ أَوْ يُولَدُ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يُرْمَى بِهِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ إِلَى هٰذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَيُخْبِرُونَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبَرُ أَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَتَخْتَطِفُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَيُرْمَوْنَ فَيَقْذِفُونَهُ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ وَيَزِيدُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُوْرَةُ الْمَلٰئِكَةِ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنَانَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک ستارہ (ٹوٹا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا دور جاہلیت میں تم اسے دیکھ کر کیا کہا کرتے تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ہم کہا کرتے تھے کوئی عظیم شخص فوت ہوگا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسی کی موت یا پیدائش کے لئے نہیں ٹوٹتا بلکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ پھر ان سے متصل آسمان والے۔ پھر ان سے متصل یہاں تک کہ تسبیح اس آسمان (آسمان دنیا) تک پہنچتی ہے۔ پھر چھٹے آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ ساتویں آسمان والے انہیں بتاتے ہیں پھر ہر (نیچے کے) آسمان والے (اوپر کے آسمان والوں سے) پوچھتے ہیں حتیٰ کہ آسمان دنیا والوں تک خبر پہنچتی ہے۔ شیطان کان لگا کر سنتے ہیں تو اس ستارے سے انہیں مارا جاتا ہے پھر وہ اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں شیطان جو خبر اصل صورت میں لاتے ہیں وہ سچ ہے لیکن وہ تحریف کرتے اور اضافہ کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری، علی بن حسین، ابن عباس اور کچھ انصار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

تفسیر سورۂ ملائکہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا الآیۃ کے بارے میں فرمایا یہ سب کے سب

سلطانہ: پھر ہم نے اپنے چنے ہوئے بندوں کو کتاب کا وارث کیا تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے اور ان میں کوئی میانہ روی چلنے والا ہے اور ان میں [illegible] [illegible]

انه قال في هذه الآية ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات باذن الله قال هؤلاء كلهم بمنزلة واحدة وكلهم في الجنة هذا حديث غريب حسن۔

ایک درجہ کے ہیں اور سب جنتی ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

سورة يٰس

تفسیر سورۂ یٰسین

۱۱۵۴۔ حدثنا محمد بن وزير الواسطي نا اسحاق بن يوسف الازرق عن سفيان الثوري عن ابي سفيان عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال كانت بنو سلمة في ناحية المدينة فارادوا النقلة الى قرب المسجد فنزلت هذه الآية انا نحن نحيي الموتى ونكتب ما قدموا وآثارهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان آثاركم تكتب فلا تنتقلوا هذا حديث حسن غريب من حديث الثوري وابو سفيان هو طريف السعدي۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو سلمہ مدینہ طیبہ کے ایک کنارے پر مکین تھے۔ انہوں نے مسجد نبوی کے قریب نقل مکانی کرنا چاہی تو آیت نازل ہوئی "انا نحن نحیی الموتیٰ الخ" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں اس لئے یہاں منتقل نہ ہو۔ یہ حدیث حسن، ثوری کی روایت سے غریب ہے ابو سفیان سے طریف سعدی مراد ہیں۔

۱۱۵۵۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن ابيه عن ابي ذر قال دخلت المسجد حين غابت الشمس والنبي صلى الله عليه وسلم جالس فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر اتدري اين تذهب هذه قال قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تذهب فتستاذن في السجود فيؤذن لها وكانها قد قيل لها اطلعي من حيث جئت فتطلع من مغربها قال ثم قرا وذلك مستقر لها قال وذلك في قراءة عبد الله هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ نے پوچھا ابوذر جانتے ہو یہ کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت دیدی جاتی ہے پھر ایک دن اسے کہا جائے گا کہ تو وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وذلک مستقر لہا" راوی فرماتے ہیں یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا ۱۲ (مترجم) ؎ بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا۔ ؎ اور اس کا ٹھہراؤ ہے ۱۲

سُوْرَةُ وَالصَّافَّاتِ

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا لَيْثُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا لَهُ لَا يُفَارِقُهُ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَاَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بِالثَّاءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَافِتُ بِالتَّاءِ وَالثَّاءِ وَيُقَالُ يَفِثُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِیُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ۔

سُوْرَةُ صٓ

تفسیر سورۂ والصافات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بلانے والے نے کسی کو (بدی کی طرف) بلایا وہ قیامت کے دن ٹھہرا رہے گا اور اس سے جدا نہ ہوگا اگرچہ ایک ہی آدمی کو بلایا ہو۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک پڑھا "وقفوهم انهم مسئولون" الآیۃ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد خداوندی کے بارے میں پوچھا "وارسلناه الى مائة الف" آپ نے فرمایا "بیس ہزار"۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں "وجعلنا ذریته هم الباقین" کے بارے میں آپ نے فرمایا یہ حام، سام اور یافث (ثا کے ساتھ) ہیں۔ یافت (تا کے ساتھ) یا لفث (ثا کے ساتھ) بھی کہا جاتا ہے اور "یفث" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سام اہل عرب کا باپ ہے، حام، حبشیوں کا اور یافث اہل روم کا باپ ہے۔

تفسیر سورۂ ص

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى قَالَ عَبْدٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَشَكَوْهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا تُرِيدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ أُرِيدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً فَقَالَ يَا عَمِّ قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوا إِلٰهًا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ إِلَى قَوْلِهِ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ فِي نَحْرِي فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طالب بیمار ہوئے تو قریش ان کے پاس آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے ابو طالب کے پاس صرف ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابو جہل انہیں منع کرنے اٹھا اور ان لوگوں نے ابو طالب سے آپ کی شکایت کی۔ ابو طالب نے پوچھا بھتیجے! آپ اپنی قوم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ان سے ایک کلمہ چاہتا ہوں جس کے سبب عرب والے ان کے مطیع ہوں اور اہل عجم انہیں جزیہ دیا کریں۔ ابو طالب نے کہا بس صرف ایک کلمہ؟ آپ نے فرمایا ہاں صرف ایک کلمہ۔ پھر آپ نے فرمایا اے چچا "لا الہ الا اللہ" کہو۔ قریش نے کہا بس صرف ایک معبود؟ ہم نے کسی دوسرے دین میں یہ بات نہیں سنی یہ من گھڑت بات ہے۔ چنانچہ اس پر ان لوگوں کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی "ص والقرآن ذی الذکر" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بندار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اور سفیان، اعمش سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میرا رب میرے پاس بہت اچھی صورت میں آیا۔ راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا خواب میں آیا اور پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جانتے ہو مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا۔ حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی تک (یا فرمایا اپنے سینے میں) پائی اور میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب جان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا اے محمد صلی اللہ

لہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں سب کچھ جانتے ہیں جس پر آیات قرآنیہ اور احادیث کثیرہ میں ایک یہ حدیث مذکورہ بالا ہے، شاہد عدل ہیں ۱۲

يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَقَدْ ذَكَرُوا بَيْنَ أَبِي قِلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَجُلًا وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

(علیہ وسلم) جانتے ہو بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں رب جانتا ہوں کفاروں کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ اور کفارات یہ ہیں نماز کے بعد مسجدوں میں ٹھہرنا۔ مساجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو کرنا۔ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور اسے بھلائی ہی پر موت آئی وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ نیز فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کے بعد یہ دعا مانگیں۔ "اللهم انی اسالک فعل الخيرات" (آخر تک) اور درجات یہ ہیں سلام کا پھیلانا، کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ محدثین نے اس حدیث کی سند میں ابو قلابہ اور حضرت ابن عباس کے درمیان ایک اور آدمی کا اضافہ کیا۔ قتادہ نے بواسطہ ابو قلابہ اور خالد بن لجلاج حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ رَبِّ لَا أَدْرِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا میرے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے رب میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی کے درمیان محسوس کی اور مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔ پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا اے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کفارات، درجات، مساجد کی طرف قدموں کے چلنے، تکلیف و مشقت کے وقت کامل وضو اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنے کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ جس نے ان کی حفاظت کی اس نے زندگی بھی بہتر گزاری اور اس کی موت بھی بہتر ہوگی۔ اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش

له بعض نسخوں میں [illegible] کے وقت موت کا سوال کرتا ہوں ۱۲

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيْقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ نَا أَبُوْ كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى ذِهٖ وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى ذِهٖ وَالْمَاءَ عَلٰى ذِهٖ وَالْجِبَالَ عَلٰى ذِهٖ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى ذِهٖ فَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُوْ جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهٖ أَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰى بَلَغَ الْإِبْهَامَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُوْ كُدَيْنَةَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا وما قدروا اللہ حق قدرہ [1]۔

بندار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم اور عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات پر تعجب اور تصدیق کے طور پر ہنسے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ نے اس سے فرمایا اے یہودی! ہمیں کوئی بات سناؤ۔ اس نے کہا اے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیا کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس انگلی پر رکھے گا زمینوں کو اس پر، پانی کو اس پر، پہاڑوں کو اس پر اور تمام مخلوق کو اس پر رکھے گا۔ محمد بن صلت ابوجعفر نے اپنی چھنگلی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "وما قدروا اللہ حق قدرہ"۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ میں نے دیکھا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو بواسطہ حسن بن شجاع، محمد بن صلت سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے آرام کر سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والے نے صور منہ میں لے لیا

---

[1] اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔

سورة السجدة

۱۱۷۴۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن منصور عن مجاهد عن ابی معمر عن ابن مسعود قال اختصم عند البیت ثلاثة نفر قرشیان وثقفی او ثقفیان وقرشی قلیل فقه قلوبهم کثیر شحم بطونهم فقال احدهم اترون ان الله یسمع ما نقول فقال الآخر یسمع ان جهرنا ولا یسمع ان اخفینا وقال الآخر ان کان یسمع اذا جهرنا فهو یسمع اذا اخفینا فانزل الله عز وجل وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم الآیة هذا حدیث حسن صحیح۔

۱۱۷۵۔ حدثنا هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن عبد الرحمن بن یزید قال قال عبد الله کنت مستترا باستار الکعبة فجاء ثلاثة نفر کثیر شحوم بطونهم قلیل فقه قلوبهم قرشی وختناه ثقفیان او ثقفی وختناه قرشیان فتکلموا بکلام لم افهمه فقال احدهم اترون ان الله یسمع کلامنا هذا فقال الآخر انا اذا رفعنا اصواتنا سمعه واذا لم نرفع اصواتنا لم یسمعه فقال الآخر ان سمع منه شیئا سمعه کله فقال عبد الله فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فانزل الله وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم الی قوله فاصبحتم من الخاسرین هذا حدیث حسن حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن وهب بن ربیعة عن عبد الله نحوه۔

تفسیر سورۂ سجدہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیت اللہ شریف کے پاس تین آدمی جھگڑ رہے تھے انہیں دو قرشی تھے اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی تھے اور ایک قرشی تھا ان کے دلوں کی سمجھ کم اور پیٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک نے کہا اگر ہم بلند آواز سے بولیں تو سنتا ہے پست آواز نہیں سنتا تیسرے نے کہا اگر ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو آہستہ آواز کو بھی سنے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "وما کنتم تستترون" [1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کعبہ شریف کے پردوں میں چھپا ہوا تھا کہ تین آدمی آئے جن کے دلوں میں سمجھ کم اور پیٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک قرشی اور دو ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دو قرشی تھے۔ انہوں نے باہم کلام کی جسے میں سمجھ نہ سکا پھر ایک نے کہا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ ہماری یہ گفتگو سنتا ہے دوسرے نے کہا ہماری بلند آواز سنتا ہے اور پست آواز نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا اگر کچھ باتیں سن سکتا ہے تو تمام باتیں سن سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما کنتم تستترون" الخ۔ یہ حدیث حسن ہے۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، اعمش، عمارہ بن عمیر اور وہب بن ربیعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

---

[1] اور تم اس سے کہاں چھپ کر رہتے کہ تم پر تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں ۱۲

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْفَلَّاسِ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ أَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ رَوَى عَفَّانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا آپ نے فرمایا لوگوں نے کہا پھر ان میں سے اکثر لوگ منکر ہو گئے جیسے اسی (عقیدہ پر) موت کئے وہ استقامت والوں میں سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے سنا فرماتے ہیں عفان نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی۔

سُورَةُ الشُّورَى

تفسیر سورۂ شوریٰ

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعَجِلْتَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت طاؤس سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی "قل لا اسئلکم علیہ اجرا"[1] حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قربیٰ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا جلدی کرتے ہو قریش کے تمام بطون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری ہے آپ نے فرمایا اگر تم میرے اور اپنے درمیان رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو۔[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَازِعِ قَالَ ثَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي مُرَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَأُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ إِنَّ فِيهِ لَمُعْتَبَرًا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مَحْبُوسٌ فِي دَارِهِ الَّتِي قَدْ كَانَ بَنَى قَالَ وَإِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَإِذَا هُوَ فِي قُشَاشٍ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَأَيْتُكَ وَأَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تُمْسِكُ بِأَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ

عبید بن وازع بنی مرہ کے ایک شیخ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کوفہ آیا تو مجھے بلال بن ابی بردہ کی حالت بتائی گئی میں نے کہا اس کی حالت باعث عبرت ہے۔ پھر میں ان کے پاس گیا وہ اپنے اسی گھر میں مقید تھے جسے انہوں نے خود بنایا تھا ان کی ہر چیز تکلیف و سزا سے بدل گئی تھی اچانک وہ سوتی کپڑے کے ٹکڑوں میں ملبوس تھے میں نے کہا الحمد للہ اے بلال تم ہمارے پاس سے گرد و غبار کے بغیر ہی اپنی ناک پکڑے گزرتے تھے۔

[1] جب کہ وہ تم سے کہہ بالکل سب اللہ نے بھی کی پر قائم ہیں ان پر فرشتے ہیں۔ [2] تم فرما دو میں اس پر تم سے قرابت کی محبت کے سوا کچھ اجرت نہیں مانگتا۔

إني لأستغفر الله في اليوم سبعين مرة هذا حديث حسن صحيح ويروى عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إني لأستغفر الله في اليوم مائة مرة وقد رواه محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة۔

۱۱۸۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا شيخ من أهل المدينة عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية وإن تتولوا يستبدل قوما غيركم ثم لا يكونوا أمثالكم قالوا ومن يستبدل بنا قال فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم على منكب سلمان ثم قال هذا وقومه هذا وقومه هذا حديث غريب وفي إسناده مقال وقد روى عبد الله بن جعفر أيضا هذا الحديث عن العلاء بن عبد الرحمن۔

۱۱۸۷۔ حدثنا علي بن حجر نا إسمعيل بن جعفر نا عبد الله بن جعفر بن نجيح عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال ناس من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله من هؤلاء الذين ذكر الله إن تولينا استبدلوا بنا ثم لا يكونوا أمثالنا قال وكان سلمان بجنب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم فخذ سلمان قال هذا وأصحابه والذي نفسي بيده لو كان الإيمان منوطا بالثريا لتناوله رجال من فارس وعبد الله بن جعفر بن نجيح هو والد علي بن المديني فقد روى علي بن حجر عن

حدیث حسن صحیح ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں" محمد بن عمرو نے یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وان تتولوا یستبدل"[1] تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے بدلے میں کون لوگ آئیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور اس کی قوم (دو مرتبہ فرمایا)۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے عبداللہ بن جعفر نے بھی یہ حدیث علاء بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چند صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم منہ پھیر لو گے تو وہ ہماری جگہ لائے جائیں گے وہ ہمارے جیسے نہ ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور ان کے ساتھی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (ستارے) کے ساتھ معلق ہوتا تو فارس کے لوگ اسے حاصل کر لیتے عبداللہ بن جعفر بن نجیح علی بن مدینی کے والد ہیں۔ بواسطہ علی بن حجر عبداللہ بن جعفر کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ علی نے بواسطہ اسمٰعیل

[1] اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَبِيرِ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ۔

بن جعفر، عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِي فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بِأَنْ يَنْزِلَ فِيكَ قُرْاٰنٌ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَجِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ نَزَلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِنْهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا هٰذَا حَدِيثٌ

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هَنِيئًا مَرِيئًا يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ بَيَّنَ اللهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ

تفسیر سورۂ فتح

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک سفر میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ میں نے آپ سے گفتگو کی، آپ خاموش رہے میں نے پھر بات کی آپ چپ رہے پھر میں نے اپنی سواری کو ایڑ لگائی اور ایک کنارے ہو گیا اور اپنے آپ سے کہا اے خطاب کے بیٹے، تیری ماں تجھے روئے تو نے تین مرتبہ اصرار و آرزو سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی لیکن آپ نے ایک بار بھی گفتگو نہ فرمائی۔ کہ تیرے بارے میں قرآن نازل ہو۔ زیادہ دیر نہ گزری کہ میں نے ایک شخص کو بلند آواز سے پکارتے سنا جو مجھے پکار رہا تھا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن خطاب آج کی رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی اگر اس کے بدلے مجھے وہ تمام اشیاء مل جائیں جن پر سورج طلوع ہوا ہے تب بھی (ہرگز) پسند نہ کروں وہ سورت یہ ہے إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا[1] (سورۃ الفتح) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیبیہ سے واپسی پر آیت کریمہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ ۔۔۔ الخ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے زمین کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ نے وہ آیت صحابہ کرام کے سامنے پڑھی تو انہوں نے کہا مبارک ہو اور خوشگوار ہو یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو بیان فرما دیا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوگا لیکن (بتلائیے) ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل

[1] بیشک ہم نے آپ کے لئے روشن فتح فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے سبب سے بخش دے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ۔ مترجم ۱۲

فاذا يفعل بنا فنزلت عليه ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الانهار حتى بلغ فوزا عظيما حديث حسن صحيح وفيه عن مجمع بن جارية۔

۱۱۹۰۔ حدثنا عبد بن حميد قال ثني سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان ثمانين هبطوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه من جبل التنعيم عند صلوة الصبح وهم يريدون ان يقتلوه فاخذوا اخذا فاعتقهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم الاية هذا حديث حسن صحيح۔

۱۱۹۱۔ حدثنا الحسن بن قزعة البصري نا سفيان بن حبيب عن شعبة عن ثوير عن ابيه عن الطفيل بن ابي بن كعب عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم والزمهم كلمة التقوى قال لا اله الا الله هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث الحسن بن قزعة وسالت ابا زرعة عن هذا الحديث فلم يعرفه مرفوعا الا

سورة الحجرات

۱۱۹۲۔ حدثنا محمد بن المثنى نا مؤمل بن اسماعيل نا نافع بن عمر بن جميل الجمحي قال ثنا ابن ابي مليكة قال ثني عبد الله بن الزبير ان الاقرع بن حابس قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر يا رسول الله استعمله على قومه فقال عمر لا تستعمله يا رسول الله فتكلما عند النبي

ہوئی "لیدخل المؤمنین والمؤمنات[1]" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسّی آدمی نماز فجر کے وقت جبل تنعیم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے پاس اترے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ وہ پکڑے گئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وھو الذی کف ایدیھم عنکم[2]" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیت کریمہ "والزمھم کلمۃ التقوی[3]" میں کلمہ تقوی سے "لا الہ الا اللہ" مراد ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن قزعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں امام (ترمذی) نے ابو زرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانا۔

تفسیر سورۂ حجرات

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں ان کی قوم پر عامل مقرر کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں عامل مقرر نہ کیجئے۔ بارگاہ رسالت میں دونوں اس قدر ہم کلام ہوئے کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

[1] تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے۔ [2] اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے۔ [3] اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِيْ قَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْمِعْ كَلَامَهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا ذَكَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَدَّهُ يَعْنِيْ أَبَا بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ حَمْدِيْ زَيْنٌ وَإِنَّ ذَمِّيْ شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُوْ زَيْدٍ صَاحِبُ الْهَرَوِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعٰى بِبَعْضِهَا فَعَسٰى أَنْ يَكْرَهَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ جَبِيْرَةَ

فرمایا آپ کا مقصد تو محض میری مخالفت ہے انہوں نے فرمایا میرا مقصد آپ کی مخالفت نہیں۔ راوی فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم" تو اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی بارگاہ نبوی میں گفتگو کرتے تو آپ کی بات سنائی نہ دیتی حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود استفسار فرماتے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابن زبیر نے اپنے نانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے ابن ابی ملیکہ سے مرسل روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ "ان الذین ینادونک" کے متعلق روایت ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! میری تعریف کرنا زینت ہے اور میری برائی کرنا عیب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو جبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے ہم میں سے بعض لوگوں کے دو دو تین تین نام ہوتے جب کسی ایک نام سے پکارا جاتا تو وہ پسند نہ کرتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ولا تنابزوا بالالقاب"۔ یہ حدیث حسن ہے ابو سلمہ نے بواسطہ یحییٰ بن خلف، بشر بن مفضل، داؤد بن ابی ہند اور شعبی، ابو جبیرہ بن ضحاک سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابو جبیرہ بن ضحاک، ثابت بن ضحاک انصاری کے بھائی ہیں۔

۱؎ اے ایمان والو اپنی آواز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔ ۲؎ بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۱۲ ۳؎ اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو ۱۲

الْاَعْرَجُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ مُطِيْعٍ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرف مال (سے) ہے اور عزت تقویٰ سے ہے۔ یہ حدیث سمرہ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے سلام بن ابی مطیع کی روایت سے ہم اسے نہیں پہچانتے۔

سُوْرَةُ قٓ

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

تفسیر سورۂ قٓ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم یہی کہتی رہے گی کیا مزید بھی ہے؟ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ (جیسا اس کے شایان شان ہے) اپنا قدم اس میں رکھے گا وہ کہے گی تیری عزت کی قسم! بس بس اور وہ باہم سمٹ جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَّامٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيْعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهُ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًا لَمَّا اُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ آتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهُ وَلَا لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّذِيْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ

تفسیر سورۂ ذاریات

قبیلہ ربیعہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں مدینہ طیبہ آیا، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے سامنے عاد کے قاصد کا ذکر کیا گیا میں نے کہا میں قاصد عاد کی مثل ہو جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عاد کے قاصد سے کیا مراد ہے؟" میں نے کہا آپ واقف حال تک پہنچے بات یہ ہے کہ جب قوم عاد قحط میں مبتلا ہوئی تو ان لوگوں نے ایک سردار کو بھیجا، وہ بکر بن معاویہ کے پاس اترا اس نے اسے شراب پلائی اور دو خوش آواز گانے والیوں نے اسے گانا سنایا پھر وہ مہرہ کے پہاڑوں کی طرف گیا، اور دعا کی اے اللہ! میں تیرے پاس کسی بیمار کے علاج کی خاطر نہیں آیا اور نہ ہی فدیہ دیکر کسی قیدی کو چھڑانے آیا ہوں (اے اللہ) اپنے بندے کو جس قدر سیراب کر سکتا ہے سیراب کر اور اسکے ساتھ ہی بکر بن معاویہ کو سیراب کر دے یہ اس شراب کا بدلہ تھا جو بکر نے اسے پلائی تھی اسکے لئے

لہ [illegible] ۱۲

فَقِيْلَ لَنَا اخْتَرْ اَحَدًا مِّنْ ثَلٰثَةٍ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَذُكِرَ اَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِيْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَأَ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَلَّامٍ اَبِي الْمُنْذِرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَيُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ۔

بدلیاں ملیں اور کہا گیا ان میں سے ایک کو پسند کرلے اس نے ان میں سے کالی بدلی پسند کی۔ اس سے کہا گیا جلی ہوئی راکھ لے لو جو قوم عاد سے کسی آدمی کو نہیں چھوڑے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان پر صرف اس حلقہ یعنی انگوٹھی کے حلقے کے برابر ہوا بھیجی پھر آپ نے پڑھا "وارسلنا علیہم الریح العقیم"[1] الخ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ سلام ابو منذر، عاصم بن ابی نجود، ابو وائل، حارث بن حسان سے روایت کی۔ ان کو حارث بن یزید بھی کہا جاتا ہے۔

١٢٠٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّحْوِيُّ اَبُو الْمُنْذِرِ نَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ وَاِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدًا السَّيْفَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالُوْا يُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ۔

حارث بن یزید بکری سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو مسجد میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور سیاہ جھنڈے لہرا رہے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تلوار لٹکائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہیں۔ میں نے کہا لوگ کس حالت میں ہیں یعنی بات کیا ہے؟ انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو کہیں محاذ پر بھیج رہے ہیں۔ اس کے بعد سفیان بن عیینہ کی روایت کی مثل طویل حدیث بیان کی۔ انہیں حارث بن حسان بھی کہا جاتا ہے۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

١٢٠١۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ

تفسیر سورۂ طور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور ادبار السجود سے مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ محمد بن فضیل از رشدین بن کریب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے (امام ترمذی کہتے ہیں) امام بخاری

---

[1] جب ہم نے ان پر عقیم آندھی بھیجی ۱۲

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَلَمَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحٰقَ۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

١٢١١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا يَعْنِيْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٢١٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰى قَوْلِهِ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ يَقُوْلُ ذَاهِبٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٢١٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٢١٤۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا هٰذَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی اے رب! اگر تو بخشے تو خوب بخش۔ تیرا کونسا بندہ ہے جو چھوٹے گناہ کے پاس نہیں جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف زکریا بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۂ قمر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہو اقتربت الساعۃ وانشق القمر[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اہل مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی طلب کی تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقتربت الساعۃ وانشق القمر" الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چاند پھٹ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا گواہ ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دور رسالت میں چاند (دو) ٹکڑے ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] قیامت پاس آ گئی اور چاند شق ہو گیا۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۱۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَهُ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عہد نبوت میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کی اس طرف اور ایک اس جانب ہو گیا کفار نے کہا (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کیا ہے۔ بعض کہنے لگے اگر ہم پر جادو کیا تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔ بعض رواۃ نے بواسطہ حصین، جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اور محمد بن جبیر بن مطعم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو بَكْرٍ بُنْدَارٌ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین قریش بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی "یوم یسحبون" آخر تک[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

تفسیر سورۂ رحمٰن

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو مُسْلِمٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى آخِرِهَا فَسَكَتُوا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ قَالُوا لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے سورۂ رحمٰن اول سے آخر تک پڑھی۔ وہ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے لیلۃ الجن میں یہ سورت جنوں پر پڑھی تو وہ جواب دینے میں تم سے اچھے رہے جب میں آیت کریمہ "فبای آلاء ربکما تکذبان"[2] پر پہنچتا وہ کہتے ہم اپنے رب کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف

[1] جس دن وہ آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے اور کہا جائے گا چکھو دوزخ کا لگنا۔ بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازے سے پیدا فرمائی ہے۔ [2] تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

وموسى بن عبيدة ويزيد بن أبان الرقاشي يضعفان في الحديث۔

۱۲۲۳۔ حدثنا أبو كريب نا معاوية بن هشام عن شيبان عن أبي إسحق عن عكرمة عن ابن عباس قال قال أبو بكر يا رسول الله قد شبت قال شيبتني هود والواقعة والمرسلات وعم يتساءلون وإذا الشمس كورت هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث ابن عباس إلا من هذا الوجه وروى علي بن صالح هذا الحديث عن أبي إسحق عن أبي جحيفة نحو هذا وقد روي عن أبي إسحق عن أبي ميسرة شيء من هذا مرسلا۔

اور یزید بن ابان رقاشی دونوں، کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بڑھاپا آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علی بن صالح نے بواسطہ ابو اسحاق، ابو جحیفہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابو اسحاق، ابو میسرہ سے بھی اس متن میں کچھ مرسلاً مروی ہے۔

سورة الحديد

۱۲۲۴۔ حدثنا عبد بن حميد وغير واحد المعنى واحد قالوا نا يونس بن محمد نا شيبان بن عبد الرحمن عن قتادة قال حدث الحسن عن أبي هريرة قال بينما نبي الله صلى الله عليه وسلم جالس وأصحابه إذ أتى عليهم سحاب فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما هذا قالوا الله ورسوله أعلم قال هذا العنان هذه روايا الأرض يسوقه الله إلى قوم لا يشكرونه ولا يدعونه ثم قال هل تدرون ما فوقكم قالوا الله ورسوله أعلم قال فإنها الرقيع سقف محفوظ وموج مكفوف ثم قال هل تدرون كم بينكم وبينها قالوا الله ورسوله أعلم قال بينكم وبينها مسيرة خمس مائة سنة ثم قال هل تدرون ما فوق ذلك قالوا الله ورسوله أعلم

تفسیر سورۂ حدید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ بادل ہے جو زمین کو سیراب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس قوم کی طرف چلاتا ہے جو نہ تو اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے دعا مانگتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ بلند آسمان ہے جو محفوظ چھت اور روکی ہوئی موج ہے۔ پھر پوچھا جانتے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر تمہیں معلوم ہے اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور

ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّورَةَ قَالَ عَمْرٌو قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ نَحْوَ هَذَا وَذَكَرُوا هَذَا الْحَرْفَ وَقَالُوا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ وَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ

پیدا کرنا چاہا اور میرا یہ عمل دین اسلام سے ارتداد اور کفر پر رضا کی وجہ سے نہیں ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غزوۂ بدر میں شریک ہو چکے ہیں اور تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ اہل بدر کے ایمان پر مطلع ہے چنانچہ اس نے فرمایا جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔ حضرت علی فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت اتاری گئی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔ عمرو کہتے ہیں میں نے ابو رافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علی مرتضیٰ کے کاتب تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ متعدد راویوں نے سفیان بن عیینہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں یا تو کتاب نکالو یا کپڑے اتارو۔ یہ حدیث بواسطہ ابو عبدالرحمان بن سلمی بھی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض راویوں سے یہ الفاظ منقول ہیں خط نکالو ورنہ ہم تمہیں برہنہ کریں گے۔

١٢٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ إِلَّا بِالْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْآيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے اذا جاءک المومنات الخ۔[1] معمر کہتے ہیں ابن طاوس نے مجھے اپنے والد سے خبر دی انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لونڈی کے سوا کسی کے ہاتھ کو کبھی نہیں چھوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ

ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سی

[1] [illegible] ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم ... حضرت سلمان ... آخر تک ... [illegible]

قال فاقتحم رجل من الأنصار أعرابيا فأدلى زمام ناقته لتشرب فأبى أن يدعه فانتزع قباض الماء فرفع الأعرابي خشبة فضرب بها رأس الأنصاري فشجه فأتى عبد الله بن أبي رأس المنافقين فأخبره وكان من أصحابه فغضب عبد الله بن أبي ثم قال لا تنفقوا على من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ينفضوا من حوله يعني الأعراب وكانوا يحضرون رسول الله صلى الله عليه وسلم عند الطعام فقال عبد الله إذا انفضوا من عند محمد فأتوا محمدا بالطعام فليأكل هو ومن عنده ثم قال لأصحابه لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الأعز منكم الأذل قال زيد وأنا ردف رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعت عبد الله بن أبي فأخبرت عمي فانطلق فأخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فأرسل إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فحلف وجحد قال فصدقه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذبني قال فجاء عمي إلي فقال ما أردت إلى أن مقتك رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذبك والمسلمون قال فوقع علي من الهم ما لم يقع على أحد قال فبينما أنا أسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر قد خفقت برأسي من الهم إذ أتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرك أذني وضحك في وجهي فما كان يسرني أن لي بها الخلد في الدنيا ثم إن أبا بكر لحقني فقال ما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت ما قال لي شيئا إلا أنه عرك أذني وضحك في وجهي فقال أبشر ثم لحقني عمر فقلت له مثل قولي لأبي بكر فلما أصبحنا قرأ رسول الله

انصاری اعرابی کے پاس پہنچا انہوں نے اونٹنی کو پانی پلانے کے لیے اس کی لگام ڈھیلی کی لیکن اعرابی نے نہ دیا تو قبضہ جمانے سے انکار کر دیا انصاری نے پانی کے بند کی منڈیر کو ہٹایا اعرابی نے لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر دے ماری جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ پھر وہ عبداللہ بن ابی کے پاس آیا اور اسے سارا واقعہ کہہ سنایا وہ اس کے دوستوں میں سے تھا۔ عبداللہ بن ابی کو غصہ آیا اور اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر مت خرچ کرو جب تک کہ وہ اعراب آپ سے الگ نہ ہو جائیں کہ کھانے کے وقت بدوی لوگ آپ کے یہاں حاضر رہتے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا جب یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے جائیں اس وقت کھانا لاؤ تاکہ آپ اور آپ کے ہم مجلس کھانا کھائیں۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا اگر ہم مدینہ لوٹے تو معزز ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے حضرت زید فرماتے ہیں میں سواری پر حضور کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا میں نے عبداللہ کی بات سن لی اور پھر اپنے چچا کو بتا دی۔ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات حضور سے عرض کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اس نے قسم کھائی اور انکار کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق اور میری تکذیب فرمائی۔ حضرت زید فرماتے ہیں میرے چچا میرے پاس تشریف لے گئے فرمایا تمہارا کیا ارادہ تھا حضور تو تم سے ناراض ہو گئے اور آپ نے تجھے جھوٹا قرار دیا اور مسلمانوں نے بھی تیری تکذیب کی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا صدمہ ہوا جتنا کسی کو نہ ہوا ہوگا۔ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں جا رہا تھا اسی غم کی وجہ سے سر جھکایا ہوا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے کان کو ملا اور میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ فرماتے ہیں مجھے اس کے بدلے دنیا کی زندگی بھی پسند نہ تھی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا حضور نے تمہیں کیا فرمایا۔ میں نے عرض کیا صرف میرے کان کو ملا اور تبسم فرمایا تو کہنے لگے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان سے بھی یہی بیان

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَ هٰؤُلَاءِ رِجَالٌ أَسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَرَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَزْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدَعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوا فِي الدِّينِ هَمُّوا أَنْ يُعَاقِبُوهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمُ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا یہ مکہ کے وہ لوگ ہیں جو اسلام لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن ان کی بیویوں اور بچوں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے روکا جب وہ حاضر دربار نبوی ہوگئے، تو دیکھا کہ لوگوں نے دین کی سمجھ حاصل کر لی ہے تو اپنی بیویوں اور بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اس پر یہ (مندرجہ بالا) آیت نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَقَالَ لِي وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ لِي هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي

تفسیر سورۂ تحریم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج مطہرات کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما[1] حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا تھا میں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا اسی دوران میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کون سی دو بیویاں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان تتوبا الی اللہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے۔ زہری فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کو ناپسند فرمایا لیکن چھپایا نہیں بلکہ فرمایا وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں پھر انہوں نے حدیث بیان کرنا شروع کی فرمایا ہم جماعت قریش عورتوں پر غالب رہتے تھے جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ایسی قوم کو پایا جن پر ان کی عورتیں غالب

[1] اگر تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو یہ تم پر لازم ہے کیونکہ تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔

فَأَنْكَرَتْ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي بِالْعَوَالِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَآتِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ وَكُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ فَجَاءَنِي يَوْمًا عِشَاءً فَضَرَبَ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ فَقُلْتُ أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُونَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا

تھیں۔ ہماری عورتوں نے جب ان سے سبق سیکھنا شروع کیا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر خفا ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ اس کا جواب دینا مجھے ناگوار معلوم ہوا تو اس نے کہا آپ کو کون سی چیز بری معلوم ہوئی اللہ کی قسم۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مباحثہ کرتی ہیں اور ان میں بعض تو صبح سے رات تک حضور کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے دل میں سوچا جس نے یہ حرکت کی وہ نامراد ہوئی اور اس نے نقصان اٹھایا۔ میرا گھر بنو امیہ کے محلہ میں عوالی پر تھا۔ میرا پڑوسی ایک انصاری تھا باری باری ہم دونوں حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے ایک دن وہ جاتے اور وحی کی خبر لاتے اور مجھے بتاتے اور ایک دن میں جا کر وحی وغیرہ کی خبر لا کر انہیں بتاتا۔ آپ فرماتے ہیں ہم نے یہ خبر سنی تھی کہ قبیلہ غسان ہم سے لڑائی لڑنے کے لیے اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہے ہیں۔ ایک دن عشاء کے وقت وہ انصاری میرے پاس آئے دروازہ کھٹکھٹایا میں ان کی طرف باہر نکلا تو انہوں نے کہا ایک بہت بڑا سانحہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا غسان نے حملہ کر دیا؟ انہوں نے کہا اس سے بھی بڑا واقعہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے دل میں کہا حفصہ نامراد ہوئی اور اس نے خسارہ پایا۔ مجھے تو پہلے ہی خیال تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ صبح کی نماز پڑھ کر میں نے کپڑے پہنے اور چل پڑا حضرت حفصہ کے پاس آیا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا حضور نے تم سب کو طلاق دے دی ہے! کہنے لگیں مجھے معلوم نہیں آپ بالا خانہ میں گوشہ نشین ہو گئے ہیں۔ فرماتے ہیں میں چل کر ایک سیاہ فام غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا عمر کے لیے اندر جانے کی اجازت لو وہ اندر گیا پھر میرے پاس آیا اور کہا میں نے حضور سے آپ کے متعلق عرض کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں مسجد میں چلا گیا منبر کے پاس چند افراد رو رہے تھے میں بھی وہاں بیٹھ گیا بے قراری کا جب غلبہ ہوا تو میں غلام کے

عن عبد الله بن عميرة عن الأحنف بن قيس عن العباس بن عبد المطلب زعم أنه كان جالسا في البطحاء في عصابة ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فيهم إذ مرت عليهم سحابة فنظروا إليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما اسم هذه قالوا نعم هذا السحاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والمزن قالوا والمزن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والعنان قالوا والعنان ثم قال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون كم بعد ما بين السماء والأرض قالوا لا والله ما ندري قال فإن بعد ما بينهما إما واحدة أو اثنتان أو ثلاث وسبعون سنة والسماء التي فوقها كذلك حتى عددهن سبع سماوات كذلك ثم قال فوق السماء السابعة بحر بين أعلاه وأسفله كما بين السماء إلى السماء وفوق ذلك ثمانية أوعال بين أظلافهن وركبهن مثل ما بين سماء إلى سماء ثم فوق ظهورهن العرش بين أسفله وأعلاه مثل ما بين السماء إلى السماء والله فوق ذلك قال عبد بن حميد سمعت يحيى بن معين يقول ألا يريد عبد الرحمن بن سعد أن يحج حتى نسمع منه هذا الحديث هذا حديث حسن غريب وروى الوليد بن أبي ثور عن سماك نحوه ورفعه وروى شريك عن سماك بعض هذا الحديث وأوقفه ولم يرفعه وعبد الرحمن هو ابن عبد الله بن سعد الرازي حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرحمن بن عبد الله بن سعد الرازي أن أباه أخبره قال رأيت رجلا ببخارى على بغلة عليه عمامة سوداء يقول كسانيها رسول الله صلى الله عليه وسلم.

صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک بادل اوپر سے گزرا۔ ان لوگوں نے اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو اس کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں یہ سحاب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مزن بھی۔ عرض کیا اور مزن بھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور عنان بھی۔ کہنے لگے ہاں عنان بھی کہتے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے پوچھا جانتے ہو زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض کیا ہم نہیں جانتے۔ آپ نے فرمایا اکہتر، بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے۔ اس کے اوپر والا آسمان بھی اسی طرح حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان اسی طرح شمار کئے پھر فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کی سطح اور تہہ کے درمیان بھی اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے۔ اس سے اوپر آٹھ بکرے ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان دو آسمانوں کے درمیانی فاصلہ جتنا بعد ہے ان کی پیٹھوں پر عرش ہے جس کے نیچے سے اوپر تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اوپر ہے (اللہ کی ذات تشبیہ و نقصان و مکان سے پاک ہے) عبد بن حمید کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے سنا فرماتے ہیں عبدالرحمن بن سعد حج کا ارادہ کیوں نہیں کر لیتے تاکہ ہم ان سے یہ حدیث سن سکیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ولید بن ابی ثور نے سماک سے اس کے حدیث کا بعض حصہ موقوفاً بیان کیا۔ عبدالرحمن عبداللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں۔ یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد رازی، عبداللہ بن سعد رازی سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے بخارا میں ایک آدمی کو سیاہ عمامہ پہنے خچر پر سوار دیکھا وہ کہہ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ عمامہ پہنایا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ سَأَلَ سَائِلٌ

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ۔

تفسیر سورۂ سأل سائل

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول "کالمھل" کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ زیتون کے تیل کی طرح ہے جب اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَآهُمُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُونَ مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ النَّفَرُ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا

تفسیر سورۂ جن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنوں پر کچھ پڑھا اور نہ ہی ان کو دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ ادھر شیطانوں اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہو گئی ان پر ٹوٹنے والے ستارے (شہاب) بھیجے گئے شیطان اپنی قوم کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا۔ کہنے لگے ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا اور ہم پر ٹوٹنے والے ستارے بھیجے گئے کہنے لگے اس رکاوٹ کا سبب یقیناً کوئی نیا واقعہ ہے لہٰذا زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہو گئی۔ راوی فرماتے ہیں پھر وہ مشارق و مغارب میں چل پڑے اور ان میں سے ایک گروہ تہامہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا۔ آپ کھجور کے نخلستان میں تھے اور بازار عکاظ کی طرف جانے کا ارادہ تھا آپ صحابہ کرام کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے جب شیطانوں نے قرآن سنا تو کہنے لگے "یقیناً قسم اللہ کی یہی تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہے" راوی فرماتے ہیں شیطان وہاں سے ہی اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے اور کہا اے قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا جو راہ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کبھی

عَلَىٰ مُوسَىٰ بْنِ عَائِشَةَ خَيْرًا

١٢٥٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِي شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ مِثْلَ هٰذَا مَرْفُوعًا وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَى الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ غَيْرَ الثَّوْرِيِّ

وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٢٥٧۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ هٰذَا مَا عَرَضْنَا عَلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلَّى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخَرِ وَيَقُولُ أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فَيَقُولُ لَا فَفِي هٰذَا أُنْزِلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادنیٰ درجے کا جنتی اپنے باغات، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح و شام اس کے دیدار الٰہی سے مشرف ہوگا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ"[1]۔ یہ حدیث غریب ہے متعدد افراد نے اسرائیل سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ عبدالملک بن ابجر نے بواسطہ ثویر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوف حدیث روایت کی۔ اشجعی نے بھی بواسطہ سفیان، ثویر اور مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوفاً روایت کیا۔ مجاہد سے صرف سفیان ثوری نے بیان کیا ہے۔

تفسیر سورۂ عبس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "عبس و تولیٰ" حضرت ابن ام مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے ہدایت دیجئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منہ پھیر کر دوسری طرف جھک گئے اور فرمایا کہ کیا تم میری بات میں کچھ حرج دیکھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں اسی موقعہ پر یہ سورت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "عبس و تولیٰ" حضرت ابن ام مکتوم

[1] کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ أَيُبْصِرُ أَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ انا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

کے بارے میں نازل ہوئی۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں ننگے بدن اور بغیر ختنہ اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کیا ایک دوسرے کے ستر کو بھی دیکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں عورت! لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

تفسیر سورۃ اذا الشمس کورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کو اس طرح دیکھنا پسند کرتا ہو جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے وہ سورہ "اذا الشمس کورت" "اذا السماء انفطرت" اور "اذا السماء انشقت" پڑھے۔

تفسیر سورۃ مطففین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بنا دیا جاتا ہے جب گناہ سے باز آتا ہے معافی چاہتا اور توبہ کرتا ہے اس کا دل صیقل کر دیا جاتا ہے مگر دوبارہ گناہ کرے تو یہ نقطہ بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی "ران"

[1] لکل امرئ سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے جو اسے کافی ہے۔

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

انس کی روایت سے اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۂ بروج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یوم موعود" قیامت کا دن ہے "یوم مشہود" عرفہ کا دن ہے اور "شاہد" جمعہ کا دن ہے سورج اس سے اچھے دن پر طلوع و غروب نہیں ہوا اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں مومن کی دعائے خیر اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور وہ جس چیز سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ حدیث میں ضعیف ہیں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے شعبہ، سفیان ثوری اور کئی دوسرے ائمہ نے اسے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کیا ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ قران بن تمام اسدی موسیٰ بن عبیدہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ موسیٰ بن عبیدہ ربذی کی کنیت ابو عبدالعزیز ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم عصر کی نماز پڑھتے تو آپ ہونٹ مبارک کو حرکت دیتے گویا کلام فرما رہے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ عصر کی نماز پڑھ کر ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں آپ نے فرمایا ایک نبی کو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَالْهَمْسُ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكُ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أُعْجِبَ بِأُمَّتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُومُ لِهَؤُلَاءِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا قَالَ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ الْآخَرِ قَالَ وَكَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ وَكَانَ لِذَلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرُوا لِي غُلَامًا فَهِمًا أَوْ قَالَ فَطِنًا لَقِنًا فَأُعَلِّمَهُ عِلْمِي هَذَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونَ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ قَالَ فَنَظَرُوا لَهُ عَلَى مَا وَصَفَ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَحْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِينَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَعْبُدُ اللَّهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِئُ عَنِ الْكَاهِنِ فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ إِنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِي فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ أَهْلِي وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

اپنی امت سے بہت محبت تھی انہوں نے فرمایا ان کا مقابلہ کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انہیں دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیں یا تو میں خود ان سے بدلہ لوں یا ان پر دشمن مسلط کردوں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بدلہ لینے کو اختیار کیا تو ان پر موت مسلط کی گئی چنانچہ ایک دن میں ان میں سے ستر ہزار کی موت واقع ہوئی۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث بیان کرنے کے ساتھ ہی دوسری حدیث بھی بیان کرتے کہ ایک بادشاہ کے پاس ایک کاہن تھا جو اسے پوشیدہ باتیں بتایا کرتا۔ ایک مرتبہ کاہن نے کہا میرے لیے ایک سمجھدار ذہین اور فطین لڑکا تلاش کرو جس کو میں اپنا علم سکھاؤں۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد کہیں یہ علم تم سے منقطع نہ ہو جائے اور تم میں کوئی سکھنے والا نہ ہو۔ انہوں نے اس کی بتائی ہوئی صفات کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے اس کے پاس آنے جانے کو کہا۔ اس نے کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔ راستے میں ایک پادری کا عبادت خانہ تھا۔ معمر کہتے ہیں میرا خیال ہے اس دور میں گرجے والے مسلمان ہوتے تھے۔ لڑکا اس پادری کے پاس سے گزرتا تو پوچھا کرتا تھا حتیٰ کہ پادری نے کہا میں عبادت کرتا ہوں۔ لڑکا اس پادری کے پاس ٹھہرنے اور کاہن کے پاس جانے میں دیر کرنے لگا۔ کاہن نے لڑکے کے والدین کے پاس پیغام بھیجا کہ اب وہ بہت کم حاضر ہوتا ہے لڑکے نے راہب کو بتایا تو اس نے کہا کاہن تم سے پوچھے کہاں تھے تو کہو گھر والوں کے پاس تھا گھر والے پوچھیں کہ کہاں تھے تو کہو کاہن کے پاس تھا۔ لڑکا اسی طریقے پر تھا کہ ایک دن وہ ایک بڑی جماعت کے پاس سے گزرا انہیں ایک جانور نے گھیر رکھا تھا بعض کہتے ہیں وہ شیر تھا۔ لڑکے نے پتھر اٹھایا اور کہا اے اللہ اگر راہب سچا ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس جانور کو ہلاک کر دے یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور جانور کو مار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اسے کس نے ہلاک کیا ہے؟! دیکھنے والے لوگوں نے جواب دیا اس لڑکے نے "اس سے وہ سب گھبرا گئے

إن يعلمك الله أنه كانت تسد الناس فأخذ حجرا فقال اللهم إن كان ما يقول الراهب حقا فأسألك أن أقتلها قال ثم رمى فقتل الدابة فقال الناس من قتلها قالوا الغلام ففزع الناس وقالوا قد علم هذا الغلام علما لم يعلمه أحد قال فسمع به أعمى فقال له إن أنت رددت بصري فلك كذا وكذا قال لا أريد منك هذا ولكن أرأيت إن رجع إليك بصرك أتؤمن بالذي رده عليك قال نعم قال فدعا الله فرد عليه بصره فآمن الأعمى فبلغ الملك أمرهم فبعث إليهم فأتي بهم فقال لأقتلن كل واحد منكم قتلة لا أقتل بها صاحبه فأمر بالراهب والرجل الذي كان أعمى فوضع المنشار على مفرق أحدهما فقتله وقتل الآخر بقتلة أخرى ثم أمر بالغلام فقال انطلقوا به إلى جبل كذا وكذا فألقوه من رأسه فانطلقوا به إلى ذلك الجبل فلما انتهوا به إلى ذلك المكان الذي أرادوا أن يلقوه منه جعلوا يتهافتون من ذلك الجبل ويتردون حتى لم يبق منهم إلا الغلام قال ثم رجع فأمر به الملك أن ينطلقوا به إلى البحر فيلقوه فيه فانطلق به إلى البحر فغرق الله الذين كانوا معه وأنجاه فقال الغلام للملك إنك لا تقتلني حتى تصلبني وترميني وتقول إذا رميتني بسم الله رب هذا الغلام قال فأمر به فصلب ثم رماه فقال بسم الله رب هذا الغلام قال فوضع الغلام يده على صدغه حين رمي ثم مات فقال الناس لقد علم هذا الغلام علما ما علمه أحد فإنا نؤمن

کہ اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا، ایک نابینا شخص نے سنا تو کہا کہ اگر تم میری بینائی لوٹا دو تو میں تمہیں یہ چیزیں دوں گا، اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، البتہ یہ بتاؤ اگر تمہاری بینائی لوٹ آئے تو اس ذات پر ایمان لے آؤ گے جس نے تمہاری بینائی واپس لوٹائی؟ اس نے کہا ہاں، لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس نابینا کی بینائی واپس کر دی چنانچہ وہ ایمان لے آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا تو اس نے انہیں بلانے کا حکم دے دیا، چنانچہ وہ لائے گئے، بادشاہ نے کہا میں تم میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ طریقے سے قتل کروں گا، راہب اور نابینا کے قتل کا حکم دیا، ایک کے سر پر آرا رکھوایا اور اسے قتل کر دیا، دوسرے کو دوسرے طریقے سے ختم کیا، پھر لڑکے کو لانے کا حکم دیا اور کہا اسے فلاں پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ، وہ اسے پہاڑ پر لے کر پہنچے اور اسے گرانا چاہا تو خود ہی گرنے لگے، یہاں تک کہ ان میں سے صرف وہی لڑکا باقی رہ گیا، پھر بادشاہ نے کہا اسے لے جا کر سمندر میں ڈال دو، سمندر کی طرف لے جایا گیا تو (اب بھی) ساتھ جانے والے ڈوب گئے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی، لڑکے نے بادشاہ سے کہا تم مجھے صرف اس صورت میں قتل کر سکتے ہو کہ مجھے سولی پر چڑھا کر تیر مارو اور ساتھ ہی یہ کلمات کہو اس لڑکے کے رب کے نام پر (تیر مارتا ہوں)، بادشاہ کے حکم سے اسے سولی پر چڑھایا گیا اور یہی کلمات کہہ کر اسے تیر پھینکا گیا، جس وقت اسے تیر لگا اس نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور شہید ہو گیا، لوگ کہنے لگے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا جو کسی نے نہیں سیکھا، لہٰذا ہم اس کے رب پر ایمان لاتے ہیں، بادشاہ سے کہا گیا کہ پہلے تو صرف تین آدمیوں کی مخالفت سے ڈرتا تھا، اب یہ تمام لوگ تیرے مخالف ہیں، چنانچہ اس نے ایک بہت بڑا گڑھا کھدوا کر اس میں لکڑیاں جمع کرائیں اور آگ جلائی، لوگوں کو جمع کیا اور اعلان کیا جو شخص اپنا دین ترک کر دے گا اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہیں چھوڑے گا

رب هذا الغلام قال فقيل للملك أجزعت أن خالفك ثلاثة فهذا العالم كلهم قد خالفوك قال فخد أخدودا ثم ألقى فيها الحطب والنار ثم جمع الناس فقال من رجع عن دينه تركناه ومن لم يرجع ألقيناه في هذه النار فجعل يلقيهم في تلك الأخدود قال يقول الله تبارك وتعالى فيه قتل أصحاب الأخدود النار ذات الوقود حتى بلغ العزيز الحميد قال فأما الغلام فإنه دفن قال فيذكر أنه أخرج في زمن عمر بن الخطاب وإصبعه على صدغه كما وضعها حين قتل هذا حديث حسن غريب

ومن سورة الغاشية

١٢٦٥ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله ثم قرأ إنما أنت مذكر لست عليهم بمسيطر هذا حديث حسن صحيح

ومن سورة الفجر

بسم الله الرحمن الرحيم

١٢٦٦ - حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا عبد الرحمن بن مهدي وأبو داود قالا نا همام عن قتادة عن عمران بن عصام عن رجل من أهل البصرة عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الشفع والوتر فقال هي الصلاة بعضها شفع وبعضها وتر هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من

لے آگ میں دھکیلیں گے چنانچہ اس نے لوگوں کو اس گڑھے میں ڈالنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے (اسی کے بارے میں) فرمایا ہے۔ "قتل اصحاب الاخدود" الخ لڑکا دفن کر دیا گیا راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نکالا گیا تو اس کی انگلی کنپٹی پر تھی جیسا اس نے بوقت شہادت رکھی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تفسیر سورۂ غاشیہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" نہ کہہ دیں۔ پس جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال بچا لیا البتہ دین کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر پڑھا "انما انت مذکر"[1] الآیہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ فجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "شفع اور وتر" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ نماز ہے بعض جفت اور بعض طاق رکعات ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف قتادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ خالد بن قیس نے بھی اسے قتادہ

[1] تم تو بس نصیحت کرنے والے ہو۔

حَدِيثِ قَتَادَةَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بْنُ كَعْبٍ نَحْوَ هٰذَا۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيزٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ إِلَى مَا يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ إِلَى مَا يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

وَمِنْ سُورَةِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيعِ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَلَسْنَا مَعَهُ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ

سے روایت کیا ہے۔

تفسیر سورۃ والشمس وضحٰہا

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹنی اور اس کو زخمی کرنے والے کا ذکر سنا آپ نے فرمایا اذا انبعث اشقاھا (الآیۃ) اس کے ہلاک کرنے کو ایک خبیث شریر اٹھا جو اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح بارعب اور دبدبہ والا تھا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور فرمایا تم میں سے کوئی کیا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنی بیوی کو غلام کی طرح درے مارتا ہے شاید کہ وہ اسی شام اس سے ہم بستر ہو۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گوز کی آواز پر ہنسنے سے متعلق نصیحت فرمائی آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات سے کیوں ہنستا ہے جسے وہ خود کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ واللیل اذا یغشٰی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک جنازے کے ساتھ جنت البقیع میں تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر بیٹھے ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے سر انور آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ہر پیدا ہونے والے کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کرلیں ہم میں سے جو خوش بخت ہوگا وہ اعمال سعادت لے گا اور جو بدبخت ہوگا بدبختی کے اعمال کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ عمل کرو ہر ایک کے لیے آسانی رکھی گئی۔ جو نیک بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے سعادت کا عمل آسان کر دیا گیا اور جو بدبخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے

لہ یہاں اس کا سبب ہے بدبخت اٹھا ۱۲

لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بدبختی کا عمل آسان کر دیا گیا اس کے بعد آپ نے پڑھا "فاما من اعطی[۱]" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالضُّحَى

١٢٤١- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ قَالَ وَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ.

تفسیر سورۂ والضحیٰ

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ کی انگلی مبارک سے خون نکلا تو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوئی اور یہ تکلیف تجھے اللہ ہی کے راستے میں پہنچی۔ راوی فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام کے آپ کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی تو مشرکین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ما ودعک ربک وما قلی[۲]" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس سے روایت کیا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ أَلَمْ نَشْرَحْ

١٢٤٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا يَعْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ

تفسیر سورہ الم نشرح

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ شریف کے پاس بیداری اور سونے کے درمیان تھا کہ ایک کہنے والے سے سنا کہ وہ کہتا تھا تین میں سے ایک یعنی میں۔ پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا۔ اس میں آب زمزم تھا پھر میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا گیا قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کہاں تک انہوں نے فرمایا پیٹ کے نیچے تک چاک کیا۔ قلب اقدس نکالا گیا اسے آب زمزم سے دھویا گیا اور اپنی جگہ رکھ دیا گیا پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ اس حدیث میں ایک

---

[۱] جو کچھ دیا اللہ کی راہ میں اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی چیز کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی چیز کو جھٹلایا تو ہم بہت جلد اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔ [۲] کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالْعَلَامَةِ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُوْرَةُ لَمْ يَكُنْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُوْرَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۷۹- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُوْرَةِ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ

بن کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن پر رحم کرے انہیں معلوم تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور ستائیسویں شب ہے لیکن ان کا مطلب یہ تھا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کر لیں۔ پھر انہوں نے ان شاء اللہ کے بغیر (یعنی یقینی) قسم کھائی کہ وہ ستائیسویں شب ہی ہے فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابوالمنذر آپ کس دلیل سے فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس نشانی کے ساتھ جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ وہ یہ کہ اس دن سورج کی شعاع نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

تفسیر سورۃ لم یکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر البریہ (بہترین مخلوق) کہا تو آپ نے (تواضع کے طور پر) فرمایا وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ اذا زلزلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یومئذ تحدث اخبارھا پھر فرمایا جانتے ہو اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟[1] صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے ہوں گے کہ اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا یہی اس کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

تفسیر سورۃ الہٰکم التکاثر

[1] اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔

بن عمرو عندي أصح من هذا سفيان بن عيينة أحفظ وأصح حديثا من أبي بكر بن عياش.

زیادہ صحیح ہے۔ ابوبکر بن عیاش سے سفیان بن عیینہ احفظ ہیں اور ان کی روایات اصح ہیں۔

١٢٣٤ - حدثنا عبد بن حميد نا شبابة عن عبد الله بن العلاء عن الضحاك بن عبد الرحمن بن عرزم الأشعري قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أول ما يسأل عنه يوم القيامة يعني العبد من النعيم أن يقال له ألم نصح لك جسمك ونرويك من الماء البارد. هذا حديث غريب والضحاك هو ابن عبد الرحمن بن عرزب ويقال عرزم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔ اس سے پوچھا جائے گا کیا ہم نے تمہیں جسمانی صحت نہ دی اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا؟ یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک عبدالرحمن بن عرزب کے بیٹے ہیں عرزم بھی کہا جاتا ہے۔

ومن سورة الكوثر

بسم الله الرحمن الرحيم

١٢٣٥ - حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن أنس إنا أعطيناك الكوثر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو نهر في الجنة قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم رأيت نهرا في الجنة حافتاه قباب اللؤلؤ قلت ما هذا يا جبريل قال هذا الكوثر الذي أعطاكه الله. هذا حديث حسن صحيح.

تفسیر سورۃ کوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "انا اعطیناک الکوثر" کے بارے میں مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (کوثر) جنت میں ایک نہر ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضور نے فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کنارے موتیوں کے قبے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کیا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٣٦ - حدثنا أحمد بن منيع نا سريج بن النعمان نا الحكم بن عبد الملك عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا أسير في الجنة إذ عرض لي نهر حافتاه قباب اللؤلؤ قلت للملك ما هذا قال هذا الكوثر الذي أعطاكه الله قال ثم ضرب بيده إلى طينة فاستخرج مسكا ثم رفعت لي سدرة المنتهى فرأيت عندها نورا عظيما. هذا حديث حسن صحيح وقد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں چلا جا رہا تھا کہ اتنے میں ایک نہر سامنے آئی جس کے کنارے موتیوں کے قبے ہیں میں نے فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یہ وہ حوض الکوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمایا۔ پھر اس نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو اس سے مشک نکلا اس کے بعد میرے لیے سدرۃ المنتہیٰ اٹھایا گیا تو میں نے اس کے پاس ایک عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں اور وہ موتی اور یاقوت پر چلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تفسیر سورۂ فتح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ مجھ سے بھی مسائل پوچھا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ پوچھنا اس حیثیت کی وجہ سے ہے جس کا تمہیں علم ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت ابن عباس سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اذا جاء نصر اللہ والفتح" میں نے عرض کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھی۔ پھر آخر تک سورت پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اس کے متعلق میں بھی وہی کچھ جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ اس میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ہمارے بھی ان جیسے لڑکے ہیں

وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

تفسیر سورۂ تبت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے

[illegible]

ومن سورة المعوذتين

۱۲۹۳۔ حدثنا محمد بن المثنی نا عبد الملک بن عمرو عن ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن ابی سلمة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم نظر الی القمر فقال یا عائشة استعیذی بالله من شر هذا فان هذا هو الغاسق اذا وقب هذا حدیث حسن صحیح۔

تفسیر سورۂ معوذتین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا "اے عائشہ! اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ اندھیرا کرنے والا ہے جب چھپ جاتا ہے۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن اسمعیل بن ابی خالد نا قیس وهو ابن ابی حازم عن عقبة بن عامر الجهنی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قد انزل الله علی آیات لم یر مثلهن قل اعوذ برب الناس الی آخر السورة وقل اعوذ برب الفلق الی آخر السورة هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل فرمائیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئیں۔ یہ (دو سورتیں ہیں) "قل اعوذ برب الناس" اور "قل اعوذ برب الفلق" ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب

۱۲۹۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا صفوان بن عیسی نا الحارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما خلق الله آدم ونفخ فیه الروح عطس فقال الحمد لله فحمد الله باذنه فقال له ربه یرحمک الله یا آدم اذهب الی اولئک الملائکة الی ملأ منهم جلوس فقل السلام علیکم قالوا وعلیک السلام ورحمة الله ثم رجع الی ربه فقال ان هذه تحیتک وتحیة بنیک بینهم فقال الله له ویداه مقبوضتان اختر ایهما شئت قال اخترت یمین ربی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی انہوں نے "الحمد للہ" کہا اور اس کے حکم سے اس کی تعریف کی۔ ان کے رب نے فرمایا "یرحمک اللہ" اے آدم! ان فرشتوں کی طرف جاؤ اور ان فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ انہیں کہو "السلام علیکم" فرشتوں نے کہا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ" پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا تحیہ (سلام) ہے۔ پھر فرمایا ان میں جو چاہو اختیار کرو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ بند کر رکھے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا میں نے رب تعالیٰ کا دایاں ہاتھ اختیار کیا حالانکہ اس کے دونوں

وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمْرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمْرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ قَالَ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمِئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاتھ دائیں اور بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مٹھی کھولی تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد موجود تھی۔ عرض کیا اے رب! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اولاد ہے۔ آپ نے دیکھا کہ تمام انسانوں کی آنکھوں کے درمیان اس کی عمر تحریر ہے۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن ہے۔ عرض کیا یارب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ اور میں نے اس کی چالیس سال عمر لکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ! اس کی عمر بڑھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے لیے یہی عمر لکھی ہے۔ عرض کیا اے میرے پروردگار! میں اپنی عمر سے ساٹھ سال انہیں دے دیتا ہوں۔ فرمایا تم اور ان کا معاملہ ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ جنت میں رہے پھر وہاں سے اتار دیے گئے۔ آپ اپنی عمر کو شمار کرتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں پھر آپ کے پاس موت کا فرشتہ آیا آدم علیہ السلام نے فرمایا تم نے جلدی کی میری عمر ہزار سال مقرر ہے۔ فرشتے نے عرض کیا ٹھیک لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ پس آدم نے انکار کیا اور ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ حضرت آدم سے بھول ہوئی اور آپ کی اولاد میں بھی بھول چوک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسی دن سے لکھنے اور گواہوں کا حکم ہوا۔ یہ حدیث حسن

بَابٌ

١٣٩٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيدُ فَقَالُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کرکے انہیں زمین پر رکھ دیا چنانچہ وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت اور قوت پر تعجب ہوا انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارب! تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں آگ ہے

يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيحُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

پھر پوچھا اے پروردگار! آگ سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں پانی ہے۔ پھر عرض کیا "اے رب! تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟" فرمایا "ہاں ہوا ہے" پوچھا "ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی مخلوق ہے؟" وہ اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ — ابواب دعا

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ — فضیلت دعا

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ. هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ بِنَحْوِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگ تر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے ابو سلمہ عبدالرحمن بن مہدی، عمران قطان سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

....

بَابٌ مِنْهُ — عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دعا، عبادت کا مغز ہے۔"

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ.

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ذَرٍّ

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہی (تو) عبادت ہے پھر پڑھا (ترجمہ) "اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے" یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور اور اعمش نے اسے حضرت ذر سے روایت کیا اور ہم اسے ذر ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ

اسی عنوان کا ایک اور باب

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوٰى وَكِيْعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اس پر اللہ تعالےٰ غضب ناک ہوتا ہے وکیع نے بواسطہ متعدد افراد، ابوالملیح سے یہ حدیث روایت کی۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن منصور نے بواسطہ ابوعاصم، حمید ابوالملیح اور ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الذِّكْرِ

فضیلت ذکر

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! احکام اسلام مجھ پر غالب آگئے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیری زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیئے" یہ حدیث

حسن غريب.

باب منه

١٣٤١- حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل أي العباد أفضل درجة عند الله يوم القيامة قال الذاكرون الله كثيرا قال قلت يا رسول الله ومن الغازي في سبيل الله قال لو ضرب بسيفه في الكفار والمشركين حتى ينكسر ويختضب دما لكان الذاكرون الله كثيرا أفضل درجة هذا حديث غريب إنما نعرفه من حديث دراج.

باب منه

١٣٤٢- حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عبد الله بن سعيد هو ابن أبي هند عن زياد مولى ابن عياش عن أبي بحرية عن أبي الدرداء قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ألا أنبئكم بخير أعمالكم وأزكاها عند مليككم وأرفعها في درجاتكم وخير لكم من إنفاق الذهب والورق وخير لكم من أن تلقوا عدوكم فتضربوا أعناقهم ويضربوا أعناقكم قالوا بلى قال ذكر الله قال معاذ بن جبل ما شيء أنجى من عذاب الله من ذكر الله وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عبد الله بن سعيد مثل هذا بهذا الإسناد وروى بعضهم عنه فأرسله.

باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله ما لهم من الفضل

١٣٤٣- حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن

حسن غریب ہے۔

کثرت ذکر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کس کا درجہ بڑا ہوگا آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کا ابو سعید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی؟ آپ نے فرمایا اگر وہ بھی تلوار کفار و مشرکین پر چلائے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے دراج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قبولیت ذکر

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے تمہارے درجات میں سب سے بلند، اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہاں ضرور بتائیے" آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔" حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔ بعض راویوں نے حضرت عبداللہ بن سعید سے اس کی مثل روایت کیا۔ اور بعض نے ان ہی سے مرسل روایت کیا ہے۔

فضیلت حلقہ ذکر

اغر ابو مسلم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ اور

بن مهدي نا سفيان عن أبي صالح مولى التوأمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه ولم يصلوا على نبيهم إلا كان عليهم ترة فإن شاء عذبهم وإن شاء غفر لهم هذا حديث حسن وقد روي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه.

باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة

١٣٠٧- حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من أحد يدعو بدعاء إلا آتاه الله ما سأل أو كف عنه من السوء ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم وفي الباب عن أبي سعيد وعبادة بن الصامت.

١٣٠٨- حدثنا محمد بن مرزوق نا عبيد بن واقد نا سعيد بن عطية الليثي عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن يستجيب الله له عند الشدائد والكرب فليكثر الدعاء في الرخاء هذا حديث غريب.

١٣٠٩- حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن إبراهيم بن كثير الأنصاري قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أفضل الذكر لا إله إلا الله وأفضل الدعاء الحمد لله هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث موسى بن إبراهيم وقد روى علي بن المديني

صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس منعقدہ مجلس میں اللہ تعالی کا ذکر نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے وہ ان کے لیے نقصان دہ ہے اللہ تعالی چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

مسلمان کی دعا مقبول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالی اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے جو اس نے مانگی یا اس کی مانند کوئی بلا دور کر دیتا ہے۔ جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس باب میں حضرت ابوسعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالی مصیبتوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے اسے صحت و کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے اور افضل دعا "الحمد للہ" ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسی بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے حضرات نے موسی بن ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثَ.

١٣١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَالْبَهِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ.

روایت کیا ہے

* * *

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بہی کا نام عبداللہ ہے

* * *

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

١٣١١ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو قَطَنٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَطَنٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ

دعا اپنے آپ سے شروع کرنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ذکر کرتے ہوئے اس کے لیے دعا مانگتے تو اپنے آپ سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ابوقطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے۔

* * *

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

١٣١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ چھوڑتے۔ محمد بن مثنیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں جب تک چہرے پر پھیر نہ لیتے واپس نہ لوٹاتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں منفرد ہیں۔ وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ عِيْسٰى وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ.

حنظلہ بن ابی سفیان بھی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان نے ان کی توثیق کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِي دُعَائِهِ

۱۳۱۳ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

دعا میں جلدی کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ میں نے دعا کی تھی قبول نہ ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعبید کا نام سعد ہے وہ عبدالرحمن بن ازہر کے غلام ہیں انہیں مولیٰ عبدالرحمن بن عوف بھی کہا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ

صبح اور شام کی دعا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی "بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم"۔[1] حضرت ابان پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ

[1] [illegible]

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے تو دست مبارک سر انور کے نیچے رکھ کر یہ دعا مانگتے "اللھم قنی عذابک الخ" اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع کرے گا یا (قبروں سے) اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَرَجُلٍ آخَرَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے پھر دعا مانگتے "رب قنی عذابک الخ" یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ثوری نے یہ حدیث بواسطہ ابواسحٰق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان دونوں کے درمیان کوئی واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شعبہ، ابواسحاق، ابوعبیدہ اور ایک اور راوی کے واسطے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل نے بواسطہ ابواسحاق اور عبداللہ بن یزید، حضرت براء سے اور بواسطہ ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ

ایک اور باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو یہ کہے "اللھم رب السموٰت الخ" اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے رب! ہر چیز کے رب دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن اتارنے والے میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو چوٹی سے پکڑنے

يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

آغاز فرماتے تین مرتبہ اس طرح کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

عنوانِ بالا کا دوسرا باب

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا يَقُولُ مَرَّةً وَأَحْيَانًا لاَ يَقُولُهَا.

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیں جسے میں بستر پر جاتے وقت پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو یہ شرک سے براءت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں ابو اسحٰق کبھی ایک بار (پڑھنے) کا کہتے اور کبھی نہ کہتے۔

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ وَرَوَى زُهَيْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَدِ اضْطَرَبَ أَصْحَابُ أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ أَخُو فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ.

موسیٰ بن حزام نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اسرائیل، ابو اسحاق اور فروہ بن نوفل، ان کے والد (نوفل) سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حدیث شعبہ سے یہ اشبہ اور زیادہ صحیح ہے اصحاب اسحٰق نے اس حدیث میں اضطراب کیا ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے بھی بواسطہ اپنے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن فروہ بن نوفل کے بھائی ہیں۔

١٣٤١ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ هَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "تنزیل السجدہ" اور "تبارک الذی" پڑھے بغیر آرام نہیں فرماتے تھے۔ ثوری اور کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ لیث، ابو زبیر اور جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یونہی روایت کی ہے۔ زہیر نے

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مَتَى هَبَّ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجَلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِينِ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مِنْ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو مَجَلًا بِيَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ۔

جو اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بستر پر لیٹتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ بیدار ہونے تک کوئی چیز ایذا نہیں پہنچاتی چاہے کسی وقت بھی جاگے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابو علاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

سوتے وقت تسبیح تکبیر اور تحمید کہنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی جو چکی پیسنے کی وجہ سے پڑ گئے تھے میں نے کہا اگر تم اپنے والد محترم کے پاس جا کر غلام کا سوال کرو (تو اچھا ہے) (وہ حاضر ہوئیں تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے غلام سے بہتر ہے۔ تم سوتے وقت تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہا کرو۔

اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث ابن عون کی روایت سے غریب ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تسبیح تکبیر اور تحمید کا حکم فرمایا۔

بَابٌ مِنْهُ

١٣٣٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

١٣٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ۔

عنوانِ بالا کا ایک اور باب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان کو حاصل کرے گا جنت میں داخل ہوگا سنو! وہ نہایت آسان ہیں لیکن ان پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ دس دس بار کہے راوی فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات زبان پر ڈیڑھ سو ہیں لیکن میزان پر ڈیڑھ ہزار ہیں۔ نیز فرمایا بستر پر جاؤ تو سو مرتبہ تسبیح، تکبیر اور تحمید کہو۔ پس یہ زبان پر تو ایک سو ہیں لیکن میزان پر ایک ہزار ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو ایک رات دن میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے انہوں نے عرض کیا ہم کیسے ان کا خیال نہیں رکھیں گے (جبکہ وہ اس قدر آسان ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے کہ اس کے پاس شیطان آتا ہے۔ وہ کہتا ہے فلاں بات یاد کرو فلاں بات یاد کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا ہے۔ تو ہو سکتا ہے وہ بھول جائے جب کوئی اپنے بستر پر جاتا ہے تو شیطان وہاں بھی آتا ہے۔ تو اسے سلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث روایت کی۔ اعمش نے عطاء بن سائب سے مختصراً روایت کی۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات مروی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیحات گنتے دیکھا ہے یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۳۹۔ حدثنا محمد بن إسمعيل بن سمرة الأحمسي الكوفي نا أسباط بن محمد نا عمرو بن قيس الملائي عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال معقبات لا يخيب قائلهن يسبح الله في دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين ويحمده ثلاثا وثلاثين ويكبره أربعا وثلاثين هذا حديث حسن وعمرو بن قيس الملائي ثقة حافظ وروى شعبة هذا الحديث عن الحكم ولم يرفعه ورواه منصور بن المعتمر عن الحكم فرفعه

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند معقبات (پیچھے آنے والی) ایسا ہیں کہ ان کا کہنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس (۳۳، ۳۳) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن قیس ملائی ثقہ حافظ ہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث، حکم سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔ منصور بن معتمر نے مرفوع روایت کی ہے۔

باب ما جاء في الدعاء إذا انتبه من الليل

رات کو بیدار ہونے کی دعا۔

۱۳۴۰۔ حدثنا محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة نا الوليد بن مسلم نا الأوزاعي حدثني عمير بن هانئ قال حدثني جنادة بن أبي أمية قال حدثني عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تعار من الليل فقال لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير وسبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله ثم قال رب اغفر لي أو قال ثم دعا استجيب له فإن عزم وتوضأ ثم صلى قبلت صلاته هذا حديث حسن صحيح غريب.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو بیدار ہوا اور اس نے کہا "لا الہ الا اللہ الخ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہ تعریف کے لائق ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے تعریف کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے نیکی کرنے برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی عطا سے ہے" پھر کہے "رب اغفرلی" اے اللہ مجھے بخشش دے اور پھر دعا کرے قبول ہوگی اور اگر ہمت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے اس کی نماز قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۴۱۔ حدثنا علي بن حجر نا مسلمة بن عمرو قال كان عمير بن هانئ يصلي كل يوم ألف سجدة ويسبح مائة ألف تسبيحة.

مسلمہ بن عمرو کہتے ہیں عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار سجدے (یعنی نفل) نماز پڑھتے اور ایک لاکھ بار تسبیح کرتے۔

بَابٌ مِنْهُ

١٣٤٢۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوا نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيهِ وَضُوءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مضمون بالا کا دوسرا باب

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتا تھا اور آپ کو وضو کے لیے پانی دیتا رات کے بعض حصے میں آپ سے "سمع اللہ لمن حمدہ" کی آواز سنتا اور پھر کچھ حصے میں "الحمد للہ رب العالمین" سنتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ (٣٠) مِنْهُ

١٣٤٣۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَى نَفْسِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مضمون بالا کا ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللہم باسمک" الخ اے اللہ تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور اسی کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں۔ بیدار ہوتے تو پڑھتے "الحمد للہ الذی" الخ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے میرے نفس کو موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلٰوةِ

١٣٤٤۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ

رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے درمیان نماز کے لیے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے "اللہم لک الحمد" الخ۔ اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے تو ہی لائق ستائش ہے زمین و آسمان کو قائم رکھنے والا، تو تعریف کے لائق ہے۔ تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان

أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۳۲ مِنْهُ

۱۳۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ ثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلَةً حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِي وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِي وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي إِيمَانًا وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعُفَ عَمَلِي افْتَقَرْتُ إِلٰى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ

میں ہے، کا رب ہے تو حق تیرا وعدہ حق تیری ملاقات حق، جنت حق، جہنم حق اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لیے مسلمان ہوا تجھ پر ایمان لایا تجھ ہی پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع کرتا ہوں تیری مدد سے لڑتا ہوں تیرے دربار میں فیصلہ لے جاتا ہوں میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کر دے تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک رات آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا "اللھم انی اسألک" الخ اے اللہ میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے میرے دل کو ہدایت دے میرے کام جمع کر دے میری پراگندگی رفع فرما دے، میرے غائب کی اصلاح فرما دے اور میرے حاضر کو بلند کر دے میرے اعمال پاک کر دے مجھے میری ہدایت کی تعلیم دے۔ میری الفت لوٹا دے اور مجھے ہر برائی سے بچا۔ اے اللہ! مجھے ایسا ایمان یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو۔ ایسی رحمت جس کے ذریعے مجھے دنیا اور آخرت میں تیری عزت و بزرگی حاصل ہو۔ یا اللہ! میں تجھ سے قضاء میں کامیابی، مرتبہ شہداء، نیک بختوں کی زندگی اور دشمن پر فتح مانگتا ہوں یا اللہ میں اپنی حاجت تیرے ہاں لاتا ہوں اگرچہ میری عقل کم اور عمل کمزور ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے خواہشات کو پورا کرنے والے، سینوں کو شفا بخشنے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح تو سمندروں کے درمیان پناہ دیتا ہے مجھے جہنم کے عذاب، ہلاکت کی پکار اور قبر کے فتنہ سے پناہ دے۔ اے اللہ! جس بھلائی سے میری عقل قاصر رہی نیت اور عمل کی وہاں تک رسائی نہیں اور تو نے اپنی مخلوق

الْبُحُورِ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ الرُّكَّعِ السُّجُودِ الْمُوفِينَ بِالْعُهُودِ إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ يَمِينِي وَنُورًا عَنْ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي وَنُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَنُورًا فِي عِظَامِي اللَّهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْطِنِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

سے اس کی عطا کا وعدہ کر رکھا ہے جو بھلائی اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے۔ میں اس کے لیے تیری طرف رغبت کرتا ہوں اور تیری رحمت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں اے تمام جہانوں کے پالنہار! اے اللہ! مضبوط رسی والے اور بھلائی والے امر والے میں تجھ سے وعید کے دن امن اور ہمیشگی کے دن ان مقربین کے ساتھ جنت مانگتا ہوں جو ہر وقت حاضر رہتے اور رکوع اور سجود کرنے والے اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو مہربان اور محبت والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے والے نہ بنا تو ہمیں اپنے دوستوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں کا دشمن بنا، تیری محبت کے سبب ان سے محبت کریں جو تیرے محب ہیں۔ اور تیرے دشمنوں سے اس دشمنی کریں کہ وہ تیرے دشمن ہیں۔ اے اللہ یہ دعا ہے قبول کرنا تیرا کام ہے یہ کوشش ہے بھروسہ تجھی پر ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما میری قبر میں، میرے آگے پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے، نور ہی نور پیدا فرما۔ اے اللہ میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور پیدا فرما۔ اے اللہ میرے لیے نور کو بڑا فرما۔ مجھے نور عطا فرما، اور میرے لیے نور بنا دے وہ ذات پاک ہے جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے بیان بھی کیا وہ پاک ہے جس نے بزرگی اور کرامت کا لباس پہنا۔ وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کسی دوسرے کی تسبیح مناسب نہیں۔ وہ فضل و نعمت والا پاک ہے۔ بزرگی و شرافت والا پاک ہے۔ جلال و اکرام والا پاک ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس انداز میں ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے بواسطہ سلمہ بن کہیل

وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ
بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنْ أَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ
لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَ
اصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَ
الشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ
تَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ
قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ
أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَ
عَصَبِيْ فَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ
لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَ
بَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ
مِنْ آخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اے اللہ! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں تمام بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے، کا اضافہ ہے۔ رکوع کرتے تو کہتے "اللھم لک رکعت" الخ رکوع سے سر اٹھاتے وقت یہ کلمات کہتے "اللھم ربنا لک الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات "اللھم لک سجدت" پھر تشہد وسلام کے درمیان یہ کلمات "اللھم اغفرلی" الخ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا سُلَيْمَانُ
بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے قرأت کے اختتام پر رکوع میں جاتے وقت بھی اسی طرح کرتے رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی یونہی کرتے لیکن

يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَأَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضِ أَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُوْلُ هٰذَا فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهُ فِي الْمَكْتُوْبَةِ سَمِعْتُ أَبَا إِسْمٰعِيْلَ التِّرْمِذِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيَّ يَقُوْلُ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا عِنْدَنَا مِثْلُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ.

مسنون ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّيْ أُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سجود قرآن میں کیا پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آج رات اپنے آپ کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو میری وجہ سے درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! میرے لیے اس کے بدلے اپنے ہاں ثواب لکھ دے اس کے سبب مجھ سے میرا بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا اور مجھ سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی کلمات کہتے سنا جو اس شخص نے درخت سے نقل کیے تھے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے

وفی الباب عن ابی سعید

١٣٥١- حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی العالیة عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجهی للذی خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته هذا حدیث حسن صحیح

باب ما جاء ما یقول اذا خرج من بیته

١٣٥٢- حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی نا ابن جریج عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال یعنی اذا خرج من بیته بسم الله توکلت علی الله لا حول ولا قوة الا بالله یقال له کفیت ووقیت وتنحی عنه الشیطان هذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه.

باب منه

١٣٥٣- حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن منصور عن عامر الشعبی عن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا خرج من بیته قال بسم الله توکلت علی الله اللهم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجهل او یجهل علینا هذا حدیث حسن صحیح

باب ما یقول اذا دخل السوق

١٣٥٤- حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون قال نا ازهر بن سنان نا محمد بن واسع

نیز اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "سجد وجہی للذی ..." میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی قدرت اور طاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھر سے باہر نکلتے وقت کیا کہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے "بسم اللہ توکلت ..." اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی عطا سے ہے" ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے تیرے کفایت کی گئی تو (شر سے) بچا لیا گیا اور اس سے شیطان دور رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے "بسم اللہ توکلت" اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا اے اللہ ہم لغزش سے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کئے جانے جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بازار جاتے وقت کیا پڑھے

سالم بن عبد اللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيَنِي أَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ هٰذَا الْحَدِيثَ نَحْوَهُ۔

کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کیے جاتے ہیں وہ کلمات یہ ہیں "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" الخ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہی لائق ستائش ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یہ حدیث غریب ہے۔ عمرو بن دینار (آل زبیر کے وکیل) نے بواسطہ سالم بن عبداللہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ وحدہ" الخ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ اس سے دس لاکھ گناہ مٹاتا اور اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

بیمار کیا پڑھے

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں جب کہتا ہے "لا الہ الا اللہ وحدہ"

قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں۔ جب کہتا ہے "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے "لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہے۔ جب بندہ کہتا ہے "لا الہ الا اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری مدد کے بغیر کوئی قوت و طاقت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے جو آدمی اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر مر جائے اسے آگ نہیں کھائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور اغر ابی مسلم، حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى

١٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ

مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی عافانی" الخ "تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی۔" وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عمرو بن دینار رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں قہرمان آل زبیر بصری شیخ ہیں۔ اور حدیث میں قوی نہیں سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت لینے میں وہ منفرد ہیں ابوجعفر محمد

وقد تفرد بأحاديث عن سالم بن عبد الله بن عمر وقد روي عن أبي جعفر محمد بن علي أنه قال إذا رأى صاحب بلاء يتعوذ يقول ذلك في نفسه ولا يسمع صاحب البلاء.

١٣٥٠ - حدثنا أبو جعفر السمناني وغير واحد قالوا نا مطرف بن عبد الله المديني نا عبد الله بن عمر العمري عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأى مبتلى فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا لم يصبه ذلك البلاء. هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

بن علی سے منقول ہے کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے پناہ مانگے اور یہ بات اپنے دل ہی میں کہے مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر کہا "الحمد للہ الذی الخ" وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب ما يقول إذا قام من مجلسه

مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے؟

١٣٥١ - حدثنا أبو عبيدة بن أبي السفر الكوفي واسمه أحمد بن عبد الله الهمداني نا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج أخبرني موسى بن عقبة عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس في مجلس فكثر فيه لغطه فقال قبل أن يقوم من مجلسه ذلك سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك إلا غفر له ما كان في مجلسه ذلك وفي الباب عن أبي برزة وعائشة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث سهيل إلا من هذا الوجه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ "سبحانک اللہم" "یا اللہ میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں" اس باب میں حضرت ابوبرزہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث سہیل سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا سو بار گنی جاتی تھی "رب اغفرلی وتب علی" اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

پریشانی کے وقت کیا پڑھے

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کلمات پڑھتے تھے "لا الہ الا اللہ العلیم الحکیم" الخ "اللہ تعالیٰ بردبار اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ عرش عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عزت والے عرش کا رب ہے"۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی، ہشام، قتادہ، ابو العالیہ، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سر انور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے "سبحان اللہ العظیم" اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے "یا حی یا قیوم"۔

بَابُ (٢٣٢) مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

١٣٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ يَعْقُوبَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَيَقُولُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجْلَانَ۔

بَابُ (٢٣٣) مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ إِصْبَعَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ

کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (سفر میں) کسی جگہ اترے تو یہ کلمات کہے۔ "اعوذ بکلمات اللہ التامۃ الخ" اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ ہر مخلوق کی شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں" اس منزل سے کوچ کرنے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مالک بن انس نے اسے یعقوب بن اشج سے روایت کیا۔

ابن عجلان نے بھی یعقوب بن اشج سے روایت کی اور سعید بن مسیب کے واسطہ سے اسے خولہ تک پہنچایا حضرت لیث، ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔

سفر میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے "اللھم انت الصاحب الخ" اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر آسان فرما۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ

بهذا الإسناد نحوه بمعناه هذا حديث حسن غريب من حديث أبي هريرة لا نعرفه إلا من حديث ابن أبي عدي عن شعبة.

١٣٦٦ - حدثنا أحمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن عاصم الأحول عن عبد الله بن سرجس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سافر يقول اللهم أنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل اللهم اصحبنا في سفرنا واخلفنا في أهلنا اللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب ومن الحور بعد الكور ومن دعوة المظلوم وسوء المنظر في الأهل والمال هذا حديث حسن صحيح ويروى الحور بعد الكون أيضا ومعنى قوله الحور بعد الكون أو الكور وكلاهما له وجه يقال إنما هو الرجوع من الإيمان إلى الكفر أو من الطاعة إلى المعصية إنما يعني الرجوع من شيء إلى شيء من الشر.

پہنچا کرے۔ سوید بن نصر نے بواسطہ عبداللہ بن مبارک شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی عدی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے وقت یہ دعا مانگتے "اللھم انت الصاحب" الخ اے اللہ تو ہی میرا سفر کا ساتھی اور میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ الٰہی! سفر میں ہمارا رفیق اور گھر میں ہمارا نگہبان رہ۔ الٰہی! میں سفر کی مشقت اور رنج کی واپسی، اچھی حالت کے بعد بری حالت، مظلوم کی بددعا اور اہل و مال میں برے انجام سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یہ حدیث حسن صحیح ہے "الحور بعد الکون" کے الفاظ بھی مروی ہیں، یہ ایک ہی توجیہ ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے ایمان سے کفر کی طرف، فرمانبرداری سے نافرمانی کی طرف اور ایک (اچھی) چیز سے کسی بری چیز کی طرف پھرنا مراد ہے۔

باب ما جاء ما يقول إذا رجع من سفر

سفر سے واپسی پر کیا کہے

١٣٦٧ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود قال أنبأنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت الربيع بن البراء بن عازب يحدث عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا قدم من سفر قال آيبون تائبون عابدون لربنا حامدون هذا حديث حسن صحيح وروى الثوري هذا الحديث عن أبي إسحاق عن البراء ولم يذكر فيه عن الربيع بن البراء ورواية شعبة أصح وفي الباب عن ابن عمر وأنس وجابر بن عبد الله.

ربیع بن براء بن عازب، اپنے والد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ کلمات فرماتے "آئبون تائبون" الخ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ثوری نے اسے بواسطہ ابو اسحاق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، ربیع بن براء کا واسطہ ذکر نہیں کیا شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلٰى جُدْرَانِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حب مدینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو ایڑ لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ السُّلَيْمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

رخصت کرتے وقت کیا کہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو رخصت کرتے وقت اس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ خود نہ چھوڑتا آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے "استودع اللہ" الخ میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالٰے کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا ادْنُ مِنِّيْ أُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت سالم سے روایت ہے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے میرے قریب آؤ میں تمہیں رخصت کروں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے تھے پھر آپ یہی کلمات کہتے "استودع اللہ" الخ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق (یعنی) سالم بن عبداللہ کی روایت سے غریب ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ نَا

زادِ راہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص

سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ

نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے۔ اس نے عرض کیا مزید اضافہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا "تیرے گناہ بخشے" اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو ہر بلندی پر تکبیر کہو۔ جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کی دوری کو مختصر کر دے اور اس پر سفر کو آسان فرما دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مسافر کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے خلاف باپ کی دعا۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوجعفر جن سے یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں انہیں ابوجعفر مؤذن کہا جاتا ہے ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔

چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے

حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں

باب ما يقول عند الغضب

١٣٢٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيْصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمَاتَ مُعَاذٌ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى غُلَامٌ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ هٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَاٰهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى يُكْنٰى أَبَا عِيْسٰى وَأَبُوْ لَيْلٰى اسْمُهُ يَسَارٌ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ أَدْرَكْتُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

غصے کے وقت کیا پڑھے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کے چہرے پر غصے کا اثر ظاہر ہونے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ وہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" ہے اس باب میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی یہ حدیث مرسل ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے خلافت فاروقی میں وصال فرمایا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ شعبہ نے بواسطہ حکم عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے یوں ہی بیان کیا ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت کی ہے ان کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے منقول ہے فرماتے ہیں میں ایک سو بیس (۱۲۰) صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔

باب ما يقول إذا رأى رؤيا يكرهها

١٣٣٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا رَاٰى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ

برا خواب دیکھے تو کیا کرے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو کچھ دیکھا اسے بیان کرے۔ اور اگر ناپسندیدہ خواب

بِمَا رَأَى وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يُذَكِّرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ وَالنَّاسُ۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدٌ

دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے پس وہ اسے کچھ نقصان نہ دے گی۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدنی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک اور دوسرے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں کی عادت تھی کہ نیا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے آپ اسے ہاتھ میں پکڑ کر دعا مانگتے۔ "اللہم بارک لنا فی ثمارنا" الخ یا اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہر کو ہمارے لیے بابرکت بنا۔ ہمارے صاع اور مد ناپ کے پیمانے، میں برکت فرما۔ یا اللہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے خلیل اور نبی تھے۔ میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا مانگی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی قدر اور اس کی مثل مزید کی دعا مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو جو نظر آتا بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

کھانا کھائے تو کیا کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ہمیں دودھ کا ایک پیالہ دیا

عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَمْرُو بْنُ حَرْمَلَةَ وَلَا يَصِحُّ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

۳۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ نَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ قَالَ حَفْصٌ عَنِ ابْنِ أَخِي أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا میں آپ کی دائیں جانب تھا اور خالد بن ولید بائیں طرف تھے حضور نے مجھ سے فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میں آپ کے (بابرکت) جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جسے کھانا کھلائے اسے یہ دعا مانگنی چاہیے "اللھم بارک لنا" یا اللہ ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ کہے "یا اللہ ہمارے لیے اسے بابرکت بنا اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے اور پانی (دونوں) کی جگہ دودھ کے سوا کوئی چیز کفایت نہیں کرتی۔ یہ حدیث حسن ہے بعض راویوں نے یہ حدیث علی بن زید سے روایت کی اور کہا عمر بن حرملہ اور بعض نے عمرو بن حرملہ کہا اور یہ صحیح نہیں۔

کھانے سے فارغ ہو کر کیا کہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا۔ تو آپ یہ کلمات کہتے "الحمد للہ حمدا کثیرا" اللہ تعالیٰ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ بابرکت تعریف۔ نہ وہ چھوڑی جا سکتی ہے اور نہ اس سے بے نیازی ہو سکتی ہے اے ہمارے رب! یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش فرماتے یہ کلمات کہتے۔ "الحمد للہ الذی" حمد و ستائش اس ذات کے لیے

الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين.

۱۳۰۵۔ حدثنا محمد بن إسمعيل نا عبد الله بن يزيد المقرئ نا سعيد بن أبي أيوب قال ثني أبو مرحوم عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أكل طعاما فقال الحمد لله الذي أطعمني هذا ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة غفر له ما تقدم من ذنبه هذا حديث حسن غريب وأبو مرحوم اسمه عبد الرحيم بن ميمون

باب ما يقول إذا سمع نهيق الحمار

۱۳۰۶۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن جعفر بن ربيعة عن الأعرج عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا سمعتم صياح الديكة فاسألوا الله من فضله فإنها رأت ملكا وإذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله من الشيطان فإنه رأى شيطانا هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد

۱۳۰۷۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا عبد الله بن بكر السهمي عن حاتم بن أبي صغيرة عن أبي بلج عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما على الأرض أحد يقول لا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله إلا كفرت عنه خطاياه ولو كانت مثل زبد

جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

****

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد حضرت معاذ بن انس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی اطعمنی" الخ۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ستائش کے لائق ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت و قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا" اس شخص کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اگر گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تحمید کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل زمین سے جو کوئی یہ کلمات کہے "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے ابو بلج سے اسی سند کے ساتھ

شعبة هذا الحديث عن أبي بلج بهذا الإسناد نحوه ولم يرفعه وأبو بلج اسمه يحيى بن أبي سليم ويقال ابن سليم أيضا حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي عن حاتم بن أبي صغيرة عن أبي بلج عن عمرو بن ميمون عن عبد الله ابن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن أبي بلج نحوه ولم يرفعه.

اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی، حاتم بن ابی صغیرہ، ابوبلج، عمرو بن میمون اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی نقل کیا ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابوبلج سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۳۸۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا مرحوم بن عبد العزيز العطار نا أبو نعامة السعدي عن أبي عثمان النهدي عن أبي موسى الأشعري قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزاة فلما قفلنا أشرفنا على المدينة فكبر الناس تكبيرة ورفعوا بها أصواتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن ربكم ليس بأصم ولا غائب هو بينكم وبين رءوس رحالكم ثم قال يا عبد الله ابن قيس ألا أعلمك كنزا من كنوز الجنة لا حول ولا قوة إلا بالله هذا حديث حسن صحيح وأبو عثمان النهدي اسمه عبد الرحمن بن مل وأبو نعامة اسمه عمرو بن عيسى ومعنى قوله هو بينكم وبين رءوس رحالكم إنما يعني علمه وقدرته.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر جب مدینہ طیبہ سامنے آیا تو لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب نہ تو بہرہ ہے اور نہ ہی غائب، بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا "اے عبداللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ "لا حول ولا قوة الا باللہ" ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ ابونعامہ کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ یہ قول کہ "اللہ تعالیٰ تمہارا اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے" اس سے اس کا علم اور قدرت مراد ہے۔

باب ۳۲

جنت کے پودے

۱۳۸۹۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا سيار نا عبد الواحد بن زياد عن عبد الرحمن بن إسحاق عن القاسم بن عبد الرحمن عن أبيه عن ابن مسعود قال قال رسول الله

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

کو میری طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ، اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

١٣٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ ثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَائِهِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلس صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے۔ مجلس میں سے ایک شخص نے پوچھا ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کمائے! آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ

جنت میں کھجور

١٣٩١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے، ہم اسے صرف بواسطہ ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

١٣٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ

حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" پڑھا اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث

لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۳۳۹۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۳۳۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۳۳۹۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ

حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے گناہ معاف بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان، میزان پر بھاری اور رحمٰن کو پسند ہیں۔ اور وہ یہ ہیں "سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ سو مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" الخ پڑھے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، سو گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور شام تک شیطان سے پناہ میں رہتا ہے۔ اور کوئی دوسرا اس سے اچھا عمل نہیں لاتا البتہ وہ جو اس سے زیادہ عمل کرے۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ یہ

خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

بہترین عمل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہے قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جو یہی کلمات یا اس سے زیادہ کہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ مِائَةً وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہو جس نے ایک مرتبہ کہا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں جس نے دس مرتبہ کہا اس کے لیے سو نیکیاں ہیں جو سو مرتبہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ کرے اللہ تعالیٰ مزید عطا فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے بخش دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُوْ سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حُمْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ

تسبیح کا ثواب

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو "سبحان اللہ" کہے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح شام سو مرتبہ "الحمد للہ" کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدین کو گھوڑوں پر سوار کیا (سواری دی) یا فرمایا سو غزوات کرنے والے غازی کی طرح ہے۔ اور جو شخص صبح و شام سو

غزوة ومن حمد الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن أعتق مائة رقبة من ولد إسماعيل ومن كبر الله مائة بالغداة ومائة بالعشي لم يأت في ذلك اليوم أحد بأكثر مما أتى إلا من قال مثل ما قال أو زاد على ما قال هذا حديث حسن غريب

۱۳۹۹ - حدثنا الحسين بن الأسود العجلي البغدادي نا يحيى بن آدم عن الحسن بن صالح عن أبي بشر عن الزهري قال تسبيحة في رمضان أفضل من ألف تسبيحة في غيره۔

باب

۱۴۰۰ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن الخليل بن مرة عن أزهر بن عبد الله عن تميم الداري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال من شهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له إلها واحدا أحدا صمدا لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له كفوا أحد عشر مرات كتب الله له أربعين ألف ألف حسنة هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه والخليل بن مرة ليس بالقوي عند أصحاب الحديث قال محمد بن إسماعيل هو منكر الحديث۔

۱۴۰۱ - حدثنا إسحاق بن منصور نا علي بن معبد نا عبيد الله بن عمرو الرقي عن زيد بن أبي أنيسة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن أبي ذر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال في دبر صلوة الفجر وهو ثان رجليه قبل أن يتكلم لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله

سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کیے۔ اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو اس کے دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات یا اس سے زیادہ کہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابو بشر سے روایت ہے امام زہری فرماتے ہیں رمضان شریف میں ایک مرتبہ تسبیح کہنا اور دنوں میں ہزار مرتبہ کہنے سے بہتر ہے۔

چار کروڑ نیکیاں

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے ”اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ“ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ واحد معبود ہے۔ ایک ہے بے نیاز ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد اور اس کے برابر کا کوئی نہیں“ ایسے آدمی کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ خلیل بن مرہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محمد بن اسماعیل منکر الحدیث ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کی نماز پڑھ کر اسی حالت میں کہ اس کے پاؤں پیر سے ہوں گفتگو کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات کہے ”لا الہ الا اللہ“ الخ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس سے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اس کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔ اور وہ

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللَّهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

پورا دن ناپسندیدہ باتوں اور شیطان سے (اللہ تعالیٰ کی) امان میں رہتا ہے۔ اور اس دن اسے شرک کے سوا کسی گناہ پر پکڑ نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جامع دعائیں

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهُ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا أَخَذَهُ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ دعا مانگتے سنا "اللھم انی اسالک الخ" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اور جب ان کلمات کے ساتھ کچھ مانگا جائے دیا جاتا ہے (زید کہتے ہیں) میں نے کئی سال بعد یہ بات زہیر بن معاویہ کو بتائی تو انہوں نے کہا مجھ سے یہ بات ابو اسحاق نے مالک بن مغول سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔ زید کہتے ہیں پھر میں نے حضرت سفیان سے ذکر کیا تو انہوں نے بھی مالک بن مغول سے روایت کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے شریک نے اسے بواسطہ ابو اسحاق اور ابن بریدہ، بریدہ سے نقل کیا، حالانکہ صحیح یہ ہے کہ ابو اسحاق، مالک بن مغول سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے "والھکم الہ واحد الخ

الجنبي اخبره انه سمع فضالة بن عبيد يقول سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو في صلاته فلم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم دعاه فقال له او لغيره اذا صلى احدكم فليبدأ بتحميد الله والثناء عليه ثم ليصل على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ليدع بعد ما شاء هذا حديث حسن صحيح

نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا اور اس نے درود شریف نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اور اس سے یا کسی اور سے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۲۴۹

آنکھوں کے لیے دعا

١٣٠٧۔ حدثنا ابو كريب نا معاوية بن هشام عن حمزة الزيات عن حبيب بن ابي ثابت عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم عافني في جسدي وعافني في بصري واجعله الوارث مني لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين هذا حديث غريب سمعت محمدا يقول حبيب بن ابي ثابت لم يسمع من عروة بن الزبير شيئا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم عافنی فی جسدی" الخ اے اللہ! میرے تمام جسم بالخصوص آنکھوں کو صحت و عافیت عطا فرما اور اسے میرے لیے باقی رکھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے بہت بڑے عرش کا رب پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے رب کے لیے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں حبیب بن ثابت نے حضرت عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

باب ۲۵۰

پناہ مانگنا

١٣٠٨۔ حدثنا ابو كريب نا ابو اسامة عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال جاءت فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم تسأله خادما فقال لها قولي اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء منزل التوراة والانجيل والقرآن فالق الحب والنوى اعوذ بك من شر كل شيء انت آخذ بناصيته انت الاول فليس قبلك شيء وانت الآخر فليس بعدك شيء وانت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی میں غلام لینے حاضر ہوئیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہو "اللھم رب السموات السبع" الخ[1] یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے اس کی مثل روایت کیا ہے بعض نے بواسطہ اعمش، ابو صالح سے بلا واسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل روایت کیا ہے۔

[1] ترجمہ اگلی حدیث کے تحت ملاحظہ فرمائیں (مترجم)

الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الأَعْمَشِ عَنِ الأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مُرْسَلاً وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

کیا ہے

بَابٌ ۲۵۱

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الأَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَؤُلاَءِ الأَرْبَعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذبک" الخ یا اللہ میں، غیر مطمئن دل، نامقبول دعا، نہ سیر ہونے والے نفس اور غیر نفع بخش علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں ان چار چیزوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابٌ

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلَهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتَّةً فِي الأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا اے حصین! آج کل کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا سات، چھ زمین میں اور ایک آسمان میں آپ نے پوچھا تمہارا امید و خوف ان میں سے کس سے وابستہ ہیں؟ عرض کیا آسمان والے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمے سکھاتا۔ حضرت عمران کہتے ہیں جب حضرت حصین ایمان لائے تو عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھا دیجئے جن کا آپ نے وعدہ لیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو "اللھم الھمنی" الخ یا اللہ مجھے میری

أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

ہدایت دے اور نفس کی شر سے محفوظ رکھ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور حضرت عمران بن حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ

١٣١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے سنا کرتا تھا۔ "اللھم انی اعوذ بک الخ" یا اللہ! میں، حزن و غم، عجز، سستی، بخل، غلبۂ قرض اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

١٣١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ بک" یا اللہ! میں، کاہلی، بڑھاپے، بزدلی، بخل، فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا

١٣١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطُولِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ يُسَيْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ سے تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اعمش، عطاء بن سائب کی روایت سے غریب ہے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے طویل حدیث نقل کی۔ اس باب میں حضرت یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت

[illegible]

مذکور ہے۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يُوسُفَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا كُنْتَ تَدْعُو أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا بیمار پرسی فرمائی جو لاغر ہو چکا تھا آپ نے پوچھا کیا تم اپنے رب سے صحت و عافیت کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں یہ کہا کرتا تھا " یا اللہ! جو سزا تو نے مجھے آخرت میں دینی ہے دنیا ہی میں دے دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم میں اتنی طاقت نہیں اور تم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا " اللهم اتنا الخ" یا اللہ! مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما اور مجھے عذاب جہنم سے بچا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ٣٥٥

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے " اللهم انی اسألک" یا اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، حرام سے احتراز اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٥٦

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِذُ اللّٰهِ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے۔ " اللهم انی اسألک حبک" یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں

نَسَبُ مِنِّي يَعْنِي قَرَابَتِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى.

صرف اسی طریق میں سعد بن اوس کی روایت سے جانتے ہیں۔

بَابٌ

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

۱۳۱۹ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح انہیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے "اللہم انی اعوذبک" الخ یا اللہ! میں، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنۂ دجال اور زندگی و موت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۲۰ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَأَنْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے "اللہم انی اعوذبک" الخ یا اللہ! آگ کے فتنہ، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنۂ قبر، فتنۂ دولت کی شر، فقر و محتاجی کے شر اور مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں الٰہی! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرے دل کو یوں پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔ مجھے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے یا اللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۱ - حَدَّثَنَا هَارُونُ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عند مماته اللهم اغفر لي وارحمني وألحقني بالرفيق الأعلى هذا حديث حسن صحيح

کے وقت آپ سے یہ کلمات سنے "اللھم اغفرلی الخ" یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اللہ مجھے اعلیٰ دوست سے ملا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٦٠

١٣٢٢۔ حدثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن إبراهيم التيمي أن عائشة قالت كنت نائمة إلى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم ففقدته من الليل فلمسته فوقعت يدي على قدميه وهو ساجد وهو يقول أعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن عائشة حدثنا قتيبة نا الليث عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد نحوه وزاد فيه وأعوذ بك منك لا أحصي ثناء عليك.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو نہ پایا تو ہاتھ سے ٹٹولا میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر جا لگا کیا دیکھتی ہوں کہ آپ حالت سجدہ میں ہیں اور یہ دعا پڑھ رہے ہیں "اعوذ برضاک الخ" یا اللہ میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ لیث، یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے "و اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک"۔

باب ٣٦١

١٣٢٣۔ حدثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقول أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت اللهم ارحمني إن شئت ليعزم المسألة فإنه لا مكره له هذا حديث حسن صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے "یا اللہ! اگر چاہے تو مجھے بخش یا اللہ! اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بلکہ یقین کے ساتھ سوال کرنا چاہیے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٦٢

١٣٢٤۔ حدثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن أبي عبد الله الأغر وعن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آسمان دنیا پر اترتی ہے تہائی رات

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل الله كل ليلة إلى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر فيقول من يدعوني فأستجيب له من يسألني فأعطيه ومن يستغفرني فأغفر له هذا حديث حسن صحيح وأبو عبد الله الأغر اسمه سلمان وفي الباب عن علي وعبد الله بن مسعود وأبي سعيد وجبير بن مطعم ورفاعة الجهني وأبي الدرداء وعثمان بن أبي العاص.

۱۴۲۵. حدثنا محمد بن يحيى الثقفي المروزي نا حفص بن غياث عن ابن جريج عن عبد الرحمن بن سابط عن أبي أمامة قال قيل يا رسول الله أي الدعاء أسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات هذا حديث حسن وقد روي عن أبي ذر وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال جوف الليل الآخر الدعاء فيه أفضل أو أرجى أو نحو هذا.

باب

۱۴۲۶. حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا حيوة بن شريح الحمصي عن بقية بن الوليد عن مسلم بن زياد قال سمعت أنس بن مالك يقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح اللهم أصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك بأنك الله لا إله إلا أنت وحدك لا شريك لك وأن محمدا عبدك ورسولك إلا غفر الله له ما أصاب في يومه ذلك وإن قالها حين يمسي غفر الله له ما أصاب في تلك الليلة من ذنب هذا حديث غريب.

باقی رہتی ہے تو اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تاکہ اسے بخش دوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبداللہ اغر کا نام سلمان ہے اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، ابو سعید، جبیر بن مطعم، رفاعہ جہنی، ابو الدرداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، رات کے آخری حصہ کی دعا افضل اور قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے (یا اس کی مثل مذکور ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات کہے "اللهم اصبحنا الخ" یا اللہ! ہم نے (اس حال میں) صبح کی کہ ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور تیرے حاملین عرش، دیگر فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے (خاص) بندے اور رسول ہیں" اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے جن کا وہ اس دن مرتکب ہو۔ اور اگر شام کو یہ کلمات کہے تو رات کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب (٦٣١)

١٣٢٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عُمَرَ الْهِلَالِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنَّكَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا وَأَبُو السَّلِيلِ اسْمُهُ ضُرَيْبُ بْنُ نُقَيْرٍ وَيُقَالُ نُفَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہ میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا " اللھم اغفر ذنبی" الخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ ان میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟ ابوسلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے نفیر بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

باب (٦٣٢)

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

١٣٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بہت کم ایسا ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے "اللھم اقسم لنا" الخ یا اللہ! ہم پر اپنا خوف غالب کر دے جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے ذریعے ہمیں جنت میں داخل کر دے، یقین عطا فرما جس کے باعث ہم پر مصائب دنیا آسان ہو جائیں زندگی بھر کانوں، آنکھوں اور قوت سے نفع عطا کر اور اسے باقی رکھ ہمارا خون ان لوگوں تک محدود رکھ جو ہم پر ظلم کریں دشمن پر ہماری مدد فرما ہمیں دین میں مبتلائے مصیبت نہ کر دنیا ہماری بڑی خواہش، اور منتہائے علم نہ بنا ہم پر بے رحم لوگوں کو مسلط نہ کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اسے بواسطہ خالد بن ابی عمران اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

١٣٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي

مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ دعا مانگتے سنے

بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ الْزَمْهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

سنا "اللهم انی اعوذ بک الخ" فرمایا "اے بیٹے! تو نے یہ دعا کس سے سنی ہے۔ میں نے کہا میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا انہیں اپنے آپ پر لازم کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہتے سنا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب

۱۴۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں۔ جب تم انہیں کہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا اگرچہ تم پہلے سے بخشے ہوئے ہو۔ فرمایا یہ کہو "لا الہ الا اللہ الخ" علی بن خشرم نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے اسی کی مثل روایت کی البتہ آخر میں "الحمد للہ رب العالمین" کا اضافہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابواسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ مَرَّةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ کلمات کہے "لا الہ الا انت سبحانک الخ" تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں زیادتی کرنے والوں سے ہوں جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ محمد بن یوسف

بن محمد بن سعد عن سعد وقد روى غير واحد هذا الحديث عن يونس بن أبي إسحاق عن إبراهيم بن محمد بن سعد عن سعد ولم يذكروا فيه عن أبيه وروى بعضهم وهو أبو أحمد الزبيري عن يونس فقالوا عن إبراهيم بن محمد بن سعد عن أبيه عن سعد نحو رواية محمد بن يوسف.

كئی بواسطہ ابراہیم بن محمد بن سعد، سعد سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے محمد بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا ابن احمد زبیری نے اسے یونس سے محمد بن یوسف کی روایت کی مثل نقل کیا۔

باب ۳۶۸

۱۴۳۳۔ حدثنا يوسف بن حماد البصري نا عبد الأعلى عن سعيد عن قتادة عن أبي رافع عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن لله تسعة وتسعين اسما مائة غير واحدة من أحصاها دخل الجنة قال يوسف ونا عبد الأعلى عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ یوسف کہتے ہیں ہم سے عبدالاعلیٰ نے بواسطہ ہشام بن حسان اور محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ۳۶۹

۱۴۳۴۔ حدثنا إبراهيم بن يعقوب نا صفوان بن صالح نا الوليد بن مسلم نا شعيب بن أبي حمزة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لله تعالى تسعة وتسعين اسما مائة غير واحدة من أحصاها دخل الجنة هو الله الذي لا إله إلا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا "ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو" الخ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں رحمٰن، رحیم، بادشاہ، برائیوں سے پاک، بے عیب، امن دینے والا، محافظ، غالب، زبردست، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، جان ڈالنے والا، صورت دینے والا، درگزر فرمانے والا، سب کو قابو میں رکھنے والا، بہت عطا فرمانے والا، بہت روزی دینے والا، سب سے بڑا مشکل کشا، بہت جاننے والا، روزی تنگ کرنے والا، روزی فراخ کرنے والا، پست کرنے، بلند کرنے والا عزت دینے

الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ
الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ
الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ
الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ
الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ
الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي
الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ
الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ
الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ
التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي
الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ
الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ.

۳۴۴ حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي كَبِيرِ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْأَسْمَاءِ إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ الْأَسْمَاءَ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

۳۴۵ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ

والا، ذلت دینے والا، سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا، حاکم مطلق، سراپا انصاف، لطف و کرم والا، باخبر، بردبار، بڑا بزرگ، بہت بخشنے والا، قدردان، بہت بڑا، محافظ، قوت دینے والا، کفایت کرنے والا، جس سے مرتبے والا، بہت کرم والا، بڑا نگہبان، دعائیں قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمتوں والا، محبت کرنے والا، بڑا بزرگ، مردوں کو زندہ کرنے والا، حاضر و ناظر، برحق کارساز، بہت بڑی قوت والا، شدید قوت والا، مددگار، لائق تعریف، شمار میں رکھنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، موت دینے والا، قائم رکھنے والا، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، بے نیاز، قادر، انتہائی طاقت والا، آگے کرنے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلے، سب کے بعد، ظاہر، پوشیدہ، متصرف، بلند و برتر، اچھے سلوک والا، بہت توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، بہت معاف کرنے والا، بہت مشفق، ملک کا مالک، جلال و اکرام والا، عدل کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، غنی بنانے والا، روکنے والا، ...

متعدد رواۃ نے صفوان بن صالح سے نقل کیا ہم اسے صرف صفوان کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ لیکن ذکر اسماء ہمارے علم کے مطابق صرف اسی روایت میں ہے۔ آدم ابن ابی ایاس نے دوسری سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسماء کا ذکر بھی کیا لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث

لیس فی هذا الحدیث ذکر الأسماء وهو حدیث حسن صحیح ورواه أبو الیمان عن شعیب ابن أبی حمزة عن أبی الزناد ولم یذکر فیه الأسماء.

میں ناموں کا تفصیلی ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالیمان نے بواسطہ شعیب بن ابی حمزہ، ابوالزناد سے یہ حدیث روایت کی لیکن ناموں کا ذکر نہیں کیا۔

١٣٣٦ - حدثنا إبراهیم بن یعقوب نا زید بن حباب أنا حمید مولی ابن علقمة حدثنا عطاء بن أبی رباح حدثه عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قلت یا رسول الله وما ریاض الجنة قال المساجد قلت وما الرتع یا رسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أکبر هذا حدیث غریب.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو چرا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا "مساجد" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "سبحان اللہ والحمد للہ" کا پڑھنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

١٣٣٧ - حدثنا محمد بن عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنی أبی قال ثنی محمد بن ثابت هو البنانی قال ثنی أبی عن أنس بن مالك أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال إذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا وما ریاض الجنة قال حلق الذکر هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه من حدیث ثابت عن أنس.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جنت کے باغوں سے گزرو تو چرا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ذکر اللہ کے حلقے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب

مصیبت پہنچنے پر دعا۔

١٣٣٨ - حدثنا إبراهیم بن یعقوب نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن ثابت عن عمر بن أبی سلمة عن أمه أم سلمة عن أبی سلمة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال إذا أصاب أحدکم مصیبة فلیقل إنا لله وإنا إلیه راجعون اللهم عندك أحتسب مصیبتی فأجرنی فیها وأبدلنی منها خیرا فلما احتضر أبو سلمة

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون" (بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) یا اللہ! میں اپنی مصیبت کا تجھ سے اجر طلب کرتا ہوں مجھے اس کا ثواب عطا کر اور اس کا اچھا بدل عطا فرما۔ جب حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے عرض کیا الٰہی میرے گھر والوں کو میرا اچھا

بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله علمني شيئا أسأله الله قال سل الله العافية فمكثت أياما ثم جئت فقلت يا رسول الله علمني شيئا أسأله الله فقال لي يا عباس يا عم رسول الله سل الله العافية في الدنيا والآخرة هذا حديث صحيح وعبد الله هو ابن الحارث بن نوفل وقد سمع من العباس بن عبد المطلب.

جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو حضرت عباس فرماتے ہیں چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے عباس! اے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ سے مراد ابن حارث بن نوفل ہیں انہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے سنا ہے۔

باب ۲۴۲

۱۴۲۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابراهيم بن عمر بن ابي الوزير نا زنفل بن عبد الله ابو عبد الله عن ابن ابي مليكة عن عائشة عن ابي بكر الصديق ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد امرا قال اللهم خر لي واختر لي هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث زنفل وهو ضعيف عند اهل الحديث ويقال له زنفل بن عبد الله العرفي وكان يسكن عرفات وتفرد بهذا الحديث ولا يتابع عليه.

کام کے ارادہ پر دعا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللھم خر لی واختر لی" یا اللہ! اسے میرے لئے بہتر و مختار فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زنفل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں انہیں زنفل بن عبداللہ عرفی کہا جاتا ہے اور وہ عرفات میں رہائش پذیر تھے اس حدیث میں منفرد ہیں اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

باب ۲۴۳

۱۴۲۳۔ حدثنا اسحق بن منصور نا حبان بن هلال نا ابان هو ابن يزيد العطار نا يحيى ان زيد بن سلام حدثه ان ابا سلام حدثه عن ابي مالك الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء شطر الايمان والحمد لله تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله تملآن او تملأ ما بين السموات والارض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك او

سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت۔

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ایمان کا حصہ ہے۔ "الحمد للہ" میزان کو بھر دے گی اور "سبحان اللہ والحمد للہ" زمین و آسمان کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے صدقہ برہان، دلیل و راہنما ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے موافق یا تیرے خلاف حجت ہے ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو بیچتا ہے پس یا تو اسے آزاد کراتا ہے یا

هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

بَابٌ

١٢٤٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

بَابٌ

١٢٤٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ قَالَ ثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِأَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَ

ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

جامع دعا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام دعاؤں کی جامع دعا نہ بتاؤں تم یوں کہو "اللھم انا نسالک الخ" یا اللہ! ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور بری چیز سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ تجھ ہی پر پہنچانا ہے اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت بھی تیری طرف سے ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اکثر دعا مانگتے

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المومنین جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تو اکثر کونسی دعا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا آپ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے "یا مقلب القلوب الخ" اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل ایمان پر قائم رکھ۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! ہر انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان یعنی قبضہ میں ہے اس نے جس کو چاہا سیدھا رکھا اور جس کو چاہا ٹیڑھا کر دیا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "ربنا لا تزغ قلوبنا الخ" یا اللہ ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر۔ اس باب میں حضرت عائشہ، نواس بن سمعان، انس، جابر، عبداللہ

أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

بَابٌ

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ نَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهِ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

بن عمرو اور نعیم بن حماد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بے خوابی کا علاج

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

کہ حضرت خالد بن ولید مخزومی نے بارگاہ نبوی میں بے خوابی کی شکایت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! میں رات کو سو نہیں سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات کہو "اللهم رب السموٰت السبع" آخر تک اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں کے رب، ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھایا، شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا کے رب! اپنی تمام مخلوق کی شر سے مجھے نجات دے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن ظہیر کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ حدیث دوسرے طریق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے "اعوذ بکلمات اللہ" آخر تک میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے اس کے غضب، عذاب، اس کے بندوں کے شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ پس یہ خواب اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

[1] بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا جائز بلکہ اچھا کام ہے۔ ممانعت صرف ان تعویذوں کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں۔ ایسے مستحسن کام کو شرک و بدعت کہنا گمراہی اور بے سنتی کی علامت ہے ۱۲ (مترجم)

باب ۲۲۶

۱۳۵۱۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت أبا وائل قال سمعت عبد الله بن مسعود يقول قلت له أنت سمعته من عبد الله قال نعم ورفعه أنه قال لا أحد أغير من الله فلذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا أحد أحب إليه المدح من الله ولذلك مدح نفسه هذا حديث حسن صحيح۔

اللہ تعالیٰ کی تعریف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی لئے اس نے ہر ظاہر و باطن بے حیائی کو حرام کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنی تعریف کو پسند کرنے والا بھی کوئی نہیں اسی لئے اس نے اپنی تعریف کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۲۷

۱۳۵۲۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عبد الله بن عمرو عن أبي بكر الصديق أنه قال يا رسول الله علمني دعاء أدعو به في صلاتي قال قل اللهم إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم هذا حديث حسن صحيح غريب وهو حديث ليث بن سعد وأبو الخير اسمه مرثد بن عبد الله اليزني۔

دعائے مغفرت۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسی دعا سکھائیے جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہو "اللھم انی ظلمت الخ" یا اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے۔ اور گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں پس مجھے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوالخیر کا نام مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔

باب ۲۲۸

۱۳۵۳۔ حدثنا محمد بن حاتم نا أبو بدر شجاع بن الوليد عن الرحيل بن معاوية أخي زهير بن معاوية عن الرقاشي عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا كربه أمر قال يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث وبإسناده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألظوا بيا ذا الجلال والإكرام هذا حديث غريب وقد روي هذا الحديث عن أنس من

دعائے حاجت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حاجت سے بے چین ہوتے تو یہ دعا مانگتے "یا حی یا قیوم" الخ اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔ اسی سند سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یاذوالجلال والاکرام کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے

عَلَيْهِمَا الْوَجْهِ۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا يُرْوَى هٰذَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَمُؤَمَّلٌ غَلِطَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَا يُتَابَعُ فِيهِ۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بَابٌ

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بھی مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا ذا الجلال والاکرام" کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب غیر محفوظ ہے بواسطہ حماد بن سلمہ، حمید اور حسن بصری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔ مؤمل نے اس میں خطا کی اور حمید نے انس سے روایت کیا اس میں کوئی متابع موجود نہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا "اللھم انی اسألک" (یا اللہ میں تجھ سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں) آپ نے فرمایا پوری نعمت کونسی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے ایسی دعا کے ساتھ بہتری کا ارادہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری نعمت، جنت کا داخلہ اور جہنم سے نجات ہے۔ آپ نے ایک اور آدمی کو "یا ذا الجلال والاکرام" کہتے ہوئے سنا تو فرمایا تیری دعا یقیناً قبول ہوگی لہذا مانگ۔ ایک اور آدمی سے یہ کلمات سنے "یا اللہ میں تجھ سے صبر کا طالب ہوں" آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے مصیبت مانگی ہے لہذا اس سے عافیت بھی طلب کر۔ احمد بن منیع نے بواسطہ اسمعیل بن ابراہیم، جریری سے اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باوضو ہو کر ذکر الٰہی کرتے ہوئے سونا۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس

فَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۳۲۲

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَى إِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ هٰذَا مَا كَتَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا فِيهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوبِ

کرے گا، اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ شہر بن حوشب، ابوظبیہ اور عمرو بن عبسہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

صبح و شام کی دعا۔

ابوراشد حبرانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں، انہوں نے مجھے ایک صحیفہ دیا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ لکھ کر دیا ہے فرماتے ہیں میں نے اس کو دیکھا تو اس میں لکھا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا بتائیں جسے میں صبح و شام پڑھا کروں آپ نے فرمایا اے ابوبکر! یہ کہا کرو "اللهم فاطر السموات والارض" الخ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی معبود ہے ہر چیز کا رب اور مالک میں نفس و شیطان کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز گناہ کے ارتکاب یا کسی مسلمان کی طرف منسوب کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتوں والے درخت کے پاس سے گزرے آپ نے اس پر اپنی لاٹھی ماری تو پتے جھڑنے لگے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بندے کے گناہ اس طرح جھاڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَعْمَشِ سَمَاعًا مِنْ اَنَسٍ اِلَّا
اَنَّهُ قَدْ رَآهُ وَنَظَرَ اِلَيْهِ۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ
الْجُلَاحِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ السَّبَئِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى اَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ
اللّٰهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ
حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ
وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ
بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ
بْنِ سَعْدٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ سَمَاعًا
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں حضرت انس رضؓ سے
اعمش کا سماع معلوم نہیں البتہ انہوں نے حضرت
انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ
کلمات کہے "لا الٰہ الا اللہ" تو اللہ تعالیٰ اس کے
لئے فرشتوں کی فوج بھیجتا ہے جو صبح تک شیطان
سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے لئے جنت
لازم کرنے والی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس
ہلاک کرنے والے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور اسے دس مومن
غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف لیث
بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارہ بن شبیب
کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ
اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ اَسْاَلُهُ عَنِ
الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ فَقُلْتُ
ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا
لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقُلْتُ اِنَّهُ حَكَّ
فِيْ صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَ
الْبَوْلِ وَكُنْتُ امْرَاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں
میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کے پاس موزوں
پر مسح کے بارے میں دریافت کرنے آیا تو انہوں نے
پوچھا اے زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا تلاش علم
میں حضرت صفوان نے فرمایا فرشتے طالب علم کے مقصد
پر رضامندی کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے
ہیں۔ میں نے عرض کیا پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد
موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے دل میں
شبہ پڑ گیا ہے۔ اور (چونکہ) آپ صحابی رسول ہیں۔

باب ۴۸۵

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گمشدہ اونٹنی پا کر خوش ہوتا ہے، اس باب میں حضرت ابن مسعود، نعمان بن بشیر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۴۸۶

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلٰى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

رحمت خداوندی۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے وقت وصال فرمایا میں نے ایک بات جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، تم سے چھپا رکھی تھی۔ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرتا وہ گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا۔[1] یہ حدیث حسن غریب ہے بواسطہ محمد بن کعب، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن ابی رجال، عمر مولیٰ غفرہ اور محمد بن قرظی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ہمیں اس کی خبر دی۔

باب ۴۸۷

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا كَثِيرُ بْنُ فَائِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي

دعا کی اہمیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا رہے گا میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پروا نہیں۔

[1] اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو پسند فرماتا ہے بلکہ یہ اس کی وسیع رحمت کی طرف اشارہ ہے ۱۲ (مترجم)

ورجوتني غفرت لك على ما كان فيك ولا أبالي يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا أبالي يا ابن آدم إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لأتيتك بقرابها مغفرة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

باب ۳۸۸

۱۳۶۶۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خلق الله مائة رحمة فوضع رحمة واحدة بين خلقه يتراحمون بها وعند الله تسعة وتسعون رحمة وفي الباب عن سلمان وجندب بن عبد الله بن سفيان البجلي هذا حديث حسن صحيح

باب ۳۸۹

۱۳۶۷۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع في الجنة أحد ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من الجنة أحد هذا حديث حسن لا نعرفه إلا من حديث العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة۔

باب ۳۹۰

۱۳۶۸۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن أبيه عن أبي هريرة عن رسول الله

بخشش دوں گا اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخشش دوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

رحمت الٰہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

رحمت و عذاب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے تو کوئی بھی جنت کی امید نہ رکھتا اور اگر کافر کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی کافر بھی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وسیع رحمت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الْقُرَشِیِّ وَهُوَ الْمُلَیْکِیُّ وَهُوَ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ قَدْ تَکَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوٰی اِسْرَائِیْلُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَالَ مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الْعَافِیَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ الْکُوْفِیُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْکُوْفِیُّ عَنْ اِسْرَائِیْلَ بِهٰذَا۔

محدثین نے اسکے حافظہ میں کلام کیا ہے اسرئیل نے یہ سلسلہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر، موسیٰ بن عقبہ و نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول کریم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عافیت طلب کرنے سے زیادہ کوئی سوال محبوب نہیں۔ ہم سے یہ روایت قاسم بن دینار کوفی نے بواسطہ اسحاق بن منصور کوفی اسرائیل سے نقل کرتے ہوئے بیان کی۔

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُو النَّضْرِ نَا بَکْرُ بْنُ خُنَیْسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیِّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّ قِیَامَ اللَّیْلِ قُرْبَةٌ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَکْفِیْرٌ لِلسَّیِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ بِلَالٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا یَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ مُحَمَّدٌ الْقُرَشِیُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ الشَّامِیُّ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ قَیْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ وَقَدْ تُرِكَ حَدِیْثُهٗ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو عبادت کیلئے کھڑا ہونا اپنے اوپر لازم کرو یہ تم سے پہلے کے نیکوکار لوگوں کا طریقہ ہے۔ قرب الٰہی کا ذریعہ، گناہوں سے رکاوٹ برائیوں کا کفارہ، اور جسمانی بیماریوں کا دافع ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے حدیث بلال سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ سند کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں محمد قرشی سے محمد بن سعید شامی مراد ہیں، وہ ابو قیس کے بیٹے ہیں۔ یہ محمد بن حسان ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے ان کی حدیث کو ترک کیا۔ معاویہ بن صالح نے بواسطہ ربیعہ بن یزید، ابو ادریس خولانی اور ابو امامہ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا قیام لازم پکڑو وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، قرب خداوندی، برائیوں کا کفارہ

نحوه هذا حديث حسن صحيح۔

باب ۹۷۸

١٣٧٨۔ حدثنا هناد نا أبو الأحوص عن أبي حمزة عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا على من ظلمه فقد انتصر هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث أبي حمزة وقد تكلم بعض أهل العلم في أبي حمزة من قبل حفظه وهو ميمون الأعور حدثنا قتيبة نا حميد بن عبد الرحمن الرؤاسي عن أبي الأحوص عن أبي حمزة بهذا الإسناد نحوه۔

باب ۹۷۹

١٣٧٩۔ حدثنا موسى بن عبد الرحمن الكندي أخبرنا زيد بن حباب قال أخبرني سفيان الثوري عن محمد بن عبد الرحمن عن الشعبي عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبي أيوب الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال عشر مرات لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير كانت له عدل أربع رقاب من ولد إسماعيل وقد روي هذا الحديث عن أبي أيوب موقوفا۔

باب ۹۸۰

١٣٨٠۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا هاشم هو ابن سعيد الكوفي نا كنانة مولى صفية قال سمعت صفية تقول دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يدي أربعة آلاف نواة أسبح بها فقال لقد سبحت بهذه ألا أعلمك

سفیان ثوری سے اسی کے ساتھ اسی کی مثل حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مظلوم کی فریاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالم کے خلاف مظلوم کی بددعا سنی جاتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابو حمزہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابو حمزہ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ یہ میمون اعور ہیں۔ قتیبہ نے بواسطہ حمید بن عبدالرحمن رؤاسی، ابو الاحوص اور ابو حمزہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت نقل کی۔

ایک اہم وظیفہ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے "لا الہ الا اللہ..." اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث موقوفاً بھی مروی ہے۔

مختصر مگر جامع وظیفہ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں جن سے میں تسبیح شمار کیا کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا تم نے ان سے تسبیح پڑھ لی ہے کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کے ذریعہ اس سے زیادہ تسبیح پڑھ سکو فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہو "سبحان اللہ عدد خلقہ"

يَا كَثِيرُ مَا سَبَّحْتِ بِهِ فَقُلْتُ بَلَى عَلِّمْنِي فَقَالَ قُولِي سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ صَفِيَّةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمَعْرُوفٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث صفیہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند معروف نہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلَى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهَا سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ وَهُوَ شَيْخٌ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الْمَسْعُودِيُّ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مصلیٰ پر بیٹھی تھیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے دوپہر کے وقت دوبارہ وہ تشریف لائے تو فرمایا اس وقت سے برابر اسی حالت پر ہو؟ عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ!) آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں (جنہیں تم پڑھا کرو وہ یہ ہیں) "سبحان اللہ عدد خلقہ" اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مرضی کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے عرش کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر بیان کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمن آل طلحہ کے غلام ہیں شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ مسعودی اور ثوری نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

بَاب ۲۹۹

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ صَاحِبُ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قبولیت دعا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے

هو ابراهيم الانصاري المدني وهو ضعيف في الحديث.

۱۴۸۸۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي عن سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن سالم عن ابن عمر عن عمر انه استاذن النبي صلى الله عليه وسلم في العمرة فقال اي اخي اشركنا في دعائك ولا تنسنا هذا حديث حسن صحيح.

۱۴۸۹۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا يحيى بن حسان انا ابو معاوية عن عبد الرحمن بن اسحاق عن سيار عن ابي وائل عن علي ان مكاتبا جاءه فقال اني قد عجزت عن كتابتي فاعني قال الا اعلمك كلمات علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صير دينا اداه الله عنك قال قل اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك هذا حديث حسن غريب.

۱۴۹۰۔ حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي قال كنت شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول اللهم ان كان اجلي قد حضر فارحني وان كان متاخرا فارفغني وان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال فاعاد عليه ما قال قال فضربه برجله فقال اللهم عافه او اشفه شعبة الشاك قال فما اشتكيت وجعي بعد هذا حديث حسن صحيح.

۱۴۹۱۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن ادم عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن الحارث

ابن حمید ابو ابراہیم انصاری مدنی مراد ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا اے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعا میں یاد رکھنا اور نہ بھولنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مکاتب ان کے پاس آکر عرض کرنے لگا میں کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمایئے آپ نے فرمایا کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں۔ اگر تجھ پر صیر پہاڑ جتنا قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ یوں کہو "اللھم اکفنی" آخر تک یا اللہ مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے مجھے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا "اللھم ان کان اجلی" (یا اللہ اگر میری موت آپہنچی ہے تو مجھے راحت بخش اور اگر تاخیر ہے تو مجھے اٹھا اور اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا؟ فرماتے ہیں میں نے دوبارہ وہی کلمات کہے تو آنحضرت نے مجھے اپنا پاؤں مبارک مارا اور فرمایا یا اللہ اسے عافیت دے یا فرمایا شفاء دے شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے وقت

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

یوں فرماتے "اذہب الباس" (اے لوگوں کے رب! بیماری کی شدت دور فرمادے۔ شفا دے کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي وِتْرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ بک" (یا اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو و درگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری رحمت میں پناہ ڈھونڈتا ہوں میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی۔

بَابٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوةٍ۔

نماز کے بعد دعا و تعوذ

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ نَا ابْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَوةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ اللهِ أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرِبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ وَيَقُولُ عَنْ غَيْرِهِ وَيَضْطَرِبُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح معلم اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ بک" (یا اللہ! میں بزدلی، بخل، عمر کے ناکارہ حصے، دنیوی فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ عبداللہ کہتے ہیں ابو اسحاق ہمدانی اس حدیث میں مضطرب ہیں۔ کبھی بواسطہ حضرت عمرو بن میمون، عمر سے اور کبھی ان کے غیر سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاةٌ أَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَعْدٍ۔

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک عورت کے ہاں تشریف لے گئے اس کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح کر رہی تھی آپ نے فرمایا میں تجھے اس سے بھی آسان یا افضل نہ بتا دوں (وہ یہ ہے) سبحان اللہ عدد ما خلق (اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی آسمانی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کی ارضی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کے برابر جو اس کے درمیان ہے اور تمام مخلوقات الٰہی کی تعداد کے برابر۔ اتنی ہی مرتبہ "اللہ اکبر" اتنی ہی مرتبہ "الحمد للہ" اتنی ہی مرتبہ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ"۔ یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عُبَيْدَةُ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ حَكِيْمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح ایک منادی آواز دیتا ہے عیوب سے پاک بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِيْ فَمَا أَجِدُنِيْ أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک دن ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے حضرت علی تشریف لائے اور عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے نکل گیا ہے اور مجھے اس کے یاد رکھنے کی طاقت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابوالحسن کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو تمہیں اور ان لوگوں کو جنہیں تم سکھاؤ نفع دیں اور جو کچھ آپ سیکھیں اسے سینے میں محفوظ رکھے۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ مجھے سکھائیے نبی اکرم نے فرمایا جمعہ کی رات کو اگر

أن تنور بكتابك بصري وأن تطلق به لساني وأن تفرج به عن قلبي وأن تشرح به صدري وأن تغسل به بدني فإنه لا يعينني على الحق غيرك ولا يؤتيه إلا أنت ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم يا أبا الحسن فافعل ذلك ثلاث جمع أو خمسا أو سبعا تجب بإذن الله والذي بعثني بالحق ما أخطأ مؤمنا قط قال ابن عباس فوالله ما لبث علي إلا خمسا أو سبعا حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك المجلس فقال يا رسول الله إني كنت فيما خلا لا آخذ إلا أربع آيات أو نحوهن فإذا قرأتهن على نفسي تفلتن وأنا أتعلم اليوم أربعين آية أو نحوها فإذا قرأتها على نفسي فكأنما كتاب الله بين عيني ولقد كنت أسمع الحديث فإذا رددته تفلت وأنا اليوم أسمع الأحاديث فإذا تحدثت بها لم أخرم منها حرفا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك مؤمن ورب الكعبة أبا الحسن هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث الوليد بن مسلم.

١٤٩٧ - حدثنا بشر بن معاذ العقدي البصري نا حماد بن واقد عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله من فضله فإن الله يحب أن يسأل وأفضل العبادة انتظار الفرج هكذا روى حماد بن واقد هذا الحديث وحماد بن واقد ليس بالحافظ وروى أبو نعيم هذا الحديث عن إسرائيل عن حكيم بن جبير عن

طاقت (فراخی اور تری کی امداد سے) ہے۔ اے ابوالحسن! تین، پانچ یا سات جمعے یہ عمل کرو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہوگی اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اس نے کسی مومن سے خطا نہیں کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کی قسم! پانچ یا سات ہفتے نہ گزرے تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسی قسم کی ایک مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے تقریباً چار آیات بھی یاد نہیں کر سکتا تھا۔ اور وہ بھی بھول جاتی تھیں۔ اور آج میں تقریباً چالیس آیات یاد کر سکتا ہوں جب میں انہیں پڑھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور اس سے پہلے جب میں حدیث سنتا تھا تو دہراتے وقت یاد نہ رہتی تھی لیکن آج احادیث سن کر جب بیان کرنے لگتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت (صبر کے ساتھ) فراخی کا انتظار ہے حماد بن واقد حافظ نہیں۔ ابونعیم نے یہ حدیث اسرائیل، حکیم بن جبیر اور ایک دوسرے شخص کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابونعیم کی روایت اصح ہونے کے زیادہ

مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

سے ہو سکتا ہے تو ہو جا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا دَوْسٍ الْيَحْصَبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ الْيَحْصَبِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

حضرت عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرا کامل بندہ وہ ہے جو اپنے مد مقابل سے جنگ کرتے وقت بھی مجھے یاد کرے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ زَاذَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا تاکہ میں آپ کی خدمت کروں۔ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ نے مجھے اپنے پاؤں مبارک سے ٹھوکر مار کر فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں! آپ نے فرمایا "لا حول ولا قوة الا باللہ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ هَانِئَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا (جو مہاجرات میں سے ہیں) سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ کہنا اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا لازم پکڑو۔ اور انگلیوں پر گنا کرو۔ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور یہ بولیں گی، غافل نہ ہو کہیں رحمت سے بھلائی نہ جاؤ۔ اس

إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے وہ نہ تو گمراہ ہیں اور نہ ہی گمراہ کن۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

عاصم بن کلیب جرمی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے داہنا ہاتھ داہنی ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا ہوا تھا انگلیاں بند تھیں اور شہادت کی انگلی پھیلائی ہوئی تھی۔ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے "اللھم یا مقلب القلوب" اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو ایمان پر ثابت رکھ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ قَالَ لِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

محمد بن سالم سے روایت ہے حضرت ثابت بنانی نے ان سے فرمایا اے محمد جب تمہیں درد کی شکایت ہو تو مقام درد پر ہاتھ رکھو اور کہو "بسم اللہ" الخ اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے سبب اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ پھر ہاتھ اٹھاؤ اور پھر رکھو طاق مرتبہ یوں کرو پھر فرمایا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بتایا ہے۔ یہ حدیث اسی طریق سے غریب ہے۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهَا أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُورُ صَلَوَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی "اللھم ھذا" الخ یا اللہ یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے، موذنوں کی اذانوں اور نمازوں کی حاضری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخشش دے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ أَبِيْ كَثِيْرٍ لَا نَعْرِفُهَا وَلَا أَبَاهَا۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصُّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ هُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سے پہچانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر اور ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ خلوص کے ساتھ "لا الٰہ الا اللہ" کہتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

زیاد بن علاقہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم ... الخ" یا اللہ۔ میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زیاد بن علاقہ کے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا "اللہ اکبر کبیرا ... الخ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ الفاظ کون کہہ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا کیونکہ ان الفاظ کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس کے بعد کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن صحیح ہے۔ حجاج بن ابی عثمان سے

وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّوَّافُ وَيُكْنٰى اَبَا الصَّلْتِ مُوَثَّقٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

حجاج بن میسرہ صواف مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو صلت ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهٗ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عیادت فرمائی یا انھوں نے حضور اکرم کی عیادت کی۔ تو (اس موقعہ پر) عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کونسا کلام ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند فرمایا (وہ یہ ہے) سبحان ربی وبحمدہٖ الخ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِيْ اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان و اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگا کریں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگو۔ یہ حدیث حسن ہے یحیی بن یمان نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا۔ "قالوا فماذا نقول" الخ

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَهٰكَذَا رَوٰى اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ابو اسحاق ہمدانی نے بواسطہ بریدہ بن ابی مریم کوفی، حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس

عن بريدة بن أبي مريم الكوفي عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وهذا أصح.

باب

١٥٢١. حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء نا أبو معاوية عن عمر بن راشد عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبق المفردون قالوا يا رسول الله وما المفردون قال المستهترون في ذكر الله يضع الذكر عنهم أثقالهم فيأتون يوم القيامة خفافا. هذا حديث حسن غريب.

١٥٢٢. حدثنا أبو كريب نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن أقول سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر أحب إلي مما طلعت عليه الشمس. هذا حديث حسن صحيح.

١٥٢٣. حدثنا أبو كريب نا عبد الله بن نمير عن سعدان القمي عن أبي مجاهد عن أبي مدلة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا ترد دعوتهم الصائم حين يفطر والإمام العادل ودعوة المظلوم يرفعها الله فوق الغمام ويفتح لها أبواب السماء ويقول الرب وعزتي لأنصرنك ولو بعد حين. هذا حديث حسن وسعدان القمي هو سعدان بن بشر وقد روى عنه عيسى بن يونس وأبو عاصم وغير واحد من كبار أهل الحديث وأبو مجاهد

سے یہ ہم معنی حدیث بیان کی۔ یہ اصح ہے۔

ذکر الٰہی میں مستغرق لوگ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردون (اکیلے) سب سے آگے بڑھ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ذکر الٰہی سے مستغرق لوگ۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے ان کے بوجھ اتار دیئے ہیں وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ الخ کہنا میرے لئے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب کہ افطار کرے عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔ یہ حدیث حسن ہے سعدان قمی سے سعدان بن بشر مراد ہیں۔ عیسیٰ بن یونس، ابوعاصم اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ابومجاہد سے سعد طائی مراد ہے۔ ابومدلہ

هرمز الثقفي وابو معدان هو مولى ام المؤمنين عائشة وانما نعرفه بهذا الحديث ويروى عنه هذا الحديث اطول من هذا واتم

١٥٢٤. حدثنا ابو كريب نا عبد الله بن نمير عن موسى بن عبيدة عن محمد بن ثابت عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال واعوذ بالله من حال اهل النار هذا حديث غريب من هذا الوجه

١٥٢٥. حدثنا ابو كريب نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة او عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملائكة سياحين في الارض فضلا عن كتاب الناس فاذا وجدوا اقواما يذكرون الله تنادوا هلموا الى بغيتكم فيجيئون فيحفون بهم الى السماء الدنيا فيقول الله على اي شيء تركتم عبادي يصنعون فيقولون تركناهم يحمدونك ويمجدونك ويذكرونك قال فيقول هل راوني قال فيقولون لا قال فيقول فكيف لو راوني قال فيقولون لو راوك لكانوا اشد تحميدا واشد تمجيدا واشد لك ذكرا قال فيقول واي شيء يطلبون قال فيقولون يطلبون الجنة قال فيقول فهل راوها قال فيقولون لا قال فيقول فكيف لو راوها قال فيقولون لو راوها لكانوا اشد لها طلبا واشد عليها حرصا قال فيقول فمن اي شيء يتعوذون

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو اسی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ان سے یہ روایت اس سے زیادہ طویل اور مکمل مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی "اللہم انفعنی" الخ یا اللہ آپ نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور مزید نفع بخش علم عطا فرما میرے علم میں اضافہ فرما ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں حالت عذاب (کفر وغیرہ) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں زمین میں پھرتے رہتے ہیں جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اس مجلس کو نچلے آسمان تک گھیر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں ہم نے تیرے بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد اور بزرگی بیان کرتے اور تیرا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں (یا اللہ) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو پہلے سے کہیں زیادہ تحمید و بزرگی بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استفسار فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کیفیت ہوتی؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو سخت شدید طلب و حرص کرتے۔ حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ ارشاد فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب

بِي وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنِ الْأَعْمَشِ فِي تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا يَعْنِي بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَهٰكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالُوْا إِنَّمَا مَعْنَاهُ يَقُوْلُ إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ بِطَاعَتِي وَبِمَا أَمَرْتُ تُسَارِعُ إِلَيْهِ مَغْفِرَتِي وَرَحْمَتِي۔

١٥٢٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ مِنْهُ

١٥٣٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ أَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا

بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اگر میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتی ہے اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میری رحمت پورا ہاتھ اس کی جانب بڑھتی ہے اگر چل کر آتا ہے تو میری رحمت تیز دوڑتے ہوئے اس کے قریب پہنچتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے رحمت اور مغفرت کے ساتھ قرب مراد ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے کہ جب بندہ اطاعت اور میرے حکم کی بجا آوری کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میری رحمت و مغفرت اس کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے، فتنہ دجال سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

زہر سے حفاظت کا وظیفہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے "اعوذ بکلمات اللہ التامات" تو اسے اس رات زہر نقصان نہیں دے گا۔ سہیل فرماتے ہیں ہمارے گھر والوں نے یہ دعا سیکھی اور وہ ہر رات اسے پڑھا کرتے تھے۔ (پس ایک روز) ان میں سے ایک لڑکی کو (بچھو وغیرہ نے) ڈسا تو اسے کوئی درد محسوس نہ ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مالک بن انس نے

الحديث عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن عمرو عن جابر هذا الحديث عن سهيل وحديث كثير فيه عن أبي هريرة۔

باب ٥٠٤

١٥٢١۔ حدثنا يحيى بن موسى حدثنا وكيع حدثنا أبو فضالة الفرج بن فضالة عن أبي سعيد المقبري أن أبا هريرة قال دعاء حفظته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لا أدعه اللهم اجعلني أعظم شكرك وأكثر ذكرك وأتبع نصيحتك وأحفظ وصيتك هذا حديث غريب۔

باب ٥٠٥

١٥٢٢۔ حدثنا يحيى بن موسى حدثنا أبو معاوية حدثنا ليث هو ابن أبي سليم عن زياد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل يدعو الله بدعاء إلا استجيب له فإما أن يعجل له في الدنيا وإما أن يدخر له في الآخرة وإما أن يكفر عنه من ذنوبه بقدر ما دعا ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم أو يستعجل قالوا يا رسول الله وكيف يستعجل قال يقول دعوت ربي فما استجاب لي هذا حديث غريب من هذا الوجه۔

١٥٢٣۔ حدثنا يحيى حدثنا يعلى بن عبيد حدثنا يحيى بن عبيد الله عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يرفع يديه حتى يبدو إبطه

اسے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے اسے حضرت سہیل سے روایت کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

کلمات تشکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سیکھی جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ "اللّٰھم اجعلنی اعظم شکرک" الخ۔ اے اللہ! میں تیرا بہت بڑا شکر اور ذکر کرتا ہوں، تیرے حکم کا تابع ہوں اور تیری وصیت کو یاد رکھتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

قبولیت دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ بھی اپنے رب سے دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اسے بعینہٖ دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا دعا کے مطابق اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ ہو اور جلدی نہ کرے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا یہ کہنا کہ یا اللہ میں نے دعا مانگی تو نے قبول ہی نہیں فرمائی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے یہاں تک اس کی بغل ظاہر ہو جائے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے

يَسْأَلُ اللّٰهَ مَسْأَلَةً إِلَّا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي.

١٥٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ نَهَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

وہ عطا فرماتا ہے جب تک کہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا یوں کہہ کر ہی لے۔ مانگا میں نے مانگا مجھے نہ دیا گیا۔ زہری سے یہ حدیث بواسطہ ابو عبید مولی ابن ازہر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یعنی اس طرح نہ کہو کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کے بارے میں اچھا گمان حسن عبادت سے ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ ٥٠٦

١٥٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا الَّذِي يَتَمَنَّى فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

اچھی آرزو

حضرت عمر بن ابی سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا آرزو کرتا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی آرزوؤں میں سے اس کے لئے کیا لکھ لیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ٥٠٧

١٥٢٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اعضاء سے حصول نفع کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم متعنی" الخ یا اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں سے نفع دے اور انہیں میرا وارث بنا (یعنی سلامت رکھ) جو شخص مجھ پر ظلم کرے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب ۵

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الأَشْعَثِ السِّجْزِيُّ ثَنَا قَطَنٌ الْبَصْرِيُّ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَنَسٍ۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتَّى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ قَطَنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو تمام حاجات اپنے رب سے مانگنی چاہئیں یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے[1] یہ حدیث غریب ہے۔ متعدد افراد نے اسے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت بنانی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کیا۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ہی سے اپنے ضروریات مانگنی چاہئیں، یہاں تک کہ نمک اور جوتے کا تسمہ اگر ٹوٹ جائے، تو وہ بھی اسی سے مانگے۔ قطن کی روایت سے یہ اصح ہے۔

أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا، اولاد اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو، بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو، اور

[1] مراد یہ ہے کہ ہر چیز مستقل عطا فرماتا ہے لیکن اس کی عطا کے حصول کے لئے دنیوی اسباب و وسائل کا استعمال شرعی حکم ہے اس سے صرف نظر ناممکن ہے ۱۲ (مترجم)

اصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مِثْلَ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ نَوْفَلٍ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب و نسب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں رکھا۔ اور دونوں فریقوں کو بہتر بنایا پھر تمام قبائل کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر اس نے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پس میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبداللہ بن حارث سے ابن نوفل مراد ہیں۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ

حضرت مطلب بن وداعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کوئی بات سنی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا پھر قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے اچھے خاندان میں رکھا۔ اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔

الثوری عن یزید بن ابی زیاد نحو حدیث اسمٰعیل بن ابی خالد عن یزید بن ابی زیاد عن عبد اللہ بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب۔

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری سے بھی حدیث اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ کی مثل منقول ہے۔

۱۵۲۲ حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا سلیمان بن عبد الرحمٰن الدمشقی نا الولید بن مسلم نا الاوزاعی نا شداد ابو عمار حدثنی واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی هاشما من قریش واصطفانی من بنی هاشم هذا حدیث حسن غریب صحیح۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل (علیہ السلام) سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۵۲۳۔ حدثنا ابو همام الولید بن شجاع بن الولید البغدادی نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی هریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابی هریرۃ لا نعرفه الا من هذا الوجه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا اس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

باب

قیامت کا دولہا

۱۵۲۴۔ حدثنا الحسین بن یزید الکوفی نا عبد السلام بن حرب عن لیث عن الربیع بن انس عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطیبهم اذا وفدوا وانا مبشرهم اذا ایسوا لواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر هذا حدیث حسن غریب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی اٹھنے والا ہوں۔ جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا وہ ناامید ہوں گے تو میں ہی ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں گا اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میرے لئے زمین شق ہوگی۔ اور مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کی داہنی جانب کھڑا ہوں گا۔ اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی شخص کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۱۱۵

طلب وسیلہ

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا سُفْيَانُ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبٌ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَكَعْبٌ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى عَنْهُ غَيْرَ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم سے میرے لئے وسیلہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ جسے صرف ایک شخص پائے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے کعب معروف نہیں ہیں۔ ان سے لیث بن ابی سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میں میری مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اسے نہایت خوبصورت مکمل اور اچھا بنایا البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کے ارد گرد چکر لگانے اور اسے دیکھ کر متعجب ہونے لگے اور کہنے لگے۔ کاش اس ایک اینٹ کی جگہ بھی پوری ہو جاتی۔ انبیاء کرام میں میں ہی وہ اینٹ کی جگہ ہوں۔ اسی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قیامت کے دن انبیاء کا

وَخَطِيبُهُمْ وَصَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ فَخْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ نَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ هٰذَا قُرَشِيٌّ وَهُوَ مِصْرِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ شَامِيٌّ۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ

امام، خطیب اور شفیع ہوں گا دراس پر (مجھے) فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں، میرے ہاتھ میں تعریف کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں، آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے پھر میں ہی سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بیشک وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ عبدالرحمن بن جبیر قرشی مصری ہیں اور عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر شامی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چند صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں آپ تشریف لائے جب قریب پہنچے تو انہیں گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ آپ نے سنا کہ ان میں سے بعض نے کہا تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، دوسرے نے

الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِيَ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

دن مدینہ طیبہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی ہم نے ابھی اپنے ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے اور ابھی تدفین ہی میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا۔

بَابُ ٥١٢ مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ولادت باسعادت

١٥٥٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ قَالَ وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ قَالَ وَرَأَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ أَخْضَرَ مُحِيلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

مطلب بن عبداللہ اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے اور میں نے ابرہہ کے ہاتھی کی لید سبز رنگ میں بدلی ہوئی دیکھی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ٥١٣ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آغاز نبوت

١٥٥٤۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف چلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ تھے جب راہب کے پاس پہنچے تو وہ (ابو طالب) اترے اور لوگ بھی اپنے کجاوے کھولنے لگے۔ راہب ان کی طرف نکل آیا حالانکہ اس سے پہلے وہ لوگ یہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ان کی طرف متوجہ ہوتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں لوگ ابھی کجاوے کھول رہے تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ

الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا
يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ
رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ
فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ
الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ
لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ
أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ
إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ
بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ
مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا
فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ فَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ
فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ
فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ
إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ
عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ
قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ
أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِنْ
رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا
بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ
فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا أَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ
خَارِجٌ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ
إِلَيْهِ بِأُنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بُعِثْنَا
إِلَى طَرِيقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ
هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوا إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ
بِطَرِيقِكَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللّٰهُ
أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ
رَدَّهُ قَالُوا لَا قَالَ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ
أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ
تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے اس نے انہیں
تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے وہ سردارانِ قریش نے اس سے
پوچھا تمہیں کس نے بتایا اس نے کہا جب تم لوگ عقبہ سے چڑھے تو کوئی
پتھر اور درخت سجدہ کئے بغیر نہ رہا۔ اور وہ صرف نبی کو سجدہ کرتے ہیں
نیز میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے
نیچے سیب کی شکل میں ہے پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں
کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ اونٹوں
کو چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا ان کو بلاؤ۔ آپ تشریف لائے تو
سر کے اوپر بادل سایہ فگن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام
لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جب آپ تشریف فرما
ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا درخت کے
سائے کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے راوی فرماتے ہیں کہ راہب ان کے
پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ
کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو ان کی صفات کے ساتھ پہچان
لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات
آدمی روم کی طرف سے آرہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال
کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے
کہ یہ نبی اس مہینے میں باہر (گھر سے باہر) نکلنے والے ہیں اس
لئے ہر راستے پر لوگ بھیجے گئے ہیں اور ہمیں انکی خبر ملی تو
ہمیں اس راستے کی طرف بھیجا گیا۔ راہب نے پوچھا کیا تمہارے
پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں آپ کے
اس راستے کی خبر دی گئی ہے۔ اس نے کہا بتاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ
کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے؟ انہوں نے
کہا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور
آپ کے ساتھ مقیم رہے۔ پھر راہب نے کہا میں تمہیں قسم دیکر
پوچھتا ہوں ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب چنانچہ
وہ ابو طالب کو مسلسل قسم دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ کو
واپس کر دیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت

فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ کو زاد راہ کے طور پر روٹیاں اور زیتون دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ بُعِثَ

بعثت نبوی

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نزول قرآن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس تھی۔ اس کے بعد آپ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور مدینہ طیبہ میں دس سال رہے تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر مبارک میں ہوا۔ محمد بن بشار نے ہم سے یونہی بیان کیا، اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے اسی طرح روایت کیا۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت دراز تھے اور نہ ہی آپ کا قد بہت پست تھا رنگ مبارک نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، بال مبارک نہ بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا[1]۔ اس وقت آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی

---

[1] محدثین کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال تھی۔

شعرة بيضاء هذا حديث حسن صحيح۔

باب ٥١٥ ما جاء في آيات نبوة النبي صلى الله عليه وسلم وما قد خصه الله به

١٥٥٨۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالا نا ابو داود الطيالسي نا سليمان بن معاذ الضبي عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بمكة حجرا كان يسلم علي ليالي بعثت اني لاعرفه الآن هذا حديث حسن غريب۔

١٥٥٩۔ حدثنا محمد بن بشار نا يزيد بن هارون نا سليمان التيمي عن ابي العلاء عن سمرة بن جندب قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نتداول من قصعة من غدوة حتى الليل يقوم عشرة ويقعد عشرة قلنا فما كانت تمد قال من اي شيء تعجب ما كانت تمد الا من ههنا واشار بيده الى السماء هذا حديث حسن صحيح وابو العلاء اسمه يزيد بن عبد الله بن الشخير۔

باب ٥١٦

١٥٦٠۔ حدثنا عباد بن يعقوب الكوفي نا الوليد بن ابي ثور عن السدي عن عباد بن ابي يزيد عن علي بن ابي طالب قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمكة فخرجنا في بعض نواحيها فما استقبله جبل ولا شجر الا وهو يقول السلام عليك يا رسول الله هذا حديث حسن غريب وروى غير واحد عن الوليد بن ابي ثور وقالوا

سفید ہو گئے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علاماتِ نبوت اور آپ کی خصوصیات

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے دس آدمی (کھا کر) اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ ابو العلاء کہتے ہیں ہم نے پوچھا وہ کھانا کیسے بڑھ جاتا تھا؟ حضرت سمرہ نے فرمایا تمہیں کس بات سے تعجب ہے ادھر سے بڑھتا تھا یہ کہہ کر انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو العلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف کی طرف گئے تو جو پہاڑ اور پتھر آپ کے سامنے آتا . . . السلام علیک یا رسول اللہ کہتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے ولید بن ثور سے روایت کیا۔ فروہ بن ابی المغراء بھی ان ہی راویوں میں

عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْمُغْرَاءِ.

سے ہیں۔

بَابٌ

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ فَلَمَّا صَنَعُوا لَهُ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

کھجور کے تنے کا رونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے آپ کے لئے منبر بنوایا جب آپ نے اس پر تشریف فرما کر خطبہ دیا، تو وہ تنہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کے پیچھے روتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لائے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابر، ابن عمر، سہل بن سعد، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دیگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر آپ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گرا، پھر آپ نے فرمایا واپس ہو جاؤ، وہ واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کیا

بَابٌ

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ نَا أَبُو زَيْدِ بْنُ أَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

دست مبارک کی برکت

حضرت ابوزید اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی۔ عزرہ

أَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ أَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرٰى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَمْكُثَ وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

ارادہ فرمایا تو آپ کی ابتدا یوں ہوئی کہ آپ کا ہر خواب روز روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ اس حالت پر رہے اور آپ کے لئے خلوت محبوب کر دی گئی چنانچہ آپ کو کوئی چیز تنہائی سے زیادہ پسند نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٢٢٢

١٥٦٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْآيَاتِ عَذَابًا وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

معجزات کی برکت

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ معجزات کو عذاب سمجھتے ہو ہم عہد رسالت میں انہیں باعث برکت سمجھا کرتے تھے، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانے سے تسبیح کی آواز سنتے تھے (ایک مرتبہ) آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا آپ نے اس میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکلنے لگا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے مبارک پانی اور آسمانی برکت کی طرف آؤ یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٢٢٣ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٦٨۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ هُوَ ابْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ

کیفیت نزول وحی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اترتی تھی؟ آپ نے فرمایا کبھی تو گھنٹی بجنے کی آواز کی طرح آتی اور یہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت ہوتی تھی، کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا وہ مجھ سے گفتگو کرتا وہ جو کچھ کہتا میں اسے یاد رکھتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر نہایت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ٥٢٤ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٦٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ٥٢٥

١٥٧٠۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ٥٢٦

١٥٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ٹھنڈے دنوں میں وحی ہوتی اور جب ختم ہوتی تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حلیہ مبارکہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سرخ لباس کے لمبے بالوں والے کسی شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں پر پڑے ہوتے دونوں شانوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا آپ نہ بہت پست قد تھے اور نہ ہی زیادہ دراز قد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

چاند جیسا چہرہ

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور تلوار کی طرح تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ چاند کی مثل تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بے مثل رسول

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد والے تھے اور نہ ہی پست قد کے تھے ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ سر مبارک بڑا، ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی لمبی سی لکیر تھی۔ آپ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع نے بواسطہ والد مسعودی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

باب ۲۵

۱۵۴۲۔ حدثنا أبو جعفر محمد بن الحسين بن أبي حليمة من قصر الأحنف وأحمد بن عبدة الضبي وعلي بن حجر المعنى واحد قالوا نا عيسى بن يونس نا عمر بن عبد الله مولى غفرة حدثني إبراهيم بن محمد من ولد علي بن أبي طالب قال كان علي إذا وصف النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد وكان ربعة من القوم لم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم وكان في الوجه تدوير أبيض مشرب أدعج العينين أهدب الأشفار جليل المشاش والكتد أجرد ذو مسربة شثن الكفين والقدمين إذا مشى تقلع كأنما يمشي في صبب وإذا التفت التفت معا بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين أجود الناس صدرا وأصدق الناس لهجة وألينهم عريكة وأكرمهم عشرة من رآه بديهة هابه ومن خالطه معرفة أحبه يقول ناعته لم أر قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم هذا حديث ليس إسناده بمتصل قال أبو جعفر سمعت الأصمعي يقول في تفسير صفة النبي صلى الله عليه وسلم الممغط الذاهب طولا قال وسمعت أعرابيا يقول في كلامه تمغط في نشابته أي مدها مدا شديدا وأما المتردد فالداخل بعضه في بعض قصرا وأما القطط فالشديد الجعودة والرجل الذي في شعره حجونة أي ينحني قليلا وأما المطهم فالبادن الكثير اللحم

حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے۔ آپ نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت پست تھے بلکہ درمیانہ قد تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھنگریالے تھے۔ چہرہ مبارک نہ تو بالکل پُر گوشت تھا اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے اور درمیان کی جگہ بھی پُر گوشت تھی۔ بدن مبارک پر معمول سے زیادہ بال نہ تھے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی، ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُر گوشت تھے چلتے وقت قوت کے ساتھ پیر اٹھاتے گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں کسی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر توجہ فرماتے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دل اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت، اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ آپ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا، اور آپ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مانوس ہو کر فدا ہو جایا کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے میں نے آپ سے پہلے اور آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ ابو جعفر کہتے ہیں میں نے اصمعی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بارے میں کہتے تھے ممغط کے معنی دراز قد کے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے ایک اعرابی سے سنا

باب ٥٢

١٥٧٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِثْلُ هٰذَا۔

١٥٧٦۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ نَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا تَبَسُّمًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

باب ٥٣ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

١٥٧٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَاْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِي رِمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَعَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ وَاَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

١٥٧٨۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ نَا اَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرٍ

عادتِ تبسم

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے یزید بن ابی حبیب سے بھی اسی کی مثل مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ لیث بن سعد کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مہرِ نبوت

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میری خالہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا اور دونوں کاندھوں کے درمیان مہرِ نبوت کو دیکھا تو وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح تھی۔ اس باب میں حضرت سلمان، قرہ بن ایاس مزنی، جابر بن سمرہ، ابو رمثہ، بریدہ اسلمی، عبداللہ بن سرجس، عمرو بن اخطب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

بن سمرة قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني الذي بين كتفيه غدة حمراء مثل بيضة الحمامة هذا حديث حسن صحيح.

باب ۵۳۳

۱۵۷۹ حدثنا احمد بن منيع نا عباد بن العوام انا الحجاج هو ابن ارطاة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان في ساقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك الا تبسما وكنت اذا نظرت اليه قلت اكحل العينين وليس باكحل صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح غريب.

باب ۵۳۴

۱۵۸۰ حدثنا احمد بن منيع نا ابو قطن نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوش العقب هذا حديث حسن صحيح.

۱۵۸۱ حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوش العقب قال شعبة قلت لسماك ما ضليع الفم قال واسع الفم قلت ما اشكل العينين قال طويل شق العين قلت ما منهوش العقب قال قليل اللحم هذا حديث حسن صحيح.

باب ۵۳۵

۱۵۸۲ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة

دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کبوتری کے انڈے کی طرح گوشت کی سرخ گلٹی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سرمگیں آنکھیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں، ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ ایسی بات نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

کشادہ رو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ رو تھے آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ شعبہ فرماتے ہیں میں نے سماک سے پوچھا "ضلیع الفم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کشادہ دہن۔ میں نے پوچھا "اشکل العینین" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا آنکھوں کے کنارے لمبے۔ میں نے پوچھا "منہوش العقب" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کم گوشت والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حسن بے مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُكْتَرِثٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ چہرۂ انور میں سورج چمکتا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا بھی کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی ہم (چلتے وقت) اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بلا تکلف چلتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابٌ ٥٣٥

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت۔

١٥٨٣۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَّاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ وَرَاَیْتُ جِبْرِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہلکا پھلکا قبیلہ شنوءہ کے مردوں جیسا پایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے زیادہ مشابہ حضرت عروہ بن مسعود کو پایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو انہیں تمہارے ساتھی (یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زیادہ مشابہ پایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو ان سے زیادہ مشابہ دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ ٥٣٦ مَا جَاءَ فِیْ سِنِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِیْنَ مَاتَ۔

عمر شریف

١٥٨٤۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَیَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَا نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ نَا عَمَّارٌ مَّوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پینسٹھ سال کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا۔

١٥٨٥۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ نَا عَمَّارٌ مَّوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوا۔ یہ حدیث حسن الاسناد بھی ہے۔

حَسَنُ الْإِسْنَادِ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ ٥٣٧

١٥٨٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِي يُوْحٰى إِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَدَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِدَغْفَلٍ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

بَابٌ ٥٣٨

١٥٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ ٥٣٩

١٥٨٨۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِي حَدِيْثِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا۔

ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اس باب میں حضرت عائشہ، انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ دغفل بن حنظلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں۔ حضرت ابن عباس، عمرو بن دینار رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

جریر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا وصال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔ یہ حدیث حسن

ایک اور باب۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه واسمه عبد الله بن عثمان ولقبه عتيق

۱۵۸۹۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا الثوري عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبرأ إلى كل خليل من خلته ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابن أبي قحافة خليلا وإن صاحبكم خليل الله هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن أبي سعيد وأبي هريرة وابن عباس وابن الزبير۔

۱۵۹۰۔ حدثنا إبراهيم بن سعيد الجوهري نا إسماعيل بن أبي أويس عن سليمان بن بلال عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة عن عمر بن الخطاب قال أبو بكر سيدنا وخيرنا وأحبنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث صحيح غريب۔

۱۵۹۱۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي نا إسماعيل بن إبراهيم عن الجريري عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أي أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كان أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت أبو بكر قلت ثم من قالت عمر قلت ثم من قالت ثم أبو عبيدة بن الجراح قال قلت ثم من قال فسكتت هذا حديث حسن صحيح۔

۱۵۹۲۔ حدثنا قتيبة نا محمد بن فضيل عن سالم بن أبي حفصة والأعمش وعبد الله بن صهبان وابن أبي ليلى وكثير النواء كلهم عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أهل الدرجات العلى

مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر خلیل کی دوستی سے آزاد ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بناتا اور تمہارا ساتھی تو اللہ کا دوست ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس صحابی سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا پھر کس سے؟ فرمایا حضرت عمر سے۔ میں نے کہا پھر کس سے؟ فرمایا ابوعبیدہ بن جراح سے۔ پوچھا پھر کس سے؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلیٰ درجات والوں کو نچلے درجے والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم افق میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو،

لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان ہی میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ ۵۴

١٥٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُعَلَّى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَمَنَّ إِلَيْنَا يَعْنِي أَمَنَّ عَلَيْنَا.

حضرت ابن ابی معلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جتنا چاہے دنیا میں رہے اور جو چاہے کھائے یا اپنے رب کے پاس آجائے۔ تو اس نے رب سے ملنے کو پسند کیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رو پڑے صحابہ کرام نے (ایک دوسرے سے) کہا کیا تمہیں اس شیخ پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں رہنے یا اپنے رب سے ملاقات کرنے کا اختیار دیا تو اس نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔ راوی فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ اور مال آپ پر فدا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پر جان و مال کے ذریعہ ابوقحافہ کے بیٹے سے زیادہ کسی نے احسان نہیں کیا اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو انہی کا ذکر بناتا لیکن مجھے ان سے محبت اور اخوت ایمانی ہے۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی اور تمہارا ساتھی تو اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے دوسری سند کے ساتھ بواسطہ ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر سے بھی مروی ہے۔

١٥٩٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ یا تو اسے دنیا کی آرائش سے جو چاہے دے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے۔ تو اس بندے نے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا اس شیخ کی طرف دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ لیکن درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے صحبت و مال کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ان کے اور میرے درمیان اسلامی بھائی چارہ ہے۔ اور مسجد کی طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

باب

١٥٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ نَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْقَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ابوبکر کے سوا سب کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر کو بناتا سنو! تمہارا ساتھی (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا خلیل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

صلى الله عليه وسلم إذ طلع أبو بكر وعمر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين يا علي لا تخبرهما. هذا حديث غريب من هذا الوجه والوليد بن محمد الموقري يضعف في الحديث وقد روي هذا الحديث عن علي من غير هذا الوجه وفي الباب عن أنس وابن عباس.

اللہ عنہما آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولین و آخرین میں سے جتنے جنتی ہیں ان میں سے انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام ادھیڑ عمر والوں کے یہ دونوں سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ولید بن موقری، حدیث میں ضعیف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی منقول ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۵۹۹۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزار حدثنا محمد بن كثير عن الأوزاعي عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر وعمر هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين لا تخبرهما يا علي. هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

۱۶۰۰۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم الدورقي حدثنا سفيان بن عيينة قال ذكره داود عن الشعبي عن الحارث عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين ما خلا النبيين والمرسلين لا تخبرهما يا علي.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

باب ۵۳۱

۱۶۰۱۔ حدثنا أبو سعيد الأشج حدثنا عقبة بن خالد حدثنا شعبة عن الجريري عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال أبو بكر ألست أحق الناس بها ألست أول من أسلم ألست صاحب كذا ألست صاحب كذا. هذا حديث غريب وقد رواه بعضهم عن شعبة عن الجريري عن أبي نضرة قال قال أبو بكر وهذا أصح.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بات کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے والا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں! بعض راویوں نے اسے بواسطہ شعبہ اور جریری، ابو نضرہ سے روایت کیا یہ اصح ہے۔

حدثنا بذلك محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن شعبة عن الجريري عن أبي نضرة قال قال أبو بكر فذكر نحوه بمعناه ولم يذكر فيه عن أبي سعيد وهذا أصح.

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ اور جریری اور ابو نضرہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی ذکر کی۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب

١٦٠٢- حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا الحكم بن عطية عن ثابت عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج على أصحابه من المهاجرين والأنصار وهم جلوس فيهم أبو بكر وعمر فلا يرفع إليه أحد منهم بصره إلا أبو بكر وعمر فإنهما كانا ينظران إليه وينظر إليهما ويتبسمان إليه ويتبسم إليهما. هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث الحكم بن عطية وقد تكلم بعضهم في الحكم بن عطية.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لاتے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے لیکن ان دو حضرات کے علاوہ کوئی بھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما، حضور کی طرف اور حضور ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

باب

١٦٠٣- حدثنا عمر بن إسماعيل بن مجالد بن سعيد نا سعيد بن مسلمة عن إسماعيل بن أمية عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم فدخل المسجد وأبو بكر وعمر أحدهما عن يمينه والآخر عن شماله وهو آخذ بأيديهما وقال هكذا نبعث يوم القيامة. هذا حديث غريب وسعيد بن مسلمة ليس عندهم بالقوي وقد روي هذا الحديث أيضا من غير هذا الوجه عن نافع عن ابن عمر.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ اقدس سے مسجد میں تشریف لائے حضرت ابوبکر و عمر آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے حضور نے فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

١٦٠٤- حدثنا يوسف بن موسى القطان البغدادي نا مالك بن إسماعيل عن منصور بن أبي الأسود عن كثير أبي إسماعيل عن جميع بن عمير التيمي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے حوض اور غار کے ساتھی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا (اسلام میں) یہ کان اور آنکھ (کی طرح) ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ عبداللہ بن حنطب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔

باب

نائبِ رسول

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کو کہو کر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نہ سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے پھر فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو کچھ نہ سنا سکیں گے لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا۔ تو رسول کریم نے فرمایا تم تو یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابو موسیٰ، ابن عباس اور سالم بن عبید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

امامت صدیق۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں کسی دوسرے کو امامت کرانا مناسب نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک جوڑا خرچ کیا اسے جنت میں آواز دی جائے گی اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے جو نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہدین سے ہوگا اسے باب جہاد سے بلایا جائے گا جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا اس کو صدقے کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو روزہ دار ہوگا۔ اسے باب ریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگرچہ سب دروازوں سے بلایا جانا ضروری نہیں لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہوگے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا اگر میں حضرت صدیق اکبر سے کسی دن سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا فرماتے ہیں میں نصف مال لے کر حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کے برابر اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أبقيت لأهلك قلت مثله وأتى أبو بكر بكل ما عنده فقال يا أبا بكر ما أبقيت لأهلك فقال أبقيت لهم الله ورسوله قلت لا أسبقه إلى شيء أبدا هذا حديث حسن صحيح.

سارا مال لے کر حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ان کے لیے اللہ اور رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں ان سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۳

١٦١٠۔ حدثنا أحمد بن منيع أخبرنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد نا أبي عن أبيه عن محمد بن جبير بن مطعم أن أباه جبير بن مطعم أخبره أن امرأة أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته في شيء فأمرها بأمر فقالت أرأيت يا رسول الله إن لم أجدك قال إن لم تجديني فأتي أبا بكر هذا حديث صحيح.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک خاتون، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی معاملے میں گفتگو کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی بات کا حکم فرمایا پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں آپ کو نہ پاؤں (تو کیا کروں؟) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۵۴

١٦١١۔ حدثنا محمد بن حميد نا إبراهيم بن المختار عن إسحاق بن راشد عن الزهري عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بسد الأبواب إلا باب أبي بكر وفي الباب عن أبي سعيد هذا حديث غريب من هذا الوجه.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۵

١٦١٢۔ حدثنا الأنصاري نا معن نا إسحاق بن يحيى بن طلحة عن عمه إسحاق بن طلحة عن عائشة أن أبا بكر دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أنت عتيق الله من النار فيومئذ سمي عتيقا هذا حديث غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن معن وقال عن موسى بن طلحة عن عائشة.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔ پس اس دن سے آپ کا نام عتیق ہو گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے معن سے روایت کیا ہے حضرت موسیٰ بن طلحہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔

إِلَى عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

ہے، ابن عمر کی روایت سے غریب ہے۔

بَابٌ

١٦١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكَّ خَارِجَةُ إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ ذَرٍّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو لوگ بھی اپنی رائے پیش کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی رائے دیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔ اس باب میں حضرت فضل بن عباس ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابٌ

١٦١٧ - حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ أَبِيْ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَأَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِي النَّضْرِ أَبِيْ عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما چنانچہ حضرت عمر نے دوسری صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے نضر ابو عمر کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ وہ منکر روایات روایت کرتا ہے۔

بَابٌ

١٦١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ الْوَاسِطِيُّ أَبُوْ مُحَمَّدٍ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَخِيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں مخاطب کیا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ نے تو یہ بات کہی لیکن میں نے رسول اللہ

وسلم فقال ابو بكر اما انك ان قلت ذاك فلقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما طلعت الشمس على رجل خير من عمر هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وليس اسناده بذلك وفي الباب عن ابي الدرداء.

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سورج کسی شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قائم نہیں اس باب میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۱۹۔ حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الله بن داود عن حماد بن زيد عن ايوب عن محمد بن سيرين قال ما اظن رجلا ينتقص ابا بكر وعمر يحب النبي صلى الله عليه وسلم هذا حديث غريب حسن.

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرنے والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا یہ حدیث غریب حسن ہے۔

باب ۵۵۶

۱۶۲۰۔ حدثنا سلمة بن شبيب نا المقرئ عن حيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان نبي بعدي لكان عمر بن الخطاب هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث مشرح بن هاعان.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف مشرح بن ہاعان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۵۷

۱۶۲۱۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رايت كاني اتيت بقدح لبن فشربت منه فاعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما اولته يا رسول الله قال العلم هذا حديث حسن صحيح غريب.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیا اور جو باقی بچا حضرت عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ حضور نے فرمایا "علم" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۲۲۔ حدثنا علي بن حجر نا اسماعيل بن جعفر عن حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت الجنة فاذا انا بقصر من ذهب فقلت لمن هذا القصر قالوا لشاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک نوجوان کا

وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ.

بَابٌ

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ.

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سے منقول ہے کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے واپسی پر ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجا ورنہ نہیں۔ چنانچہ اس نے بجانا شروع کیا اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ بدستور بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ پھر بھی بجاتی رہی۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو پھر بھی بجاتی رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف سرین کے نیچے رکھا اور اس پر بیٹھ گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ دف بجاتی رہی حضرت ابوبکر آئے بجاتی رہی حضرت علی آئے پھر بھی دف بجاتی رہی پھر حضرت عثمان آئے تو بھی بجاتی رہی لیکن اے عمر جب تم داخل ہوئے اس نے دف چھوڑ دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح بریدہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ہم نے ایک شور سنا اور بچوں کی آواز بھی سنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت رقص کر رہی ہے اور اس کے ارد گرد بچے جمع ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! آؤ

مُحَدَّثُونَ يَعْنِي مُفَهَّمُونَ

کی گئی۔

بَابٌ ۵۶۲

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس باب میں حضرت موسیٰ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۶۲۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعَى غَنَمًا لَهُ إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیئے نے آکر ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی بھیڑیا کہنے لگا جس دن درندوں کی بادشاہی ہوگی اور میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا، اس دن کیا کرو گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس پر ایمان لایا اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس دن وہاں لوگوں میں موجود نہ تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، سعد سے اس کی مثل روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا حضور نے فرمایا، احد! ٹھہرجا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ حدیث حسن

وَشَهِيدًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَهُ كُنْيَتَانِ يُقَالُ أَبُو عَمْرٍو وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ.

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی دو کنیتیں تھیں ابو عمرو اور ابو عبد اللہ۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حراء پر تشریف فرما تھے چٹان نے حرکت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ اس باب میں حضرت عثمان، سعید بن زید، ابن عباس، سہل بن سعد، انس بن مالک اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ ٥٦٥

اس باب کا عنوان نہیں ہے

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع حدیث ہے۔

بَابٌ ٥٦٦

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ حِرَاءَ حِينَ

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا گیا تو آپ مکان کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول

فتحرك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اثبت حراء فليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد قالوا نعم قال أذكركم بالله هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في جيش العسرة من ينفق نفقة متقبلة والناس مجهدون معسرون فجهزت ذلك الجيش قالوا نعم ثم قال أذكركم بالله هل تعلمون أن بئر رومة لم يكن يشرب منها أحد إلا بثمن فابتعتها فجعلتها للغني والفقير وابن السبيل قالوا اللهم نعم وأشياء عددها. هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث أبي عبد الرحمن السلمي عن عثمان

١٦٣٣ حدثنا محمد بن بشار نا أبو داود نا السكن بن المغيرة ويكنى أبا محمد مولى لآل عثمان قال نا الوليد بن أبي هشام عن فرقد أبي طلحة عن عبد الرحمن بن خباب قال شهدت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يحث على جيش العسرة فقام عثمان بن عفان فقال يا رسول الله علي مائة بعير بأحلاسها وأقتابها في سبيل الله ثم حض على الجيش فقام عثمان فقال يا رسول الله علي مائتا بعير بأحلاسها وأقتابها في سبيل الله ثم حض على الجيش فقام عثمان فقال علي ثلاث مائة بعير بأحلاسها وأقتابها في سبيل الله فأنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عن المنبر وهو يقول ما على عثمان ما عمل بعد هذه ما على عثمان ما عمل بعد هذه. هذا الحديث

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرا! ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ حاضرین نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت (غزوہ تبوک) کے موقع پر فرمایا کون ہے جو مقبول نفقہ خرچ کرے اس وقت لوگ مشقت اور تنگدستی میں مبتلا تھے۔ تو میں نے لشکر کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ انہوں نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ بیر رومہ سے کوئی شخص بلا قیمت پانی نہیں پا سکتا تھا۔ تو میں نے اسے خرید کر مالدار، محتاج اور مسافروں سب کے لیے وقف کر دیا حاضرین نے کہا "ہاں" آپ نے اور بھی کئی باتیں یاد دلائیں۔ یہ حدیث حسن ہے اس طریق یعنی ابو عبدالرحمن سلمی کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسرت کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کے راستہ میں سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں۔ حضور نے پھر ترغیب دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ کے راستے میں دو سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ترغیب دلائی تو حضرت عثمان پھر اٹھے اور عرض کیا میرے ذمہ اللہ کے راستے میں پالانوں سمیت تین سو اونٹ ہیں۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے آپ فرما رہے تھے اس کے بعد حضرت عثمان جو عمل بھی کریں، ان پر کوئی مواخذہ نہیں۔ (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت

عن أبي مسعود الجريري عن ثمامة بن حزن
القشيري قال شهدت الدار حين أشرف عليهم
عثمان فقال ائتوني بصاحبيكم اللذين ألباكم
علي قال فجيء بهما كأنهما جملان أو كأنهما
حماران قال فأشرف عليهم عثمان فقال أنشدكم بالله
والإسلام هل تعلمون أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب
غير بئر رومة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من يشتري بئر رومة فيجعل دلوه مع دلاء
المسلمين بخير له منها في الجنة فاشتريتها
من صلب مالي فأنتم اليوم تمنعوني أن أشرب
منها حتى أشرب من ماء البحر قالوا اللهم نعم
فقال أنشدكم بالله والإسلام هل تعلمون
أن المسجد ضاق بأهله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من يشتري بقعة آل فلان
فيزيدها في المسجد بخير له منها في الجنة
فاشتريتها من صلب مالي فأنتم اليوم
تمنعوني أن أصلي فيها ركعتين قالوا اللهم نعم
قال أنشدكم بالله والإسلام هل تعلمون
أني جهزت جيش العسرة من مالي قالوا اللهم
نعم قال أنشدكم بالله والإسلام هل
تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان على ثبير مكة ومعه أبو بكر وعمر وأنا
فتحرك الجبل حتى تساقطت حجارته بالحضيض
قال فركضه برجله فقال اسكن ثبير فإنما عليك
نبي وصديق وشهيدان قالوا اللهم نعم قال الله
أكبر شهدوا لي ورب الكعبة أني شهيد ثلاثا
هذا حديث حسن وقد روي من غير وجه
عن عثمان.

کو لاؤ جنہوں نے تمہیں میرے خلاف جمع کیا۔ راوی فرماتے
ہیں ان دونوں کو لایا گیا گویا کہ وہ دو اونٹ یا دو گدھے ہیں (پھر)
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوپر سے جھانک کر فرمایا میں تمہیں
اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں بیر رومہ کے
سوا اور کہیں میٹھا پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں
کے ڈول کے ساتھ (وقف کر دے) اس کے بدلے جنت
میں اس سے بہتر چیز ملے گی لہٰذا میں نے اسے اپنے ذاتی مال
سے خریدا اور آج تم مجھے اس سے پانی پینے نہیں دیتے یہاں
تک کہ میں سمندر کا پانی پیتا ہوں۔ حاضرین نے کہا ہاں خدایا ہاں
آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے
ہو کہ نمازیوں کے لیے مسجد تنگ ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کون ہے جو فلاں خاندان کی زمین خرید کر مسجد کو وسیع کر دے جنت
میں اسے اس سے بہتر چیز ملے گی تو میں نے وہ زمین اپنے ذاتی مال سے
خریدی اور آج تم مجھے اس میں دو رکعتیں پڑھنے سے روک رہے
ہو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم
دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے جیش
عسرت کے لیے سامان مہیا کیا۔ انہوں نے کہا ہاں خدایا ہاں۔ پھر
فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے
ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ
حضرت ابوبکر، عمر اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا۔ پہاڑ حرکت
کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر لگا کر فرمایا ثبیر! ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر ایک نبی ایک
صدیق اور دو شہید ہیں۔ حاضرین نے کہا ہاں
ٹھیک ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر!
ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں
تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ سے کئی طرق سے منقول ہے۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ۔

حضرت ابو الاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے تھے ان میں کئی صحابی بھی تھے۔ آخر میں حضرت مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو کھڑا نہ ہوتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا قریب ہونا بیان فرمایا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے کپڑے سے اپنا سر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس فتنہ و فساد کے دن یہ شخص ہدایت پر ہوگا حضرت مرہ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا "یہ شخص"؟ آپ نے فرمایا "ہاں"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابٌ ۵۶۵

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! شاید تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ ۵۶۶

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا شَاذَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا شَعَيْبٌ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی سے ہی (بقید حیات) کہا کرتے تھے ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۴۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا یہ اس میں مظلوم (شہید) ہوں گے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

بَابٌ

۱۶۴۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ اَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ اَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ عُثْمَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ

عثمان بن عبداللہ بن موہب سے ایک مصری آدمی نے حج کیا پھر اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتایئے اس گھر کی حرمت کی قسم کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے اس میں موجود نہ تھے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا "ہاں" اس شخص نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر کے دن بھی غائب تھے، آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا "اللہ اکبر" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آؤ! میں تجھے یہ امور وضاحت سے بتاؤں جن کے بارے میں تو نے پوچھا ہے جنگ احد کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور بخش دیا۔ جنگ بدر سے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی زوجیت میں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے لیے اس شخص جتنا ثواب اور مال غنیمت سے حصہ ہے جو بدر میں شریک ہوا اور بیعت رضوان سے آپ کا غائب ہونا تو اگر وادی مکہ میں کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ معزز ہوتا تو رسول اکرم

أخبرناه بما صنع علي وكان المسلمون إذا رجعوا من سفر بدءوا برسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه ثم انصرفوا إلى رحالهم فلما قدمت السرية سلموا على النبي صلى الله عليه وسلم فقام أحد الأربعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألم تر إلى علي بن أبي طالب صنع كذا وكذا فأعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قام الثاني فقال مثل مقالته فأعرض عنه ثم قام الثالث فقال مثل مقالته فأعرض عنه ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فأقبل إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم والغضب يعرف في وجهه فقال ما تريدون من علي ما تريدون من علي ما تريدون من علي إن عليا مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن من بعدي هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث جعفر بن سليمان

۱۶۳۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت أبا الطفيل يحدث عن أبي سريحة أو زيد بن أرقم شك شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه هذا حديث حسن غريب وروى شعبة هذا الحديث عن ميمون أبي عبد الله عن زيد بن أرقم عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وأبو سريحة هو حذيفة بن أسيد صاحب النبي صلى الله عليه وسلم

۱۶۳۸۔ حدثنا أبو الخطاب زياد بن يحيى البصري نا أبو عتاب سهل بن حماد نا المختار بن نافع نا أبو حيان التيمي عن أبيه عن علي

اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار آدمیوں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی نے ایسا کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا اٹھا اس نے بھی یہی کہا حضور نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر تیسرے نے اٹھ کر یہی کہا آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر چوتھے نے اٹھ کر وہ بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

◆ ◆ ◆

حضرت ابوسریحہ یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا میں مولی ہوں حضرت علی بھی اس کے مولیٰ ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ میمون ابو عبداللہ اور زید بن ارقم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کی۔ ابوسریحہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حذیفہ بن اسید مراد ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی ہجرت کے وقت

عن أبي هارون العبدي عن أبي سعيد الخدري قال إنا كنا لنعرف المنافقين نحن معشر الأنصار ببغضهم علي بن أبي طالب هذا حديث غريب وقد تكلم شعبة في أبي هارون العبدي وقد روي هذا عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد.

فرماتے ہیں ہم جماعت انصار، منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے شعبہ نے ابو ہارون عبدی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ بواسطہ اعمش اور ابو صالح بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

باب

١٦٥١۔ حدثنا واصل بن عبد الأعلى نا محمد بن فضيل عن عبد الله بن عبد الرحمن أبي نصر عن المساور الحميري عن أمه قالت دخلت على أم سلمة فسمعتها تقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن وفي الباب عن علي هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور کوئی مومن آپ سے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب

١٦٥٢۔ حدثنا إسماعيل بن موسى الفزاري ابن بنت السدي نا شريك عن أبي ربيعة عن ابن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله أمرني بحب أربعة وأخبرني أنه يحبهم قيل يا رسول الله سمهم لنا قال علي منهم يقول ذلك ثلاثا وأبو ذر والمقداد وسلمان وأمرني بحبهم وأخبرني أنه يحبهم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث شريك.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کا حکم فرمایا اور بتایا کہ میں بھی ان چار سے محبت کرتا ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ان کے نام بتا دیجیے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی بھی ان میں ہیں، تین مرتبہ فرمایا اور علاوہ ان کے، حضرت ابوذر، مقداد اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم دیا اور بتایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف

باب

١٦٥٣۔ حدثنا إسماعيل بن موسى نا شريك عن أبي إسحاق عن حبشي بن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي مني وأنا من علي ولا يؤدي عني إلا أنا أو علي هذا حديث

حضرت حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے میرے اور علی کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث

حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

١٦٥٤۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أَوْفَى۔

حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس حالت میں حاضر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفی سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابٌ

١٦٥٥۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى عَنْ عِيْسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيْ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ السُّدِّيِّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پکا ہوا پرندہ رکھا تھا۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس لا تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور کے ساتھ وہ پرندہ کھایا یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث سدی سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔ سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو پایا اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی دیکھا ہے۔

١٦٥٦۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِيْ وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب میں کچھ مانگتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے اور اگر میں خاموش رہتا تو حضور مجھ سے ابتداء فرماتے یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب

١٦٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُجْنِبَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ مِنِّي هٰذَا الْحَدِيثَ وَاسْتَغْرَبَهُ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی! میرے اور تیرے سوا کسی کو اس مسجد میں جنبی ہونا جائز نہیں علی بن منذر کہتے ہیں میں نے ضرار بن صرد سے اس حدیث کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا گزرنا مراد ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔
امام بخاری نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اسے غریب کہا۔

باب

١٦٦٢ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ وَمُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مسلم اعور محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں بواسطہ مسلم اور حبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنی مروی ہے۔

١٦٦٣ - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب ہے۔

۱۶۶۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد الزبيري عن شريك عن عبد الله بن عقيل عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وفي الباب عن سعد وزيد بن أرقم وأبي هريرة وأم سلمة.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی تعلق ہے، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اس باب میں حضرت سعد، زید بن ارقم، ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب

۱۶۶۵۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي نا إبراهيم بن المختار عن شعبة عن أبي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بسد الأبواب إلا باب علي هذا حديث غريب لا نعرفه عن شعبة بهذا الإسناد إلا من هذا الوجه.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اس سند کے ساتھ شعبہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۶۶۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا علي بن جعفر بن محمد قال أخبرني أخي موسى بن جعفر بن محمد عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه علي بن الحسين عن أبيه عن جده علي بن أبي طالب أن النبي صلى الله عليه وسلم أخذ بيد حسن وحسين فقال من أحبني وأحب هذين وأباهما وأمهما كان معي في درجتي يوم القيامة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث جعفر بن محمد إلا من هذا الوجه.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب

۱۶۶۷۔ حدثنا محمد بن حميد نا إبراهيم بن المختار عن شعبة عن أبي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس قال أول من

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے بواسطہ

صَلَّى عَلِيٌّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لاَ نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَأَبُو بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلاَمٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةُ.

شعبہ ابو بلج کی روایت سے ہم اسے محمد بن حمید کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے بعض علماء نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو وقت آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔

۳۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالاَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَمْزَةَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ يَزِيدَ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کو نہ مانا اور فرمایا سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام لائے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

باب ۵۸۲

۳۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ أَخِي يَحْيَى بْنِ عِيسَى الرَّمْلِيِّ نَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الأُمِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لاَ يُحِبُّكَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَلاَ يُبْغِضُكَ إِلاَّ مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِينَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہوگا۔ حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں میں اس دور کے لوگوں میں ہوں جن کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ شَرَاحِيلَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس میں تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہوئے سنا یا اللہ! اس

صلى الله عليه وسلم وهو يقول طلحة والزبير جاراي في الجنة هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

١٦٤٤۔ حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار نا عمرو بن عاصم عن إسحاق بن يحيى بن طلحة عن عمه موسى بن طلحة قال دخلت على معاوية فقال ألا أبشرك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول طلحة ممن قضى نحبه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث معاوية إلا من هذا الوجه.

باب

١٦٤٥۔ حدثنا محمد بن العلاء نا يونس بن بكير نا طلحة بن يحيى عن موسى وعيسى ابني طلحة عن أبيهما طلحة أن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا لأعرابي جاهل سله عمن قضى نحبه من هو وكانوا لا يجترئون على مسألته يوقرونه ويهابونه فسأله الأعرابي فأعرض عنه ثم سأله فأعرض عنه ثم سأله فأعرض عنه ثم إني اطلعت من باب المسجد وعلي ثياب خضر فلما رآني النبي صلى الله عليه وسلم قال أين السائل عمن قضى نحبه قال الأعرابي أنا يا رسول الله قال هذا ممن قضى نحبه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث أبي كريب عن يونس بن بكير وقد روى غير واحد من كبار أهل الحديث عن أبي كريب هذا الحديث وسمعت محمد بن إسماعيل يحدث بهذا عن أبي كريب ووضعه في كتاب الفوائد.

پڑوسی ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں خوشخبری دوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت معاویہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے ایک جاہل دیہاتی سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھو جو اپنی نذر پوری کر چکے کون لوگ ہیں؟ خود صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی تعظیم اور ڈر کی وجہ سے سوال کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ دیہاتی نے سوال کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا پھر سوال کیا تو آپ نے اب بھی منہ پھیر لیا پھر پوچھا تو آپ نے منہ پھیر لیا حضرت طلحہ فرماتے ہیں پھر میں مسجد کے دروازے سے سامنے ہوا مجھ پر سبز رنگ کا لباس تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو پوچھا نذر پوری کرنے والوں کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں جبکہ اکابر محدثین نے یہ حدیث ابوکریب سے روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا وہ بھی اسے ابوکریب سے روایت کرتے تھے انہوں نے کتاب الفوائد میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

١٦٧٦ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ بِأَبِي وَأُمِّي. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا آپ نے فرمایا (اے زبیر!) میرے ماں باپ تم پر قربان۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ٥٣٤

١٦٧٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو نَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ الْحَوَارِيُّ هُوَ النَّاصِرُ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری (مددگار) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ٥٣٥

١٦٧٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ أَبُو نُعَيْمٍ فِيهِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابو نعیم نے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ غزوہ احزاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پاس دشمن قوم کی خبر کون لائے گا؟ تین مرتبہ پوچھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابٌ ٥٣٦

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّي عُضْوٌ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کی صبح اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وصیت کے دوران فرمایا میرا کوئی عضو ایسا نہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ زخم شرمگاہ تک پہنچ گیا۔

ذلك إلى قرابتهم هذا حديث حسن غريب من
حديث حماد بن زيد.

مناقب عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف الزهري رضي الله عنه

١٦٢٠ - حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد بن أبي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وأبو عبيدة بن الجراح في الجنة. أخبرنا أبو مصعب قراءة عن عبد العزيز بن محمد عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عبد الرحمن بن عوف وقد روي هذا الحديث عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وهذا أصح من الحديث الأول.

١٦٢١ - حدثنا صالح بن مسمار المروزي نا ابن أبي فديك عن موسى بن يعقوب عن عمر بن سعيد عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه أن سعيد بن زيد حدثه في نفر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة في الجنة أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعلي وعثمان والزبير وطلحة وعبد الرحمن و

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابوبکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنت میں جائیں گے۔

ابومصعب نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمٰن بن حمید، حمید، سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس میں عبدالرحمٰن بن عوف کا ذکر نہیں۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

عبدالرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نے ایک مجلس میں ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمی جنت میں جائیں گے، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ راوی کہتے ہیں حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں

عُبَيْدَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُونِي بِاللّٰهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

سے خوش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا اے ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتائیے) دسواں کون ہے انہوں نے فرمایا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے۔ ابو اعور جنتی ہیں، یعنی میں خود دسواں آدمی ہوں۔ ابوالاعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی روایت سے اصح ہے۔

بَابٌ

١٦٨٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ قَالَ ثُمَّ تَقُولُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ تُرِيدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے) فرمایا تمہارا معاملہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے لیے اپنے بعد کے بارے میں پریشان کن ہے۔ اور تم پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (اے ابوسلمہ) اللہ تعالیٰ تمہارے والد عبدالرحمن بن عوف کو جنت کی سلسبیل سے پلائے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اس قدر بخشا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

١٦٨٣۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ نَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَوْصَى بِحَدِيقَةٍ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِيعَتْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ أَلْفٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لیے ایک باغ کی وصیت فرمائی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ أَبِي وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

مناقب حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

ان کے والد ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے

١٦٨٤۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا یا اللہ! حضرت سعد

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ۔

باب ۵۸۸

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي فَلْيُرِنِي امْرُؤٌ خَالَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے (ان جیسا) اپنا ماموں دکھائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ حضرت سعد کا تعلق زہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بھی قبیلہ بنی زہرہ سے تھیں اسی لیے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں۔

باب ۵۸۹

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَا سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا غزوۂ احد کے دن ان کے لئے فرمایا اے نوجوان تیر مارو تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں تیر پھینکو۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کی۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے بواسطہ عبداللہ بن شداد بن ہاد حضرت علی رضی

رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَا جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَوْلِيْ سَمِعْتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ يَقُوْلُ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا جنگ احد کے دن میں نے سنا آپ نے فرمایا اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیر پھینکو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

صالح مرد

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک رات بیدار رہے اس موقعہ پر آپ نے فرمایا کاش کوئی صالح مرد آج رات میری پاسبانی کرتا ام المومنین فرماتی ہیں اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاص ہوں آپ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ حضرت سعد نے عرض کیا میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ فکر ہوئی تو میں پاسبانی کی خاطر حاضر ہوا ہوں، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِي الْاَعْوَرِ وَاسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب حضرت ابو الاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نو (۹) آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گنہگار نہ ہوں گا

فی الجنة ولو شهدت علی العاشر لم آثم قیل وکیف ذاک قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بحراء فقال اثبت حراء فإنه لیس علیک إلا نبی أو صدیق أو شهید قیل ومن هم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وأبو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحة والزبیر وسعد وعبد الرحمن بن عوف قیل فمن العاشر قال أنا هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن سعید بن زید عن النبی صلی الله علیه وسلم.

١٦٩١ - حدثنا أحمد بن منیع نا حجاج بن محمد نا شعبة عن الحر بن الصیاح عن عبد الرحمن بن الأخنس عن سعید بن زید عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه هذا حدیث حسن.

مناقب أبی عبیدة بن عامر بن الجراح رضی الله تعالی عنه

١٦٩٢ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن أبی إسحاق عن صلة بن زفر عن حذیفة بن الیمان قال جاء العاقب والسید إلی النبی صلی الله علیه وسلم فقالا ابعث معنا أمینک قال فإنی سأبعث معکم أمینا حق أمین فأشرف لها الناس قال فبعث أبا عبیدة قال وکان أبو إسحاق إذا حدث بهذا الحدیث عن صلة قال سمعته منذ ستین سنة هذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عمر وأنس عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قال لکل أمة أمین وأمین هذه الأمة أبو عبیدة بن الجراح حدثنا محمد

پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حراء ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پھر پوچھا گیا وہ کون تھے؟ حضرت سعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ حضرت سعد نے فرمایا میں تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بواسطہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

احمد بن منیع نے بواسطہ حجاج بن محمد، شعبہ، حر بن صباح، عبدالرحمن بن اخنس اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مناقب حضرت ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا میں عنقریب تمہارے ساتھ (ایسا) امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ اس پر لوگ اس کے امیدوار ہوئے (آرزو مند ہوئے) اور پھر نبی اکرم نے حضرت ابوعبیدہ کو بھیجا۔ ابواسحاق جب صلہ بن زفر سے یہ حدیث روایت کرتے تو فرماتے کہ میں نے یہ روایت صلہ سے ساٹھ سال سے سن رکھی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بحضرت ابن عمر اور حضرت انس سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ محمد بن بشار بواسطہ مسلم بن قتیبہ ابو داؤد، شعبہ اور ابو اسحاق حضرت صلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

بن بشار نا سلم بن قتيبة نا ابو داود عن شعبة عن ابي اسحاق قال قال حذيفة قلب صلة بن زفر من ذهب.

۱۷۹۳۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا اسمٰعيل بن ابراهيم عن الجريري عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة اي اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كان احب اليه قالت ابو بكر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبيدة بن الجراح قلت ثم من فسكتت.

۱۷۹۴۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل ابو بكر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبيدة بن الجراح هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث سهيل.

مناقب ابي الفضل عم النبي صلى الله عليه وسلم وهو العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه.

۱۷۹۵۔ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث قال حدثني عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب ان العباس بن عبد المطلب دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم مغضبا وانا عنده فقال ما اغضبك قال يا رسول الله ما لنا ولقريش اذا تلاقوا بينهم تلاقوا بوجوه مبشرة واذا لقونا لقونا بغير ذلك قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمر وجهه ثم قال والذي

(امام ترمذی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں صلہ بن زفر سونے کا ہے (یعنی نہایت عمدہ راوی ہیں)

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا نبی اکرم کے نزدیک کون صحابی زیادہ محبوب تھے ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکر۔ میں نے پوچھا پھر کون، فرمایا حضرت عمر۔ میں نے پوچھا پھر کون؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ حضرت فرماتے ہیں میں نے پوچھا پھر کون زیادہ محبوب تھا اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کیا ہی اچھے آدمی ہیں، عمر کیا ہی اچھے انسان ہیں، اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح کیا ہی اچھے آدمی ہیں (رضی اللہ عنہم) یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل رضی اللہ عنہ سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حالت غصہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھا حضور اکرم نے پوچھا آپ کو غصہ کیوں آیا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور قریش کی عجیب حالت ہے جب باہم ملتے ہیں تو خوشی خوشی ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملاقات کرتے ہیں تو حالت ہی غیر ہوتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں رسول اللہ یعنی نبی اکرم غصہ میں آگئے یہاں تک کہ چہرۂ انور سرخ ہو گیا پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ

نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ہوگا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تم سے محبت نہ رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی، بے شک آدمی کا چچا، باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۹۵

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ أَوْ مِنْ صِنْوِ أَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ اور آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث ابوالزناد سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۹۶

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ وَكَانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِي صَدَقَتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب پیر کی صبح ہو تو تم بھی میرے پاس آنا اور اپنے صاحبزادوں کو بھی لانا تاکہ میں ایسی دعا مانگوں جو آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے نفع بخش ہو۔ حضرت عباس انہیں لے کر پیر کی صبح حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک چادر اوڑھا کر دعا مانگی یا اللہ! حضرت عباس اور ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت فرما۔ جو ایک گناہ بھی نہ چھوڑے یا اللہ تو ان کو ان کی اولاد میں محفوظ

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٦٩٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ. هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

١٧٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

١٧٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٧٠٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ نَا إِبْرَاهِيْمُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ

دیکھو یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا ہے، یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن جعفر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو ضعیف کہا ہے، یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر سے بہتر کسی نے جوتیاں پہنیں، نہ اونٹنی پر سوار ہوا اور نہ ہی گھوڑے کی زین پر سوار ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں باوجود زیادہ علم رکھنے کے صحابہ کرام سے قرآنی آیات کے بارے میں صرف اس لئے پوچھا کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ میں جب حضرت جعفر بن

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي حَتَّى يَذْهَبَ بِي إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أَسْمَاءُ أَطْعِمِينَا فَإِذَا أَطْعَمَتْنَا أَجَابَنِي وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدِينِيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

ابی طالب سے پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ مجھے اپنے گھر لے جاتے اور اپنی زوجہ سے فرماتے اے اسماء! ہمیں کھانا کھلاؤ جب وہ ہمیں کھانا کھلا کر فارغ ہو تیں۔ تو حضرت جعفر مجھے جواب دیتے۔ حضرت جعفر مساکین سے محبت رکھتے ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ابو المساکین کی کنیت سے پکارتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو مخزومی سے ابراہیم بن فضل مدنی مراد ہیں، بعض محدثین نے ان کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

١٧٠٣- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا جَرِيرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ الْكُوفِيُّ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ سفیان بن وکیع نے بواسطہ جریر اور ابن فضیل یزید سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ ابن ابی نعم سے مراد عبد الرحمن بن ابی نعم بجلی کوفی ہیں

١٧٠٤- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ النَّبَّالُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک رات کسی کام کے لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور باہر تشریف لائے آپ کے پاس کچھ لپٹا ہوا تھا۔ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا چیز ہے۔ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو پوچھا آپ نے کیا چیز لپیٹ رکھی ہے۔ آپ نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی

الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

رانوں پر ہیں، آپ نے فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ اور انہیں بھی جو ان سے محبت رکھیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ الْعَمِّيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَابْنُ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ۔

عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا اس کی طرف دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسہ) کو شہید کیا۔ اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے دنیا کے پھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے شعبہ نے اسے محمد بن ابی یعقوب سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن ابی نعم سے عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی مراد ہیں۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ نَا رَزِينٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی مبارک اور سر انور گرد آلود تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حسن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِي ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ۔

اور حسین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ ان کو سونگھتے اور اپنے ساتھ چپٹاتے یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۵۹۳

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا الْأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فِئَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ راوی فرماتے ہیں بیٹے سے مراد امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔

باب ۵۹۴

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ۔

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اتنے میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے انہوں نے لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور وہ گرتے پڑتے آرہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھایا اور سامنے بٹھا لیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے ”انما اموالکم واولادکم فتنۃ“ (بے شک تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہے) میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ وہ گرتے پڑتے آرہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر ان کو اٹھا لیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں اللہ تعالیٰ

رسول الله صلى الله عليه وسلم حسين مني وانا من حسين احب الله من احب حسينا حسين سبط من الاسباط هذا حديث حسن.

اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھے امام حسین اولاد میں سے ایک فرزند ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۱۔ حدثنا محمد بن يحيى نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن انس بن مالك قال لم يكن احد منهم اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي هذا حديث حسن صحيح.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا اسمعيل بن ابي خالد عن ابي جحيفة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان الحسن بن علي يشبهه هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابي بكر الصديق وابن عباس وابن الزبير.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۷۱۳۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي نا النضر بن شميل نا هشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين قالت حدثني انس بن مالك قال كنت عند ابن زياد فجيء براس الحسين فجعل يقول بقضيب في انفه ويقول ما رايت مثل هذا حسنا لم يذكر قال قلت اما انه كان من اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح غريب.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو وہ ایک چھڑی سے آپ کی ناک پر مارنے لگا اور کہا میں نے ان جیسا حسن نہیں دیکھا پھر ان کا (امام حسن رضی اللہ عنہ کا) ذکر کیوں ہوتا ہے حضرت انس فرماتے ہیں میں نے کہا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۴۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن ابي اسحق عن هاني بن هاني عن علي قال الحسن اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر الى الراس والحسين اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان اسفل من ذلك هذا حديث حسن غريب.

حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سینہ سے سر تک اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے نیچے آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيْئَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَّاَصْحَابِهٖ نُضِّدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحْبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّءُوْسَ حَتّٰی دَخَلَتْ فِي مَنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰی تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عمارہ بن عمیر سے روایت ہے جب عبیداللہ ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر مسجد کے صحن میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر رکھے گئے۔ تو میں ان کے پاس گیا لوگ کہہ رہے تھے آگیا آگیا۔ اچانک دیکھا کہ ایک سانپ آیا وہ ان سروں کے درمیان سے نکلتا ہوا ابن زیاد کے نتھنوں میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ لوگوں نے پھر کہا آگیا آگیا، دو یا تین مرتبہ اس نے اسی طرح کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۹۵

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَاَلَتْنِيْ اُمِّيْ مَتٰی عَهْدُكَ تَعْنِيْ بِالنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِيْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّيْ فَقُلْتُ لَهَا دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّی الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تم نے کب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ میں نے کہا، کئی دن سے میں حضور سے نہیں مل سکا۔ یہ سن کر وہ رنجیدہ ہوئیں۔ تو میں نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور تمہارے اور اپنے لئے دعائے مغفرت کراؤں، پس میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چل پڑے میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا میری آہٹ سن کر فرمایا کون ہے؟ حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے، اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے یہ ایک فرشتہ ہے جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے حاضر ہو کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف اسرائیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوَى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

١٧٧١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ إِلَى خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٧٧٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ

اور میرے گھر والے "اہل بیت" اس باب میں حضرت ابوذر، ابو سعید، زید بن ارقم، اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن ہے۔ زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی دوسرے اہل علم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ پروردۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آیت کریمہ "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا" حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دولت کدہ میں نازل ہوئی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر اوڑھا دی، حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آپ کے پیچھے تھے، انہیں بھی چادر اوڑھائی، پھر دعا مانگی یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گندگی دور رکھ اور انہیں خوب پاک وصاف بنا دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ہو اور خیر کی جانب ہو۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، معقل بن یسار، ابو حمراء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی۔ پس دیکھو کہ تم

الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما هذا حديث حسن غريب.

۱۴۲۳۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن كثير النواء عن أبي إدريس عن المسيب بن نجبة قال قال علي بن أبي طالب قال النبي صلى الله عليه وسلم إن كل نبي أعطي سبعة نجباء أو نقباء أو قال رقباء وأعطيت أنا أربعة عشر قلنا من هم قال أنا وابناي وجعفر وحمزة وأبو بكر وعمر ومصعب بن عمير وبلال وسلمان وعمار والمقداد وحذيفة وعبد الله بن مسعود هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن علي موقوفا۔

۱۴۲۴۔ حدثنا أبو داود سليمان بن الأشعث نا يحيى بن معين نا هشام بن يوسف عن عبد الله بن سليمان النوفلي عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبوا الله لما يغذوكم من نعمه وأحبوني بحب الله وأحبوا أهل بيتي بحبي هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من هذا الوجه۔

میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات نجیب و رفیق یا فرمایا رقیب عطا کئے گئے اور مجھے چودہ دیئے گئے۔ مسیب بن نجبہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے سبب محبت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح

مناقب حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم

۱۴۲۵۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا حميد بن عبد الرحمن عن داود العطار عن معمر عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرحم أمتي بأمتي أبو بكر وأشدهم في أمر الله عمر وأصدقهم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، احکام الٰہی میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حیا میں سب سے زیادہ سچے حضرت

حياءً عثمان بن عفان وأعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وأفرضهم زيد بن ثابت وأقرؤهم أبي بن كعب ولكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة بن الجراح. هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث قتادة إلا من هذا الوجه وقد رواه أبو قلابة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

١٧٢٦. حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي نا خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بن كعب إن الله أمرني أن أقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم فبكى. هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم.

١٧٢٧. حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا شعبة عن قتادة عن أنس بن مالك قال جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعة كلهم من الأنصار أبي بن كعب ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبو زيد قال قلت لأنس من أبو زيد قال أحد عمومتي. هذا حديث حسن صحيح.

١٧٢٨. حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل أبو بكر نعم الرجل عمر نعم الرجل أبو عبيدة بن الجراح نعم الرجل أسيد بن حضير نعم الرجل ثابت بن قيس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل

عثمان بن عفان، حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل، علم فرائض کے سب سے زیادہ عالم زید بن ثابت اور سب سے اچھے قاری حضرت ابی بن کعب ہیں رضی اللہ عنہم۔ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت قتادہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابو قلابہ نے بواسطہ حضرت انس، نبی کریم سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں "لم یکن الذین کفروا" پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا حضور اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابی بن کعب (یہ سنکر) رو پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چار صحابہ کرام نے قرآن پاک جمع کیا یہ چاروں انصاری تھے۔ حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کون سے ابو زید؟ انہوں نے فرمایا میرے ایک چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ بن جراح، اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح (یہ سب) کیا ہی اچھے انسان ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل سے

معاذ بن عمرو بن الجموح هذا حديث حسن إنما نعرفه من حديث سهيل.

١٧٢٩ - حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن أبي إسحاق عن صلة بن زفر عن حذيفة بن اليمان قال جاء العاقب والسيد إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالا ابعث معنا أمينك قال فإني سأبعث معكم أمينا حق أمين فأشرف لها الناس فبعث أبا عبيدة قال وكان أبو إسحاق إذا حدث بهذا الحديث عن صلة قال سمعته منذ ستين سنة هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن عمر وأنس عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة بن الجراح.

جانتے ہیں۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب، نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجیے۔ آپ نے فرمایا عنقریب میں تمہارے پاس ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہے لوگ اس کی طرح دیکھنے لگے پھر آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا راوی فرماتے ہیں ابو اسحٰق صلہ بن زفر سے یہ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے ہیں میں نے ان سے یہ حدیث ساٹھ سال سے سن رکھی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

مناقب سلمان الفارسي رضي الله عنه

مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

١٧٣٠ - حدثنا سفيان بن وكيع نا أبي عن الحسن بن صالح عن أبي ربيعة الإيادي عن الحسن عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الجنة تشتاق إلى ثلاثة علي وعمار وسلمان هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث الحسن بن صالح.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، حضرت علی، حضرت عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

مناقب عمار بن ياسر وكنيته أبو اليقظان رضي الله عنه

مناقب حضرت ابی الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

١٧٣١ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن أبي إسحاق عن هانئ بن هانئ عن علي قال جاء عمار بن ياسر يستأذن على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو۔

مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ وَهُوَ شَيْخٌ كُوْفِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ وَلَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلٰى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوٰى سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

پاک اور پاک کئے گئے کا آنا مبارک ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمار بن یاسر کو جب بھی دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا انہوں نے زیادہ سخت کو اختیار کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ کوفی شیخ ہیں۔ لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کے ایک بیٹے ہیں جن کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے وہ ثقہ ہیں یحییٰ بن آدم ان سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تمہارے پاس کتنی مدت رہوں گا۔ میرے بعد والوں کی پیروی کرنا۔ آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا نیز (فرمایا) حضرت عمار بن یاسر کے طریقہ پر چلنا اور عبداللہ بن مسعود تم کو جو بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابراہیم بن سعد نے اسے بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولیٰ ربعی اور ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ سالم مرادی کوفی نے بواسطہ عمرو بن ہرم اور ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار! خوشخبری ہو تمہیں باغی جماعت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي الْيَسَرِ وَحُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

مَنَاقِبُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ هُوَ أَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۷۳۶ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ يَمْشِي فِي الْأَرْضِ بِزُهْدِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو مُحَيَّاةَ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

قتل کرے گی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو، ابوالیسر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے غریب ہے۔

مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچے آدمی پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے اس کو اٹھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا ابوذر سے زیادہ سچے بولنے والے اور وعدہ پورا کرنے والے پر آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اٹھایا۔ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رشک کرنے والے کی طرح عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان کی یوں تعریف کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں تم بھی ان کی تعریف کرو"۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ بعض محدثین نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا حضرت ابوذر زمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد سے چلتے ہیں۔

مناقب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام کے بھتیجے عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

مكانهما من ابتغاهما وجدهما يقول ذلك ثلاث مرات فالتمسوا العلم عند أربعة رهط عند عويمر أبي الدرداء وعند سلمان الفارسي وعند عبد الله بن مسعود وعند عبد الله بن سلام الذي كان يهوديا فأسلم فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنه عاشر عشرة في الجنة وفي الباب عن سعد هذا حديث حسن غريب.

مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه

۱۷۳۹. حدثنا إبراهيم بن إسماعيل بن يحيى ابن سلمة بن كهيل حدثني أبي عن أبيه عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي من أصحابي أبي بكر وعمر واهتدوا بهدي عمار وتمسكوا بعهد ابن مسعود هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث ابن مسعود لا نعرفه إلا من حديث يحيى بن سلمة بن كهيل ويحيى بن سلمة يضعف في الحديث وأبو الزعراء اسمه عبد الله بن هانئ وأبو الزعراء الذي روى عنه شعبة والثوري وابن عيينة اسمه عمرو بن عمرو وهو ابن أخي أبي الأحوص صاحب ابن مسعود.

۱۷۴۰. حدثنا أبو كريب نا إبراهيم بن يوسف بن أبي إسحاق عن أبيه عن أبي إسحاق عن الأسود بن يزيد أنه سمع أبا موسى يقول لقد قدمت أنا وأخي من اليمن فما كنا حينا إلا أن عبد الله بن مسعود رجل من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم لما نرى

پھر فرمایا چار آدمیوں کے پاس علم ڈھونڈو عویمر ابو درداء سلمان فارسی، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھا پھر اسلام لائے (رضی اللہ عنہم) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے صحابہ کرام حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار کرنا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو لازم پکڑنا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یحییٰ بن سلمہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو زعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے۔ ابو زعراء جن سے شعبہ، ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے وہ ابوالاحوص کے بھتیجے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے، یہ حدیث

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْإِنْجِيْلُ وَالْفُرْقَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَخَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ نُسِبَ إِلَى جَدِّهِ۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِإِسْحَاقَ بْنِ عِيْسَى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ أَبِي

اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم سے قرآن حاصل کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ مجھے اچھا ہمنشیں عطا فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس عطا فرمائی۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہمنشیں کا سوال کیا تھا سو مجھے آپ مل گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں طلب خیر کے لئے آیا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ نے پوچھا کیا تمہارے پاس سعد بن مالک نہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان طہارت اور نعلین پاک اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں۔ رسول اللہ کے رازدار حضرت حذیفہ نہیں ہیں حضرت عمار جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی اور دو کتابوں والے سلمان جیسے لوگ نہیں ہیں۔ قتادہ فرماتے ہیں دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ خیثمہ عبدالرحمن بن ابی سبرہ کے فرزند ہیں اور دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اپنا خلیفہ مقرر فرماتے تو کیا اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کرتا پھر تم اس کی نافرمانی کرتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے لیکن جو کچھ حذیفہ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو اور حضرت عبداللہ جو کچھ پڑھائیں اسے پڑھو۔ عبداللہ بن عبدالرحمن راوی فرماتے ہیں میں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ حدیث ابو وائل سے مروی

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الرُّومِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

مَنَاقِبُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصْمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ

دوں گا۔ جبلہ فرماتے ہیں پس میں نے اپنی رائے سے بھائی کی رائے بہتر دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ ابن الرومی، علی بن مسہر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا اگر تم نے آج ان کی سرداری پر اعتراض کیا ہے تو ان سے پہلے تم ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم۔ وہ امارت کا اہل تھا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اور اس کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن جعفر اور عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی مرفوعاً حدیث روایت کی۔

مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض میں شدت آگئی تو میں بھی اور دوسرے لوگ بھی مدینہ منورہ اترے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خاموش ہو چکے تھے اس لئے گفتگو نہ فرمائی لیکن اپنے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھ دیتے اور پھر اٹھاتے میں سمجھ گیا کہ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

بْنُ مُوسَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَا يَا أُسَامَةُ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لَكِنِّي أَدْرِي ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ۔

مَنَاقِبُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ نَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا آپ چھوڑ دیں میں صاف کرتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! ان سے محبت کرو کیونکہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور عباس تشریف لائے انہوں نے کہا اسامہ! ہمارے لئے رسول اکرم سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا میں جانتا ہوں انہیں آنے دو چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم یہ بات پوچھنے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رضی اللہ عنہا) انہوں نے عرض کیا ہم اہل گھر والوں کی بابت پوچھنے نہیں آئے حضور اکرم نے فرمایا میرے اہل بیت میں سے وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے بھی انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہیں۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب۔ حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے چچا کو آخر میں رکھا آپ نے فرمایا وہ آپ سے ہجرت میں سابق ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ، عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب سے اسلام لایا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا، اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے

مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مسکراتے ہوئے دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنِيْ زَائِدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ إِلَّا تَبَسَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب سے میں مسلمان ہوا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی وقت نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا ہنستے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِيْ جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ أَبُوْ جَهْضَمٍ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاسْمُهُ مُوْسَى بْنُ سَالِمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابو جہضم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ وَقَدْ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے علم و حکمت عطا فرمائے۔ یہ حدیث حسن اس طریق یعنی عطاء کی روایت سے غریب ہے۔ عکرمہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِيْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا یا اللہ انہیں حکمت سکھا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا بِيَدِي قِطْعَةُ إِسْتَبْرَقٍ وَلَا أُشِيرُ بِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

مَنَاقِبُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے جب اس سے جنت کے کسی حصے کی طرف اشارہ کرتا ہوں تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جاتا ہے میں نے یہ واقعہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا حضرت حفصہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تیرا بھائی نیک شخص ہے۔ یا فرمایا حضرت عبداللہ صالح مرد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر چراغ دیکھا تو فرمایا اے عائشہ میرا خیال ہے حضرت اسماء کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ تم اس وقت تک نام نہ رکھنا جب تک میں نہ رکھوں۔ چنانچہ آپ نے اس بچے کا نام حضرت عبداللہ رکھا اور تحنیک کی (کھجور چبا کر تھوڑا سا ان کے تالو میں لگائی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری والدہ نے آپ کی آواز سن کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ انیس ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں۔ ان میں سے دو کو تو میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی آخرت میں امید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

هذا الحديث من غير وجه عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم.

دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۶۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس بن مالك عن أم سليم أنها قالت يا رسول الله أنس بن مالك خادمك ادع الله له قال اللهم أكثر ماله وولده وبارك له فيما أعطيته هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انس بن مالک آپ کے خادم ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ ان کے مال، اولاد اور جو کچھ ان کو عطا فرمائے اس میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۶۳۔ حدثنا زيد بن أخزم الطائي نا أبو داود عن شعبة عن جابر عن أبي نصر عن أنس قال كناني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقلة كنت أجتنيها هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث جابر الجعفي عن أبي نصر وأبو نصر هو خيثمة بن أبي خيثمة البصري روى عن أنس أحاديث۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت بقلہ رکھی تھی اور مجھے یہ پسند تھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو نصر سے خیثمہ بن ابی خیثمہ بصری مراد ہیں وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۴۔ حدثنا إبراهيم بن يعقوب نا زيد بن الحباب نا ميمون أبو عبد الله نا ثابت البناني قال قال لي أنس بن مالك يا ثابت خذ عني فإنك لن تأخذ عن أحد أوثق مني إني أخذته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم عن جبريل وأخذه جبريل عن الله عز وجل۔

ثابت بنانی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے ثابت۔ مجھ سے (علم) لے لو کیونکہ مجھ سے زیادہ معتبر سے نہیں لے سکو گے میں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا، آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اور انھوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے لیا ہے۔

۱۷۶۵۔ حدثنا أبو كريب نا زيد بن الحباب عن ميمون أبي عبد الله عن ثابت عن أنس بن مالك نحو حديث إبراهيم بن يعقوب ولم يذكر فيه وأخذه النبي صلى الله عليه وسلم عن جبريل هذا حديث

ابو کریب نے بواسطہ زید بن حباب، میمون ابی عبد اللہ اور ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یعقوب کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی، لیکن یہ مذکور نہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے لیا۔ یہ حدیث

غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ.

غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ يَعْنِي يُمَازِحُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اے دو کانوں والے! کہہ کر پکارتے ابو اسامہ کہتے حضور مزاحاً ایسا فرماتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يَجِيءُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَوَى عَنْهُ.

ابو خلدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کیا حضرت انس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے؟ ابو العالیہ نے کہا انہوں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور حضور نے دعا فرمائی حضرت انس کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دو مرتبہ پھل لگتا تھا۔ اور اس میں گل ریحان کا ایک پودا تھا جس سے مشک کی بو آتی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت بھی کی۔

مَنَاقِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سے جو کچھ سنتا ہوں یاد نہیں رہتا۔ آپ نے فرمایا چادر بچھاؤ۔ میں نے چادر بچھائی اور آپ نے کچھ پڑھ کر دم فرمایا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث سنیں لیکن ان میں سے ایک بھی نہ بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

بن أبي عدي عن شعبة عن سماك عن أبي الربيع عن أبي هريرة قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبسطت ثوبي عنده ثم أخذه فجمعه على قلبي قال فما نسيت بعده هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

۱۷۷۰ـ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم نا يعلى بن عطاء عن الوليد بن عبد الرحمن عن ابن عمر أنه قال لأبي هريرة يا أبا هريرة أنت كنت ألزمنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم وأحفظنا لحديثه. هذا حديث حسن.

۱۷۷۱ـ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن سعيد الحراني نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن مالك بن أبي عامر قال جاء رجل إلى طلحة بن عبيد الله فقال يا أبا محمد أرأيت هذا اليماني يعني أبا هريرة أهو أعلم بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم منكم نسمع منه ما لا نسمع منكم أو يقول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم يقل قال أما أن يكون سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم نسمع عنه وذلك أنه كان مسكينا لا شيء له ضيفا لرسول الله صلى الله عليه وسلم يده مع يد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنا نحن أهل بيوتات وغنى وكنا نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار لا نشك إلا أنه سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم نسمع ولا تجد أحدا فيه خير يتقول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم يقل. هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من

ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اپنا کپڑا بچھایا حضور اکرم نے اس کو سمیٹ کر میرے دل پر اکٹھا کر دیا اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوہریرہ! ہم میں سے تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے اور سب سے زیادہ حدیثیں یاد رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت مالک بن ابی عامر سے روایت ہے ایک شخص حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابومحمد! بتائیے تم میں سے کوئی اس یمنی یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننے والا ہے۔ ہم ان سے وہ باتیں سنتے ہیں جو تم سے نہیں سنتے یا وہ حضور کی طرف سے وہ باتیں کہتے ہیں جو تم نہیں کہتے۔ حضرت طلحہ نے جواب دیا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ کیونکہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ نہ تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے ان کا ہاتھ رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ اور ہم گھر بار والے اور مالدار تھے اس لئے ہم رسول اکرم کی خدمت میں صبح وشام حاضر ہوتے تھے۔ یقیناً انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی ہیں ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی خیر والے کو ایسا نہیں پاؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ بات کہے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن بکیر وغیرہ نے اسے

حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

اسے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنِ بِنْتِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبُوْ خَلْدَةَ نَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرٰى أَنَّ فِيْ دَوْسٍ أَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تم کس خاندان سے ہو۔ میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے ہوں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ قبیلہ دوس میں کوئی صاحب خیر بھی ہے۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا الْمُهَاجِرُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِيْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا أَوْ فِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں برکت کی دعا کیجئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا فرمایا اور دعائے برکت فرمائی۔ پھر مجھے فرمایا انہیں لے جاؤ اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو۔ اور جب اس کو لینا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر لے لو اور ان کو بکھیر کر نہ۔ پس میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجوریں اللہ کے راستے میں خرچ کیں۔ ہم خود اس سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے (پھر بھی) وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ بھی ٹوٹ گیا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَا تَفْرَقُ مِنِّيْ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ أَرْعٰى غَنَمَ أَهْلِيْ وَكَانَتْ

حضرت عبید اللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے پوچھا آپ کی کنیت ابوہریرہ کیسے پڑی؟ انہوں نے فرمایا تم مجھ سے ڈرتے نہیں؟ میں نے عرض کیا ڈرتا کیوں نہیں، اللہ کی قسم میں آپ سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بلی

لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِي فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

تھی میں اسے رات کو ایک درخت پر رکھ دیتا جب دن ہوتا تو اسے ساتھ لے جاتا اور اس کے ساتھ کھیلتا اس سے لوگوں نے مجھے ابوہریرہ کی کنیت سے پکارنا شروع کر دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث نہیں حضرت عبداللہ بن عمرو لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن عمیرہ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی یا اللہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اهْدِ بِهِ۔

حضرت ابوادریس خولانی سے روایت ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص بن عمیر بن سعد کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے عمیر کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا۔ عمیر نے کہا حضرت معاویہ کا ذکر بھلائی سے ہی کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا اللہ! ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت

مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ مِشْرَحٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

١٧٧٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ وَنَافِعٌ ثِقَةٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ لَمْ يُدْرِكْ طَلْحَةَ۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٧٨٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَأَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ سَمَاعًا مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے زیادہ معتبر مسلمان اور مومن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے بواسطہ ابن لہیعہ، مشرح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمرو بن عاص، قریش کے صالح لوگوں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ہم نافع بن عمر جمحی کی روایت سے پہچانتے ہیں، نافع ثقہ ہیں اور اس کی سند متصل نہیں۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا۔

مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام پر اترے لوگ وہاں سے گزرنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے، ابوہریرہ! یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے۔ آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کا یہ بندہ کتنا اچھا ہے۔ پھر پوچھتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے، فرماتے اللہ کا یہ بندہ کتنا برا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا خالد بن ولید ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید اللہ کا کتنا اچھا بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں حضرت ابوہریرہ سے زید بن اسلم کا سماع معلوم نہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرُمَيْثَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَعْنِي مِمَّا يَلِي

مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر متعجب ہو رہے ہو حالانکہ حضرت سعد بن معاذ کے جنتی رومال اس سے بھی اچھے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ان کے لئے رحمٰن کا عرش بھی متحرک ہوا۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر، ابو سعید اور رمیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کس قدر ہلکا جنازہ ہے اور یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کہ آپ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا فرشتے ان کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مناقب حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اس حیثیت سے تھے جس طرح کسی امیر کا سپاہی ہوتا ہے۔ انصاری (راوی) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امور میں وہ سپاہی کی طرح تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی

مِنْ أَمْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْأَنْصَارِيُّ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَنْصَارِيِّ۔

روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ نے انصاری سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں خچر یا گھوڑے پر سوار نہیں (بلکہ پیدل) تشریف لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى لَيْلَةِ الْبَعِيرِ مَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ يَقُولُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرَ اسْتَغْفَرَ لِي خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً كَانَ جَابِرٌ قَدْ قُتِلَ أَبُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَعُولُهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَرُّ جَابِرًا وَيَرْحَمُهُ بِسَبَبِ ذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ فِي حَدِيثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ البعیر میں میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور لیلۃ البعیر کا مطلب جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے یہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ انہوں نے اپنا اونٹ حضور پر فروخت کیا لیکن مدینہ تک سواری کی شرط لگائی۔ تو مطلب یہ ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں جس رات میں نے آپ کو اونٹ بیچا اس رات آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے اپنے پیچھے کئی بیٹیاں چھوڑیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کی کفالت فرماتے اور ان کے اخراجات برداشت کرتے اس لئے نبی اکرم ان کے ساتھ اچھا سلوک فرماتے اور ان کے لئے دعائے رحمت فرماتے۔ ایک حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَإِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا ثَوْبًا كَانُوْا إِذَا غَطَّوْا بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّوْا بِهِ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوْا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ نَحْوَهُ۔

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

مَنَاقِبُ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا مُوْسَى لَقَدْ أُعْطِيْتَ مِزْمَارًا

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے رضائے الٰہی کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوا۔ ہم میں سے بعض اپنے اجر میں کچھ پائے بغیر انتقال کر گئے اور بعض کے لئے پھل پک گئے اور وہ توڑ رہے ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے صرف ایک کپڑا چھوڑا۔ اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تو سر کی طرف کھسک جاتا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانک دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن ادریس، اعمش اور ابووائل، حضرت خباب بن ارت سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلود، پھٹے پرانے کپڑوں والے جنہیں لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے۔ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ابوموسیٰ! تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے خوش آوازی عطا کی گئی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، حضرت ابوہریرہ اور

مِنْ حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ.

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

١٧٩٠. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو حَازِمٍ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ الْأَعْرَجُ الزَّاهِدُ.

١٧٩١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهُ

١٧٩٢. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ مُوسَى وَقَدْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اٹھا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرتے تو پڑھتے "اللهم لا عيش الا عيش الآخرة فاغفر للانصار والمهاجره" یا اللہ زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اللهم لا عيش الا عيش الآخرة او یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے انصار و مہاجرین کو عزت بخش۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

فضائل صحابہ کرام

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ کو دیکھا۔ یحییٰ بن حبیب کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے مجھ سے فرمایا تم نے

رأيت طلحة قال يحيى وقال لي موسى وقعنا ما ينبغي ونحن نرجوا الله هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث موسى بن إبراهيم الأنصاري وروى علي بن المديني وغير واحد من أهل الحديث عن موسى هذا الحديث.

۱۷۹۳۔ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن عبيدة هو السلماني عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يأتي قوم من بعد ذلك تسبق أيمانهم شهاداتهم أو شهاداتهم أيمانهم وفي الباب عن عمر وعمران بن حصين وبريدة هذا حديث حسن صحيح۔

ما جاء في فضل من بايع تحت الشجرة۔

۱۷۹۴۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل النار أحد ممن بايع تحت الشجرة هذا حديث حسن صحيح۔

في من يسب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

۱۷۹۵۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود أنا شعبة عن الأعمش قال سمعت ذكوان أبا صالح عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فوالذي نفسي بيده لو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله

طلحہ کو دیکھا، وہ ہم سب اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ (سب سے) بہترین ہیں۔ پھر ان سے ملے ہوئے اور پھر ان سے متصل۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے آگے بڑھ جائیں گی اور ان کی قسمیں گواہیوں سے آگے بڑھ جائیں گی۔ اس باب میں حضرت عمر، عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شرکائے بیعت رضوان کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صحابہ کرام کو سب وشتم کرنے والے کی مذمت۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کو گالی نہ دو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ کرام کے ایک مد یا آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسین بن علی نے بواسطہ ابومعاویہ، اعمش اور ابوصالح حضرت ابوسعید

أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا عَبِيدَةُ بْنُ أَبِي رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے بعد انہیں اپنی کلام کا نشانہ نہ بنانا جس نے ان سے محبت کی اس نے میری خاطر ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا جس نے انہیں اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی (ناراض کیا) اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا[1] (نہیں جائے گا) یہ حدیث غریب ہے ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! حاطب ضرور جہنم میں داخل ہوگا آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی صحابی کسی علاقے میں انتقال کر جائے وہ قیامت

---

[1] یہ جد بن قیس منافق تھا اونٹنی کے چرانے کے بہانے بیعت کرنے سے چھپا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہیں ہوا۔ (کتب سیرت) مترجم ۔

حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

١٨٠٣ حدثنا أحمد بن منيع نا إسمعيل بن علية عن أيوب عن ابن أبي مليكة عن عبد الله بن الزبير أن عليا ذكر بنت أبي جهل فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال إنما فاطمة بضعة مني يؤذيني ما آذاها وينصبني ما أنصبها هذا حديث حسن صحيح هكذا قال أيوب عن ابن أبي مليكة عن ابن الزبير وقال غير واحد عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة ويحتمل أن يكون ابن أبي مليكة روى عنهما جميعا وقد رواه عمرو بن دينار عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة نحو حديث الليث.

١٨٠٤ حدثنا سليمان بن عبد الجبار البغدادي نا علي بن قادم نا أسباط بن نصر الهمداني عن السدي عن صبيح مولى أم سلمة عن زيد بن أرقم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي وفاطمة والحسن والحسين أنا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم هذا حديث غريب إنما نعرفه من هذا الوجه وصبيح مولى أم سلمة ليس بمعروف.

١٨٠٥ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد الزبيري نا سفيان عن زبيد عن شهر بن حوشب عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم جلل على الحسن والحسين وعلي وفاطمة كساء ثم قال اللهم هؤلاء أهل بيتي وخاصتي أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا فقالت أم سلمة وأنا معهم يا رسول الله قال إنك على خير هذا حديث حسن صحيح وهو أحسن شيء روي في هذا الباب وفي الباب عن أنس وعمر بن أبي سلمة وأبي الحمراء.

١٨٠٦ حدثنا محمد بن بشار نا عثمان بن

سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں مجھے وہ بات تکلیف دیتی ہے جو اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو اور جو بات اسے دکھ پہنچائے میرے لئے بھی پریشان کن ہے ایوب بواسطہ ابن ابی ملیکہ حضرت ابن زبیر سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے راوی بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہو سکتا ہے ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو۔ عمرو بن دینار نے بھی بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے حدیث لیث کی طرح روایت کی۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا جن سے تم لڑو گے میں بھی اس سے لڑوں گا اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری بھی صلح۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صبیح مولیٰ ام سلمہ معروف نہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن امام حسین علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر فرمایا یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں ان سے ناپاکی دور رکھ اور انہیں خوب ستھرا کر دے۔ حضرت ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا تم بہتری پر ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مروی روایات میں بہترین روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انس عمر بن ابی سلمہ اور ابوالحمراء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

بْنُ عُمَرَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللهِ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَائِنَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ حِينَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلَى ذٰلِكَ قَالَتْ إِنِّي إِذًا لَبَذِرَةٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ فَذَاكَ حِينَ ضَحِكْتُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ.

ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے بڑھ کر کسی کو عادات، حسنِ سیرت اور وقار میں مصطفیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا۔ ام المومنین فرماتی ہیں جب حضرت خاتونِ جنت تشریف لاتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے، انہیں چومتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، حضور کو چومتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو حضرت فاطمہ حاضر ہوئیں آپ پر جھک گئیں، آپ کا بوسہ لیا پھر سر اٹھایا اور رو پڑیں دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں۔ میں نے (دل میں) کہا میں تو حضرت فاطمہ کو عورتوں میں سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی لیکن آج معلوم ہوا کہ یہ بھی عام عورتوں کی طرح ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے ان سے کہا بتاؤ تو سہی کہ جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور پھر سر اٹھایا تو رو رہی تھیں۔ پھر دوبارہ جھک کر سر اٹھایا تو ہنس پڑیں اس کی کیا وجہ تھی؟ خاتونِ جنت نے فرمایا اگر میں اب راز فاش کرتی ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ اس مرض سے میرا وصال ہوگا تو میں رو پڑی پھر بتایا کہ اہلِ بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی یہ سن کر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے بھی مروی ہے۔

١٨٠٧۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ

حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا، ام المومنین نے فرمایا فاطمہ، عرض کیا گیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے شوہر جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا

فرماتی ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن علقمہ سے اسی سند کے ساتھ مرسل روایت کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ ابو اسامہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ روایت کیا۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں، فرماتی ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔ یا رسول اللہ! آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب بھی ہم صحابہ کرام کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آئی ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھتے تو ان

حدیث قط فسألنا عائشة إلا وجدنا عندها منه علما هذا حدیث حسن صحیح۔

کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۸۱۳۔ حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا معاویة بن عمرو عن زائدة عن عبد الملک بن عمیر عن موسی بن طلحة قال ما رأیت احدا افصح من عائشة هذا حدیث صحیح غریب۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۴۔ حدثنا ابراهیم بن یعقوب وغیر واحد قالوا نا یحیی بن حماد نا عبد العزیز بن المختار نا خالد الحذاء عن ابی عثمان النهدی عن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم استعمله علی جیش ذات السلاسل قال فاتیته فقلت یا رسول الله ای الناس احب الیک قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ذات السلاسل کے لشکر کا سردار مقرر فرمایا فرماتے ہیں میں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا عائشہ عرض کیا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۵۔ حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا یحیی بن سعید الاموی عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن عمرو بن العاص انه قال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب الناس الیک قال عائشة قال من الرجال قال ابوها هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه من حدیث اسمعیل عن قیس۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ سے پوچھا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد سے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اسماعیل، قیس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۸۱۶۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر الانصاری عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام وفی الباب عن عائشة وابی موسی هذا حدیث حسن صحیح وعبد الله بن عبد الرحمن بن معمر هو ابو طوالة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ کو عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی ثرید کو باقی کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر سے مراد ابو طوالہ انصاری مدنی ہیں اور

الانصاري في مهدي وغير فيه.

۱۸۱۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن أبي إسحاق عن عمرو بن غالب أن رجلا نال من عائشة عند عمار بن ياسر فقال اغرب مقبوحا منبوحا أتؤذي حبيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح.

۱۸۱۸۔ حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا أبو بكر بن عياش عن أبي حصين عن عبد الله بن زياد الأسدي قال سمعت عمار بن ياسر يقول هي زوجته في الدنيا والآخرة يعني عائشة هذا حديث حسن صحيح.

وہ نوازیں۔

عمرو بن غالب سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے ناشائستہ الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا بدبخت مردود دور ہو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ کو ایذا دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۹۔ حدثنا أحمد بن عبدة الضبي نا المعتمر بن سليمان عن حميد عن أنس قال قيل يا رسول الله من أحب الناس إليك قال عائشة قيل من الرجال قال أبوها هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ، آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کیا گیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے والد ماجد۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

فضل خديجة رضي الله عنها

فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰۔ حدثنا أبو هشام الرفاعي نا حفص بن غياث عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت ما غرت على أحد من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما بي أن أكون أدركتها وما ذاك إلا لكثرة ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم لها وإن كان ليذبح الشاة فيتتبع بها صدائق خديجة فيهديها لهن هذا حديث حسن صحيح غريب.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں ہوا، حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا اس رشک کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں کثرت سے یاد کرنا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۱۔ حدثنا الحسين بن حريث نا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

ثنا الفضل بن موسى عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت ما حسدت امرأة ما حسدت خديجة وما تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا بعد ما ماتت وذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرها ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب هذا حديث حسن صحيح.

فرماتی ہیں کہ جس قدر رشک حضرت خدیجہ پر آتا اتنا کسی دوسری عورت پر نہیں آتا حالانکہ ان کے وصال کے بعد حضور نے مجھ سے نکاح کیا یہ اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دی جو چمکدار زبرجد کا ہوگا اور وہاں شور و شغب اور رنج و ملال نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٢٢ حدثنا هارون بن إسحاق الهمداني ثنا عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن جعفر قال سمعت عليا بن أبي طالب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير نسائها خديجة بنت خويلد وخير نسائها مريم بنت عمران وفي الباب عن أنس وابن عباس هذا حديث حسن صحيح.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ (اپنے دور میں) حضرت خدیجہ بنت خویلد سب سے اچھی عورت ہیں اور حضرت مریم بنت عمران (اپنے دور کی) عورتوں میں سب سے اچھی ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٢٣ حدثنا أبو بكر بن زنجويه ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسية امرأة فرعون هذا حديث صحيح.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جہان کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ (کی فضیلت جاننا کافی ہے) یہ حدیث صحیح ہے۔

في فضل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے فضائل

١٨٢٤ حدثنا عباس العنبري ثنا يحيى بن كثير العنبري أبو غسان ثنا سلم بن جعفر وكان ثقة عن الحكم بن أبان عن عكرمة قال قيل لابن عباس بعد صلاة الصبح ماتت فلانة لبعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فسجد فقيل له أتسجد هذه الساعة فقال

حضرت عکرمہ سے روایت ہے صبح کی نماز کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ نے سجدہ کیا پوچھا گیا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جب کوئی

النبی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم آیة فاسجدوا وای آیة اعظم من ذهاب ازواج النبی صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه۔

نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اٹھ جانے سے بڑھ کر کونسی نشانی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۸۲۵۔ حدثنا بندار نا عبد الصمد نا هاشم بن سعید الکوفی نا کنانة قال حدثتنا صفیة بنت حیی قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد بلغنی عن حفصة وعائشة کلام فذکرت ذلك له فقال الا قلت وکیف تکونان خیرا منی وزوجی محمد وابی هارون وعمی موسی وکان الذی بلغها انهم قالوا نحن اکرم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم منها وقالوا نحن ازواج النبی صلی الله علیه وسلم وبنات عمه وفی الباب عن انس هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث هاشم الکوفی ولیس اسناده بذاك۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے حضرت حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم نے یہ نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو میرے شوہر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون اور میرے چچا حضرت موسیٰ ہیں (علیہما السلام) حضرت صفیہ کو یہ بات پہنچی تھی کہ انہوں نے کہا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان سے زیادہ معزز ہیں ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور چچا زاد ہیں اس باب میں حضرت انس سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ہاشم کوفی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند کچھ خاص نہیں۔

۱۸۲۶۔ حدثنا اسحق بن منصور وعبد بن حمید قالا نا عبد الرزاق انا معمر عن ثابت عن انس قال بلغ صفیة ان حفصة قالت بنت یهودی فبکت فدخل علیها النبی صلی الله علیه وسلم وهی تبکی فقال ما یبکیك قالت قالت لی حفصة انی ابنة یهودی فقال النبی صلی الله علیه وسلم انك لابنة نبی وان عمك لنبی وانك لتحت نبی ففیم تفخر علیك ثم قال اتق الله یا حفصة هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح اسی طریق سے غریب ہے۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا اور سرگوشی کی وہ رو پڑیں پھر کچھ فرمایا تو وہ ہنس پڑیں حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ عنقریب آپ کا وصال ہوگا اس پر میں رو پڑی پھر فرمایا ام مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہو۔ یہ سنکر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارے ساتھی کا وصال ہو جائے اسے چھوڑ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد عروہ، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُولَانِ وَاللهِ مَا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص کسی صحابی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کی طرف صاف دل نکلوں۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا آپ نے اسے تقسیم فرمایا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے اللہ کی قسم۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ نہیں کیا میں نے سنتے ہی یہ بات حضور

اراد محمد بقسمته التي قسمها وجه الله ولا الدار الآخرة فتثبت حين سمعتها فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته فاحمر وجهه وقال دعني عنك فقد اوذي موسى باكثر من هذا فصبر هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد زيد في هذا الاسناد رجل.

کردی۔ میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ قصہ عرض کیا تو آپ کا چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دو، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس سند میں ایک شخص (راوی) کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

۱۸۳۰۔ اخبرنا محمد بن اسمعيل نا عبد الله بن محمد نا عبيد الله بن موسى والحسين بن محمد عن اسرائيل عن السدي عن الوليد بن ابي هشام عن زيد بن زائدة عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا من غير هذا الوجه.

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن موسیٰ (اور حسین بن محمد) اسرائیل، سدی، ولید بن ابی ہشام، زید بن زائدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے اس طریق کے علاوہ بھی کچھ مرفوعاً روایت کیا ہے

فضل أبي بن كعب رضي الله عنه

فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۱۸۳۱۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو داود نا شعبة عن عاصم قال سمعت زر بن حبيش يحدث عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له ان الله امرني ان اقرأ عليك القرآن فقرأ عليه لم يكن الذين كفروا وقرأ فيها ان ذات الدين عند الله الحنيفية المسلمة لا اليهودية ولا النصرانية ولا المجوسية من يعمل خيرا فلن يكفره وقرأ عليه ولو ان لابن آدم واديا من مال لابتغى اليه ثانيا ولو كان له ثانيا لابتغى اليه ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم الا التراب ويتوب الله على من تاب هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه وروى عبد الله بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں سامنے سامنے قرآن پڑھوں۔ پھر آپ نے پڑھا لم یکن الذین کفروا اس میں یہ پڑھا ان الدین عند اللہ الحنیفیۃ المسلمۃ الخ نیز یہ بھی پڑھا لو ان لابن آدم الخ۔ اگر انسان کے لئے مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری ڈھونڈتا ہے اگر دوسری ہو تو تیسری تلاش کرے۔ ابن آدم کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے بواسطہ والد حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم نے حضرت ابی کو

أن أخبرهم إن لهم أما ترضون أن يرجع الناس بالدنيا وترجعون برسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بيوتكم قالوا بلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو سلك الناس واديا أو شعبا وسلكت الأنصار واديا أو شعبا لسلكت وادي الأنصار أو شعبهم هذا حديث صحيح.

١٨٣٥۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم نا علي بن زيد بن جدعان نا النضر بن أنس عن زيد بن أرقم أنه كتب إلى أنس بن مالك يعزيه فيمن أصيب من أهله وبني عمه يوم الحرة فكتب إليه إني أبشرك ببشرى من الله إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للأنصار ولذراري الأنصار ولذراري ذراريهم هذا حديث حسن صحيح وقد رواه قتادة عن النضر بن أنس عن زيد بن أرقم.

١٨٣٦۔ حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي البصري نا أبو داود عن شعبة عن قتادة قال نا محمد بن ثابت البناني عن أبيه عن أنس بن مالك عن أبي طلحة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرئ قومك السلام فإنهم ما علمت أعفة صبر هذا حديث حسن صحيح.

١٨٣٧۔ حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن زكريا بن أبي زائدة عن عطية عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ألا إن عيبتي التي آوي إليها أهل بيتي وإن كرشي الأنصار فاعفوا عن مسيئهم واقبلوا من محسنهم هذا حديث حسن وفي الباب عن أنس.

١٨٣٨۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن

دنیا لے کر لوٹیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انھوں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضرت انس بن مالک کو یوم حرہ میں شہید ہونے والے ان کے خاندان اور چچازاد بھائیوں کی تعزیت میں لکھا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا "یا اللہ انصار ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کی مغفرت فرما" یہ حدیث حسن صحیح ہے قتادہ نے بواسطہ نضر بن انس، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اپنی قوم کو سلام کہو میرے معلومات کے مطابق یہ لوگ پاکدامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بروں کو معاف کرو اور نیکوکاروں سے قبول کرو۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

نا إسحاق بن منصور عن جعفر الأحمر عن عطاء بن السائب عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار ولأبناء أبناء الأنصار ولنساء الأنصار هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ انصار کو، ان کے بیٹوں، بیٹیوں کے بیٹوں اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

• • •

باب ۵۹۹ ما جاء في أي دور الأنصار خير

انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے۔

۱۸۲۴ - حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد الأنصاري أنه سمع أنس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بخير دور الأنصار أو بخير الأنصار قالوا بلى يا رسول الله قال بنو النجار ثم الذين يلونهم بنو عبد الأشهل ثم الذين يلونهم بنو الحارث بن الخزرج ثم الذين يلونهم بنو ساعدة ثم قال بيده فقبض أصابعه ثم بسطهن كالرامي بيديه قال وفي دور الأنصار كلها خير هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن أنس عن أبي أسيد الساعدي عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھر (نہ بتاؤں) فرمایا بہترین انصار کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا بنو نجار پھر ان سے متصل بنو عبد الاشہل پھر ان سے متصل بنو حارث بن خزرج پھر ان سے متصل بنو ساعدہ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا کہ انہیں بند کیا پھر کھولا جس طرح کوئی ہاتھ سے کچھ پھینکتا ہے فرمایا انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور انس سے بواسطہ ابواسید ساعدی، مرفوعاً مروی ہے۔

۱۸۲۵ - حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس بن مالك عن أبي أسيد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الأنصار دور بني النجار ثم دور بني عبد الأشهل ثم بني الحارث بن الخزرج ثم بني ساعدة وفي كل دور الأنصار خير فقال سعد ما أرى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا قد فضل علينا فقيل قد فضلكم على كثير هذا حديث حسن صحيح وأبو أسيد الساعدي

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبد الاشہل کے گھر پھر بنی حارث بن خزرج پھر بنی ساعدہ اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے حضرت سعد نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ کہا گیا "تم لوگوں کو بھی تو دوسروں پر زیادہ فضیلت دی گئی ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے

....

امه مالك بن ربيعة -

١٨٣٦ - حدثنا ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم نا احمد بن بشير عن مجالد عن الشعبي عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير ديار الانصار بنو النجار هذا حديث غريب

١٨٣٧ - حدثنا ابو السائب نا احمد بن بشير عن مجالد عن الشعبي عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الانصار بنو عبد الاشهل هذا حديث غريب من هذا الوجه

باب ما جاء في فضل المدينة -

١٨٣٨ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن عمرو بن سليم عن عاصم بن عمرو عن علي بن ابي طالب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كان بحرة السقيا التي كانت لسعد بن ابي وقاص فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتوني بوضوء فتوضا ثم قام فاستقبل القبلة فقال اللهم ان ابراهيم كان عبدك وخليلك ودعا لاهل مكة بالبركة وانا عبدك ورسولك ادعوك لاهل المدينة ان تبارك لهم في مدهم وصاعهم مثلي ما باركت لاهل مكة مع البركة بركتين هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عائشة وعبد الله بن زيد وابي هريرة

١٨٣٩ - حدثنا عبد الله بن ابي زياد نا ابو نباتة يونس بن يحيى بن نباتة نا سلمة

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار کے گھر ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین انصار بنو عبد الاشہل ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

فضیلت مدینہ طیبہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک کہ سقیا کی سنگلاخ زمین میں پہنچے یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ آپ نے وضو فرمایا اور پھر قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوگئے اور یہ دعا مانگی یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی میں تیرا بندہ اور رسول ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو اہل مدینہ کے مد اور صاع میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بْنُ حَمْدَانَ عَنْ أَبِي يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نے فرمایا میرے دولت کدہ اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

١٨٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ الزَّاهِدُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خانۂ اقدس اور منبر شریف کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا مسجد حرام کے علاوہ دیگر تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے میری مسجد میں ایک نماز بہتر ہے یہ حدیث صحیح ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے۔

١٨٥١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ? نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو مدینہ طیبہ میں موت آ سکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیئے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔ اس باب میں حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی ایوب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

١٨٥٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُ أَتَتْهُ فَقَالَتِ اشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی لونڈی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھ پر زمانہ سخت ہو چکا ہے اس لیے میں عراق جانا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا شام کیوں نہیں چلی جاتی جو وہ زمین محشر ہے۔ بیوقوف! صبر کر۔ میں نے

آرْضِ الْمَنْشَرِ اصْبِرِي لُكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَلأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَسُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ بْنُ أَبِي جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الإِسْلاَمِ خَرَابًا الْمَدِينَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ جُنَادَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی سختی اور بھوک پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں ویران ہونے والا شہر مدینہ طیبہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جنادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ کی اس روایت پر تعجب ظاہر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست اقدس پر بیعت اسلام کی۔ پھر مدینہ طیبہ میں اسے بخار ہو گیا وہ چلا گیا پھر آیا اور یہی بات دہرائی آپ نے انکار فرمایا وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ بھٹی کی مثل ہے جو میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور طیب کو خالص کر دیتی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن
صحیح ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں مدینہ طیبہ میں ہرنوں کو چرتے دیکھوں تو انہیں خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے سنگلاخوں کا درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعد،

قال ما بين لابتيها حرام وفي الباب عن سعد وعبد الله بن زيد وأنس وأبي أيوب وزيد بن ثابت ورافع بن خديج وجابر وسهل بن حنيف حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح.

١٨٥٦ - حدثنا قتيبة عن مالك ح وثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن عمرو بن أبي عمرو عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طلع له أحد فقال هذا جبل يحبنا ونحبه اللهم إن إبراهيم حرم مكة وإني أحرم ما بين لابتيها هذا حديث حسن صحيح.

١٨٥٧ - حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عيسى بن عبيد عن غيلان بن عبد الله العامري عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن جرير بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله أوحى إلي أي هؤلاء الثلاث نزلت فهي دار هجرتك المدينة أو البحرين أو قنسرين هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث الفضل بن موسى تفرد به أبو عمار.

١٨٥٨ - حدثنا محمود بن غيلان نا الفضل بن موسى نا هشام بن عروة عن صالح بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصبر على لأواء المدينة وشدتها أحد إلا كنت له شفيعا أو شهيدا يوم القيامة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وصالح بن أبي صالح أخو سهيل بن أبي صالح.

باب في فضل مكة.

عبداللہ بن زید، انس، ابوایوب، زید بن ثابت، رافع بن خدیج، جابر اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں۔ یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کو حرم بنایا اور میں اس مدینہ طیبہ کے سنگلاخوں کے درمیانی حصہ کو حرم بناتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ ان تین مقامات میں سے جہاں بھی اترے وہی آپ کا مقام ہجرت ہے۔ مدینہ طیبہ، بحرین اور قنسرین (شام کا ایک شہر) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت کے ساتھ ابو عمار منفرد ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی سختی اور بھوک پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع (یا فرمایا) گواہ ہوں گا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ صالح بن ابی صالح سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

فضیلت مکہ مکرمہ

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِي أَصَحُّ۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ پر کھڑے دیکھا آپ نے فرمایا خدا کی قسم! بے شک تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے یونس نے زہری سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی۔ محمد بن عمرو نے اسے بواسطہ ابو سلمہ حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حدیث زہری میرے (امام ترمذی) کے نزدیک اصح ہے۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مکہ! تو کس قدر پاکیزہ اور مجھے محبوب شہر ہے۔ اگر مجھے اپنی قوم (کی شرارت) کے باعث تجھ سے نہ جانا پڑتا تو میں تیرے سوا اور کہیں نہ ٹھہرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

....

بَابٌ فِي فَضْلِ الْعَرَبِ

فضیلت عرب

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَا نَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تَبْغَضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَبْغَضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تَبْغَضُ الْعَرَبَ فَتَبْغَضُنِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض و عداوت نہ رکھنا ورنہ دین سے جدا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے کیسے عداوت رکھ سکتا ہوں جبکہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت بخشی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب سے بغض رکھو گے تو گویا مجھ سے بغض رکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَزْدُ أَزْدُ اللهِ فِي الْأَرْضِ يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ وَيَأْبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ أَزْدِيًّا يَا لَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا وَهُوَ عِنْدَنَا أَصَحُّ۔

ہیں۔ لوگ انھیں پست کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالے انھیں بلند کرنا چاہتا ہے لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ یمنی ہوتا کاش میری ماں اہل یمن سے ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسی سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنْ لَمْ نَكُنْ مِنَ الْأَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اگر ہم ازدیوں (یمن والوں) سے نہ ہوتے تو انسانوں میں سے بھی نہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مِينَاءَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَأَيْدِيهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوَى عَنْ مِينَاءَ هَذَا أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا میرا خیال ہے وہ قیس میں سے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجئے۔ آپ نے منہ پھیر لیا وہ دوسری جانب سے آیا آپ نے پھر منہ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر منہ پھیر لیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالی قبیلہ حمیر پر رحم فرمائے ان کے منہ سے سلام، ہاتھ طعام اور وہ خود اہل امن و ایمان ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبد الرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میناء سے منکر احادیث مروی ہیں۔

رجالا من العرب يهدي أحدهم الهدية فأعوضه منها بقدر ما عندي ثم يتسخطه فيظل يتسخط فيه علي وايم الله لا أقبل بعد مقامي هذا من رجل من العرب هدية إلا من قرشي أو أنصاري أو ثقفي أو دوسي. وهذا أصح من حديث يزيد بن هارون عن أيوب.

۱۸۸۱۔ حدثنا إبراهيم بن يعقوب نا وهب بن جرير نا أبي قال سمعت عبد الله بن ملاد يحدث عن نمير بن أوس عن مالك بن مسروح عن عامر بن أبي عامر الأشعري عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الحي الأسد والأشعرون لا يفرون في القتال ولا يغلون هم مني وأنا منهم قال فحدثت بذلك معاوية فقال ليس هكذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هم مني وإلي فقلت ليس هكذا حدثني أبي ولكنه حدثني قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هم مني وأنا منهم قال فأنت أعلم بحديث أبيك هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث وهب بن جرير ويقال الأسد هم الأزد.

۱۸۸۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا شعبة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وفي الباب عن أبي ذر وأبي برزة الأسلمي وبريدة وأبي هريرة هذا حديث حسن صحيح.

۱۸۸۳۔ حدثنا علي بن حجر نا إسمعيل

پاس ہے۔ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتا ہے۔ خدا کی قسم! اس کے بعد میں قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ یزید بن ہارون کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابو عامر اشعری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی اسد کیا ہی اچھا ہے، اشعری کیا ہی اچھے ہیں۔ نہ وہ جہاد سے بھاگتے ہیں اور نہ خیانت کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا بلکہ فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں۔ حضرت ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ جانتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے قبیلہ اسد ہی ازد ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے۔ اس باب میں حضرت ابوذر، ابو برزہ اسلمی، بریدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ سالم کو اللہ تعالیٰ محفوظ و سالم رکھے قبیلہ غفار کو بخش دے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٨٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

محمد بن بشار نے بواسطہ مؤمل اور سفیان، عبداللہ بن دینار سے حدیث شعبہ کے ہم معنی روایت نقل کی اس میں یہ اضافہ ہے عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٨٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارٌ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيِّءٍ وَغَطَفَانَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ غفار، اسلم مزینہ اور جو لوگ جہینہ سے ہیں یا (فرمایا) جہینہ اور جو لوگ مزینہ سے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اسد، طی اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

* * *

١٨٨٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو تمیم کے کچھ لوگ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو تمیم! تمہیں خوشخبری ہو۔ انہوں نے عرض کیا حضور! آپ نے خوشخبری دی تو کچھ عطا بھی فرمائیے۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ پھر یمن والوں کی ایک جماعت آئی آپ نے فرمایا خوشخبری قبول کرو، بنو تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٨٧۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ

حضرت ابوبکرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ تمیم، اسد، غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے

الْمُثَنَّى وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ.

مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث، ابو عامر کی روایت کے ہم معنی نقل کی۔ جو ہشام بن سعد سے راوی ہیں۔

آخِرُ الْمُسْنَدِ

مسند ختم ہوئی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَوَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ.

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کو سزاوار ہیں رحمت کاملہ اور سلام ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ اہل پر نازل ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِلَلِ

أَخْبَرَنَا الْكَرُوخِيُّ ثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَامِرٍ الْأَزْدِيُّ وَالشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الْغُورَجِيُّ وَأَبُو الْمُظَفَّرِ الدَّهَّانُ قَالُوا ثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ ثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ ثَنَا أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ قَالَ جَمِيعُ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيثِ هُوَ مَعْمُولٌ بِهِ وَبِهِ أَخَذَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيثَيْنِ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ وَحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ وَقَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فِي الْكِتَابِ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنِ اخْتِيَارِ الْفُقَهَاءِ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَأَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِي بِهِ أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب العلل

امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کتاب کی تمام احادیث پر عمل ہے۔ بعض علماء نے اس کو اپنایا البتہ دو حدیثیں ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کسی خوف، سفر اور بارش کے بغیر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھیں۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی شراب پیئے اسے کوڑے مارو اگر چوتھی مرتبہ یہ حرکت کرے تو قتل کر دو۔ (یہ معمول بہ نہیں) ہم (امام ترمذی) ان دو حدیثوں کی علت کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ اس کتاب میں ہمارے اختیار کردہ اقوال فقہاء میں سے سفیان ثوری کے اکثر اقوال ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے بواسطہ عبید اللہ بن موسیٰ، حضرت سفیان ثوری سے نقل کئے۔ کچھ ہم سے ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے بواسطہ محمد بن یوسف فریابی حضرت سفیان سے نقل کیا۔ امام مالک رحمۃ اللہ کے اقوال کا اکثر حصہ اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن بن عیسیٰ قزاز امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ابواب صوم میں مصعب مدینی امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ امام مالک کا بعض کلام موسیٰ بن حزام بواسطہ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، امام مالک سے نقل کرتے ہیں۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ کا قول احمد بن عبدہ آملی، ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

فأكثره ما حدثنا به إسحاق بن موسى الأنصاري نا معن بن عيسى القزاز عن مالك بن أنس وما كان فيه من أبواب الصوم فأخبرنا به أبو مصعب المديني عن مالك بن أنس وبعض كلام مالك ما أخبرنا به موسى بن حزام أخبرنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك بن أنس وما كان فيه من قول ابن المبارك فهو ما حدثنا به أحمد بن عبدة الآملي عن أصحاب ابن المبارك عنه ومنه ما روي عن أبي وهب عن ابن المبارك ومنه ما روي عن علي بن الحسن عن عبد الله بن المبارك ومنه ما روي عن عبدان عن سفيان بن عبد الملك عن ابن المبارك ومنه ما روي عن حبان بن موسى عن ابن المبارك ومنه ما روي عن وهب بن زمعة عن فضالة النسوي عن عبد الله بن المبارك وله رجال مسمون سوى من ذكرنا عن ابن المبارك وما كان فيه من قول الشافعي فأكثره ما أخبرني به الحسن بن محمد الزعفراني عن الشافعي وما كان من الوضوء والصلاة فحدثنا به أبو الوليد المكي عن الشافعي ومنه ما حدثنا أبو إسماعيل نا يوسف بن يحيى القرشي البويطي عن الشافعي وذكر فيه أشياء عن الربيع عن الشافعي وقد أجاز لنا الربيع ذلك وكتب به إلينا وما كان فيه من قول أحمد بن حنبل وإسحاق بن إبراهيم فهو ما أخبرنا به إسحاق بن منصور عن أحمد وإسحاق إلا ما في أبواب الحج والديات والحدود فإني لم أسمعه من إسحاق بن منصور أخبرني به محمد بن

بعض اقوال ابو وہب نے ابن مبارک سے نقل کئے ، کچھ اقوال علی بن حسن نے اور بعض اقوال عبدان نے سفیان بن عبدالملک کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل کئے ۔ حبان بن موسیٰ ، وہب بن زمعہ بواسطہ فضالہ نسوی اور کچھ دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل کرتے ہیں ۔ امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی نے نقل کئے ۔ وضو اور نماز سے متعلق اقوال شافعی ابو ولید مکی سے منقول ہیں ۔ ابو اسماعیل نے بواسطہ یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی اور ربیع امام شافعی سے کچھ اقوال نقل کئے ۔ ابو اسماعیل کہتے ہیں ربیع نے ہمیں ان کی تحریری اجازت دی ۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن منصور نے نقل کئے البتہ ابواب حج ، دیت اور حدود سے متعلق اقوال ہمیں محمد بن موسیٰ اصم کے واسطہ سے اسحاق بن منصور سے معلوم ہوئے بعض کلام اسحاق کی خبر محمد بن فلیح نے دی ہم نے ان تمام مسانید کو اپنی کتاب الموقوف میں بیان کیا ۔ میں نے اس کتاب میں علل حدیث ، رجال اور تاریخ کا ذکر امام بخاری کی کتاب التاریخ سے استخراج کیا اکثر حصہ وہ ہے جس پر میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے بحث مباحثہ کیا بعض مسائل میں عبداللہ بن عبدالرحمن اور ابو زرعہ سے بھی گفتگو ہوئی ۔ لیکن ان سے مباحثہ کم ہوا زیادہ بحث امام بخاری سے ہوئی ۔

اس کتاب میں اقوال فقہا اور علل احادیث کو بیان کرنے کا باعث یہ ہے کہ ہم سے اس بارے میں پوچھا گیا ایک عرصہ

مُوسَى الأَصَمُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَبَعْضُ كَلاَمِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ إِسْحَاقَ وَقَدْ بَيَّنَّا هَذَا عَلَى وَجْهِهِ فِي الْكِتَابِ الَّذِي فِيهِ الْمَوْقُوفُ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ ذِكْرِ الْعِلَلِ فِي الأَحَادِيثِ وَالرِّجَالِ وَالتَّارِيخِ فَهُوَ مَا اسْتَخْرَجْتُهُ مِنْ كِتَابِ التَّارِيخِ وَأَكْثَرُ ذَلِكَ مَا نَاظَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ وَمِنْهُ مَا نَاظَرْتُ بِهِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبَا زُرْعَةَ وَأَكْثَرُ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأَقَلُّ شَيْءٍ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي زُرْعَةَ وَإِنَّمَا حَمَلَنَا عَلَى مَا بَيَّنَّا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَعِلَلِ الْحَدِيثِ لأَنَّا سُئِلْنَا عَنْ هَذَا فَلَمْ نَفْعَلْهُ زَمَانًا ثُمَّ فَعَلْنَاهُ لِمَا رَجَوْنَا فِيهِ مِنْ مَنْفَعَةِ النَّاسِ لأَنَّا قَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ تَكَلَّفُوا مِنَ التَّصْنِيفِ مَا لَمْ يُسْبَقُوا إِلَيْهِ مِنْهُمْ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَوَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ فَجَعَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مَنْفَعَةً كَثِيرَةً فَنَرْجُو لَهُمْ بِذَلِكَ الثَّوَابَ الْجَزِيلَ عِنْدَ اللَّهِ بِمَا نَفَعَ اللَّهُ بِهِ الْمُسْلِمِينَ فَبِهِمُ الْقُدْوَةُ فِيمَا صَنَّفُوا وَقَدْ عَابَ بَعْضُ مَنْ لاَ يَفْهَمُ عَلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ الْكَلاَمَ فِي الرِّجَالِ وَقَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ مِنَ التَّابِعِينَ قَدْ تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَطَاوُسٌ تَكَلَّمَا فِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ وَتَكَلَّمَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَتَكَلَّمَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَامِرٌ الشَّعْبِيُّ فِي الْحَارِثِ الأَعْوَرِ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَ

تک تو ہم نے یہ کام نہ کیا پھر لوگوں کی منفعت کے پیش نظر یہ طریقہ اختیار کیا کیونکہ ہم نے بہت سے ائمہ کو دیکھا کہ انہوں نے تصانیف میں اس قدر مشقت اٹھائی جس میں ان سے کوئی سابق نہیں ان میں ہشام بن حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، سعید بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم (رحمہم اللہ) جیسے اصحاب علم وفضل شامل ہیں۔ انہوں نے تصانیف کیں جن سے اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ نے بہت فائدہ پہنچایا اللہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا ثواب ہے کیونکہ ان کی تصانیف کے ذریعے امت اسلامیہ کو فائدہ پہنچا پھر ان کی تصانیف ہمارے لیے مشعل راہ ہیں بعض کم فہم لوگوں نے محدثین پر تنقید جرح کو اچھا نہیں سمجھا لیکن ہم نے متعدد تابعین کو دیکھا کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ان میں حضرت حسن بصری اور طاؤس بھی ہیں ان دونوں نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا۔ سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے بارے میں، ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا۔ اسی طرح ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، سلیمان تیمی، شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبدالرحمٰن بن مہدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں) کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا ہمارے نزدیک اس کا باعث مسلمانوں کی خیرخواہی ہے، واللہ اعلم۔

یہ گمان مناسب نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے

سفیان ابن عیینة ثم أنکروا وسمعت محمد بن الحسن یقول کنا عند أحمد بن حنبل فذکرنا من تجب علیه الجمعة فذکروا فیه عن بعض أهل العلم من التابعین وغیرهم فقلت فیه عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث فقال عن النبی صلی الله علیه وسلم قلت نعم.

۷۔ حدثنا حجاج بن نصیر نا المبارك بن عباد عن عبد الله بن سعید المقبری عن أبیه عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجمعة علی من آواه اللیل إلی أهله قال فغضب أحمد بن حنبل وقال استغفر ربك استغفر ربك وإنما فعل هذا أحمد بن حنبل لأنه لم یصدق هذا عن النبی صلی الله علیه وسلم لضعف إسناده لأنه لم یعرفه عن النبی صلی الله علیه وسلم والحجاج بن نصیر یضعف فی الحدیث وعبد الله بن سعید المقبری ضعفه یحیی بن سعید القطان جدا فی الحدیث فکل من روی عنه حدیث ممن یتهم أو یضعف لغفلته أو لکثرة خطائه ولا یعرف ذلك الحدیث إلا من حدیثه فلا یحتج به وقد روی غیر واحد من الأئمة عن الضعفاء وبینوا أحوالهم للناس.

۸۔ حدثنا إبراهیم بن عبد الله بن المنذر الباهلی نا یعلی بن عبید قال قال لنا سفیان الثوری اتقوا الکلبی فقیل له فإنك تروی عنه قال أنا أعرف صدقه من کذبه وأخبرنی محمد بن إسماعیل ثنی یحیی بن معین ثنی عفان عن أبی عوانة قال لما مات الحسن البصری اشتهیت کلامه فتتبعته عن أصحاب الحسن فأتیت به أبان بن أبی عیاش فقرأه علی کله عن الحسن فما

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھے کہ حاضرین نے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ کے اقوال نقل کیے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی۔ امام احمد بن حنبل نے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔

ابو عیسیٰ کہتے ہیں، حجاج بن نصیر نے بواسطہ مبارک بن عباد، عبداللہ بن سعید مقبری کے والد سعید مقبری سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جس کو رات ٹھکانہ دے (یعنی رات کو گھر واپس لوٹ سکے)۔ احمد بن حسن کہتے ہیں یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل کو غصہ آگیا چنانچہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا "اپنے رب سے بخشش مانگ"۔ امام احمد بن حنبل نے یہ انداز اس لیے اختیار فرمایا کہ انہوں نے ضعف سند کے باعث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق نہیں کی کیونکہ ان کے نزدیک یہ غیر معروف ہے۔ اور حجاج بن نصیر حدیث میں ضعیف ہیں اور عبداللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث میں نہایت ضعیف قرار دیا۔ لہٰذا ہر شخص جو جھوٹ کے ساتھ متہم ہے یا غفلت اور کثرت خطا کے باعث ضعیف کہا گیا، اس سے مروی حدیث اگر کسی دوسرے راوی سے معروف نہ ہو تو وہ قابل استدلال نہیں۔ متعدد آئمہ نے ضعیف راویوں سے روایت لی لیکن لوگوں کے سامنے ان کا ضعف بھی بیان کیا۔

ابراہیم بن عبداللہ بن منذر باہلی بواسطہ یعلی بن عبید، سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کلبی سے بچو، عرض کیا گیا آپ ان سے روایت کرتے ہیں؟ سفیان نے جواب دیا میں ان کے صدق و کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔ محمد بن اسماعیل نے بواسطہ یحییٰ بن معین اور عفان، ابوعوانہ سے خبر دی کہ جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی روایات جمع کرنے کا شوق ہوا چنانچہ میں نے ان کے شاگردوں سے احادیث جمع کیں۔ پھر انہیں لے کر ابان بن

أستحل أن أروي عنه شيئا، وقد روى عن أبان
بن أبي عياش غير واحد من الأئمة وإن كان
فيه من الضعف والغفلة ما وصفه أبو عوانة
وغيره، فلا يغتر برواية الثقات عن الناس
لأنه يروى عن ابن سيرين أنه قال: إن الرجل
ليحدثني فما أتهمه ولكن أتهم من فوقه. و
قد روى غير واحد عن إبراهيم النخعي عن
علقمة عن عبد الله بن مسعود أن النبي صلى الله
عليه وسلم كان يقنت في وتره قبل الركوع. و
روى أبان بن أبي عياش عن إبراهيم النخعي عن
علقمة عن عبد الله بن مسعود أن النبي صلى الله
عليه وسلم كان يقنت في وتره قبل الركوع.
هكذا روى سفيان الثوري عن أبان بن أبي
عياش، وروى بعضهم عن أبان بن أبي عياش
بهذا الإسناد نحو هذا وزاد فيه: قال عبد الله
بن مسعود: وأخبرتني أمي أنها باتت عند النبي
صلى الله عليه وسلم فرأت النبي صلى الله عليه
وسلم قنت في وتره قبل الركوع. وأبان بن أبي
عياش وإن كان قد وصف بالعبادة والاجتهاد
فهذه حاله في الحديث، والقوم كانوا أصحاب
حفظ، فرب رجل وإن كان صالحا لا يقيم
الشهادة ولا يحفظها، فكل من كان متهما في الحديث
بالكذب أو كان مغفلا يخطئ الكثير فالذي
اختاره أكثر أهل الحديث من الأئمة أن لا
يشتغل بالرواية عنه، ألا ترى أن عبد الله بن
المبارك حدث عن قوم من أهل العلم فلما
تبين له أمرهم ترك الرواية عنهم. وقد تكلم
بعض أهل الحديث في قوم من جلة أهل
العلم وضعفوهم من قبل حفظهم ووثقهم

ابی عیاش کے پاس گیا تو انہوں نے وہ تمام احادیث مجھے
حضرت حسن بصری سے سنائیں لیکن میں نے ان سے کچھ
روایت کرنا جائز نہ سمجھا۔ ابان ابن ابی عیاش سے متعدد ائمہ
نے احادیث روایت کیں اگرچہ ان میں ضعف اور غفلت
ہے جیسا کہ ابو عوانہ نے ان کے متعلق بیان کیا۔ لہٰذا ثقات
کی روایت سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے کیونکہ ابن سیرین سے
منقول ہے اگر کوئی شخص مجھے حدیث کرتا ہے تو میں اسے متہم
نہیں کرتا بلکہ اس سے اوپر والے راوی کو متہم کرتا ہوں۔ متعدد
لوگوں نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں
رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ سفیان ثوری
نے ابان ابن ابی عیاش سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے
لوگوں نے بھی ابان سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی نقل کیا
لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
نے فرمایا مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہاں رات گزاری تو آپ کو وتروں میں رکوع سے
پہلے قنوت پڑھتے دیکھا اگرچہ عبادت اور اجتہاد میں ابان ابن
ابی عیاش کی تعریف کی گئی لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔ اس قوم
کے لوگ اگرچہ اچھے حافظے کے مالک تھے لیکن بہت سے لوگ
نیکوکار ہونے کے باوجود شہادت قائم نہیں رکھ سکتے تھے اور
نہ ہی اس کی حفاظت کر سکتے۔ پس جس شخص کا یہ حال ہو کہ
وہ حدیث میں متہم بکذب ہو یا غافل اور زیادہ خطا کرنے
والا ہو تو اکثر اہل حدیث کا مختار یہ ہے کہ اس سے روایت
نہ لی جائے دیکھو تو سہی کہ عبداللہ بن مبارک نے بعض
اہل علم سے حدیث روایت کی لیکن جب ان پر ان کا حال
ظاہر ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔ بعض محدثین
نے اجلہ علماء کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے
اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا۔ جبکہ بعض دوسرے ائمہ
حدیث نے انہیں ان کی جلالت علمی اور صداقت کے

آخَرُونَ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِجَلَالَتِهِمْ وَصِدْقِهِمْ وَإِنْ كَانُوا قَدْ وَهِمُوا فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثُمَّ رَوَى عَنْهُ۔

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ فَقَالَ تُرِيدُ الْعَفْوَ أَوْ تُشَدِّدُ قُلْتُ لَا بَلْ أُشَدِّدُ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِيدُ كَانَ يَقُولُ أَشْيَاخُنَا أَبُو سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ يَحْيَى وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيهِ نَحْوَ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو أَعْلَى مِنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَهُوَ عِنْدِي فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ لِيَحْيَى مَا رَأَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُلَقِّنَهُ لَفَعَلْتُ قَالَ كَانَ يُلَقَّنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرْوِ يَحْيَى عَنْ شَرِيكٍ وَلَا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَلَا عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ وَلَا عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَإِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَدْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْ هَؤُلَاءِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَنَّهُ اتَّهَمَهُمْ بِالْكَذِبِ وَلَكِنَّهُ تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهِ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلَى رِوَايَةٍ وَاحِدَةٍ تَرَكَهُ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَهَكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ

باعث ثقہ قرار دیا اگرچہ ان سے بعض مرویات میں خطا ہوئی۔ یحیی بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا پھر ان سے روایت لی۔

....

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار بصری نے علی بن مدینی سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحیی بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عفو کا ارادہ ہے یا تشدد کا؟ میں نے عرض کیا تشدد کا۔ فرمایا وہ ایسا نہیں جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کہتا تھا ہمارے شیوخ ابوسلمہ اور یحیی بن عبدالرحمن ابن حاطب ہیں۔ یحیی کہتے ہیں میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے میں وہی کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحیی سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو سہیل بن ابی صالح سے اعلی ہیں اور میرے نزدیک عبدالرحمن بن حرملہ سے بھی بلند ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحیی سے عبدالرحمن بن حرملہ کے بارے میں ان کی رائے پوچھی تو یحیی نے کہا اگر میں اسکو کوئی بات سکھانا چاہوں تو سکھا سکتا ہوں۔ علی نے کہا کیا اسے سکھایا جاتا تھا کہا "ہاں" علی کہتے ہیں یحیی نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح، اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یحیی بن سعید نے ان حضرات سے ان کے متہم بالکذب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حفظ کی بنا پر روایت ترک کی۔ یحیی بن سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور کبھی کچھ تو آپ اس سے روایت نہ لیتے۔ جن حضرات کو یحیی بن سعید قطان نے چھوڑا ہے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ ائمہ کرام نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حماد بن سلمہ،

وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَأَشْبَاهِ هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَئِمَّةِ إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُمُ الْأَئِمَّةُ.

محمد بن عجلان اور ان جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا البتہ یہ کلام مرویات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے ورنہ ان سے ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

◆ ◆ ◆

١٠. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ.

حسن بن علی حلوانی بواسطہ علی بن مدینی ، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم سہیل بن ابو صالح کو حدیث میں محکم سمجھتے تھے۔

١١. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.

ابن ابی عمر فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھے ہمارے نزدیک یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عجلان کی سعید مقبری سے روایت میں کلام کیا ہے۔

◆ ◆ ◆

١٢. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجْلَانَ لِهَذَا وَقَدْ رَوَى يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيرَ وَهَكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَوَى شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ لَقِيتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَحَدَّثَنَا عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوُ هَذَا غَيْرُ شَيْءٍ كَانَ يَرْوِي الشَّيْءَ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا يُغَيِّرُ الْإِسْنَادَ وَإِنَّمَا جَاءَ

ابوبکر نے بواسطہ علی بن عبداللہ اور یحییٰ بن سعید ، محمد بن عجلان کا قول نقل کیا کہ سعید مقبری کی بعض روایات بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہ سے اور بعض ایک اور شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جب یہ روایات مجھ پر خلط ملط ہو گئیں تو میں نے سب کو بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر دیا۔ ہمارے نزدیک ابن عجلان سے یحییٰ بن سعید کے بارے میں اسی لیے کلام کیا ہے۔ یحییٰ ، ابن عجلان کثیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے۔ علی ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں شعبہ نے بواسطہ ابن ابی لیلیٰ ، ان کے بھائی عیسیٰ ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اور ابوایوب ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے بارے میں روایت نقل کی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا تو انہوں نے بواسطہ عیسیٰ ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے اس کے علاوہ بھی

هذا من قبل حفظهم، لأن أكثر من مضى من أهل العلم كانوا لا يكتبون، ومن كتب منهم إنما كان يكتب لهم بعد السماع. وسمعت أحمد بن الحسن يقول: سمعت أحمد بن حنبل يقول: إن ابن أبي ليلى لا يحتج به. وكذلك من تكلم من أهل العلم في مجالد بن سعيد وعبد الله بن لهيعة وغيرهما، إنما تكلموا فيهم من قبل حفظهم وكثرة خطئهم، وقد روى عنهم غير واحد من الأئمة. فإذا تفرد أحد من هؤلاء بحديث ولم يتابع عليه لم يحتج به، كما قال أحمد بن حنبل: ابن أبي ليلى لا يحتج به، إنما عنى إذا تفرد بالشيء. وأشد ما يكون هذا إذا لم يحفظ الإسناد فزاد في الإسناد أو نقص أو غير الإسناد أو جاء بما يتغير فيه المعنى. فأما من أقام الإسناد وحفظه وغير اللفظ فإن هذا واسع عند أهل العلم إذا لم يتغير المعنى.

١٣. حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا معاوية بن صالح عن العلاء بن الحارث عن مكحول عن واثلة بن الأسقع قال: إذا حدثناكم على المعنى فحسبكم.

١٤. حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن أيوب عن محمد بن سيرين قال: كنت أسمع الحديث من عشرة، اللفظ مختلف والمعنى واحد.

١٥. حدثنا أحمد بن منيع نا محمد بن عبد الله الأنصاري عن ابن عون قال: كان إبراهيم النخعي والحسن والشعبي يأتون بالحديث على المعاني، وكان القاسم بن محمد ومحمد بن سيرين ورجاء بن حيوة يعيدون الحديث

قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں رد و بدل کرتے ہوئے انہیں بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے ہوا کیونکہ اکثر علماء لکھتے نہ تھے۔ اور جو لکھتے ہیں اور وہ بھی سننے کے بعد لکھتے۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات قابل استدلال نہیں۔ جن علماء نے مجالد بن سعید، عبداللہ بن لہیعہ وغیرہ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ اور کثرت خطاء کے سبب سے ہے۔ کئی ائمہ نے ان سے روایات لی ہیں۔ جب ان میں سے کوئی حدیث میں منفرد ہو اور اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اس کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ جب وہ اپنی روایات میں منفرد ہوں۔ اور سب سے سخت تر یہ ہے کہ جب سند یاد نہ ہو تو اس میں کمی زیادتی کی جائے یا اس کو بدل دیا جائے یا ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل جائے۔ جو شخص سند قائم رکھے اور الفاظ بدل دے تو اس کے بارے میں محدثین کے نزدیک وسعت ہے جب تک معنی نہ بدلیں۔

محمد بن بشار بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث اور مکحول، واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنیٰ بیان کریں تو یہ تمہیں کافی ہے۔

یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرزاق، معمر اور ایوب، محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں دس آدمیوں سے حدیث سنتا تھا الفاظ مختلف ہوتے اور معنی ایک ہے۔

احمد بن منیع نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری، ابن عون سے نقل کیا کہ ابراہیم نخعی، حسن اور شعبی حدیث بالمعنیٰ روایت کرتے ہیں جبکہ قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ الفاظ حدیث دہراتے تھے۔

۲۳۔ حدثنا عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار نا سفیان قال قال عبد الملک بن عمیر انی لاحدث بالحدیث فما ادع منہ حرفا۔

عبدالجبار بن علاء بن عبدالجبار، سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ عبدالملک بن عمیر نے فرمایا میں حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔

۲۴۔ حدثنا الحسین بن مہدی البصری نا عبد الرزاق نا معمر قال قال قتادۃ ما سمعت اذنای شیئا قط الا وعاہ قلبی۔

حسین بن مہدی بصری بواسطہ عبدالرزاق اور معمر، حضرت قتادہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میرے کانوں نے جو کچھ سنا اسے قلب نے محفوظ کر لیا۔

۲۵۔ حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار قال ما رأیت احدا انص للحدیث من الزہری۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی بواسطہ سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ میں نے زہری سے زیادہ کسی کو حدیث پر نص کرنے والا نہیں دیکھا۔

۲۶۔ حدثنا ابراہیم بن سعید الجوہری نا سفیان بن عیینۃ قال قال ایوب السختیانی ما علمت احدا کان اعلم بحدیث اہل المدینۃ بعد الزہری من یحیی بن ابی کثیر۔

ابراہیم بن سعید جوہری بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اہل مدینہ کی احادیث زہری کے بعد، یحییٰ بن ابی کثیر سے زیادہ جانتا ہو۔

۲۷۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا سلیمان بن حرب نا حماد بن زید قال کان ابن عون یحدث فاذا حدثتہ عن ایوب بخلافہ ترکہ فاقول قد سمعتہ فیقول ان ایوب کان اعلمنا بمحمد بن سیرین۔

محمد بن اسماعیل بواسطہ سلیمان بن حرب حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عون کوئی حدیث بیان کرتے پھر میں ایوب سے اس کے خلاف بیان کرتا تو وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا میں نے ان سے سنا ہے تو فرماتے ایوب محمد بن سیرین کی روایات ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

۲۸۔ حدثنا ابو بکر عن علی بن عبد اللہ قال قلت لیحیی بن سعید ایہما اثبت ہشام الدستوائی او مسعر قال ما رأیت مثل مسعر کان مسعر من اثبت الناس۔

ابوبکر بن علی بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا ہشام دستوائی اور مسعر میں سے کون زیادہ ثابت ہے انہوں نے فرمایا میں نے مسعر جیسا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے اثبت تھے۔

۲۹۔ حدثنا ابو بکر عبد القدوس بن محمد وحدثنی ابو الولید قال سمعت حماد بن زید یقول ما خالفنی شعبۃ فی شیء الا ترکتہ قال ابو بکر وحدثنی ابو الولید قال قال لی حماد بن سلمۃ ان اردت الحدیث فالزم شعبۃ۔

عبدالقدوس بن محمد بواسطہ ابوالولید، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شعبہ نے جس بات میں میری مخالفت کی میں نے اسے چھوڑ دیا امام ترمذی فرماتے ہیں ابوبکر اور ابوالولید روایت کرتے ہیں کہ حماد بن سلمہ نے فرمایا اگر تم حدیث چاہتے ہو تو شعبہ کی مجلس کو لازم پکڑ لو)

۳۰۔ حدثنا عبد بن حمید نا ابو داؤد قال قال شعبۃ ما رویت عن رجل حدیثا واحدا

عبد بن حمید بواسطہ ابوداؤد شعبہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث روایت کی اس کے پاس

هَنَّادٌ نَا مُفَضَّلٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَا الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَكَانَ كَذَّابًا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ لَقَدْ تَرَكْتُ لِجَابِرٍ الْجُعْفِيِّ بِقَوْلِهِ لَمَّا حُكِيَ عَنْهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ ثُمَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَتَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدِيثَ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ أَيْضًا.

امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی سے منقول ہے فرماتے ہیں ہم سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب تھا محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کیا تم سفیان عیینہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے ان کے کہنے پر جابر جعفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں پھر وہ خود ان سے روایت کرتا ہے۔ محمد بن بشار کہتے عبدالرحمن بن مہدی نے جابر جعفی کی احادیث چھوڑ دی تھیں۔ بعض علماء نے مرسل احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَسْنِدْ لِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِي سَمَّيْتُ وَإِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَهُوَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ الْأَئِمَّةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَضْعِيفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوا فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْعِلْمِ ذُكِرَ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ ضَعَّفَ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَمَّنْ هُوَ دُونَ هٰؤُلَاءِ فِي الْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ حَدَّثَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يُضَعَّفُونَ فِي الْحَدِيثِ.

ابو عبیدہ ابن ابی سفر کوفی بواسطہ سعید بن عامر اور شعبہ، سلیمان اعمش سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مسند خبر دیجئے۔ ابراہیم نے فرمایا جب میں عبداللہ سے حدیث بیان کروں تو یہ وہی ہے جو میں نے سنا اور جب میں کہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا تو سمجھ لو کہ متعدد راویوں نے ان سے روایت نقل کی۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) اہل علم ائمہ راویوں کی تضعیف میں اسی طرح اختلاف کیا جس طرح دیگر علوم میں ان کا اختلاف منقول ہے۔ شعبہ سے مذکور ہے کہ انہوں نے ابو الزبیر مکی، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف کہا اور ان سے روایات لینا چھوڑ دیا۔ پھر شعبہ نے ان لوگوں سے روایت لی جو حفظ و عدالت میں ان سے کم ہیں۔ شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم ہجری، محمد بن عبیداللہ عرزمی اور کئی دوسرے راویوں سے روایت کی جن کو ضعیف قرار دیا گیا۔

۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدَعُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَتُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ

محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان بصری نے امیہ بن خالد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا آپ عبدالملک بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبیداللہ عرزمی سے حدیث نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے حدیث

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشٌ فِي وَجْهِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرَ يَحْيَى بِحَدِيثِهِ بَأْسًا.

۵۴. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِحَدِيثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ غَيْرُ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ فَإِنَّمَا أَرَدْنَا حُسْنَ إِسْنَادِهِ عِنْدَنَا كُلُّ حَدِيثٍ يُرْوَى لَا يَكُونُ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُونُ الْحَدِيثُ شَاذًّا وَيُرْوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوَ ذٰلِكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ فَإِنَّ أَهْلَ الْحَدِيثِ يَسْتَغْرِبُونَ الْحَدِيثَ لِمَعَانٍ رُبَّ حَدِيثٍ يَكُونُ غَرِيبًا لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ مِثْلُ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا أَجْزَأَ عَنْكَ فَهٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اس کو غنی کر دے وہ قیامت کے دن ایسے چہرے کے ساتھ آئے گا کہ زخمی ہو گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ کتنا مال غنی کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ علی یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے حدیث روایت کی۔ یحییٰ نے ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اور سفیان ثوری، حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ بیان کی۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں عبداللہ بن عثمان صاحب شعبہ نے سفیان ثوری سے کہا کاش یہ حدیث حکیم بن جبیر کے علاوہ کوئی اور روایت کرتا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے؟ عبداللہ نے کہا ہاں۔ اس پر سفیان ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبید سے سنی وہ محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب میں جو لکھا کہ یہ حدیث حسن ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی سند حسن ہے ہر ایسی حدیث جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو اور وہ حدیث شاذ نہ ہو اور متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جس حدیث کو ہم نے غریب کہا تو محدثین مختلف وجوہات کی بنا پر اسے غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی احادیث صرف ایک طریق سے مذکور ہونے کی وجہ سے غریب کہلاتی ہیں۔ جیسا کہ حماد بن سلمہ کی روایت ہے جو بواسطہ ابو العشراء ان کے والد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا صرف حلق اور لبہ (سینہ کا بالائی حصہ) کے علاوہ اور کسی جگہ سے جانور ذبح نہیں ہو سکتا؟ آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کی ران میں مارا تو یہ بھی کافی ہے۔ حماد بن سلمہ، ابو العشراء سے اس حدیث میں متفرد ہیں۔ ابو العشراء سے بھی یہی ایک حدیث

ولا يعرف رأي الفقهاء إلا هذا الحديث وإن كان هذا الحديث عند أهل العلم مشهورا فإنما اشتهر من حديث حماد بن سلمة لا نعرفه إلا من حديثه. ورب رجل من الأئمة يحدث بالحديث لا يعرف إلا من حديثه فيشتهر الحديث لكثرة من روى عنه مثل ما روى عبد الله بن دينار عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الولاء وهبته لا يعرف إلا من

حديث عبد الله بن دينار رواه عنه عبيد الله

بن عمر وشعبة وسفيان الثوري ومالك بن أنس وابن عيينة وغير واحد من الأئمة وروى يحيى بن سليم هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر فوهم فيه يحيى بن سليم والصحيح هو عن عبيد الله بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر هكذا روى عبد الوهاب الثقفي وعبد الله بن نمير عن عبيد الله بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر وروى المؤمل هذا الحديث عن شعبة فقال شعبة لوددت أن عبد الله بن دينار أذن لي حتى كنت أقوم إليه فأقبل رأسه قال أبو عيسى ورب حديث إنما يستغرب لزيادة تكون في الحديث وإنما يصح إذا كانت الزيادة ممن يعتمد على حفظه مثل ما روى مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر من رمضان على كل حر أو عبد ذكر أو أنثى من المسلمين صاعا من

معروف ہے۔ اگرچہ علماء کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے لیکن یہ صرف حماد بن سلمہ سے مشہور ہوئی ہم اسے صرف حماد سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کوئی امام ایک حدیث روایت کرتا ہے جو صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے لیکن چونکہ اس سے بہت سے راوی روایت کرتے ہیں اس لیے مشہور ہو جاتی ہے۔ جس طرح عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء کی خرید و فروخت اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا یہ صرف عبداللہ بن دینار سے معروف ہے اور ان سے عبیداللہ بن عمر، شعبہ، سفیان ثوری،

مالک بن انس، ابن عیینہ اور کئی ائمہ حدیث روایت کرتے

ہیں۔ یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کو بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور اس میں غلطی کی۔ صحیح یہ ہے کہ بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے روایت کی۔ شعبہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ عبداللہ بن دینار مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر ان کے سر کو بوسہ دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بہت سی احادیث کچھ الفاظ کی زیادتی کے باعث غریب ہو جاتی ہیں۔ اگر زیادتی اس شخص کی طرف سے ہو جس کا حافظہ قابل اعتماد ہے تو صحیح ہے جیسے مالک بن انس بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان آزاد و غلام مرد اور عورت پر لازم کیا امام مالک نے اس روایت میں "من المسلمین" کا لفظ زیادہ کیا۔ ایوب سختیانی، عبیداللہ بن عمر اور کئی دوسرے ائمہ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اس میں "من المسلمین"

تمر أو صاعًا من شعير. قال: وزاد مالك في هذا الحديث من المسلمين. وروى أيوب السختياني وعبيد الله بن عمر وغير واحد من الأئمة هذا الحديث عن نافع عن ابن عمر ولم يذكروا فيه من المسلمين. وقد روى بعضهم عن نافع مثل رواية مالك ممن لا يعتمد على حفظه. وقد أخذ غير واحد من الأئمة بحديث مالك واحتجوا به منهم الشافعي وأحمد بن حنبل قالا: إذا كان للرجل عبيد غير مسلمين لم يؤد عنهم صدقة الفطر، واحتجا بحديث مالك، فإذا زاد حافظ ممن يعتمد على حفظه قبل ذلك عنه. ورب حديث يروى من أوجه كثيرة وإنما يستغرب لحال الإسناد۔

کے محافظ نہیں۔ بعض افراد نے نافع سے مالک کی روایت کی طرح روایت کی لیکن ان کے حافظے پر اعتبار نہیں۔ متعدد ائمہ نے حدیث مالک کو لیا اور اس سے استدلال کیا۔ ان میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں جب کسی شخص کے غیر مسلم غلام ہوں تو اس کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہ کرے ان دونوں نے حدیث مالک سے دلیل پکڑی۔ بہرحال اگر ایسا راوی جس کے حافظے پر اعتماد کیا جائے، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا بعض احادیث متعدد طرق سے مروی ہوتی ہیں لیکن وہ سند کی وجہ سے غریب سمجھی جاتی ہیں

٥٥۔ حدثنا أبو كريب وأبو هشام الرفاعي وأبو السائب والحسين بن الأسود قالوا: حدثنا أبو أسامة عن بريد بن عبد الله بن أبي بردة عن جده أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الكافر يأكل في سبعة أمعاء والمؤمن يأكل في معى واحد. هذا حديث غريب من هذا الوجه من قبل إسناده وقد روي هذا من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم وإنما يستغرب من حديث أبي موسى. سألت محمود بن غيلان عن هذا الحديث فقال: هذا حديث أبي كريب عن أبي أسامة. وسألت محمد بن إسماعيل عن هذا الحديث فقال: هذا حديث أبي كريب عن أبي أسامة لم نعرفه إلا من حديث أبي كريب. فقلت له: حدثنا غير

ابوکریب، ابوہشام رفاعی، ابوسائب اور حسین بن اسود ابواسامہ سے ابواسامہ، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مومن صرف ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث ابو موسیٰ کی سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ حدیث ابی موسیٰ سے غریب کہی گئی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابوکریب کی روایت ہے وہ ابواسامہ سے راوی ہیں ہم اسے صرف ابوکریب سے پہچانتے ہیں میں نے عرض کیا یہ حدیث متعدد افراد نے ابواسامہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام بخاری نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں نہیں جانتا۔ امام بخاری نے صریح فرمایا ہمارا خیال ہے ابوکریب نے ابواسامہ

واحدٍ عن أبي أسامة بهذا فجعل يتعجب وقال ما علمت أن أحدًا حدّث بهذا غير أبي كريب قال محمد وكنا نرى أن أبا كريب أخذ هذا الحديث عن أبي أسامة في المذاكرة.

یہ حدیث مذاکرہ کے دوران لی ہے

◆ ◆ ◆

٥٦ - حدثنا عبد الله بن أبي زياد وغير واحد قالوا أنا شبابة بن سوار أنا شعبة عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن بن يعمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت هذا حديث غريب من قبل إسناده لا نعلم أحدًا حدّث به عن شعبة غير شبابة وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من أوجه كثيرة أنه نهى أن ينتبذ في الدباء والمزفت وحديث شبابة إنما يستغرب لأنه تفرد به عن شعبة وقد روى شعبة وسفيان الثوري بهذا الإسناد عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن بن يعمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال الحج عرفة هذا الحديث المعروف أصح عند أهل الحديث بهذا الإسناد.

عبداللہ بن زیاد اور کئی دوسرے حضرات فرماتے ہیں شبابہ نے بواسطہ سوار، شعبہ اور بکیر بن عطاء، عبدالرحمن بن یعمر سے روایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت کے برتن سے منع فرمایا۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ حدیث شعبہ سے شبابہ کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ آپ نے دباء اور مزفت کے برتن سے منع فرمایا۔ حدیث شبابہ اس لیے غریب ہے کہ شعبہ سے روایت کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ اور شعبہ اور سفیان نے اسی سند کے ساتھ بواسطہ بکیر بن عطاء اور عبدالرحمن بن یعمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا حج، عرفہ ہے۔ یہ مشہور حدیث محدثین کے نزدیک اسی سند کے ساتھ اصح ہے۔

◆ ◆ ◆

٥٧ - حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام حدثني أبي عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني أبو مزاحم أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تبع جنازة فصلى عليها فله قيراط ومن تبعها حتى يقضى قضاؤها فله قيراطان قالوا يا رسول الله وما القيراطان قال أصغرهما مثل أحد حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أنا مروان هو ابن محمد عن معاوية بن سلام

محمد بن بشار بواسطہ معاذ بن ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابو مزاحم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جنازہ کے پیچھے جائے اور جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس کے پیچھے جائے اور دفن کرنے تک ٹھہرے اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ جتنا ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بواسطہ مروان بن محمد، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابو مزاحم، حضرت ابوہریرہ سے روایت

کدو کو اندر سے کھود کر جو برتن بنایا جاتا ہے اسے دباء کہتے ہیں (مترجم)

حدثني يحيى بن أبي كثير ثنا أبو مزاحم سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تبع جنازة فله قيراط فذكر نحوه بمعناه قال عبد الله فما تعرفون من معاوية بن سلام قال يحيى وحدثني أبو سعيد مولى المهري عن حمزة بن سفينة عن السائب سمع عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قلت لأبي محمد عبد الله بن عبد الرحمن ما الذي استغرب من حديثك بالعراق فقال حديث السائب عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر هذا الحديث وسمعت محمد بن إسماعيل يحدث بهذا الحديث عن عبد الله بن عبد الرحمن قال أبو عيسى هذا الحديث قد روي من غير وجه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم وإنما يستغرب هذا الحديث لحال إسناده لرواية السائب عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے پیچھے جائے اس کے لیے ایک قیراط ہے الخ اسی کے ہم معنی مذکور ہے۔ عبداللہ بواسطہ مروان، معاویہ بن سلام، یحیی، ابو سعید مولی مہری، حمزہ بن سفینہ سائب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ میں (امام ترمذی) نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن سے پوچھا عراق میں آپ کی کون سی روایت غریب سمجھی گئی۔ انہوں نے فرمایا حدیث سائب جو بواسطہ عائشہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ پھر انہوں نے یہی حدیث بیان کی۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے اسے سائب کی روایت سے باعتبار سند غریب سمجھا گیا۔

* * *

۵۸۔ حدثنا أبو حفص عمرو بن علي ثنا يحيى بن سعيد القطان ثنا المغيرة بن أبي قرة السدوسي قال سمعت أنس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله أعقلها وأتوكل أو أطلقها وأتوكل قال اعقلها وتوكل قال عمرو بن علي قال يحيى بن سعيد هذا عندي حديث منكر قال أبو عيسى هذا حديث غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث أنس بن مالك إلا من هذا الوجه وقد روي عن عمرو بن أمية الضمري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وقد وضعنا

ابو حفص عمرو بن علی بواسطہ یحیی بن سعید قطان، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی سے نقل کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! (اونٹ) باندھ کر توکل کروں یا کھلا چھوڑ کر بھروسہ کروں۔ عمرو بن علی یحیی بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث انس سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

هٰذَا الْكِتَابُ عَلَى الْاِخْتِصَارِ رُبَّمَا رَجَوْنَا فِيْهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ نَسْأَلُ اللّٰهَ النَّفْعَ بِمَا فِيْهِ وَاَنْ يَجْعَلَهُ لَنَا حُجَّةً بِرَحْمَتِهٖ وَاَنْ لَا يَجْعَلَهُ عَلَيْنَا بِرَحْمَتِهٖ۔

اُتِمَّ الْكِتَابُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ عَلٰى اِنْعَامِهٖ وَاِفْضَالِهٖ وَصَلَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاَبْرَارِ وَصَحْبِهٖ وَآلِهٖ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى التَّمَامِ وَعَلَى النَّبِيِّ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اس کے ہم معنی مروی ہے ہم (امام ترمذی) نے یہ کتاب، امید منفعت کے پیش نظر، مختصر لکھی۔ اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ اس کے مندرجات سے لوگوں کو نفع پہنچائے اپنی رحمت سے اسے ہمارے لیے دلیل وراہ نما بنائے اور اپنی رحمت (کاملہ) سے اسے ہمارے لیے وبال نہ بنائے۔

(کتاب ختم ہوئی)

تمت بالخیر

شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتٰبِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ۔

بعض اوقات بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے کیونکہ مشرکین اپنے سروں کی مانگ نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کے موافقت چاہتے تھے جن میں کوئی مستقل حکم نازل نہ ہوا۔ بعد میں آپ اپنے سر مبارک کی مانگ نکالتے تھے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ اَرْبَعٍ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک چار حصہ بنا کر تقسیم کیے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرَجُّلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر مبارک کو تیل لگاتے تھے اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے اور آپ اکثر دستار مبارک کے نیچے ایک کپڑا سا ڈال رکھتے تھے یہاں تک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت فرماتے، کنگھی استعمال فرماتے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار کنگھی کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سفید بال

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بال پیدا کرتا ہے اور لوگوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں لگاتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے قبل دونوں آنکھوں میں تین تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگاتے تھے اور یزید بن ہارون نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک (تمہارا) سب سے اچھا سرمہ سیاہ سرمہ ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لِبَاسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لباس مبارک کے بیان میں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ. وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْقَمِيصُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ لباس قمیص (کرتا) تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں، پسندیدہ ترین لباس جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے، قمیص تھی۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک کی آستین، کلائی

أَخْضَرَانِ.

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْهُ، وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

چادریں تھیں۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو پرانی چادریں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر زائل ہو چکا تھا (اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے ضرور پہنو، تمہارے زندہ بھی پہنیں اور مُردوں کو بھی اسی کا کفن دیا کرو، یہ سفید کپڑے بہترین کپڑے ہیں۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی سفید کپڑے پہنو اور مُردوں کو بھی ان ہی سے کفن پہناؤ کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور ستھرے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے اور اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کا ایک کمبل تھا۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ.

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت مغیرہ نے) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ پہنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معیشتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِي أَحَدِهِمَا فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ، يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْكَتَّانِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى

ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان پر گیرو سے رنگے ہوئے کتان کے دو کپڑے تھے۔ آپ نے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا: واہ واہ، ابوہریرہ کتان میں ناک صاف کرتا ہے (اور پھر فرمایا) میں نے دیکھا کہ میں منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کے درمیان غش کھائے ہوئے گرا پڑا ہوں، ایک آدمی آیا اور اس نے مجنون سمجھ کر میری گردن پر پاؤں رکھ دیا حالانکہ مجھے جنون نہیں تھا بلکہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے اور ایک تسمہ لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی ہوتا (حبش کے عقیق وغیرہ کا تھا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس سے مہر لگاتے تھے اور پہنتے نہیں تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَفَصُّهُ مِنْهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ (دونوں) چاندی کے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی بادشاہوں کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو بتایا گیا کہ عجمی لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، چنانچہ آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے دست مبارک میں اس کی سفیدی اب بھی دیکھ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا: ایک سطر "محمد" ایک سطر "رسول" اور ایک سطر "اللہ"۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف

اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَلَا اَحْسَبُہٗ اِلَّا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

ہیں:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا یہ خیال ہے کہ انہوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّۃٍ وَجَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَھٰی اَنْ یَنْقُشَ اَحَدٌ عَلَیْہِ وَھُوَ الَّذِیْ سَقَطَ مِنْ مُعَیْقِیْبٍ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے، اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا اور آپ نے دوسروں کو یہ نقش کھدوانے سے منع فرمایا اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خادم کے ہاتھ سے بئر اریس (نامی کنوئیں) میں گر گئی۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِھِمَا۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَمِیْنِہٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَسَارِہٖ وَھُوَ حَدِیْثٌ لَا یَصِحُّ اَیْضًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (یہ حدیث صحیح بھی نہیں ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ فَکَانَ یَلْبَسُہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَھَبٍ فَطَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار پھینکا اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَۃِ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تلوار مبارک

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ قَبِیْعَۃُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا

مِنْ فِضَّةٍ.

(بنا ہوا تھا)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ.

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً.

حضرت عبداللہ بن سعید کے لڑکے حضرت ہود اپنے دادا حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی چڑھے ہوئے تھے۔ طالب راوی کہتے ہیں میں نے (ہود سے) چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کی طرح بنوائی اور سمرہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح بنوائی ہے اور وہ (تلوار) بنو حنیف قبیلہ، کی تلواروں کی ساخت پر تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دِرْعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زرہ مبارک

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن (زرہوں کی کثرت کے سبب) آپ چڑھ نہ سکے چنانچہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور ان پر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر جا بیٹھے (اوپر چلے گئے ہیں) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

خود مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود تھا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن خطل (مرتد) کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کردو۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔ (راوی کہتے ہیں) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر بتایا یہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے قتل کردو" ابن شہاب کہتے ہیں۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِمَامَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دستار مبارک

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح (مکہ) کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت، آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔

۲ (فتح مکہ کے دن سر انور پر سیاہ عمامہ اور اس کے اوپر خود تھا بعض حضرات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور بعض نے عمامہ باندھے ہوئے۔ عمامہ شریف کے ساتھ دیکھا لہٰذا روایات میں کوئی تعارض نہیں۔ مترجم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى رَاْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ۔

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔

وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

اور انہی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (کے سر) پر سیاہ دستار تھی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دستار باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم ابن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ إِزَارِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تہبند مبارک

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ.

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں دکھانے کے لیے ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا إِنْسَانٌ خَلْفِي يَقُولُ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَإِنَّهُ أَتْقَى وَأَبْقَى فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ أَمَا لَكَ فِيَّ أُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ.

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت بیان فرماتے ہیں۔ میں مدینہ طیبہ میں چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک ایک آدمی پیچھے سے بولا "اپنا تہبند اونچا کر کیونکہ یہ نہایت پرہیز گاری ہے اور کپڑا بھی دیر تک باقی رہتا ہے۔" میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ایک معمولی چادر ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے لیے میرا عمل نمونہ نہیں ہے۔ تب میں نے دیکھا تو آپ کا تہبند پنڈلیوں کے نصف تک تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَنُّعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ.

قناع (رومال) مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے چھوٹا رومال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تیل سے بھیگا ہوا ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

نشست مبارک

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بغلوں میں ہاتھ دبائے دوزانو بیٹھے دیکھا۔ آپ فرماتی ہیں (کہ) میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر ہیبت اور خوف سے کانپ اٹھی۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پاؤں رکھے چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ (اگر ایسی صورت میں لیٹنے سے ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ہم منع ہے ورنہ جائز)

عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ.

حضرت ربیح اپنے والد عبد الرحمٰن کے واسطے سے اپنے دادا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت ابو سعید خدری) نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے باندھ لیتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تُكَأَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ.

تکیہ مبارک

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا لیے ہوئے دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ

حضرت عبد الرحمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے

أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّكَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ.

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ

والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے (بھی) بڑا گناہ نہ بتاؤں! صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا، راوی کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر یہی کلمہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔"

حضرت علی بن اقمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔

تکیہ لگانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے گھر سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ سے یمنی منقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اس وقت آپ کے سر مبارک

فيه وعلى رأسه عصابة صفراء فسلمت عليه فقال يا فضل قلت لبيك يا رسول الله قال اشدد بهذه العصابة رأسي قال ففعلت ثم قعد فوضع كفه على منكبي ثم قام ودخل في المسجد وفي الحديث قصة.

پر زرد رنگ کی پٹی (بندھی ہوئی) تھی میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ پٹی میرے سر پر زور سے باندھ۔ حضرت فضل فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا (یعنی پٹی باندھ دی) پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھ کر کھڑے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے۔

باب ما جاء في صفة أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم

کھانا تناول فرمانا

عن ابن كعب بن مالك عن أبيه رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يلعق أصابعه ثلاثا.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

عن أنس رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أكل طعاما لعق أصابعه الثلاث.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔

عن أبي جحيفة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أما أنا فلا آكل متكئا.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عن ابن كعب بن مالك عن أبيه رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل بأصابعه الثلاث ويلعقهن.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور (پھر) ان کو چاٹتے تھے۔

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فرأيته يأكل وهو مقع من الجوع.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کھجور پیش کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

باب ما جاء في صفة خبز رسول الله صلى الله عليه وسلم

روٹی مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (کبھی) دو دن متواتر پیٹ بھر کر جو کی روٹی (نہیں) نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ.

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی روٹی (بھی) نہیں بچا کرتی تھی۔

(یعنی وہ بھی کم ہوتی تھی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے۔ (اور) شام کا کھانا نہ پاتے اور عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارَى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى فَقِيلَ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید میدے کی روٹی کھائی؟

حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک سفید میدہ نہیں دیکھا۔ پھر پوچھا گیا حضرت سہل سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تمہارے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں پھر پوچھا گیا : تم جو کے آٹے کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونکتے اس سے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر ہم اسے پکا لیتے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی راوی کہتے ہیں میں نے حضرت

مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هٰذِهِ السُّفَرِ.

عَنْ مَسْرُوْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ إِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِهِ نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ

قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو پھر (آخر) کھانا کس پر رکھ کر کھاتے تھے تو انہوں نے فرمایا اس چمڑے کے دستر خوان پر۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہوں تو رو دیتی ہوں (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی نہ گوشت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا)

سالن مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمان اپنی روایت میں کہتے ہیں "اچھے سالن" یا "اچھا سالن" سرکہ ہے۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔ کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کی پسندیدہ چیزیں نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی

بَطْنَهُ.

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی بھی خشک کھجور بھی نہیں تھی جسے آپ سیر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ بہترین سالن ہے"۔

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا آكُلَهَا قَالَ ادْنُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ.

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا حاضرین میں سے ایک آدمی دور ہٹ گیا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اس مرغ کو گندی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى.

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حبارٰی (چکور) کا گوشت کھایا۔

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهُ وَقُدِّمَ فِيْ طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مُوْسٰى ادْنُ فَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا أَطْعَمَهُ أَبَدًا.

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ جب آپ کا کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا حاضرین مجلس میں ایک شخص سرخ رنگ قبیلہ بنو تیم اللہ سے تھا گویا کہ وہ رومی غلام ہے، [illegible] (کھانے سے) کنارہ کش ہو گیا تو اس سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب ہو جاؤ (کھاؤ) کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے اس مرغ کو کچھ چیز نجاست کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے اس کو مکروہ جانتے ہوئے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور

كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ.

بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں البتہ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے پس جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے لیے بلائے گئے تو میں تلاش کر کے کدو آپ کے سامنے رکھتا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَّاءً يُقَطَّعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا.

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، تو میں نے آپ کے پاس کدو دیکھے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ.

حضرت عبداللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا۔ آپ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور (نمک لگا کر) سکھایا ہوا گوشت تھا حاضر کیا گیا

قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اسی دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بکری کا بھنا ہوا پہلو پیش کیا آپ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأُتِيَ بِجَنْبٍ مَشْوِيٍّ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ قَدْ وَفَى فَقَالَ لَهُ أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قُصَّهُ عَلَى سِوَاكٍ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی کا مہمان ہوا۔ آپ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری لے کر اس سے میرے لیے کاٹنا شروع کیا اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا اسے کیا ہوا اس کے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یہ جملہ بطور محاورہ ہے بددعا نہیں) بلال کہتے ہیں میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا لاؤ میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں یا تم خود مسواک رکھ کر کاٹ لو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو دستی کا حصہ پیش کیا گیا اور یہ آپ کو مرغوب تھا آپ نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر (گوشت اور روٹی ملا کر جو شوربہ تیار ہوتا ہے اسے ثرید کہتے ہیں)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ ثُمَّ رَآهُ أَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو فرمایا، مراد ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہا جاتا ہے اور وضو نہیں فرمایا ہے یا تو آپ کا صرف ہاتھ مبارک دھونے یا ویسے ہی آپ نے وضو فرمایا پھر اس بار دیکھا کہ بکری کے بازو کا گوشت کھایا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَوْلَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِتَمْرٍ وَسَوِيْقٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی پر کھجور اور ستو سے ولیمہ کیا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَتَوْهَا فَقَالُوْا لَهَا اصْنَعِيْ لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تَشْتَهِيْهِ الْيَوْمَ قَالَ بَلَى اصْنَعِيْهِ فَقَامَتْ فَأَخَذَتْ شَيْئًا مِنَ الشَّعِيْرِ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِيْ قِدْرٍ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتِ الْفُلْفُلَ وَالتَّوَابِلَ فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هٰذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ.

حضرت عبید اللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت امام حسن، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور کہا ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ اور اسے آپ چاہت سے تناول فرماتے تھے تو حضرت سلمیٰ نے فرمایا اے میرے بیٹے! آج تو وہ کھانا خوشی سے نہیں کھائے گا۔ عرض کیا کیوں نہیں! اپنی خوشی سے کھائیں گے آپ ہمارے لیے وہ کھانا پکائیں اس پر حضرت سلمیٰ نے تھوڑے سے جو لے کر ان کو پیسا اور ہنڈیا میں ڈال دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا۔ اور کچھ سیاہ مرچ اور مصالحے ڈال کر اس میں ملائے۔ پھر پکایا، ان کے قریب کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ کھانا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے اور خوشی سے کھاتے تھے۔

وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ۔

اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے کی برکت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ۔

کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ تَعَالَى فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ میں نے ایسا آغاز کے لحاظ سے بہت بابرکت اور آخر کے لحاظ سے نہایت بے برکت کھانا کبھی نہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی (پھر) ایسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو (جب یاد آئے) یہ الفاظ کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ یعنی اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے پاس کھانا (رکھا ہوا) تھا آپ نے فرمایا بیٹے قریب ہو جاؤ اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات ارشاد فرماتے۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا اور مسلمان بنایا)۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھا دیا جاتا (یعنی آپ کھانے سے فارغ ہو جاتے) تو آپ فرماتے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک جسے نہ چھوڑا جا سکتا اور نہ اس سے بے پرواہی برتی جائے اور وہ ہمارا رب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام کی مجلس میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس (کھانے) کو دو لقموں میں ہی کھا گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے پر (بھی) اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیالہ مبارک

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لا کر دکھایا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے اور فرمایا اے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءَ وَالنَّبِيذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس پیالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی، نبیذ (جس پانی میں کھجوریں ڈالی گئی ہوں)، شہد اور دودھ پلایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھل تناول فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تر کھجور کے ساتھ تربوز

زُغْبٍ فَأَعْطَانِي مِلْءَ كَفِّهِ حُلِيًّا أَوْ قَالَتْ ذَهَبًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شُرْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ

اللہ عنہا سے مروی ہے۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تھال جس کے اوپر چھوٹی چھوٹی روئیں والے خربوزے تھے، لے کر آئی تو آپ نے مجھے ہاتھ بھر کر زیورات عطا یا راوی نے کہا کہ سونا دیا۔

مشروبات مبارکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ آپ دودھ کا ایک برتن لائیں جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا میں (حضرت ابن عباس) آپ کی دائیں جانب تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب۔ آپ نے مجھ سے فرمایا پینے کا حق تیرا ہے لیکن اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے بقیہ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس میں برکت پیدا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی جگہ کفایت کرتی ہو۔

پانی نوش فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا۔

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ (پانی پیتے وقت) تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ وَقِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَأْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر مشکیزے کا منہ کاٹ لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) کھڑے ہو کر پانی نوش فرماتے تھے۔ (ف)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَطُّرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خوشبو لگانا

عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا۔

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو (کے تحفے) سے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا تحفہ) رد نہیں کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین چیزیں

(ف) عزیمت کے تحت اور بیان جواز کے لیے کبھی کبھی کھڑے ہو کر پانی پیتے ورنہ آپ کا معمول بیٹھ کر پانی پینا تھا (مترجم)

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ ابْنَ أَبِي هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا فَقُلْتُ صِفْ لِي مَنْطِقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فُضُولٌ وَلَا تَقْصِيرٌ لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تُعُوطِيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهُ لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا فَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى بَطْنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ.

حضرت حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے خوب واقف تھے، آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت غمگین اور متفکر رہتے اور آپ کو (کسی وقت بھی) چین نہیں ہوتا تھا۔ آپ کی خاموشی دراز تھی اور بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ آپ کے کلام کی ابتداء اور انتہا منہ بھر کر ہوتا تھا، بولتے اور جامع کلام فرماتے۔ آپ کا کلام منفصل ہوتا لیکن نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم۔ آپ نہ سخت طبیعت تھے اور نہ دوسروں کو ذلیل کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔ آپ کسی نعمت کو برا نہیں کہتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی نہ تو برائی کرتے اور نہ تعریف۔ آپ کو دنیا اور اس کا مال و متاع غضب ناک نہیں کرتا تھا۔ جب کبھی حق بات سے تجاوز کیا جاتا تو کوئی چیز آپ کے غصے کو ٹھنڈا نہ کر سکتی جب تک آپ اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ آپ اپنی ذات کے لیے نہ ناراض ہوتے اور نہ انتقام لیتے۔ آپ پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو التفات لیتے جب گفتگو فرماتے تو اپنی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے۔ جب آپ کو غصہ آتا تو منہ پھیر لیتے اور روکش ہو جاتے جب آپ خوش ہوتے تو آنکھ مبارک بند فرما لیتے آپ کا ہنسی عام طور پر مسکراہٹ ہوتی اور اولوں کی طرح سفید اور چمکدار دانت مبارک ظاہر ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَحِكِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تبسم فرمانا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں میں قدرے باریکی تھی۔ اور آپ کی ہنسی مبارک صرف تبسم ہوتی تھی جب میں آپ

إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ.

کر دیکھتا تو آپ کی چشمہائے مبارک سرمہ لگے بغیر سرمگیں معلوم ہوتیں۔

عَنْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبد الحارث بن جزء فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تبسم فرمانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا.

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَآخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَيُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا فَيُقَالُ أَعْطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً فَيَقُولُ إِنَّ لِي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور اس کو بھی جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ قیامت کے دن ایک آدمی (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) لایا جائے گا حکم ہوگا۔ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور کبیرہ گناہ چھپائے جائیں۔ پھر اسے کہا جائے گا کیا تو نے فلاں دن، ایسا ایسا عمل کیا ہے؟ وہ بغیر کسی انکار کے اقرار کرے گا اور کبیرہ گناہوں (کے سبب) سے ڈر رہا ہوگا۔ پھر حکم ہوگا اس کو ہر برائی کے بدلے ایک نیکی دو۔ وہ کہے گا میرے بہت اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر اتنی ہنسے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے میں اسلام لایا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔

عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں بھی حاضر ہونے) سے نہیں روکا اور آپ

ضحكت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن ربك ليعجب من عبده إذا قال رب اغفر لي ذنوبي يعلم أنه لا يغفر الذنوب أحد غيري

عن عامر بن سعد قال قال سعد رضي الله عنهما لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك يوم الخندق حتى بدت نواجذه قال قلت كيف كان ضحكه قال كان رجل معه ترس وكان سعد راميا وكان يقول كذا وكذا بالترس يغطي جبهته فنزع له سعد بسهم فلما رفع رأسه رماه فلم يخطئ هذه منه يعني جبهته فانقلب وشال برجله فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه قلت من أي شيء ضحك قال من فعله بالرجل.

باب ما جاء في صفة مزاح رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال إن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ذا الأذنين قال محمود قال أبو أسامة يعني يمازحه.

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال إن كان النبي صلى الله عليه وسلم ليخالطنا حتى يقول لأخ لي صغير يا أبا عمير ما فعل النغير.

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا بے شک تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے۔ اللہ کہتا ہے وہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہ بخشنے والا نہیں۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (جنگ) خندق کے دن دیکھا آپ (اتنے) ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس ہنسنے کی کیا وجہ تھی؟ انہوں نے فرمایا ایک آدمی (کافر) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال کو ادھر ادھر کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ تیر انداز تھے (اس لیے) آپ نے ایک تیر نکالا اور جونہی اس نے سر اٹھایا، اسے دے مارا، وہ تیر اس کی پیشانی پر لگا اور وہ الٹا گرا اور اس کی ٹانگ اوپر اٹھ گئی (اس واقعہ پر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ حضرت عامر بن سعد نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی

باب ۳۷ خوش طبعی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے دو کانوں والے! حضرت محمود بن غیلان (راوی) کہتے ہیں حضرت ابو اسامہ (راوی) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش طبعی (فرماتے)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا اے ابو عمیر! تیرے بلبل نے کیا کیا؟ (ابو عمیر کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا جو مر گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے از راہ خوش طبعی دریافت فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّي
لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا. مُدَاعَبَتُنَا يَعْنِي
تُمَازِحُنَا.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ
نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ
النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ
اسْمُهُ زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ
يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا فَأَتَاهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ
مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَلَا يُبْصِرُهُ
فَقَالَ مَنْ هَذَا أَرْسِلْنِي فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُو
مَا أَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَفَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِي
هَذَا الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذًا
وَاللَّهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنْ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتَ
بِكَاسِدٍ أَوْ قَالَ أَنْتَ عِنْدَ اللَّهِ غَالٍ

نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے
ہیں آپ نے فرمایا میں یہی بات ہی تو کہتا ہوں۔
(یعنی باوجود مزاح کے جھوٹی بات نہیں کہتا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ
نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرتا ہوں اس نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اونٹنی کے بچے کو کیا
کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ، اونٹنی
ہی سے تو پیدا ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ایک دیہاتی آدمی، جس کا نام زاہر تھا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں جنگل کا تحفہ لایا کرتا تھا۔ جب وہ
واپس جانے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) اسے
سامان عطا فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کرتے تھے (حالانکہ)
وہ بظاہر بدصورت تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لے آئے (حضرت زاہر رضی اللہ عنہ) سامان بیچ
رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیچھے سے اچانک
بغل گیر ہو گئے کہ وہ آپ کو نہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے کہا
کون ہے مجھے چھوڑ دے! (یا کون آدمی ہے) پھر دیکھا تو
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے، پھر انہوں نے نہایت اہتمام سے
اپنی پیٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے
برکت کے لیے ملنا شروع کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے
اس غلام کو کون خریدتا ہے۔ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں
یا آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیش
قیمت ہو۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتْ عَجُوْزٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْكِيْ فَقَالَ أَخْبِرُوْهَا أَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوْزٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا کیجیے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں! جنت میں کوئی بڑھیا نہیں جائے گی (حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ عورت روتی ہوئی واپس ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو جا کر بتا دو کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک ہم نے ان کی عورتوں کو ایک خاص طرح

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۷ شعر گوئی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهِ وَيَقُوْلُ ؎

وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شعر پڑھا کرتے تھے اور کبھی یہ مصرعہ بھی پڑھتے تھے۔ وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ (اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جس کو تو نے توشہ نہیں دیا)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ ؎

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک سب سے سچی بات جو شاعر نے کہی وہ لبید بن ربیعہ کا یہ شعر ہے ؎

"سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔"

اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی الصلت مسلمان ہو جائے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ أَصَابَ حَجَرٌ إِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمِيَتْ فَقَالَ ؎

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ

وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خون جاری ہو گیا تو آپ نے فرمایا:

"تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہو گئی اور تو نے یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستے میں پائی ہے"

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان سے ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا عُمَارَۃَ؟ فَقَالَ لَا وَاللّٰہِ مَا وَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ وَلّٰی سَرْعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْھُمْ ھَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِہٖ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِھَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ؎

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

تو (جنگ حنین میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہیں پھیرا بلکہ جلد باز لوگ (بھاگ گئے) جو کہ ہوازن قبیلہ کے تیروں کی زد میں آ گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر مبارک پر تھے اور حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے سفیان نے اس کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے "میں نبی ہوں" اس (بات) میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

◆ ◆ ◆

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ فِیْ عُمْرَۃِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَۃَ یَمْشِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ ؎

خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ
اَلْیَوْمَ نَضْرِبْکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ
ضَرْبًا یُزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَقِیْلِہٖ
وَیُذْھِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ

فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا ابْنَ رَوَاحَۃَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَرَمِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَقُوْلُ شِعْرًا؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْہُ یَا عُمَرُ فَلَھِیَ اَسْرَعُ فِیْھِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی قضا کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے آگے آگے حضرت رواحہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے۔ "اے کفار کی اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی مار ماریں گے جو سروں کو اپنے مقام سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں تو شعر پڑھتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے کہنے دو بے شک یہ شعر (کافروں کو) تیر برسانے سے بھی زیادہ تیزی سے لگتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَالَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرَ مِنْ مِائَۃِ مَرَّۃٍ وَکَانَ اَصْحَابُہٗ یَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَیَتَذَاکَرُوْنَ اَشْیَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَھُوَ سَاکِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَھُمْ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سو بار سے بھی زیادہ بیٹھا۔ آپ کے صحابہ کرام (آپ کے سامنے) شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں ایک دوسرے سے بیان کرتے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ الصَّلْتِ كُلَّمَا أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيهْ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةً يَعْنِي بَيْتًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُنَافِحُ وَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُنَافِحُ أَوْ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَرِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَاءَهُ حَدِيثًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ كَأَنَّ الْحَدِيثَ حَدِيثُ خُرَافَةَ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا خُرَافَةُ إِنَّ خُرَافَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کا بہترین کلام لبید بن ربیعہ کا یہ قول ہے۔

• سن لو اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے؟

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو میں نے آپ کو امیہ بن صلت کے کلام سے ایک سو بیت سنائے جب میں ایک بیت سناتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے ایک سو بیت سنائے۔ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تھا کہ وہ امیہ بن صلت، ایمان لاتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے جس پر آپ کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل فخریہ اشعار سے مدافعت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

♦ ♦ ♦

باب ۳۶: رات کے وقت قصہ گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک (عجیب) قصہ سنایا ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا گویا یہ خرافہ کا قصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خرافہ کے واقعہ سے واقف ہو (پھر خود ہی

كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى
الْإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ
مِنَ الْأَعَاجِيبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةَ.

حَدِيثُ أُمِّ زَرْعٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ
جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ
وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ
شَيْئًا فَقَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ
جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا
سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَى
قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أُثِيرُ خَبَرَهُ
إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ
أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ
الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ
أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ
الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ
وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ
قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ
دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ
وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ
السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ
وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ
اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ
لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي
عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ
كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ
أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ

فرمایا خرافہ قبیلہ عذرہ کا ایک شخص تھا جسے زمانہ جاہلیت
میں جنات نے قید کر لیا۔ وہ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا پھر
انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام عجائبات لوگوں کو سناتے
جو اس نے جنوں میں دیکھے تھے لوگ ہر عجیب بات کو کہتے ہیں کہ خرافہ
کی بات ہے۔

ام زرع کی حدیث۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گیارہ عورتوں
نے مل بیٹھ کر آپس میں یہ پختہ معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوندوں
کے حالات (ایک دوسرے سے) نہیں چھپائیں گی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلی عورت نے
کہا میرا خاوند، دشوار گزار پہاڑی پر دبلے اونٹ کے
گوشت کی طرح ہے نہ تو وہ پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس
پر چڑھا جائے اور نہ ہی وہ گوشت اتنا موٹا ہے کہ منت سے
لایا جائے (یعنی میرا خاوند ناکارہ ہے) اور دوسری عورت نے کہا میرا
خاوند ایسا ہے، کہ میں اس کا حال ظاہر نہیں کر سکتی۔ مجھے ڈر ہے
کہ کہیں میں اسے چھوڑ دوں۔ اگر میں اس کا حال بیان کروں
تو تمام عیب بیان کروں گی (یعنی میرے خاوند کے حالات
ناقابل بیان ہیں) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند بے تکا
لمبا ہے اگر میں کچھ کہوں تو مجھے طلاق دی جاتی ہے
اور اگر خاموش رہوں تو لٹکائی جاتی ہوں (یعنی کسی طرف کی نہیں
رہتی) چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند تہامہ کی رات کی
طرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ خوف اور نہ رنج (یعنی میرا خاوند معتدل
مزاج ہے) پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند گھر آئے تو چیتا
اور باہر جائے تو شیر ہے۔ وہ گھریلو معاملات کی تحقیق نہیں
کرتا چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند جب کھانا کھاتا تو سب
کچھ سمیٹ لیتا ہے، پانی پئے تو سب چڑھا لیتا ہے جب
لیٹتا ہے تو کپڑا خوب لپیٹ لیتا ہے اور میرے کپڑے
میں ہاتھ ڈال کر دیکھتا، رنج و راحت کو معلوم نہیں کرتا
(یعنی لاپرواہ ہے) ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند بہت

أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

یہاں ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ جب رات کے وقت بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں کو دعا کے انداز میں اکٹھا کر کے ان میں پھونک مارتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور ابتداء سر انور، چہرہ مبارک اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ آپ تین مرتبہ ایسا کرتے۔

◆ ◆ ◆

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا اور آپ نے معمولی خراٹے لیے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی آرام فرماتے معمولی خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر نماز کی خبر دی، آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی اور تازہ وضو نہیں فرمایا۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ ف،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہمیں کفایت کی اور جگہ دی کیونکہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ جگہ دینے والا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں پڑاؤ کرتے وقت) رات کو اترتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح کے (کچھ وقت) پہلے اترتے (آرام فرماتے) تو کلائی کھڑی کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے۔

ف: نیند سے بیداری کے بعد وضو نہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ (مترجم)

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عِبَادَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ جَآءَكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَاِذَا كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

باب عبادت فرمانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آگئے عرض کیا گیا آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے تمام اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں (سب) کے گناہ بخش دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ سے عرض کیا جاتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں (سب) کے گناہ بخش دیئے آپ فرماتے کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے پھر جب اذان سنتے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

وثب فإن كان جنبا أفاض عليه من الماء وإلا توضأ وخرج إلى الصلاة.

اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه أخبره أنه بات عند ميمونة رضي الله عنها وهي خالته قال فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا انتصف الليل أو قبله بقليل أو بعده بقليل فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يمسح النوم عن وجهه ثم قرأ العشر الآيات الأواخر من سورة آل عمران ثم قام إلى شن معلق فتوضأ منه فأحسن الوضوء ثم قام يصلي قال عبد الله بن عباس رضي الله عنهما فقمت إلى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على رأسي ثم أخذ بأذني اليمنى ففتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين قال معن ست مرات ثم أوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگرد، کریب کو بتایا کہ ایک رات آپ (حضرت ابن عباس) اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے آپ فرماتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی کی جانب آرام فرما ہوئے (یہاں تک کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے سے نیند کے اثرات (دور) فرمانے لگے پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا اور نماز شروع کر دی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی اٹھ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑنا شروع کر دیا پھر آپ نے چھ مرتبہ دو دو رکعتیں نماز (تہجد) ادا فرمائی۔ حضرت معن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چھ مرتبہ۔ پھر آپ نے وتر پڑھے (آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر تین رکعت وتر پڑھے) پھر مؤذن کے آنے پر آپ اٹھے ہوئے دو ہلکی رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا لم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیند یا درد کے غلبہ کی وجہ سے

وَالْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ.

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

کے بعد اور دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ راوی کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (عاصم کہتے ہیں) ہم نے کہا ہم میں سے جو طاقت رکھے گا پڑھے گا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سورج ادھر (مشرق) میں اتنا اونچا ہوتا جیسا کہ عصر کے وقت ادھر (مغرب) میں ہوتا ہے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب سورج ادھر مشرق میں، اس طرح ہوتا جیسا کہ ظہر کے وقت ادھر (مغرب میں) ہوتا ہے تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے ہر دو رکعتوں کے درمیان (مقرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان کے متبعین مسلمانوں اور ایمانداروں پر) سلام کے ساتھ جدائی کرتے۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

باب نماز چاشت

عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت یزید رشک سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاذہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے آپ (ام المومنین رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہاں! چار رکعتیں! جتنی زیادہ اللہ چاہتا، ادا فرماتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، چاشت کے وقت چھ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِيْ أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے کسی نے نہیں بتایا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن آنحضرت

يَصْعَدُ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ.

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَيَمُدُّ فِيهَا.

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنْ

کو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت (بعد) یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں کافی دیر فرماتے تھے۔

باب ۲۳ گھر میں نفل۔

حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بارے میں، گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا (یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں) آپ نے فرمایا دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے، پھر بھی میں اپنے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں بہ نسبت مسجد کے مگر فرض نماز۔ (یعنی فرض نماز

باب ۲۴ روزے رکھنا

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس قدر مسلسل روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے ہی رکھتے جائیں گے اور کبھی اس طرح مسلسل افطار فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید اب نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم،

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ

پس معلوم ہوا آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے جوش کی طرح رونے کی آواز آرہی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں دوسرے کی زبان سے سننا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے سورۂ نساء (پڑھی) یہاں تک کہ جب میں وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا پر پہنچا (فرماتے ہیں) تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک دن سورج کو گرہن لگ گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی (اتنا لمبا قیام کیا کہ) آپ رکوع کرنے والے نہیں معلوم ہوتے تھے۔ پھر آپ نے رکوع فرمایا اور اتنا لمبا رکوع فرمایا گویا کہ آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے ہی نہیں پھر نہایت لمبا قومہ کیا، اور سجدہ فرمایا تو اس میں کافی دیر ٹھہرے رہے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان نہایت لمبا جلسہ فرمانے کے بعد آپ نے دوسرا سجدہ فرمایا اور اس میں اتنی دیر ٹھہرے، گویا کہ آپ سجدہ سے سر مبارک نہیں اٹھائیں گے۔ سجدے کی حالت میں آپ کراہنے اور رونے لگے اور دعا فرمائی "اے میرے پروردگار! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ اے میرے پروردگار! کیا تیرا وعدہ نہیں کہ جب تک یہ لوگ بخشش مانگتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا (اے اللہ!) ہم تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں" جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ

وَرَسُوْلُهٗ۔

اس کا رسول کہو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ فِيْ اَيِّ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ اَجْلِسْ اِلَيْكِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ نے فرمایا تم مدینہ کے جس راستے میں چاہے چل کر بیٹھ میں وہاں بیٹھ جاؤں گا۔ (یعنی جہاں چاہے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کرے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے جنازوں میں تشریف لے جاتے دراز گوش پر سوار ہوتے اور غلام کی (بھی) دعوت قبول فرماتے۔ (جنگ) بنی قریظہ کے دن آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے جس کی رسی اور پالان کھجور کی مونج کے تھے۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْاِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور کئی دن کی باسی پرانی چکنائی کی دعوت دی جاتی تو (بھی) قبول فرما لیتے آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی لیکن آپ نے وصال فرمانے تک اس کو چھڑانے کے لئے کچھ نہ پایا (یہ فقر اختیاری کی شان تھی)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِيْ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جس پر ایک کمبل پڑا ہوا تھا حج فرمایا، اس کمبل کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی "اے اللہ اس کو ایسا حج بنا دے جس میں ریاکاری اور نمائش نہ ہو۔"

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا حضرت انس فرماتے ہیں باوجود اس کے جب صحابہ کرام آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔

بِهِمْ وَيَشْغَلُهُمْ فِيمَا يُصْلِحُهُمْ وَالْأُمَّةَ مِنْ مَسْأَلَتِهِمْ عَنْهُ وَإِخْبَارِهِمْ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ وَيَقُولُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَأَبْلِغُونِي حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ إِبْلَاغَهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ إِبْلَاغَهَا ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُذْكَرُ عِنْدَهُ إِلَّا ذٰلِكَ وَلَا يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرَهُ يَدْخُلُونَ رُوَّادًا وَلَا يَفْتَرِقُونَ إِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ وَيَخْرُجُونَ أَدِلَّةً يَعْنِي عَلَى الْخَيْرِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيهِ عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِيَ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيهِ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيُوَهِّيهِ مُعْتَدِلُ الْأَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ وَلَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ أَنْ يَغْفُلُوا أَوْ يَمِيلُوا لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ وَلَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ

فرماتے اور ان کی دینی فضیلت کے اعتبار سے ان پر وقت تقسیم فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک ضرورت ہوتی کوئی دو ضرورتوں والا ہوتا اور کسی کی بہت سی حاجتیں ہوتیں۔ آپ ان کی ضروریات میں مشغول ہوتے اور ان کو ان کی اپنی اور باقی امت کی اصلاح سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے۔ ان سے ان کے مسائل کے بارے میں پوچھتے اور ان کے مناسب حال ہدایات فرماتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، حاضر کو غائب تک سنے ہوئے مسائل پہنچانے چاہئیں اور میرے پاس ایسے آدمی کی ضرورت بھی پہنچایا کرو جو خود نہیں پہنچا سکتا کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کی حاجات کسی صاحب اختیار کے پاس پہنچا دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی ضروریات کا ذکر کیا جاتا تھا۔ آپ اس کے خلاف دوسری فضول بات قبول نہیں فرماتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس (علم و عمل) کی چاہت لے کر آتے اور جب واپس جاتے تو (علم و عمل کے علاوہ) کچھ نہ کچھ کھا کر جاتے اور بھلائی کے راہنما بن کر جاتے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لے جانے (کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو صرف بامقصد کلام کے لئے استعمال فرماتے۔ صحابہ کرام کو باہم محبت سکھاتے اور ان کو جدا جدا نہ کرتے۔ آپ ہر قوم کے معزز شخص کی عزت کرتے اور اسے اس پر حاکم مقرر کرتے۔ لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈراتے اور ان سے اپنی حفاظت فرماتے لیکن اس کے باوجود ہر ایک سے خندہ روئی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اپنے صحابہ کرام کے حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے حالات بھی معلوم فرماتے رہتے۔ آپ اچھے کو اچھا کہتے اور اس کی تائید فرماتے بُرے کو بُرا کہتے اور اسے ذلیل و کمزور کرتے۔ آپ ہمیشہ میانہ روی اختیار فرماتے اور صحابہ کرام سے بے خبر نہ رہتے کہ کہیں وہ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ ترکی گھوڑے پر (بلکہ پیدل تشریف لائے جو آپ کی تواضع کا صحیح ثبوت ہے۔

عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ وَأَقْعَدَنِي فِي حِجْرِهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي.

حضرت عبداللہ بن سلام کے صاحبزادے حضرت یوسف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھا کر میرے سر پر دست اقدس پھیرا۔ ([illegible])

◆ ◆ ◆

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِيفَةٍ كُنَّا نَرَى ثَمَنَهَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ لَا سُمْعَةَ فِيهَا وَلَا رِيَاءَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جو اونٹنی پر تھا اور ایک کمبل پر (جو اس پالان پر تھا) جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم تھی حج فرمایا جب آپ اونٹنی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں ایسے حج کے لئے حاضر ہوں جو شہرت اور نمائش سے پاک ہے۔

◆ ◆ ◆

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهُ ثَرِيدًا عَلَيْهِ دُبَّاءٌ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے ثرید (روٹی اور گوشت) جس میں کدو (ڈالا گیا تھا) لا کر رکھے (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کدو لے لے کر کھا رہے تھے کیونکہ آپ کدو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا جائے تو میں جہاں تک ممکن ہوتا اس میں کدو ڈالتا ہوں۔

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھریلو معمولات کے بارے میں پوچھا گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے

فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا أُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكُنَّا إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَى أَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَأَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ وَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَيَّ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا خَيْرٌ أَوْ أَبُوبَكْرٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا خَيْرٌ أَمْ عُمَرُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَيْرٌ أَمْ عُثْمَانُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)

فرمایا آپ انسانوں میں ایک انسان تھے اپنے کپڑوں میں خود جوئیں دیکھتے بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے کام خود کرتے آپ نہایت پاکیزہ تھے لیکن احتیاطاً دیکھنا اس وجہ سے تھا کہ کہیں سے لگ گئی ہو۔

باب ۴۸ اخلاق حسنہ

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ کے حالات مبارکہ بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں کیا بتاؤں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ اور جب آپ پر وحی نازل ہوتی مجھے بلا بھیجتے اور میں (اس کو) لکھ لیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے، جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہوجاتے پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمام سیرت تم سے بیان کرتا ہوں۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے شریر آدمی کی طرف بھی متوجہ ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس طریقے سے ان کا دل (نیکیوں کی طرف) نرم ہوجائے۔ اور آپ میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے یہاں تک کہ میں اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا میں بہتر ہوں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا میں بہتر ہوں یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب۔ میں نے پوچھا کیا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا عثمان غنی اچھے مگر میرے پوچھنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی بات بتا دی (اس لئے) کاش! میں آپ سے نہ پوچھتا۔ آنحضرت

قال عمرو فكنت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فصدقني فلوددت أني لم أكن سألته.

صلی اللہ علیہ کا حسن سلوک ہر ایک سے برابر تھا اس سے ہر آدمی یہی سمجھتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مقرب ہوں۔)

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فما قال لي أف قط وما قال لشيء صنعته لم صنعته ولا لشيء تركته لم تركته وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحسن الناس خلقا ولا مسست خزا ولا حريرا ولا شيئا كان ألين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان أطيب من عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے، آپ نے مجھے کبھی "اف" تک نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا کہ تو نے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے زیادہ ملائم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی نہ تو ریشم یا کپڑا، نہ خالص ریشمی کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں سونگھی نہ کوئی مشک اور نہ ہی کوئی عطر۔

عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان عنده رجل به أثر صفرة قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكاد يواجه أحدا بشيء يكرهه فلما قام قال للقوم لو قلتم له يدع هذه الصفرة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جس (کے کپڑوں) پر زعفران کا (پیلا) رنگ تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو (اس) کے منہ پر ایسی بات نہیں فرماتے تھے جو اسے ناپسند ہو (اس لئے) جب وہ چلا گیا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس زردی کے چھوڑنے کا کہتے۔

عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا في الأسواق ولا يجزئ بالسيئة السيئة ولكن يعفو و

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعی طور پر فحش کہنے والے تھے، اور نہ بتکلف فحش گو تھے، (اسی طرح) آپ بازاروں میں چلانے والے بھی نہیں تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے

يَتَبَسَّمُ

اور درگزر فرماتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا۔ اور آپ نے نہ تو کسی خادم کو پیٹا، اور نہ ہی کسی عورت کو۔

◆ ◆ ◆

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِي ذٰلِكَ غَضَبًا وَلَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے محارم کو نہ توڑا جاتا (یعنی شریعت کی خلاف ورزی) اور جب اللہ تعالیٰ کے محارم کو توڑا جاتا (یعنی شرعی پابندیوں سے کوئی تجاوز کرتا) تو اس بارے میں (سب سے) زیادہ غضب ناک ہو جاتے اور جب آپ کو دو کاموں میں (سے ایک کا) اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے (بشرطیکہ) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھی آپ نے فرمایا (یہ) اپنے قبیلے کا بُرا بیٹا اور بُرا بھائی ہے، پھر آپ نے اجازت فرمائی، اور جب وہ داخل ہوا تو آپ نے نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی آپ نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیشک لوگوں میں سے وہ شخص زیادہ شریر ہے جس کو لوگ اس کی بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

يَنْتَهِيَ أَوْ قِيَامٍ.

قرأت سے روک دیتے یا اٹھ کر تشریف لے جاتے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا.

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی چیز کے مانگنے پر "لا" (یعنی نہیں) نہیں فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں سب سے بڑھ کر سخی تھے، اور آپ کی یہ سخاوت رمضان کے مہینے میں سب سے زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس (رمضان شریف میں) حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ انکو قرآن پاک سناتے، جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز جمع کر کے نہیں رکھتے تھے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَإِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ أَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کچھ مانگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت) میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (ایک بار) آپ اس کو دے چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بنایا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی، ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ خرچ فرمائیں عرش والے سے محتاجی کا ڈر نہ کریں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعرف البشر فی وجہہ لقول الانصاری ثم قال بہذا امرت۔

عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقناع من رطب واجر زغب فاعطانی ملء کفہ حلیا وذہبا۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل الہدیۃ ویثیب علیہا۔

باب ما جاء فی حیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا وکان اذا کرہ شیئا عرفناہ فی وجہہ۔

عن مولی لعائشۃ رضی اللہ عنہا قال قالت عائشۃ ما نظرت الی فرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قالت ما رایت فرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط

باب ما جاء فی حجامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن حمید قال سئل انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن کسب الحجام فقال احتجم رسول اللہ صلی

وسلم مسکرائے انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرے مبارک پر خوشی کے آثار نمایاں ہوگئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوریں اور چھوٹے چھوٹے بالوں والے خربوزوں کا ایک تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے مجھے مٹھی بھر کر زیورات اور سونا دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے تھے۔

باب حیاء مبارک

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء فرماتے تھے اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہو جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نظر نہیں کی یا آپ نے فرمایا میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

باب سینگی لگوانا

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سینگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ.

علیہ وسلم نے ابو طیبہ غلام سے سینگی لگوائی اور اس کے لئے دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا نیز آپ نے اسکے مالکوں سے سفارش کر کے کچھ خراج (جو اس نے اپنے ذمہ کر رکھا ہوتا تھا) کم کر دیا اور آپ نے فرمایا بے شک تمہارا بہترین علاج سینگی لگوانا ہے یا فرمایا تمہاری بہترین دوا سینگی لگوانا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور میں نے آپ کے حکم پر سینگی لگانے والے کو اجرت دی۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَظُنُّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ.

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن مبارک کی دو جانب کی رگوں میں اور دونوں کندھوں کے درمیان سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر یہ اجرت حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ آصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے ذمہ کتنا خراج ہے؟ اس نے کہا تین صاع (روزانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک سے سفارش کر کے ایک صاع کم کرا دیا اور پھر اس کو اس کی اجرت (بھی) دیدی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور کندھے میں سینگی لگوایا کرتے تھے اور آپ سترہ انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگوایا کرتے تھے۔

* * *

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام ملل میں بحالت احرام پاؤں کی پشت پر سینگی

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسٍ أَبِي الرُّقَادِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصٰى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَدْنٰى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ فَأَقْبَلُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوا مَا هٰذِهِ قَالُوا هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوا حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيرِ فَقَالُوا هٰهُنَا أُمِرْتُمْ فَنَزَلُوا فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ أُولٰئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ أَمِيرُ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت خالد بن عمیر اور شویس (ابو الرقاد) (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو (لشکر کا سردار بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم اور تمہارے ساتھی چلو یہاں تک کہ جب سرزمین عرب کے آخر اور عجم کے قریب پہنچ جاؤ (وہاں قیام کرو) پھر وہ تمام روانہ ہوئے اور جب مربد (جہاں اب بصرہ کی بیرونی آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے نرم سفید پتھر پائے (وہاں کے لوگوں سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بصرہ (یعنی پتھر) ہیں اور جب روانہ ہو کر چھوٹے پل کے برابر پہنچے تو آپس میں کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے (راوی نے طویل قصہ بیان کیا) راوی کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھ رہا ہوں اس وقت میں ان پہلے سات اسلام لانے والوں میں سے ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درختوں کے پتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے پھر مجھے ایک رنگین چادر ملی (پڑی ہوئی) جسے میں نے اپنے اور حضرت سعد کے درمیان تقسیم کیا اور اب ہم ساتوں کسی نہ کسی شہر کے حاکم ہیں اور ہمارے بعد آنے والے حاکموں کا تم تجربہ کر لو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا اور ستایا گیا اور بیشک مجھ پر ایک دفعہ تیس دن اور رات ایسے بھی گزرے کہ میرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھائے سوائے اتنی چیز کے جو حضرت بلال کی بغل میں آجائے (یعنی بہت تھوڑی سی چیز)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْأَيْدِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام کبھی بھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوتے مگر ہاں جب ضفف ہوتا تھا حضرت عبداللہ کہتے ہیں بعض اہل لغت کے نزدیک ضفف سے مراد ہاتھوں کی کثرت ہے یعنی کئی آدمیوں کا مل کر کھانا۔

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ إِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَإِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَأُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا أُرَانَا أُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا.

حضرت نوفل بن ایاس ہذلی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہما) ہمارے ہم مجلس تھے اور یہ بہترین ہم نشین تھے ایک دن وہ ہمیں اپنے ساتھ لے آئے جب گھر میں داخل ہوئے غسل کیا اور پھر باہر تشریف لائے۔ پھر ہمارے پاس گوشت اور روٹی کا (رکھا ہوا) بڑا پیالہ لایا گیا۔ جب پیالہ رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ رو پڑے میں نے کہا اے ابو محمد! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وصال فرمایا کہ (کبھی) آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی (روٹی) (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (خوشحالی) کے لئے پیچھے چھوڑے گئے ہیں وہ ہمارے لئے بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۳ عمر مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبوت ملنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔ اور ترسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا۔ اور اب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ تریسٹھ برس کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا (یعنی پیدائش اور وصال کے سالوں کو ملا کر ورنہ تریسٹھ سال)

عَنْ دَغْفَلَ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

حضرت دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے) تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی مائل) تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے چالیس برس کی عمر میں آپ نے اعلان نبوت فرمایا پھر دس برس تک مکہ میں رہے دس سال مدینہ طیبہ میں اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا (عربی دستور کے مطابق کسر کو ذکر نہیں کیا گیا ورنہ آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی اور اللہ (وصال کے وقت) آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: وصال مبارک

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) فَكَادَ النَّاسُ أَنْ يَضْطَرِبُوا فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ أَنِ اثْبُتُوا وَأَبُوبَكْرٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) يَؤُمُّهُمْ وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آخری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کے دن (کھڑکی سے) پردہ ہٹایا، میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا، تو ایسا معلوم ہوا گویا کہ قرآن پاک کا ایک ورق ہے۔ اس وقت صحابہ کرام، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے قریب تھا کہ لوگوں میں حرکت پیدا ہو جاتی، آپ نے انہیں (اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی امامت فرما رہے تھے پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اسی دن پچھلے پہر آپ کا وصال ہو گیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ إِلَى حِجْرِي فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُولَ فِيهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے یا (آپ نے فرمایا) میری گود سے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے پیشاب فرمانے کے لیے ایک برتن منگوایا اور اس میں پیشاب فرمایا، پھر (کچھ دیر بعد دعا مانگتے) آپ کا وصال مبارک ہو گیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اس میں دست مبارک ڈالتے اور چہرۂ انور پر ملتے پھر آپ نے دعا مانگی اے اللہ، موت کی سختیوں پر (یا آپ نے فرمایا) موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے کسی کی آسان موت پر رشک نہیں آتا جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وصال کے وقت اک تکلیف دیکھ چکی ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ اُدْفُنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہوا، اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے۔ جو مجھے (ابھی تک) نہیں بھولا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہٰذا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر ہی کی جگہ دفن کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَوَضَعَ فَمَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى سَاعِدَيْهِ وَقَالَ وَانَبِيَّاهُ وَاصَفِيَّاهُ وَاخَلِيْلَاهُ۔

حضرت ابن عباس اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نے اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھا اپنا ہاتھ آپ کی دونوں کلائیوں پر رکھا اور فرمایا ہائے نبی! ہائے برگزیدہ! ہائے دوست! (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا مِنَ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (انوار نبوت سے) ہر چیز روشن ہوگئی اور جس دن آپ کا وصال مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہوگئی اور ابھی ہم نے (مرقد انور کی) مٹی مبارک سے ہاتھ جھاڑے بھی نہیں تھے اور ہم تدفین ہی میں مصروف تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوئی (شدت غم کی وجہ سے)

• • •

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت جعفر روایت کرتے ہیں کہ نبی

رضي الله عنهما) قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ سُمِعَ صَوْتُ الْمَسَاحِيْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

والد حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ پیر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن اور منگل کی رات (انتظام خلافت وغیرہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدھ کی رات) آپ دفن کیا گیا (سفیان) کہتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں کی روایت کے آخری حصہ میں کدالوں کی آواز سنی گئی۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف کے صاحبزادے حضرت ابو سلمہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوموار کو ہوا، اور منگل کو تدفین ہوئی۔

◆ ◆ ◆

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَوْ قَالَ لِلنَّاسِ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِنَّ اَبِيْ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا قَامَ ذٰلِكَ الْمَقَامَ بَكٰى فَلَا يَسْتَطِيْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَهُ قَالَ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ قَالَ فَاُمِرَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں غشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ پر دوبارہ غشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (اس پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے والد نرم دل ہیں جب وہ اس جگہ کے مقام (نبوت) پر کھڑے ہوں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ کیا اچھا ہوتا آپ کسی اور کو حکم فرماتے! پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو پھر فرمایا بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو (ازواج مطہرات) یوسف

بلالٌ فأذّن وأُمِرَ أبو بكرٍ فصلّى بالناس ثمّ إنّ رسولَ الله صلّى الله عليه وسلّم وجد خِفّةً فقال انظروا لي من أتّكئ عليه فجاءت بريرةُ ورجلٌ آخر فاتّكأ عليهما فلمّا رآه أبو بكرٍ رضي الله عنه ذهب لينكص فأومأ إليه أن يثبت مكانه حتّى قضى أبو بكرٍ رضي الله عنه صلاتَه ثمّ إنّ رسولَ الله صلّى الله عليه وسلّم قُبِض فقال عمرُ رضي الله عنه والله لا أسمعُ أحدًا يذكرُ أنّ رسولَ الله صلّى الله عليه وسلّم قُبِض إلّا ضربتُه بسيفي هذا قال وكان الناسُ أُمّيّين لم يكن فيهم نبيٌّ قبلَه فأمسك الناسُ فقالوا يا سالمُ انطلق إلى صاحبِ رسولِ الله صلّى الله عليه وسلّم فادعُه فأتيتُ أبا بكرٍ رضي الله عنه وهو في المسجد فأتيتُه أبكي دَهِشًا فلمّا رآني قال أَقُبِض رسولُ الله صلّى الله عليه وسلّم قلتُ إنّ عمرَ رضي الله عنه يقولُ لا أسمعُ أحدًا يذكرُ أنّ رسولَ الله صلّى الله عليه وسلّم قُبِض إلّا ضربتُه بسيفي هذا فقال انطلق فانطلقتُ معه فجاء هو والناسُ حتّى دخلوا على رسولِ الله صلّى الله عليه وسلّم

علیہ السلام والی عورتوں کی مثل ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت بلال کو کہا گیا تو انھوں نے اذان پڑھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انھوں نے نماز پڑھائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا میرے لیے دیکھو کسی شخص کو لاؤ جس کا میں سہارا لوں چنانچہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) بریرہ اور ایک مرد آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا لیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے (لیکن) آپ نے اشارے سے انھیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر کسی سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ لوگ لکھے پڑھے نہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی بھی نہیں آیا تھا اس لیے لوگ (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے پر) اس بات سے رک گئے پھر صحابہ کرام نے کہا اے سالم! جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کو بلا لاؤ (آپ فرماتے ہیں) میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے میں حیرانگی (کی حالت) میں رو رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا؟ میں نے عرض کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے ورنہ میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو! چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا اس وقت لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اندر) داخل ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْرِجُوا لِيْ
فَأَفْرَجُوا لَهُ فَجَاءَ حَتَّى أَكَبَّ
عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ
وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ قَالُوا يَا
صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَعَلِمُوا
أَنْ قَدْ صَدَقَ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُصَلَّى
عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَعَمْ قَالُوا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ
قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ
يَخْرُجُونَ ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ
وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ
حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ قَالُوا يَا
صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيُدْفَنُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا
أَيْنَ قَالَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَبَضَ
اللهُ فِيهِ رُوحَهُ فَإِنَّ اللهَ
لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ
طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ
ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يُغَسِّلَهُ بَنُو
أَبِيهِ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ
يَتَشَاوَرُونَ فَقَالُوا انْطَلِقْ
بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ
نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ
فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ
أَمِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اے لوگو! مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو
راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جسم اقدس پر جھکتے ہوئے اسے چھوا اور پھر آپ
نے آیت پڑھی بے شک آپ بھی وصال فرمانے والے
ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ پھر صحابہ کرام نے کہا
اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار! کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں!
چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر
انہوں نے پوچھا اے یار غار رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیا ہم رسول اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھیں
آپ نے فرمایا ہاں! پڑھو! پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا
ایک جماعت اندر داخل ہو، تکبیریں کہیں دعا کریں
درود شریف پڑھیں اور باہر آ جائیں۔ پھر دوسری جماعت
داخل ہو تکبیر کہیں دعا کریں اور درود شریف پڑھتے
ہوئے باہر آ جائیں یہاں تک کہ (تمام) لوگ داخل ہو
جائیں۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دوست! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دفنایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا کہاں؟
آپ نے فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
مبارک کو قبض فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
مبارک پاک جگہ پر قبض فرمائی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو
معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو آپ کے خاص برادری والے غسل دیں۔ ادھر مہاجرین
جمع ہو کر (خلافت کے بارے میں) باہم مشورہ کرنے
لگے۔ پھر انہوں نے (مہاجرین نے) آپ سے عرض کیا
کہ آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔
تاکہ ہم ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں۔ (جب وہاں
گئے تو) انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ لَهٗ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلٰثِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهٗ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيْلَةً.

ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کس شخص میں یہ تین صفات ہیں (جو قرآن کی آیت میں مذکور ہیں) وہ دو میں سے دوسرا تھے جب وہ دونوں غار میں تھے جب انہوں نے اپنے ساتھی سے فرمایا غم نہ کیجیے بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر آپ نے کہا وہ دونوں کون ہیں؟ (یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) دونوں گئے ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا اور ان کی (حضرت صدیق اکبر) بیعت کی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى أَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ إِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا الْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت (طبعی) تکلیف (جیسا کہ آپ کے شایان شان تھی) پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے تکلیف! ابا جی آپ کو کس قدر تکلیف ہے (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہیں آئے گی تیرے والد ماجد کے پاس وہ چیز (موت) حاضر ہوئی جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ اب قیامت کے دن ملاقات ہوگی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطٌ لِأُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے دو دو نابالغ بچے مر جائیں (اور ماں باپ صابر شاکر ہوں) تو اسے اللہ تعالیٰ ان کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک ہی نابالغ بچہ مر گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا (اس) جس کا ایک نابالغ فوت شدہ بچہ ہو (وہ بھی جنتی ہے) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں سے جس کا ایک بھی بچہ فوت شدہ نہ ہو تو آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے لیے ذریعۂ نجات ہوں انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچی جتنی مجھے پہنچی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ فَقَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ وَلٰكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ.

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَاءَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَخْتَصِمَانِ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ أَنْتَ كَذَا أَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَسَمِعْتُمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ إِنَّا لَا نُورَثُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

باب ۵۵ وراثت

حضرت عمرو بن حارث ، جو حضرت جویریہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی ، کے بھائی تھے اور جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) صرف اپنے ہتھیار ، خچر اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے (راہ خدا میں) صدقہ فرمادیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا (اپنے ابا جان کی میراث لینے) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر) خاتون جنت نے فرمایا کہ پھر میں اپنے والد صاحب کی وارث کیوں نہیں ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوسکتا یعنی نبی کا وارث نہیں ہوتا ، البتہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان کی خبر گیری کرتا رہوں گا جن کی خبر گیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اور جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے رہے ، میں بھی خرچ کرتا رہوں گا۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما صدقات کے بارے میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ دونوں ایک دوسرے سے فرماتے تھے تو ایسا ہے ، تو ایسا ہے! اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ ، حضرت زبیر ، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ نبی کا ہر مال صدقہ ہے کہ البتہ جو اس نے اہل و عیال کو کھلایا بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا۔ اس حدیث میں لمبا قصہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری وراثت درہم اور دینار تقسیم نہیں کرتے ہیں اپنی ازواج مطہرات کے خرچ اور اپنے عامل (خلیفہ) کے مصارف کے بعد جو کچھ میں چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْشُدُكُمْ بِالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ۔

حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا (اسی اثناء میں) حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور پھر) حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے ان سے (حاضر مجلس کو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں (اور پوچھتا ہوں) جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے۔ اے اللہ! ہاں ہم جانتے ہیں۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا قَالَ وَأَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی بکریاں اور اونٹ چھوڑے (راوی کہتے مجھے شک ہے کہ (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں بھی فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

باب ۵۶ خواب میں زیارت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میری شبیہ نہیں بن سکتا نہیں اپنا سکتا یا (راوی کو شک ہے کہ)

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي

حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُنِي قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ فَذَكَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ شَبَّهْتُهُ بِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِنَّهُ كَانَ يُشْبِهُهُ

حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا (عاصم بن کلیب فرماتے ہیں) میرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی، اور یہ بھی کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا ہے اور آپ کو حضرت حسن بن علی کے مشابہ پایا اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔

عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور میں نے یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول إن الشیطان لا یستطیع أن یتشبہ بی فمن رآنی فی النوم فقد رآنی ھل تستطیع أن تنعت ھذا الرجل الذی رأیتہ فی النوم قال نعم أنعت لک رجلا بین الرجلین جسمہ ولحمہ أسمر إلی البیاض أکحل العینین حسن الضحک جمیل دوائر الوجہ قد ملأت لحیتہ ما بین ھذہ إلی ھذہ قد ملأت نحرہ قال عوف ولا أدری ما کان مع ھذا النعت فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما لو رأیتہ فی الیقظۃ ما استطعت أن تنعتہ فوق ھذا۔

عن ابن شھاب الزھری عن عمہ قال قال أبو سلمۃ قال أبو قتادۃ رضی اللہ عنہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی یعنی فی النوم فقد رأی الحق۔

عن أنس رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رآنی فی المنام فقد رآنی فإن الشیطان لا یتخیل بی وقال ورؤیا المؤمن جزء من ستۃ وأربعین جزءا من النبوۃ۔

عن محمد بن علی رضی اللہ عنہ

فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے مشابہ نہیں ہو سکتا، اس لیے جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ (پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کیا تو اس شخص کا حلیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا ہاں میں بیان کرتا ہوں اس کا جسم اور گوشت دو آدمیوں کے درمیان کا جسم تھا، نہ بہت فربہ نہ بہت پتلا نہ بہت لمبا اور نہ ہی بہت پست، گندم گوں سفیدی مائل رنگ، سرمگیں آنکھیں، دلپسند مسکراہٹ، خوشنما گول صورت والا چہرہ اور کانوں کے درمیانی حصے اور سینے کو پر کرنے والی داڑھی۔ حضرت عوف (راوی) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تو ان صفات سے زیادہ نہ بیان نہ کر سکتے۔

(یعنی واقعی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک ہے۔)

حضرت ابن شہاب زہری اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ حضرت ابو قتادہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا یعنی واقعی مجھ ہی کو دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔ اور (یہ بھی) فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

۞ ۞ ۞

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا ابْتُلِیْتَ بِالْقَضَآءِ فَعَلَیْكَ بِالْاَثَرِ.

عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَكُمْ.

ہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ جب تو قاضی (منصف) بنایا جائے تو تجھے حدیث کی اتباع لازم ہے۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ دین میں پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو یعنی دین دار اور دیانتدار آدمی سے حدیث لینی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین کے وسیلہ جلیلہ سے آج بتاریخ ۲۰ رجب سنہ ۱۴۰۹ھ ترمذی شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔

والحمد للہ علیٰ ذلك

بندہ نابکار، محمد صدیق ہزاروی الترحمن موضع چیڑھ ڈاک خانہ چیڑھ تحصیل وضلع مانسہرہ (ہزارہ)

حال مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ هَانِئٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى كِدْنَا نَتَرَاءَى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ قَالَ لَنَا عَلَى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْحَسَنَاتِ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ حِينَ الْكَرِيهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيمَ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِينُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نماز فجر کے وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہو گئی یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج کو دیکھ لیتے کہ آپ جلدی جلدی تشریف لائے، نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد آپ نے باآواز بلند فرمایا اپنی صفوں پر ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکے رکھا۔ فرمایا میں رات کو اٹھا وضو کیا اور جس قدر نماز میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہو گئی، اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے عرض کیا اے میرے رب! حاضر ہوں۔ فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ کہا۔ فرمایا پھر میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی۔ تو میرے لیے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے اسے (ہر چیز کو) پہچان لیا پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے رب! فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا "کفارات میں" فرمایا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نیک اعمال کی طرف چلنا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضو کرنا۔ فرمایا کس چیز میں؟ میں نے عرض کیا کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یوں دعا مانگو "اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ موت دے دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی

وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ هَكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور فرمایا یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جیسے ولید بن مسلم نے بواسطہ عبدالرحمن بن یزید بن جابر روایت کیا انہوں نے فرمایا ہم سے خالد بن لجلاج نے عبدالرحمن بن عائش حضرمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آگے حدیث ذکر کی اور یہ غیر محفوظ ہے۔ اسی طرح ولید نے اپنی روایت میں عبدالرحمن بن عائش سے نقل کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور بشر بن بکر نے عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے یہ حدیث اسی سند سے روایت کی کہ عبدالرحمن ابن عائش نے حضور علیہ السلام سے سنا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عبدالرحمن بن عائش کو حضور علیہ السلام سے سماعت حاصل نہیں ہے۔ ۱ے

ۓ بعض معاندانہ شرین نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جو احادیث مبارکہ ان کے باطل معتقدات کے مطابق نہیں ہوتیں انہیں کتاب سے ہی نکال دیتے ہیں۔ چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا۔ چونکہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کل علم غیب کا ذکر [illegible] آپ کو ان اشیاء کا علم حاصل ہوا۔ لہٰذا اس حدیث کو متن سے نکال کر اولاً حاشیہ میں لایا گیا اور پھر بالکل ہی غائب کر دیا گیا جبکہ یہ حدیث ترمذی شریف کے متن میں موجود ہے۔ حوالہ کے لیے دیکھئے۔

(صحیح الترمذی بشرح الامام ابی بکر ابن العربی المالکی مطبوعہ مصر جلد ۱۲ ص ۱۱۵ تا ۱۱۰، اور تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص ۱۷۴، ۱۷۵) ۱۲ مترجم۔